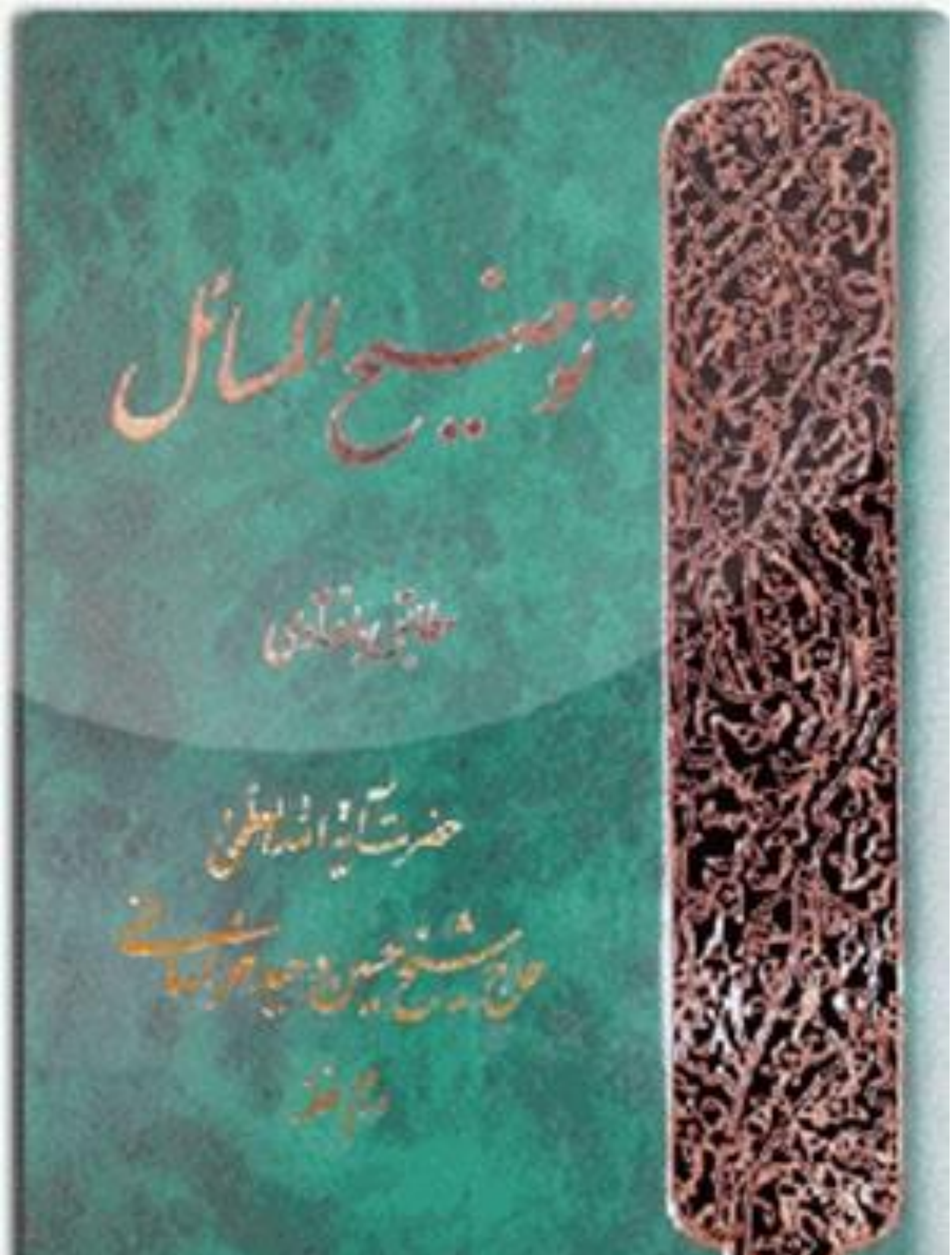
توضیح المسائل
حضرت آیة الله العظمی
حاج شیخ حسین وحید خراسانی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

توضیح المسائل

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ حاج شیخ حسین وحید

خراسانی مدظلہ العالی

ناشر: مدرسۃ الامام الباقر العلوم علیہ السلام

دوسرا ایڈیشن: ۱۴۲۸ ھ، مطابق ۲۰۰۷

پریس: نگارش

ملنے کا پتہ: قم، صفائیہ روڈ، گلی نمبر ۳۷، مکان نمبر ۲۱، ٹیلیفون: ۷۷۴۳۲۵۶ ۔ ۰۲۵۱

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ا

َ◌لْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَمُ عَلیٰ ا شْ◌رَفِ الْا نْ◌بِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لاَ سِيَّمَا بَقِيَّةِ اللهِ فِي الْا رَ◌ضِيْنَ، وَ اللَّعْنَةُ الدَّائِمَةُ عَلٰى ا عْ◌دَائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ

تقلید کے احکام

مسئلہ ۱ انسان کے لئے ضروری ہے کہ اصولِ دین اسلام پراس کے عقیدے کی بنیادیقین پر ہو۔

اصول دین میں تقلید یعنی یقین حاصل کئے بغیر کسی کی پیروی کرنا، باطل ہے، لیکن احکام دین میں ضروری اور قطعی امور اور اسی طرح وہ موضوعات جو دلیل کے محتاج ہیں، کے علاوہ ضروری ہے کہ:

۱)یا خود مجتہد ہو کہ اپنی ذمہ داریوں کو دلیل کے ساتہ جان سکے۔

۲)یا کسی ایسے مجتہد کے احکامات پر عمل کرے(تقلید کرے)جس کی شرائط کاتذکرہ آئندہ بیان ہوگا۔

۳)یا احتیاط کرتے ہوئے اپنا فریضہ اس طرح انجام دے کہ ا سے اپنی ذمہ داری پوری ہونے کا یقین ہوجائے مثلاً اگرچند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اورچند دوسروں کا کہنا ہو کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر کسی عمل کو بعض مجتہد واجب اور بعض جائز سمجھتے ہوں تو اس عمل کو بجالائے، لہٰذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہوسکیں ان کے لئے واجب ہے کہ تقلید کریں۔

مسئلہ ۲گذشتہ میں بیان کی گئی چیزوں میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مجتہد کے فتوے پر عمل کیا جائے اور مقلد کے لئے ایسے مجتہد کا قول حجّت ہے جو:

۱)مرد

۲)عاقل

۳)شیعہ اثناء عشری

۴)حلال زادہ

۵)زندہ: اگرچہ مقلد نے ممیز ہونے کے زمانے میں مجتہد کو پایا ہو

۶)عادل

۷)بنا بر احتیاط واجب بالغ ہو۔

عادل وہ شخص ہے جو ان اعمال کو بجالائے جو اس پر واجب ہیں اور ان باتوں کو ترک کردے جو اس پر حرام ہیں۔

عادل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو کہ اگر اس کے اہل محلہ یا ہمسایوں یا اس سے میل جول رکھنے والے افراد سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر درپیش مسائل میں مجتہدین کے فتوے مختلف ہونے کا، مجملاً ہی سہی، علم ہو تو ضروری ہے کہ اس مجتہد کی تقلید کی جائے جو اعلم ہو یعنی اپنے زمانے کے دوسرے مجتہدوں کے مقابلے میں احکام الٰہی اور مقررہ ذمہ داریوں کو عقلی اور شرعی دلیلوں کے ذریعے سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو، سوائے اس کے کہ غیر اعلم کا قول احتیاط کے مطابق ہو۔

مسئلہ ۳ مجتہد اور اعلم کی پہچان چند طریقوں سے ہو سکتی ہے:

۱) انسان کو خود یقین ہو جائے مثلاً وہ خود اتنا صاحب علم ہو کہ مجتہد اور اعلم کو پہچان سکے۔

۲) دو ایسے عالم اور عادل افراد جو مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں بشرطیکہ دو ایسے ہی عالم اور عادل اشخاص ان کی تردید نہ کریں۔

اور اقویٰ یہ ہے کہ کسی کا مجتہد یا اعلم ہونا ایک ایسے قابل اعتماد شخص کے قول سے بھی ثابت ہو جاتا ہے جو اہل خبرہ سے ہو جب کہ اس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

۳) کچھ اہل علم جو مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کی بات سے اطمینان آجاتا ہو کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

مسئلہ ۴ اگر درپیش فتاویٰ میں دو یا زیادہ مجتہدین کے درمیان، اجمالاً ہی سہی، اختلاف کا علم ہو تو اگر خود علم رکھتا ہو یا حجتِ شرعیہ اس بات پر قائم ہوجائے کہ دونوں علم کے اعتبار سے مساوی ہیں تو ضروری ہے کہ اس کے فتوے پر عمل کرے جس کا فتویٰ احتیاط کے مطابق ہو اور اگر ان میں سے کسی کا فتویٰ احتیاط کے مطابق نہ ہو مثلاً ایک پوری نماز پڑھنے کا فتویٰ دے جب کہ دوسرا قصر نماز پڑھنے کا فتویٰ دے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے دونوں کے مسائل پر عمل کرے۔

اور اگر احتیاط ممکن نہ ہو، مثلاً ایک مجتہد کسی عمل کے واجب ہونے کا فتویٰ دے جب کہ دوسرا اسی کے حرام ہونے کا فتویٰ دے یا احتیاط پر عمل کرنا مشقت کا باعث ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کے فتوے پر عمل کرے جو فتویٰ دینے میں زیادہ صاحبِ ورع ہو اور اگر ورع کے اعتبار سے بھی مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے کہ جس کے فتوے پر چاہے عمل کرے۔ یہی حکم اس صورت میں بھی لگے گا کہ جب کسی ایک کے اعلم ہونے کا یقین ہو لیکن معیّن نہ ہو کہ کون اعلم ہے یا کسی ایک کے اعلم ہونے کا احتمال ہو، جب کہ احتیاط پر عمل کرنا ممکن ہو اور مشقت کا باعث نہ ہو۔

پس اگر احتیاط کرنا ممکن نہ ہو یا مشقت کا باعث ہو تو پہلی صورت میں، جب کہ کسی ایک کے اعلم ہونے کا یقین ہے لیکن معین نہیں ہے کہ کون اعلم ہے، اگر کسی ایک میں اعلمیت کا احتمال زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے اور اگر دونوں میں اعلمیت کا احتمال برابر ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو فتویٰ دینے میں زیادہ صاحب ورع ہو اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے اور اگر اس اعتبار سے بھی مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے کہ ان دو میں سے جس کی چاہے تقلید کرلے۔

اور دوسری صورت میں، کہ جب اعلم کے وجود کا احتمال ہو، احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جس کے بارے میں اعلم ہونے کا گمان یا احتمال ہو یا جس کے بارے میں اعلمیت کا احتمال زیادہ قوی ہو اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر فتویٰ دینے کے معاملے میں زیادہ صاحب ورع کے فتاویٰ پر عمل کرے اور اگر اس اعتبار سے بھی مساوی ہوں تو اختیار ہے کہ کسی کے بھی فتاویٰ پر عمل کرے۔

مسئلہ ۵ کسی مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

۱) خود مجتہد سے (اس کا فتویٰ) سننا۔

۲) ایسے دو عادل اشخاص سے سننا جو مجتہد کا فتویٰ بیان کریں۔

۳) مجتہد کا فتویٰ کسی قابل اعتماد شخص سے سننا جس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، یا اس کی بات پر اطمینان ہو۔

۴) اس فتوے کا مجتہد کی مسائل کے بارے میں تحریر کردہ کتاب میں پڑھنا بشرطیکہ اس کتاب کے درست ہونے کے بارے میں اطمینان ہو۔

مسئلہ ۶ جب تک انسان کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ مجتہد کا فتویٰ تبدیل ہو چکا ہے وہ اس مسئلے پر عمل کر سکتا ہے اور اگر فتوے کے بدلے جانے کا احتمال ہو تو چھان بین ضروری نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر مجتہد اعلم کسی مسئلے میں کوئی فتویٰ دے تو جس شخص کی ذمہ داری اس مجتہد کی تقلید کرنا ہے، اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کے فتوے پر عمل نہیں کر سکتا، لیکن اگر وہ مجتہد اعلم فتویٰ نہ دے بلکہ یہ فرمائے کہ احتیاط اس میں ہے کہ یوں عمل کیا جائے مثلاً یہ فرمائے کہ احتیاط اس میں ہے کہ چار رکعتی نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں تین مرتبہ کہے: سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ إِلٰہَ إِلاَّ اللہُ وَ اللہُ اکْبَر، تو مقلد کے لئے ضروری ہے کہ یا تو اس احتیاط پر، جسے احتیاط واجب کہتے ہیں، عمل کرے یا کسی ایسے دوسرے مجتہد کے فتوے پر جو اس کے بعد دوسروں کے مقابلے میں اعلم ہو، عمل کرے جو ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنے کو کافی سمجھتا ہو۔

اسی طرح اگر مجتہد اعلم کسی مسئلے کے بارے میں یہ فرمائے کہ محل تامل یا محل اشکال ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔
اور اس رسالے میں تحریر کئے گئے مستحبات کو انجام دیتے اور مکروہات کو ترک کرتے وقت رجاء کی نیت کی جائے۔
مسئلہ ۸ اگر مجتہد اعلم کسی مسئلے میں فتویٰ دینے کے بعد یا اس سے پہلے احتیاط کا تذکرہ کرے مثلاً یہ فرمائے کہ نجس برتن ایسے پانی میں جس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ تین مرتبہ دھوئے، تو مقلد کو اس بات کی اجازت ہے کہ اس احتیاط کو جسے احتیاطِ مستحب کہتے ہیں ترک کر دے۔
مسئلہ ۹ وہ مجتہد جس کی تقلید کرنا انسان کی ذمہ داری تھی اگر اس دنیا سے انتقال کر جائے تو اس صورت میں کہ فوت شدہ مجتہد کے مقابلے میں زندہ مجتہد کا اعلم ہونا اس کے نزدیک ثابت ہوجائے، درپیش مسائل میں اگر زندہ اور فوت شدہ مجتہد کے فتاویٰ میں ۔اجمالاً ہی سہی۔ اختلاف کا علم ہو تو واجب ہے کہ زندہ کے مسائل پر عمل کرے اور اگر میت کا اعلم ہونا اس کے نزدیک ثابت تھا تو جب تک زندہ کا اعلم ہونا اس کے نزدیک ثابت نہ ہو جائے ضروری ہے کہ فوت شدہ مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرے، چاہے اس کی زندگی میں اس کے فتوے پر عمل کرنے کا ملتزم تھا یا نہیں، چاہے اس کی زندگی میں اس کے فتاویٰ پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اور چاہے اس کی زندگی میں اس کے فتاویٰ کو سیکھا ہو یا نہ سیکھا ہو۔
مسئلہ ۱۰ اگر کسی مسئلے میں ایک شخص کی ذمہ داری یہ ہو کہ زندہ مجتہد کے فتوے کے مطابق عمل کرے تو وہ اس مسئلے میں دوبارہ فوت شدہ مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا۔
مسئلہ ۱۱ جو مسائل انسان کو عموماً درپیش آتے ہوں ان کا سیکھنا واجب ہے۔
مسئلہ ۱۲ اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس کا حکم اسے معلوم نہ ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے یا مذکورہ شرائط کے مطابق تقلید کرے، لیکن اگر اسے اعلم اور غیر اعلم کی آراء کے مختلف ہونے کا، مجملاً ہی سہی، علم ہو اور اعلم کے فتوے تک رسائی نہ ہو اور اعلم کا فتویٰ معلوم ہونے تک تاخیر کرنا یا احتیاط پر عمل کرنا ممکن نہ ہو یا حرج کا سبب ہو تو غیر اعلم کی تقلید جائز ہے
۔
مسئلہ ۱۳ اگر کوئی شخص کسی مجتہد کا فتویٰ کسی دوسرے شخص کو بتائے اور پھر مجتہد اپنا سابقہ فتویٰ بدل دے تو اُس کے لئے اُس دوسرے شخص کو فتوے کی تبدیلی کی اطلاع دینا ضروری نہیں، لیکن اگر فتویٰ بتانے کے بعد یہ معلوم ہو کہ فتویٰ بتانے میں غلطی ہوگئی ہے تو اگر اس کی وجہ سے وہ شخص کسی حکمِ الزامی (واجب / حرام) کی مخالفت میں پڑ رہا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس غلطی کا ازالہ ضروری ہے۔
مسئلہ ۱۴ اگر کوئی مکلف ایک مدت تک بغیر کسی کی تقلید کئے اعمال بجالاتا رہے تو اگر اس کا عمل واقع کے مطابق ہو یا اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق ہو کہ جس کی تقلید کرنا فی الحال اس کی ذمہ داری ہے تو اس کے اعمال صحیح ہیں۔

احکام طہارت

مطلق اور مضاف پانی

مسئلہ ۱۵ پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ مضاف پانی وہ ہوتا ہے جسے کسی چیز سے حاصل کیا جائے، مثلاً تربوز کا پانی یا گلاب کا عرق۔ اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے ملا ہوا ہو مثلاً وہ پانی جو اس حدتک مٹی وغیرہ سے ملا ہوا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔

ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے 'آب مطلق' کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں :

۱)کرُپانی

۲)قلیل پانی

۳)جاری پانی

۴)بارش کاپانی

۵)کنویں کا پانی

۱۔ کرُپانی

مسئلہ ۱۶ پانی کی وہ مقدار ایک کُر ہے جو ایک ایسے برتن کو بھر دے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو۔

مسئلہ ۱۷ کوئی عین نجس چیز مثلاً پیشاب یا خون یا وہ چیز جو نجس ہوگئی ہو جیسے کہ نجس لباس، اگر ایسے پانی میں گرجائے جس کی مقدار ایک کُرکے برابر ہو اور اس کے نتیجے میں پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ بدل جائے تو پانی نجس ہوجائے گا، لیکن اگر ایسی کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ کرُپانی کی بو، رنگ یا ذائقہ اگر نجاست کے علاوہ کسی اورچیز سے تبدیل ہوجائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ کوئی عین نجس چیز مثلاً خون، اگر ایسے پانی میں جا گرے جس کی مقدار ایک کرُ سے زیادہ ہو اور اس کے ایک حصے کی بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے تو اس صورت میں اگر پانی کے اس حصّے کی مقدار جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہوجائے گا لیکن اگر اس کی مقدار ایک کُر یا اُس سے زیادہ ہو تو صرف وہ حصّہ نجس ہوگا جس کی بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہوا ہے۔

مسئلہ ۲۰ فوارے کا پانی اگر کرُپانی سے متصل ہو تو نجس پانی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر نجس پانی پر فوارے کا پانی قطروں کی صورت میں گرے تو اسے پاک نہیں کرتا، البتّہ اگر فوارے کے سامنے کوئی چیز رکھ دی جائے جس کے نتیجے میں اس کا پانی قطرہ قطرہ ہونے سے پہلے نجس پانی سے متصل ہوجائے تو نجس پانی کو پاک کر دیتا ہے اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ فوارے کا پانی نجس پانی سے مخلوط ہوجائے۔

مسئلہ ۲۱ اگر کسی نجس چیز کو کرُپانی سے متصل نل کے نیچے دھوئیں اور اس چیز کی دھوون اس پانی سے متصل ہوجائے جس کی مقدار ایک کُر سے کم نہ ہو تو وہ دھوون پاک ہوگی بشرطیکہ اس میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲ اگر کرُپانی کا کچھ حصّہ جم کر برف بن جائے اور جو حصّہ پانی کی شکل میں باقی رہے اس کی مقدار ایک کرُ سے کم ہو تو جونہی کوئی نجاست اس پانی کو چھوئے گی وہ نجس ہوجائے گا اور برف پگھلنے پر جو پانی بنتا جائے گا وہ بھی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۲۳ اگر پانی کی مقدار ایک کرُ کے برابر ہو اور بعد میں شک ہو کہ آیا اب بھی کرُ کے برابر باقی ہے یا نہیں تو اس کی حیثیت ایک کرُپانی ہی کی ہوگی یعنی وہ نجاست کو بھی پاک کرے گا اور نجاست کے اتّصال سے نجس بھی نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس جو پانی ایک کرُ سے کم تھا اگر اس کے متعلق شک ہو کہ اب اس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہوگئی ہے یا نہیں تو اسے ایک کُر سے کم ہی سمجھا جائے گا۔

مسئلہ ۲۴ پانی کا ایک کُر کے برابر ہونا چند طریقوں سے ثابت ہو سکتا ہے:

۱) انسان کو خود اس بارے میں یقین یا اطمینان ہو۔

۲) دو عادل مرد اس کے بارے میں خبر دیں۔

۳) کوئی قابلِ اعتماد شخص خبر دے کہ جس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

۴) جس شخص کے اختیار میں پانی ہے وہ اطلاع دے جب کہ اسے جھوٹا نہ کہا جاتا ہو۔

۲۔ قلیل پانی

مسئلہ ۲۵ قلیل پانی، وہ پانی ہے جو زمین سے نہ اُبلے اور جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو۔

مسئلہ ۲۶ جب قلیل پانی کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس سے آملے تو پانی نجس ہوجائے گا، البتّہ اگر پانی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصّہ اس نجس چیز سے مل جائے گا نجس ہوجائے گا لیکن باقی پاک رہے گا۔

مسئلہ ۲۷ جو قلیل پانی کسی چیز پر عین نجاست دُور کرنے کے لئے ڈالا جائے وہ اس سے جدا ہونے پر نجس ہوتا ہے ، لیکن وہ قلیل پانی جو عین نجاست کے الگ ہوجانے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اور اس سے جدا ہوجائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۸ جس پانی سے پیشاب یا پاخانہ کے خارج ہونے کے مقامات دھوئے جائیں وہ اگر مندرجہ ذیل پانچ شرائط پوری کرتا ہو تو کسی پاک چیز سے ملنے پر اُسے نجس نہیں کرے گا :

۱) پانی میں نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہوا ہو۔

۲) باہر سے کوئی نجاست اس پانی سے نہ آملی ہو۔

۳) کوئی اور نجاست مثلاً خون، پیشاب یا پاخانے کے ساتھ خارج نہ ہوئی ہو۔

۴) بنابر احتیاط پاخانے کے ذرّے پانی میں دکھائی نہ دیں۔

۵) پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کے مقامات پر معمول سے زیادہ نجاست نہ لگی ہو۔

۳۔ جاری پانی

جاری پانی وہ ہے جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہو مثلاً چشمے یا کاریز کا پانی۔

مسئلہ ۲۹ جاری پانی اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، نجاست کے آملنے سے جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ نہ بدل جائے پاک ہے۔

مسئلہ ۳۰ اگر نجاست جاری پانی سے آملے تو اس کی اتنی مقدار جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے نجس ہے ، البتہ اس پانی کا وہ حصّہ جو چشمے سے متصل ہو پاک ہے خواہ اس کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، جب کہ ندی کی دوسری طرف کا پانی اگر ایک کُر جتنا ہو یا اس پانی کے ذریعے جس میں (بُو، رنگ یا ذائقے کی) کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی چشمے کی طرف کے پانی سے ملا ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔

مسئلہ ۳۱ اگر کسی چشمے کا پانی جاری نہ ہو لیکن صورت یہ ہو کہ اگر اس میں سے پانی نکال لیں تو دوبارہ اس کا پانی اُبل پڑتا ہو تو وہ بھی جاری پانی کے حکم میں آتا ہے یعنی اگر نجاست اس سے آملے تو جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ بدل نہ جائے پاک ہے۔

مسئلہ ۳۲ ندی یا نہر کے کنارے کا پانی جو ساکن ہو اور جاری پانی سے متصل ہو اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک کسی نجاست کے آملنے کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے۔

مسئلہ ۳۳ اگر ایک ایسا چشمہ ہو جو مثال کے طور پر سردیوں میں پھوٹتا ہو لیکن گرمیوں میں پھوٹنا بند ہوجاتا ہو، صرف پھوٹتے وقت جاری پانی کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ ۳۴ اگر کسی حمام کے حوضچے کا پانی ایک کُر سے کم ہو لیکن وہ پانی کے ایک ایسے ذخیرے سے متصل ہو جس کا پانی حوض کے پانی سے مِل کر ایک کُر بن جاتا ہو، جاری پانی کی طرح ہے۔

مسئلہ ۳۵ حمام اور عمارات کے پائپوں کا پانی جو ٹونٹیوں اور شاور کے ذریعے بہتا ہے اگر ایسے ذخیرے سے متصل ہو جس کا پانی ایک کُر سے کم نہ ہو تو نلکوں وغیرہ کا پانی، جاری پانی کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ ۳۶ جو پانی زمین پر بہہ رہا ہو لیکن زمین سے نہ پھوٹتا ہو اگر وہ ایک کُر سے کم ہو اور اس میں نجاست مِل جائے تو وہ نجس ہوجائے گا، لیکن اگر وہ پانی تیزی سے بہہ رہا ہو اور نجاست اس کے نچلے حصے کو لگے تو اس کا اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا۔

۴۔ بارش کا پانی

مسئلہ ۳۷ جس نجس چیز میں عین نجاست نہ ہو اگر اس پر ایک مرتبہ بارش ہو جائے تو جہاں جہاں بارش کا پانی پہنچ جائے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور قالین و لباس وغیرہ کا نچوڑنا بھی ضروری نہیں ہے، لیکن بارش کے دو تین قطرے کافی نہیں ہیں بلکہ اتنی بارش ضروری ہے کہ کہا جائے کہ بارش ہو رہی ہے، بلکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی بارش ہو کہ اگر سخت زمین ہو تو پانی بہنا شروع ہوجائے۔

مسئلہ ۳۸ اگر بارش کا پانی عین نجس پر برسے اور پھر وہاں سے رِس کر دوسری جگہ پہنچے لیکن عین نجاست اس میں شامل نہ ہو اور نجاست کی بُو، رنگ یا ذائقہ بھی اس میں پیدا نہ ہوا ہو تو وہ پانی پاک ہے، پس اگر بارش کا پانی خون پر برسنے کے بعد رِسے اور اس میں خون کے ذرّات شامل ہوں یا خون کی بُو، رنگ یا ذائقہ پیدا ہوگیا ہو تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۳۹ اگر مکان کی نچلی یا بالائی چھت پر عین نجاست موجود ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چھو کر نچلی چھت سے ٹپکے یا پرنالے سے گرے پاک ہے، لیکن جب بارش تھم جائے اور یہ بات علم میں آئے کہ اب جو پانی گر رہا ہے وہ کسی نجس چیز سے لگ کر آرہا ہے تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ ۴۰ جس نجس زمین پر بارش برس جائے پاک ہوجاتی ہے اور اگر بارش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور بارش کے دوران ہی کسی ایسے نجس مقام پر پہنچ جائے جو چھت کے نیچے ہو تو اسے بھی پاک کردے گا۔

مسئلہ ۴۱ جس نجس مٹی کے اجزاء تک بارش کا مطلق پانی پہنچ جائے تو مٹی پاک ہوجائے گی چاہے بارش کی وجہ سے کیچڑ ہی بن جائے۔

مسئلہ ۴۲ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہوجائے خواہ اس کی مقدار ایک کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو، اگر بارش کے دوران ہی کوئی نجس چیز اس میں دھوئی جائے اور نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ نجس چیز پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ ۴۳ اگر نجس زمین پر بچھے ہوئے پاک قالین پر بارش برسے اور اس کا پانی نجس زمین تک پہنچ جائے تو فرش بھی نجس نہیں ہوگا اور زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ ۴۴ اگر بارش کا پانی ایک گڑھے میں جمع ہوجائے اور اس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو تو بارش تھمنے کے بعد نجاست کی آمیزش سے نجس ہوجائے گا۔

۵۔ کنویں کا پانی

مسئلہ ۴۵ ایک ایسے کنویں کا پانی جو زمین سے اُبلتا ہو اگرچہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو، نجاست پڑنے پر جب تک اس نجاست کی وجہ سے اس کی بُو، رنگ یا ذائقہ تبدیل نہ ہوجائے پاک ہے ، لیکن مستحب ہے کہ بعض نجاستوں کے گرنے پر کنویں سے تفصیلی کتابوں میں درج شدہ مقدار کے مطابق پانی نکال دیا جائے۔

مسئلہ ۴۶ اگر کوئی نجاست کنویں میں گر جائے اور اس کے پانی کی بُو، رنگ یا ذائقے کو تبدیل کر دے تو جب کنویں کے پانی میں پیدا شدہ یہ تبدیلی ختم ہوجائے گی پانی پاک ہوجائے گا اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ یہ پانی کنویں کے منبع سے اُبلنے والے پانی میں مخلوط ہوجائے۔

پانی کے احکام

مسئلہ ۴۷ مضاف پانی، جس کے معنی مسئلہ "۱۵" میں بیان ہوچکے ہیں، کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۴۸ مضاف پانی چاہے قلیل ہو یا کثیر، نجاست سے ملنے پر نجس ہوجاتا ہے اگرچہ اس حکم کا بعض کثیر تعداد کے مضاف پانیوں کے لئے بھی عام ہونا محل اشکال ہے ، البتہ اگر ایسا پانی کسی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصّہ نجس چیز سے متصل ہوگا نجس ہوجائے گا اور جو متصل نہیں ہوگا پاک رہے گا مثلاً اگر عرقِ گلاب کو گلابدان سے نجس ہاتھ پر چھڑکا جائے تو اس کا جتنا حصّہ ہاتھ کو لگے گا نجس ہوجائے گا اور جو نہیں لگے گا وہ پاک رہے گا۔

مسئلہ ۴۹ اگر نجس مضاف پانی ایک کُر کے برابر پانی یا جاری پانی سے یوں مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جا سکے تو وہ پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۵۰ اگر ایک پانی مطلق تھا اور بعد میں اس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مضاف ہوجانے کی حد تک پہنچا ہے یا نہیں تو وہ مطلق پانی کی طرح ہے، یعنی نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہوگا اور اگرایک پانی مضاف تھا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مطلق ہوا یا نہیں تو وہ مضاف پانی کی طرح ہے، یعنی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہوگا۔

مسئلہ ۵۱ ایسا پانی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ پہلے مطلق تھا یا مضاف، نجاست کو پاک نہیں کرتا اوراس سے وضو و غسل کرنا بھی باطل ہے، لیکن اگر وہ ایک کُر یا اس سے زیادہ ہو تو نجاست ملنے کی صورت میں بھی اس پر پاک پانی کا حکم لگے گا۔

مسئلہ ۵۲ ایسا پانی جس میں کوئی عینِ نجاست مثلاً خون یا پیشاب گر جائے اور اس کی بُو، رنگ یا ذائقے کو تبدیل کردے نجس ہوجاتا ہے خواہ وہ کُر یا جاری پانی ہی کیوں نہ ہو، تاہم اگر اس پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی ایسی نجاست سے تبدیل ہو جو اس سے باہر ہے مثلاً قریب پڑے ہوئے مردار کی وجہ سے اس کی بُو، بدل جائے تو پھر وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۳ وہ پانی جس کی بُو، رنگ یا ذائقہ کسی عینِ نجس مثلاً خون یا پیشاب گرنے کی وجہ سے تبدیل ہو چکا ہو، اگر کُر یا جاری پانی سے متصل ہوجائے یا اس پر بارش کا پانی برسے یا ہوا، بارش کا پانی اس پر گرائے یا بارش کا پانی بارش کے دوران ہی پرنالے سے اس پر گرے اور ان تمام صورتوں میں اس میں واقع شدہ تبدیلی زائل ہوجائے تو ایسا پانی پاک ہوجاتا ہے، لیکن احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ بارش کا پانی یا کُر یا جاری پانی اس نجس پانی میں مخلوط ہوجائے۔

مسئلہ ۵۴ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں پاک کیا جائے تو جس دھونے میں وہ چیز پاک ہوتی ہے اس کے بعد وہ پانی جو باہر نکالنے کے بعد اس چیز سے ٹپکے، پاک ہوگا۔

مسئلہ ۵۵ جو پانی پہلے پاک ہو اور یہ علم نہ ہو کہ بعد میں نجس ہوا یا نہیں وہ پاک ہے اور جو پانی پہلے نجس ہو اور معلوم نہ ہو کہ بعد میں پاک ہوا یا نہیں وہ نجس ہے۔

مسئلہ ۵۶ کتے، سوٴر اور غیر کتابی کافر کا جھوٹا نجس ہے اور اس کا کھانا اور پینا حرام ہے مگر حرام گوشت جانوروں کا جھوٹا پاک ہے اور بلّی کے علاوہ اس قسم کے باقی تمام جانوروں کا جھوٹا کھانا اور پینا مکروہ ہے۔

بیت الخلاء کے احکام

مسئلہ ۵۷ انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے مواقع پر اپنی شرمگاہوں کو ان لوگوں سے جو اچھے اور برے کی تمیز رکھتے ہو نخواہ وہ اس کے محرم ہی کیوں نہ ہوں، چاہے مکلف ہوں یا نہ ہوں، چھپا کر رکھے، لیکن بیوی اور شوہر کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو بیوی اور شوہر کے حکم میں آتے ہیں مثلاً کنیز اور اس کے مالک کے لئے، اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپانا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵۸ اپنی شرمگاہوں کو کسی مخصوص چیز سے ڈھانپنا ضروری نہیں مثلاً اگر ہاتھ سے بھی ڈھانپ لیا جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۵۹ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت ضروری ہے کہ بدن کا اگلا حصّہ یعنی پیٹ اور سینہ روبہ قبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۶۰ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کے بدن کا اگلا حصہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلے کی طرف سے موڑلے تو یہ کافی نہیں ہے اور اگر اس کے بدن کا اگلا حصّہ روبقبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ شرمگاہ کو روبقبلہ یا پشت بقبلہ نہ موڑے۔

مسئلہ ۶۱ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ استبرا کے موقع پر، جس کے احکام بعد میں بیان کیئے جائیں گے اور پیشاب اور پاخانہ خارج ہونے کے مقامات کو پاک کرتے وقت بدن کا اگلا حصّہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۶۲ اگر کیفیت یہ ہو کہ یا وہ فرد جو شرمگاہ کے حوالے سے نا محرم ہے وہ شرمگاہ پر نظر ڈالے اور یا پھر روبقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھے تو نا محرم سے شرمگاہ کو چھپانا واجب ہے اور اس صورت میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ پشت بقبلہ بیٹھے (یعنی رو بقبلہ نہ بیٹھے)۔ اسی طرح اگر کسی اور وجہ سے رو بقبلہ یا پُشت بقبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶۳ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ بچّے کو رفعِ حاجت کے لئے رُو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ بٹھ ایا جائے۔

مسئلہ ۶۴ چار مقامات پر رفع حاجت حرام ہے:

۱) بند گلیوں میں جب کہ گلی والوں نے اس کی اجازت نہ دی ہو۔

۲) کسی ایسے شخص کی زمین میں جس نے رفعِ حاجت کی اجازت نہ دی ہو۔

۳) ان جگھوں میں جو مخصوص افراد کے لئے وقف ہوں مثلاً بعض مدرسے۔

۴) ہر اس جگہ جہاں رفع حاجت کسی مومن کی بے حرمتی یا دین یا مذہب کی کسی مقدس چیز کی توھین کا باعث ہو۔

مسئلہ ۶۵ تین صورتوں میں پاخانہ خارج ہونے کا مقام (مقعد) صرف پانی سے پاک ہوسکتا ہے:

۱) پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست مثلاً خون، باہر آئی ہو۔

۲) کوئی بیرونی نجاست پاخانے کے مخرج پر لگ گئی ہو۔

۳) پاخانے کے مخرج کے اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہوگئے ہوں۔

ان تین وں صورتوں کے علاوہ پاخانے کے مخرج کو یا تو پانی سے دھویا جاسکتا ہے اور یا بعد میں بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق کپڑے یا پتّھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جاسکتا ہے، اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ ۶۶ پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا اور اسے کرُیا جاری پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، لیکن قلیل پانی سے احتیاط واجب کی بنا پر دو مرتبہ دھونا ضروری ہے، جب کہ اگر پیشاب معمول کے علاوہ کسی مقام سے خارج ہو رہا ہو تو پھر اقویٰ یہ ہے کہ دو مرتبہ دھویا جائے اور بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں۔

مسئلہ ۶۷ اگر پاخانے کے مخرج کو پانی سے دھویا جائے تو ضروری ہے کہ اس میں پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے، البتہ رنگ یا بُو باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر پہلی بار ہی وہ مقام یوں دھل جائے کہ پاخانے کا کوئی ذرّہ اس میں باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۶۸ پتّھر، ڈھیلا یا کپڑا یا انہی جیسی دوسری چیزیں اگر خشک اور پاک ہوں تو ان سے پاخانہ خارج ہونے کے مقام کو پاک کیا جاسکتا ہے اور اگر ان میں معمولی نمی بھی ہو جو پاخانہ خارج ہونے کے مقام تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۹ احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ پتّھر، ڈھیلا یا کپڑا جس سے پاخانہ صاف کیا جائے اس کے تین ٹکڑے ہوں اور تین سے کم میں اگر مقعد مکمل طور پر صاف ہوجائے تو اس پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے اور اگر تین ٹکڑوں سے صاف نہ ہو سکے تو اتنے مزید ٹکڑوں کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام بالکل صاف ہوجائے، البتہ ایسے آثار کے باقی رہ جانے میں جو پتّھر وغیرہ جیسی چیز سے صاف کئے جانے سے عام طور پر باقی رہ جاتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۷۰ پاخانے کے مخرج کو ایسی چیزوں سے پاک کرنا حرام ہے جن کا احترام ضروری ہو مثلاً ایسا کاغذ جس پر خدائے تعالیٰ، پیغمبر ویا ائمہ علیہم السلام کے نام لکھے ہویا اس کے علاوہ ایسی چیزیں جن کا شریعت میں احترام ضروری ہے، لیکن اگر کوئی ان سے استنجاء کرلے تو طہارت حاصل ہوجائے گی۔

اور مخرج کا ہڈی یا گوبر سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۷۱ اگر شک ہو کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام پاک کیا ہے یا نہیں تو اسے پاک کرنا واجب ہے اگرچہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد وہ ہمیشہ متعلقہ مقام کو فوراً پاک کرتا ہو۔

مسئلہ ۷۲ اگر نماز کے بعد شک ہو کہ آیا نماز سے پہلے مخرج کو پاک کیا تھا یا نہیں تو اگر نماز سے پہلے، طہارت سے غافل ہونے کا یقین نہ ہو تو نماز صحیح ہے جب کہ مخرج کو نجس ہوگا۔

استبراء

مسئلہ ۷۳ استبرا ایک ایسا عمل ہے جو مرد پیشاب کرچکنے کے بعد اس غرض سے انجام دیتے ہیں کہ اس کے بعد نالی سے نکلنے والی رطوبتوں پر پیشاب کا حکم نہ لگے۔ اس کی کئی ترکیبیں ہیں، جن میں سے بہترین یہ ہے کہ پیشاب آنا بند ہوجانے کے بعد تین دفعہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ مقعد سے لے کر عضوِ تناسل کی جڑ تک سونتے اور اس کے بعد انگوٹھے کو عضوِ تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین بار ختنے کی جگہ تک سونتے اور پھر تین دفعہ حشفہ کو دبائے۔

مسئلہ ۷۴ وہ پانی جو کبھی کبھی عورت سے چھیڑ چھاڑ یا ھنسی مذاق کرنے کے بعد انسان کے بدن سے خارج ہوتا ہے پاک ہے، اسی طرح وہ پانی جو کبھی کبھار منی کے بعد خارج ہوتا ہے جب کہ منی اس سے نہ ملی ہو اور وہ پانی بھی جو کبھی کبھا رپیشاب کے بعد نکلتا ہے جب کہ پیشاب اس سے نہ ملا ہو، پاک ہے۔

اور اگر انسان پیشاب کے بعد استبرا کرے اور پھر کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کی بارے میں شک ہوجائے کہ پیشاب ہے یا منی کے علاوہ کوئی اور رطوبت، تو اس رطوبت کو پاک ہے۔

مسئلہ ۷۵ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ استبرا کیا ہے یا نہیں اور اس کے بدن سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے اور اگر وہ وضو کرچکا ہو تو وہ بھی باطل ہوجائے گا، لیکن اگر اسے اس بارے میں شک ہو کہ جو استبرا اس نے کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور کوئی رطوبت اس کے بدن سے خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ یہ رطوبت پاک ہے یا نہیں تو وہ پاک ہوگی اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۷۶ اگر کسی شخص نے استبرا نہ کیا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے اسے یقین یا اطمینان ہو کہ پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا اور کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہے اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۷۷ اگر کوئی شخص پیشاب کے بعد استبرا کر کے وضو کرلے اور اس کے بعد ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں جانتا ہو کہ یا پیشاب ہے یا منی تو اس پر واجب ہے کہ احتیاطاً غسل کرے اور وضو بھی کرے، البتہ اگر اس نے پہلے وضو نہ کیا ہو تو وضو کرلینا کافی ہے۔

مسئلہ ۷۸ عورت کے لئے پیشاب کے بعد استبرا نہیں ہے، پس اگر کوئی رطوبت خارج ہو اور شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہوگی اور اس سے وضو یا غسل بھی باطل نہیں ہو گا۔

رفع حاجت کے مستحبات اور مکروہات

مسئلہ ۷۹ ہر شخص کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ رفع حاجت کے لئے جائے تو:

۱)ایسی جگہ بیٹھے جہاں اسے کوئی نہ دے کھے۔

۲)بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاوئ باہر رکھے۔

۳)رفع حاجت کے وقت سر ڈھانپ کر رکھے۔

۴)بدن کا بوجھ بائیں پاوں پر ڈالے۔

مسئلہ ۸۰ رفع حاجت کے مکروہات :

۱)سورج اور چاند کی جانب منہ کر کے بیٹھنا لیکن اپنی شرمگاہ کو کسی طرح ڈھانپ لے تو مکروہ نہیں ہے۔

۲) ہوا کے رخ کے با لمقابل بیٹھنا۔

۳)گلی کوچوں میں بیٹھنا۔

۴)راستوں میں بیٹھنا۔

۵)مکان کے دروازے کے سامنے بیٹھنا۔

۶)میوہ دار درخت کے نیچے بیٹھنا۔

۷)اس دوران کوئی چیز کھانا

۸)زیادہ دیر بیٹھنا

۹)سیدھے ہاتھ سے طہارت کرنا

۱۰)باتیں کرنا لیکن اگر مجبوری ہو یا ذکرِ خدا کرے جو کہ ہر حال میں مستحب ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۱ کھڑے ہو کر، سخت زمین پر، جانوروں کے بِلوں میں یا پانی میں با لخصوص ساکن پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۲ پیشاب اور پاخانہ روکنا مکروہ ہے اور اگر بدن کے لئے بطورِ کلی مضر ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ ۸۳ نماز سے پہلے، سونے سے پہلے، مباشرت کرنے سے پہلے اور منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے۔

نجاسات

مسئلہ ۸۴ دس چیزیں نجس ہیں :

(۱ پیشاب

(۲ پاخانہ

(۳ منی

(۴ مردار

(۵ خون

(۶ کتا

(۷ سوئر

(۸ کافر

(۹ شراب

(۱۰ فقّاع (جَو کی شراب)

۱ ۔ ۲)پیشاب اور پاخانہ)

مسئلہ ۸۵ انسان اور خونِ جہندہ رکھنے والے، یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلے، ہر حرام گوشت حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور خون جہندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت جانور مثلاًحرام مچھلی کا پاخانہ، اسی طرح گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے حیوانوں مثلاً مچھر اور مکھی کا فضلہ بھی پاک ہے اور احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ ایسے حرام گوشت جانور کے پیشاب سے اجتناب کیا جائے جو خونِ جہندہ نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۸۶ جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے لیکن ان سے پرہیز احوط ہے ۔

مسئلہ ۸۷ نجاست خور حیوان کا، اس چوپائے کا جس سے کسی انسان نے بد فعلی کی ہو اور اس بکری کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ جس نے سوئرنی کا دودھ پیا ہو، اس تفصیل کی بنا پر جو بعد میں آئے گی، نجس ہے اور اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر اس بھیڑ کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے جس نے سوئرنی کا دودھ پیا ہو۔

۳۔ منی

مسئلہ ۸۸ انسان کی اور ہر خونِ جہندہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کی منی نجس ہے، اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر خونِ جہندہ رکھنے والے حلال گوشت جانوروں کی منی بھی نجس ہے۔

۴۔ مردار

مسئلہ ۸۹ انسان کی اور خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان کی لاش نجس ہے خواہ وہ خودمرا ہو یا اسے شرع کے مقرّر کردہ طریقے کے علاوہ کسی طریقے سے مارا گیا ہو۔

مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی اس لئے پانی میں بھی مرجائے تو پاک ہے۔

مسئلہ ۹۰ لاش کے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی پاک ہیں مثلاًاون، بال اور کُرک (mi n k) بشرطیکہ وہ مردار زندگی میں نجس العین نہ ہوں۔

مسئلہ ۹۱ اگرکسی انسان یا خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی میں ہی گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصّہ جس میں جان ہو جُدا کرلیا جائے، نجس ہے۔

مسئلہ ۹۲ اگر ہونٹوں یا کسی دوسری جگہ سے ذرا سی کھال نکال دی جائے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۹۳ مُردہ مُرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلے اگر اس کا چھلکا سخت ہوگیا ہو تو پاک ہے، لیکن مردار سے مس ہوجانے کی وجہ سے اس کا چھلکا دھونا ضروری ہے اور اگر اس کی کھال سخت نہ ہوئی ہو تو اس کے نجس ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۹۴ اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چرنے کے قابل ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ پنیر مایہ جو اس کے شیر دان میں ہوتا ہے پاک ہے ، لیکن احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے باہر سے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۹۵ بہنے والی دوائیاں، عطر، تیل، گھی، جوتوں کا پالش اور صابن جنہیں کافر ممالک سے لایا جاتا ہے اگر ان کی نجاست کے بارے میں یقین نہ ہو تو پاک ہیں۔

مسئلہ ۹۶ گوشت، چربی اور چمڑا اگر مسلمانوں کے بازار سے لئے جائیں تو پاک ہیں۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کے ہاتھ میں ہوں جو اس کو شرعاً ذبح شدہ جانور کے طور پر استعمال کرے، سوائے اس کے کہ اس نے کسی کافر سے حاصل کی ہو اور اس بات کی تحقیق نہ کی ہو کہ آیا یہ اس جانور کے ہیں جن کو شریعت کے طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا نہیں۔

۵۔ خون

مسئلہ ۹۷ انسان اور خون جہندہ رکھنے والے ہر حیوان، یعنی وہ حیوان جس کی رگ کاٹی جائے تو اس میں سے خون اچھل کر نکلے، کا خون نجس ہے، پس ایسے جانوروں مثلاً مچھلی اور مچھر کا خون، جو اچھلنے والا خون نہیں رکتے پاک ہے۔

مسئلہ ۹۸ حلال گوشت جانور کو اگر شرع کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق ذبح کیا جائے اور معمول کے مطابق اس کا خون خارج ہوجائے تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے لیکن اگر جانور کے سانس لینے سے یا اس کا سر اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے بدن میں پلٹ جائے تو وہ خون نجس ہوگا۔

مسئلہ ۹۹ انڈے کی زردی میں بننے والا خون کھانا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ وہ خون جو بعض اوقات دودھ دوہتے ہوئے نظر آتا ہے نجس ہے اور دودھ کو نجس کردیتا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ منہ میں آنے والا خون مثلاً دانتوں کی ریخوں سے نکلنے والا خون اگر لعاب دھن سے مل کر ختم ہوجائے تو لعاب دھن سے پرہیز ضروری نہیں ہے اور اگر خون منہ میں گھل کر ختم نہ ہو اور منہ سے باہر آجائے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۰۲ جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا کھال کے نیچے مرجائے اگر اس کی شکل ایسی ہو کہ لوگ اسے خون نہ کہیں تو پاک اور خون کہیں تو نجس ہوگا اور اس صورت میں اگر کھال یا ناخن میں سوراخ ہوجائے اور کوئی رطوبت باہر سے اس سے آملے تو وہ نجس ہوجائے گی اور اس صورت میں اگر اس مقام سے خون کو نکال کر وضو یا غسل کے لیے پاک کرنا حرج کا باعث ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ کھال کے نیچے خون مرگیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے ایسی شکل اختیار کرلی ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ اگر کھانا پکاتے ہوئے خون کا ایک ذرہ بھی اس میں گر جائے تو سارے کا سارا کھانا اور برتن نجس ہوجائے گا۔ اُبال، حرارت اور آگ اُنہیں پاک نہیں کرسکتے۔

مسئلہ ۱۰۵ جو زرد مادہ زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے چاروں طرف پیدا ہوجاتا ہے اگر اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

۶۔ ۷) کتا اور سوئر

مسئلہ ۱۰۶ وہ کتا اور سوئر جو خشکی میں رہتے ہیں نجس ہیں حتیٰ کہ ان کے بال، ہڈیاں، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں، البتہ دریائی کتا اور سوئر پاک ہیں۔

۸۔ کافر

مسئلہ ۱۰۷ کافر یعنی وہ شخص جو خدا یا حضرت خاتم الانبیاء(ص) کی رسالت یا قیامت کا منکر ہو یا خدا اور رسول(ص) میں شک رکھتا ہو، یا کسی کو خدا کا شریک گردانتا ہو یا خدا کے ایک ہونے کے بارے میں مشکوک ہو، نجس ہے۔

اسی طرح خوارج یعنی وہ افراد جو امام معصوم علیہ السلام کے خلاف خروج کریں، غلات یعنی وہ افراد جو کسی بھی امام علیہ السلام کی خدائی کے قائل ہوں یا یہ کہتے ہوں کہ خدا ان میں حلول کر گیا ہے اور نواصب یعنی ہر وہ فرد جو کسی بھی امام علیہ السلام یا جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا دشمن ہو (نجس ہیں) اور (اسی طرح) ہر وہ فرد جو ضروریات دین مثلاً نماز اور روزے میں سے کسی کا یہ جاننے کے باوجود کہ ضروریاتِ دین میں سے ہے، منکر ہوجائے نجس ہے۔

اور اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی اقویٰ یہ ہے کہ پاک ہیں، اگرچہ احوط یہ کہ ان سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۱۰۸ کافر کا تمام بدن حتیٰ اس کے بال، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

مسئلہ ۱۰۹ اگر نابالغ بچے کے باپ، ماں، دادا اور دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہے سوائے اس کے کہ ممیز ہو اور اسلام کا اظہار کرتا ہو اور اگر ان میں سے ایک بھی مسلمان ہو تو بچہ پاک ہے مگر یہ کہ ممیز ہو اور کفر کا اظہار کرتا ہو۔

مسئلہ ۱۱۰ جس شخص کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں تو وہ پاک مانا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکام کا اطلاق نہیں ہوگا، مثلاً نہ ہی وہ مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ جو شخص چودہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کو بھی دشمنی کی بنا پر گالی دے، نجس ہے۔

۹۔ شراب

مسئلہ ۱۱۲ شراب اور نشہ آور نبیذ نجس ہے۔ اس کے علاوہ بہنے والی نشہ آور چیزوں میں سوائے فقّاع کے کہ جس کا حکم بعد میں آئے گا، احتیاط مستحب اجتناب ہے اور اگر بھنگ و چرس کی طرح بہنے والی نہ ہوں تو پاک ہیں چاہے ان میں کوئی چیز ڈال کر انہیں رواں بنا دیا جائے۔

مسئلہ ۱۱۳ صنعتی الکحل جو دروازے، کھڑکیاں، میزیں اور کرسیاں وغیرہ رنگنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں ان کی تمام قسمیں پاک ہیں۔

مسئلہ ۱۱۴ اگر انگور یا انگور کے رس میں پکانے پر ابال آجائے تو پاک ہیں لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے اور اگر آگ کے علاوہ کسی اور چیز سے ابال آجائے تو ان کا کھانا پینا حرام ہے اور احتیاط کی بنا پر نجس ہیں۔

مسئلہ ۱۱۵ کھجور، منقیٰ، کشمش اور ان کے رس میں اگرچہ ابال بھی آجائے، پاک ہیں اور ان کا کھانا حلال ہے۔

۱۰۔ فقّاع (جَو کی شراب)

مسئلہ ۱۱۶ فقّاع جو کہ جَو سے تیار ہوتی ہے اور اسے آبِ جَو کہتے ہیں نجس ہے لیکن وہ پانی جو طب کے قاعدے کے مطابق جَو سے حاصل کیا جاتا ہے اور ماء الشعیر کہلاتا ہے پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱۷ جو شخص فعل حرام سے جنب ہوا ہو اس کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے اور حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنا بھی حرام سے جنب ہونے کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ اگر کوئی شخص ان اوقات میں بیوی سے جماع کرے جن میں جماع حرام ہوتا ہے، مثلاً رمضان المبارک میں دن کے وقت، تو اس کا پسینہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۹ اگر حرام سے جنب ہونے والا غسل کے بجائے تیمم کرے اور تیمم کے بعد اسے پسینہ آجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس پسینے کا حکم وہی ہے جو تیمم سے پہلے والے پسینے کا تھا۔

مسئلہ ۱۲۰ اگر کوئی شخص حرام سے جنب ہوجائے اور پھر اس عورت سے جماع کرے جو اس کے لئے حلال ہے تو اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ اس پسینے کے ساتھ نماز نہ پڑھے، اور اگر پہلے اس عورت سے جماع کرے جو حلال ہو اور بعد میں حرام کا مرتکب ہو تو اس کا پسینہ حرام سے جنب ہونے والے کے پسینے کا حکم نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۱۲۱ انسانی نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ احتیاط کی بنا پر نجس ہے۔ اس کے علاوہ ہر اس حیوان کا پسینہ جسے انسانی نجاست کھانے کی عادت ہو اگرچہ پاک ہے لیکن ان میں سے کسی کے ساتھ نماز جائز نہیں ہے۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ ۱۲۲ کسی بھی چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے:

۱) یہ کہ خود انسان کو یقین یا اطمینان ہوجائے کہ فلاں چیز نجس ہے اور اگر کسی چیز کے متعلق گمان ہو کہ نجس ہے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری نہیں ہے، لہذا ایسے قہوہ خانوں اور ہوٹلوں سے کھانا کھانے میں، جہاں لاپروا اور نجاست و طہارت کا لحاظ نہ رکھنے والے افراد بھی کھانا کھاتے ہوں، جب تک انسان کو اطمینان نہ ہو جائے کہ اس کے لئے لایا جانے والا کھانا نجس ہے، کوئی حرج نہیں۔

۲)جس شخص کے اختیار میں کوئی چیز ہو وہ اس کے بارے میں کہے کہ نجس ہے جب کہ وہ جھوٹا نہ سمجھا جاتا ہو مثلاً کسی شخص کی بیوی یا نوکر یاملازمہ جب کہ وہ جھوٹے نہ ہوں کہیں کہ برتن یا کوئی دوسری چیز جو ان کے اختیار میں ہے نجس ہے۔

۳)دو عادل مرد کہیں کہ ایک چیز نجس ہے تو وہ نجس ہوگی، بلکہ ایک عادل شخص یا ایک قابل اعتماد شخص جو خواہ عادل نہ بھی ہو کسی چیز کے بارے میں کہے کہ نجس ہے اور اس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو تو اس چیز سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ اگر کوئی شخص مسئلے سے عدم واقفیت کی بنا پر یہ نہ جان پائے کہ ایک چیز نجس ہے یا پاک مثلاً اسے یہ علم نہ ہو کہ خون پاک ہے یا نجس تو ضروری ہے کہ مسئلہ پوچھ لے اور مسئلہ معلوم ہونے تک احتیاط کرے، لیکن اگر مسئلہ جانتا ہو اور کسی چیز کے بارے میں صرف شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں مثلاً اسے شک ہو کہ وہ چیز خون ہے یا نہیں یا یہ تو جانتا ہو کہ خون ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا، تو وہ چیز پاک ہوگی اور اس کے بارے میں چھان بین کرنا یا پوچھنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ اگر کسی نجس چیز کے بارے میں شک ہو کہ پاک ہوئی ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے اور اگر کسی پاک چیز کے بارے میں شک ہو کہ نجس ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے اور اگر کوئی شخص ان چیزوں کے نجس یا پاک ہونے کے متعلق معلوم بھی کر سکتا ہو تو تحقیق ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۵ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو دو برتن یا دو کپڑے وہ استعمال کرتا ہے ان میں سے ایک نجس ہو گیا ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سا نجس ہوا ہے تو ضروری ہے کہ دونوں سے اجتناب کرے اور مثال کے طور پر اگر یہ نہ جانتا ہو کہ خود اس کا کپڑا نجس ہوا ہے یا کسی دوسرے کا جو اس کے زیر اختیار نہیں ہے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے تو اپنے کپڑے سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے۔

پاک چیز کیسے نجس ہوتیہے

مسئلہ ۱۲۶ اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز سے متصل ہوجائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اس قدر تر ہو کہ ایک کی رطوبت دوسری تک پہنچ جائے تو پاک چیز بھی نجس ہوجائے گی، لیکن اگر تری اتنی کم ہو کہ رطوبت ایک شے سے دوسری شے تک نہ پہنچے تو پھر پاک چیز نجس نہ ہوگی۔

اور مشہور قول ہے کہ جو چیز نجس ہو گئی ہو وہ خود دوسری چیز کو مطلقاً نجس کر دیتی ہے ، لیکن یہ حکم پہلے واسطے کے علاوہ، جب کہ آب قلیل یا دوسرے مایعات کے علاوہ کسی اور چیز سے ملاقات کرے، محل اشکال ہے اور دوسرے اور تیسرے واسطے کے ذریعے نجس ہونے والی چیز سے احتیاط کی مراعات ترک نہ کی جائے۔

مسئلہ ۱۲۷ اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز کو لگ جائے اور شک ہو کہ آیا یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تر تھی یا نہیں، تو پاک چیز نجس نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۲۸ اگر دو چیزوں کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سی پاک ہے اور کون سی نجس، جب کہ علم نہ ہو کہ پہلے یہ دونوں نجس تھیں اور پھر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک پاک اور تر چیز مس ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۹ اگر زمین اور کپڑا یا انہی جیسی اور چیزوں میں منتقل ہونے والی رطوبت ہو تو ان کے جس جس حصے کو نجاست لگے گی وہ نجس ہو جائے گا اور باقی حصہ پاک رہے گا۔ یہی حکم کھیرے، خربوزے اور ان جیسی چیزوں کے بارے میں ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ جب شیرے، تیل، گھی یا ایسی ہی کسی اور چیز کی صورت ایسی ہو کہ اگر اس کی کچھ مقدار نکال لی جائے تو اس کی جگہ خالی نہ رہے تو جوں ہی وہ ذرہ بھر بھی نجس ہوگا سارے کا سارا نجس ہو جائے گا، لیکن اگر اس کی صورت ایسی ہو کہ نکالنے کے مقام پر جگہ خالی رہے اگرچہ بعد میں پر ہوجائے، تو صرف وھی حصہ نجس ہوگا جسے نجاست لگی ہے، لہٰذا اگر چوہے کی مینگنی اس میں گر جائے تو جہاں وہ مینگنی گری ہے وہ جگہ نجس اور باقی پاک ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۱ اگر مکھی یا اس جیسی کوئی اور جاندار چیز ایک ایسی تر چیز پر بیٹھے جو نجس ہو اور بعد ازاں ایک تر اور پاک چیز پر جا بیٹھے اور یہ یقین ہوجائے کہ اس جاندار کے ساتھ نجاست تھی تو پاک چیز نجس ہو جائے گی اور اگر یقین نہ ہو تو پاک رہے گی۔

مسئلہ ۱۳۲ اگر بدن کے کسی حصے پر پسینہ ہو اور وہ حصہ نجس ہوجائے اور پھر پسینہ اس جگہ سے بہہ کر بدن کے دوسرے حصوں تک چلا جائے تو جہاں جہاں پسینہ بہے گا بدن کے وہ حصے نجس ہوجائیں گے، لیکن اگر پسینہ آگے نہ بہے تو باقی بدن پاک رہے گا۔

مسئلہ ۱۳۳ جو گاڑھی اخلاط (بلغم) یا غیر بلغم ناک یا گلے سے خارج ہوتی ہیں اگر ان میں خون ہو تو وہ مقام جہاں خون ہوگا نجس اور باقی حصہ پاک ہوگا لہٰذا اگر یہ اخلاط ناک یا ہونٹوں کے باہر لگ جائیں تو بدن کے جس مقام کے بارے میں یقین ہو کہ نجاست والا حصہ وہاں پہنچا ہے وہ نجس ہوگا اور جس مقام کے بارے میں شک ہو کہ وہاں نجاست والا حصہ پہنچا ہے یا نہیں وہ پاک ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۴ اگر ایک ایسا لوٹا جس کے پیندے میں سوراخ ہو نجس زمین پر رکھ دیا جائے اور اس کا پانی بہنا بند ہو کر لوٹے کے نیچے اس طرح جمع ہو جائے کہ اسے اور لوٹے کے پانی کو ایک ہی پانی سمجھا جائے تو لوٹے کا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر لوٹے کا پانی تیزی سے بہتا رہے تو نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۵ اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر نجاست سے جا ملے لیکن بدن سے باہر آنے پر نجاست سے آلودہ نہ ہو تو وہ چیز پاک ہے، چنانچہ اگر انیما کا سامان یا اس کا پانی پاخانہ کے مخرج میں داخل کیا جائے یا سوئی، چاقو یا کوئی اور

ایسی چیز بدن میں گھس جائے اور باہر نکلنے پر نجاست سے آلودہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے ۔ اسی طرح اگر تھوک اور ناک کا پانی جسم کے اندر خون سے جا ملے لیکن باہر نکلنے پر خون آلودہ نہ ہو پاک ہے ۔

احکام نجاسات

مسئلہ ۱۳۶ قرآن مجید کی تحریر اور ورق کو نجس کرنا جب کہ یہ فعل قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ہو بلا شبہ حرام ہے اور اگر نجس ہوجائے تو فوراً پاک کرنا ضروری ہے ، بلکہ اگر بے حرمتی کا پہلو نہ بھی نکلے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۳۷ اگر قرآن مجید کی جلد نجس ہو جائے اور اس سے قرآن مجید کی بے حرمتی ہو توضروری ہے کہ جلد کو پاک کیا جائے۔

مسئلہ ۱۳۸ قرآن مجید کو کسی خشک عین نجس پر رکھنا اگر بے حرمتی کا سبب ہو تو حرام ہے اور اسے اٹھ انا واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۳۹ قرآن مجید کو نجس روشنائی سے لکھنا خواہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو اسے نجس کرنے کا حکم رکھتا ہے ، اور اگر لکھا جا چکا ہو تو اسے پانی سے دھو کر یا ایسے ہی کسی اور طریقے سے مٹانا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۴۰ اگر کافر کو قرآن مجید دینا قرآن مجید کی بے حرمتی کا باعث ہو تو حرام ہے اور اس سے قرآن مجید لے لینا واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۴۱ اگر قرآن مجید کا ورق یا کوئی ایسی چیز جس کا احترام ضروری ہو مثلاً ایسا کاغذ جس پر اللہ تعالی، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام لکھا ہوا ہو، بیت الخلاء میں گر جائے تو اس کا باہر نکالنا اور اسے دھونا واجب ہے خواہ اس پر کچھ رقم ہی کیوں نہ خرچ کرنی پڑے اور اگر اس کا باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت تک اس بیت الخلاء کو استعمال نہ کیا جائے جب تک یہ یقین نہ ہوجائے کہ وہ گل کر ختم ہو گیا ہے ۔

اسی طرح اگر خاک شفا بیت الخلاء میں گرجائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بالکل ختم ہو چکی ہے اس بیت الخلاء کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ ۱۴۲ کسی عینِ نجس یا نجس شدہ چیز کا کھانا پینا حرام ہے ۔یہی حکم کسی اور کو کھلانے پلانے کا ہے لیکن بچے یا پاگل کو کھلانا جائزھے اور اگر بچہ یا دیوانہ شخص نجس غذا کھائے یا پئے یا نجس ہاتھ سے غذا کو نجس کردے اور کھائے تو اسے روکنا ضروری نہیں ۔

مسئلہ ۱۴۳ ایسی نجس چیز کا بیچنا یا عاریۃً دینا جو پاک ہو سکتی ہو اشکال نہیں رکھتا، ہاں اگر عاریۃً لینے والا یا خریدار اس کو کھانے پینے جیسی چیزوں میں استعمال کرنے والا ہو تو اسے نجاست کے بارے میں بتانا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۴۴ اگر ایک شخص کسی دوسرے کو نجس چیز کھاتے یا نجس لباس سے نماز پڑھتے دیکھے تو اسے اس بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں ۔

مسئلہ ۱۴۵ اگر کسی کے گھر کا کوئی حصہ یا فرش نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جا لگی ہے تو اگر صاحب خانہ اس کا سبب ہو اور ممکن ہو کہ نجاست کھانے پینے کی چیزوں میں سرایت کر جائے گی تو ان لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کردینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۴۶ اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران پتہ چلے کہ غذا نجس ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کو اس کے متعلق آگاہ کردے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو اس بات کا علم ہو جائے تو اس کے لئے دوسروں کو بتانا ضروری نہیں، البتہ اگر وہ ان کے ساتھ یوں گھل مل کر رہتا ہو کہ ان لوگوں کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجس کھانے پینے میں مبتلا ہوجائے گا تو ضروری ہے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد انہیں اطلاع دے دے۔

مسئلہ ۱۴۷ اگر کوئی ادھار لی ہوئی چیز نجس ہو جائے اور اس کا مالک اسے کھانے پینے میں استعمال کرتا ہو جیسے برتن تو ادھار لینے والے پر واجب ہے کہ مالک کو اس کے نجس ہوجانے کے متعلق بتادے، لیکن اگر اس چیز کی نوعیت لباس کی ہو تو اس کے نجس ہونے کی اطلاع مالک کو دینا ضروری نہیں خواہ یہ علم ہو کہ وہ اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے سوائے اس کے کہ لباس کا مالک واقعی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے کہ اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ نجاست کی اطلاع دے دی جائے۔

مسئلہ ۱۴۸ اگر بچہ کہے کہ کوئی چیز نجس ہے یا یہ کہ اس نے کسی چیز کو دھولیا ہے تو اس کی بات پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر بچہ ممیز ہو اور کہے کہ اس نے ایک چیز پانی سے دھوئی ہے جب کہ وہ بچہ قابل اعتماد ہو اور اس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو تو اس کی بات قبول کرلی جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی چیز کی نجاست کی اطلاع دے تب بھی یہی حکم ہے۔

مطہرات

مسئلہ ۱۴۹ بارہ چیزیں نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مطہرات کہا جاتا ہے:

(۱) پانی

(۲) زمین

(۳) سورج

(۴) استحالہ

(۵) انقلاب

(۶) انتقال

(۷) اسلام

(۸) تبعیت

(۹) عین نجاست کا زائل ہو جانا

(۱۰) نجاست خور جانور کا استبراء

(۱۱) مسلمان کا غائب ہو جانا

(۱۲) ذبح کئے گئے جانور کے بدن سے معمول کے مطابق خون کا نکل جانا۔

ان سب کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ پانی

مسئلہ ۱۵۰ پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے:

۱)پانی مطلق ہو، لہذا مضاف پانی جیسے گلاب کا پانی یا عرقِ بید نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا ہے۔

۲)پانی پاک ہو۔

۳) نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے اور جس دھونے کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل نہ جائے، لیکن آخری دھونا نہ ہونے کی صورت میں پانی کے بدل جانے میں کوئی حرج نہیں، مثلاًاگر کسی چیز کو دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کا رنگ، بویا ذائقہ پہلی مرتبہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری مرتبہ استعمال کئے جانے والے پانی میں ایسی کوئی تبدیلی رونما نہ ہو تو وہ چیزپاک ہو جائے گی۔

۴) نجس چیزکوپاک کرنے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔

نجس چیز کو قلیل پانی یعنی ایک کُر سے کم پانی سے پاک کرنے کی کچھ اور شرائط بھی ہیں جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۱ نجس برتن کے اندرونی حصے کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا ضروری ہے،جب کہ کُریا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن وہ برتن جس میں سے کتے نے کوئی سیاّل(بہنے والی)چیزپی ہو توپہلے ضروری ہے کہ اسے پاک مٹی سے مانجھ کرمٹی ہٹالی جائے اور پھر پانی ملی ہوئی مٹی سے مانجھا جائے۔ ان دونوں طریقوں کو اختیار کرنا احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے اور اس کے بعد پانی ڈال کر برتن سے مٹی صاف کر لیں اورپھر کُریا جاری پانی سے ایک مرتبہ یا احتیاط واجب کی بنا پر قلیل پانی سے دو مرتبہ دھوئیں۔

کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو پاک کرنے کے لئے بھی احتیاط واجب کی بناپریہی طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اگر اس کا منہ اتنا تنگ ہو کہ اسے مٹی سے مانجھا نہ جا سکتا ہو، چنانچہ ممکن ہو تو کپڑا یا اسی طرح کی کوئی چیز لکڑی پر لپیٹ کر اس کی مدد سے برتن کو مٹی سے مانجھے، پھر اس مٹی کو صاف کر کے دوبارہ پانی ملی ہوئی مٹی سے مانجھے، (خیال رہے) ان دونوں طریقوں کو اختیار کرنا احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر مٹی برتن میں ڈال کر زور سے ہلانے کے ذریعے اس طریقے پر عمل کریں، پھر پچھلے مسئلے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق برتن کو دھولیں۔

مسئلہ ۱۵۳ جس برتن میں سؤر نے کوئی سیال (بہنے والی) چیز پی ہو یا صحرائی چوہا مرگیا ہو، اسے سات مرتبہ دھونا ضروری ہے، خواہ قلیل پانی سے دھویا جائے یا کُر یا جاری پانی سے اور بنابر احتیاط واجب یہی حکم اس برتن کا ہے جسے سؤر نے چاٹا ہو۔

مسئلہ ۱۵۴ شراب سے نجس شدہ برتن کو تین مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ اس میں قلیل، کُر اور جاری پانی میں کوئی فرق نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سات مرتبہ دھوئے۔

مسئلہ ۱۵۵ جو کوزہ نجس مٹی سے بنایا گیا ہو یا اس میں نجس پانی سرایت کر گیا ہو، تو اسے کُر یا جاری پانی میں ڈالنے پر جہاں جہاں پانی پہنچے گا، کوزہ پاک ہو جائے گا اور اگر کوزے کے اندرونی اجزاء کو بھی پاک کرنا مقصود ہو تو اسے کُر یا جاری پانی میں اتنی دیر تک پڑے رہنے دینا ضروری ہے کہ پانی تمام کوزے میں سرایت کر جائے اور اگر اس کوزے میں کوئی ایسی رطوبت ہو جو پانی کو کوزے کے اندرونی حصوں تک نہ پہنچنے دے تو ضروری ہے کہ اسے خشک کرنے کے بعد کُر یا جاری پانی میں ڈالا جائے۔

مسئلہ ۱۵۶ نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے دھویا جا سکتا ہے:

۱) برتن کو تین مرتبہ پانی سے بھرا جائے اور ہر مرتبہ خالی کر دیا جائے۔

۲) برتن میں تین بار مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ہر بار پانی کو اس میں یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے اور پھر اسے پھینک دیں۔

مسئلہ ۱۵۷ اگر ایک بڑا برتن مثلاً دیگ یا مرتبان نجس ہو جائے تو تین بار پانی سے بھرنے اور ہر بار خالی کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس میں تین مرتبہ اوپر سے اس طرح پانی اُنڈیلیں کہ اس کی تمام نجس اطراف تک پہنچ جائے اور ہر بار اس کی تہہ میں جمع شدہ پانی کو باہر نکال دیں تو پاک ہو جائے گا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسری اور تیسری بار جس برتن کے ذریعے پانی باہر نکالنا ہو، اسے بھی دھو لیا جائے۔

مسئلہ ۱۵۸ نجس تانبے وغیرہ کو، جنہیں پگھلایا جاتا ہے، اگر پانی سے دھو لیا جائے تو اس کا ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۹ پیشاب سے نجس شدہ تنور میں اگر اوپر سے اس طرح پانی ڈالا جائے کہ اس کی تمام نجس اطراف تک پہنچ جائے تو تنور پاک ہو جائے گا اور اگر تنور پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو تو نجاست دور کرنے کے ساتھ مذکورہ طریقے کے مطابق اس میں ایک بار پانی ڈالنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ عین نجاست کو زائل کرنے کے بعد پانی ڈالا جائے اور بہتر یہ ہے کہ تنور کی تہہ میں ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جمع ہو سکے، پھر اس پانی کو نکال لیا جائے اور گڑھے کو پاک مٹی سے پُر کر دیا جائے۔

مسئلہ ۱۶۰ اگر کسی نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں ایک مرتبہ یوں ڈبو دیا جائے کہ پانی اس کے تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ پاک ہو جائے گی اور قالین اور لباس وغیرہ کو نچوڑنا یا اس جیسا کوئی طریقہ جیسے ملنا یا پاؤں مارنا ضروری ہے اور اگر لباس یا اسی طرح کوئی اور چیز پیشاب سے نجس ہو جائے تو جاری یا کُر پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ پیشاب سے نجس شدہ چیز کو اگر قلیل پانی سے دھونا مقصود ہو تو جب اس پر ایک مرتبہ پانی ڈالا جائے اور وہ اس سے جدا ہو جائے اس طرح کہ پیشاب اس چیز کے اندر باقی نہ رہے تو دوسری مرتبہ اس کے اوپر پانی ڈالنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن لباس اور قالین وغیرہ میں ضروری ہے کہ ہر بار نچوڑنے یا ایسے ہی کسی طریقے سے اس کا غسالہ نکالا جائے۔ (غسالہ یا دھوون اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی دھوئی جانے والی چیز سے دُھلنے کے دوران یا دھل جانے کے بعد خود بخود، نچوڑنے یا اس جیسے کسی طریقے سے نکلتا ہے)

مسئلہ ۱۶۲ جو چیز ایسے شیر خوار بچے کے پیشاب سے جس نے کوئی غذا کھانا شروع نہ کی ہو، نجس ہو جائے اگر اس پر ایک مرتبہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مزید ایک بار اس پر پانی ڈالا جائے اور لباس و قالین وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۶۳ جو چیز پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے، اسے قلیل پانی سے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے ساتھ ایک مرتبہ اس پر پانی ڈال دیں جو اس چیز سے نکل جائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پانی عین نجاست کو زائل کرنے کے بعد ڈالا جائے، جب کہ لباس جیسی چیزوں میں نچوڑنے وغیرہ کے ذریعے غسالہ نکالنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۶۴ دھاگوں سے بنی ہوئی نجس چٹائی کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نچوڑنے یا اس جیسے کسی طریقے سے اس کا غسالہ نکال دیا جائے، خواہ اسے کُر یا جاری پانی سے پاک کیا جائے یا قلیل پانی سے۔

مسئلہ ۱۶۵ اگر گندم، چاول یا صابن وغیرہ کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو وہ کُر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جاتا ہے، لیکن اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو ان کے پاک کرنے کا طریقہ نجس کوزے کو پاک کرنے کے طریقے کی طرح ہے جو مسئلہ نمبر "۱۵۵" میں بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶ اگر انسان شک کرے کہ نجس پانی صابن کے اندر پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا اندرونی حصہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۶۷ اگر چاول یا گوشت یا ایسی ہی کسی چیز کا ظاہری حصہ پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے اور اسے ایک پاک طشت میں رکھ کر، اس پر پانی ڈالیں اور اس پانی کو بہا دیں تو وہ چیز اور طشت دونوں پاک ہو جائیں گے، اور اگر یہ چیزیں پیشاب سے نجس ہوئی ہوں تو دو مرتبہ پانی ڈال کر بہانا ضروری ہے۔

ان دونوں صورتوں میں اگر برتن پیالہ یا اس جیسی کوئی چیز ہو تو بنا بر احتیاط واجب تین مرتبہ پانی ڈال کر بہانا ضروری ہے اور وہ چیز جن کو پاک کرنے کے لئے نچوڑنا ضروری ہے جیسے لباس تو ضروری ہے کہ اسے نچوڑ کر اس کا غسالہ نکال لیا جائے۔

مسئلہ ۱۶۸ جس نجس لباس کو نیل یا اس جیسی کسی چیز سے رنگا گیا ہو، اگر کرُ یا جاری پانی میں ڈبویا جائے یا قلیل پانی سے دھویا جائے اور نچوڑتے وقت اس سے مضاف پانی نہ نکلے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۹ اگر کپڑے کو کرُ یا جاری پانی میں دھویا جائے او رمثال کے طور پر بعد میں کائی وغیرہ کپڑے میں نظر آئے اور یہ احتمال نہ ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنی ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ اگر لباس یا اس سے ملتی جلتی چیز کے دھونے کے بعد اس میں مٹی یا صابن کے ذرات نظر آئیں تو وہ پاک ہے، لیکن اگر نجس پانی مٹی یا صابن کے اندر پہنچ چکا ہو تو مٹی اور صابن کا ظاہر پاک اور ان کا باطن نجس رہے گا۔

مسئلہ ۱۷۱ جب تک کہ کسی چیز سے عین نجاست کو ہٹا نہ دیا جائے وہ پاک نہیں ہو سکتی ہے، لیکن اگر نجاست کی بو یا رنگ باقی رہ جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، لہٰذا اگر خون کو لباس سے برطرف کر دینے اور پانی سے دھونے کے بعد بھی اس میں خون کا رنگ باقی رہے تو وہ پاک ہو جائے گا، لیکن اگر کسی چیز میں بو یا رنگ کی وجہ سے یہ احتمال پیدا ہو کہ اس میں نجاست کے ذرّے باقی رہ گئے ہیں تو وہ چیز نجس ہو گی۔

مسئلہ ۱۷۲ اگر کرُ یا جاری پانی میں بدن کی نجاست کو دور کیا جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پیشاب کی نجاست میں بھی ایک سے زیادہ بار دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۷۳ اگر نجس غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ جائے اور پانی منہ میں بھر کریوں گھمایا جائے کہ تمام نجس غذا تک پہنچ جائے تو غذا کا ظاہر پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۴ اگر سر اور چہرے کے بالوں کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو اس سے غسالہ کا نکلنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۷۵ اگر بدن یا لباس کا کوئی حصہ قلیل پانی سے دھویا جائے تو نجس مقام کے پاک ہونے سے اس مقام سے متصل وہ جگہیں بھی پاک ہو جائیں گی جن تک دھوتے وقت عموماً پانی پہنچ جاتا ہے یعنی نجس مقام کی اطراف کو علیحدہ سے دھونا ضروری نہیں بلکہ وہ نجس مقام کو دھونے کے ساتھ ہی پاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز کے برابر رکھ دیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ نجس گوشت یا چربی کو دوسری عام چیزوں کی طرح پانی سے دھویا جائے گا۔یہی صورت اس بدن اور لباس کی ہے جس پر تھوڑی بہت چکنائی ہو جو پانی کو بدن یا لباس تک پہنچنے سے نہ روکے۔

مسئلہ ۱۷۷ اگر مثلاً برتن یا بدن نجس ہو جائے اور بعد میں اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی اس تک نہ پہنچ سکے اور اس برتن یا بدن کو پاک کرنا مقصود ہو تو ضروری ہے کہ پہلے چکنائی کو دور کیا جائے تاکہ پانی برتن یا بدن تک پہنچ سکے۔

مسئلہ ۱۷۸ جس نجس چیز میں عین نجاست نہ ہو، کرُپانی سے متصل نل کے نیچے ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر عین نجاست اس کے اندر موجود ہو لیکن نل کے نیچے پانی سے یا کسی اور چیز کے ذریعے اس کی عین نجاست برطرف ہو جا ئے اور اب جو پانی اس چیز سے گرے اس کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل نہ رہا ہو تو نل کے پانی کے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی، لیکن اگر اس چیز سے گرنے والے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو ضروری ہے کہ نل کا پانی اس کے اوپر اتنا ڈالیں کہ اب جو پانی اس سے جدا ہو اس میں نجاست کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۹ اگر کسی چیز کو پانی سے دھوئے اوریقین ہو جائے کہ پاک ہو گئی ہے اور بعد میں شک کرے کہ عین نجاست کو اس سے برطرف کیا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ دھوئے اور یقین یا اطمینان حاصل کرے کہ عین نجاست برطرف ہو چکی ہے۔

مسئلہ ۱۸۰ ایسی زمین جس کے اندر پانی جذب ہو جاتا ہے مثلاً ریتیلی زمین، اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جاتی ہے
۔

مسئلہ ۱۸۱ اگر وہ زمین جس کا فرش پتھریا اینٹوں کا ہو یا کوئی اور سخت زمین جس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے، لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی ڈالا جائے کہ بہنے لگے۔ اب جو پانی اس کے اوپر ڈالا گیا تھا اگر کسی سوراخ (یا نالی وغیرہ) سے نکل جائے تو ساری زمین پاک ہو جائے گی اور اگر پانی باہر نہ نکل سکے بلکہ کسی جگہ جمع ہو جائے تو باقی زمین پاک ہو جائے گی لیکن یہ جگہ نجس رہے گی اور اس جگہ کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی پاک چیز کے ذریعے جمع شدہ پانی کو نکال لیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ پانی جمع کرنے کے لئے گڑھا کھود لیا جائے تاکہ پانی اس میں جمع ہو جائے اور اس کے بعد پانی کو اس سے نکال کر گڑھے کو پاک مٹی سے پر کر دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۲ اگر نمک کی کان کے پتھریا اس جیسی کسی اور چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے اس صورت میں پاک ہو سکتا ہے کہ پانی مضاف نہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۳ اگر پگھلی ہوئی نجس شکر سے قند بنالیں اور اسے کرُیا جاری پانی میں ڈال دیں تو وہ پاک نہیں ہوتی۔

۲۔ زمین

مسئلہ ۱۸۴ زمین تین شرائط کے ساتھ پاؤں کے نچلے حصے اور جوتے کے تلوے جو کہ نجس زمین پر چلنے یا پاؤں رکھنے کی وجہ سے نجس ہو گئے ہوں، پاک کرتی ہے:

۱)زمین پاک ہو

۲)خشک ہو

۳)عین نجاست مثلاً خون اور پیشاب یا نجس شدہ چیز مثلاً نجس کیچڑ جو پاؤں یا جوتے کے تلوے میں لگا ہوا ہو راستہ چلنے یا زمین پر رگڑنے کی وجہ سے ہٹ جائے۔ زمین میں یہ بھی ضروری ہے کہ یا مٹی ہو یا پتھر، اینٹ یا اس جیسی چیزوں سے بنی ہو۔ قالین، گھاس، چٹائی یا ان ہی جیسی کسی چیز پر چلنے سے پاؤں اور جوتے کے تلوے پاک نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۱۸۵ پاؤں یا جوتے کے نجس تلوے کا ڈامر یا لکڑی کے بنے ہوئے فرش پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۸۶ پاؤں یا جوتے کے تلوے کو پاک کرنے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ زمین پر چلے خواہ پندرہ ہاتھ سے کم چلنے یا پاؤں زمین پر رگڑنے سے نجاست دور ہو گئی ہو۔

مسئلہ ۱۸۷ پاک ہونے کے لئے پاؤیا جوتے کے نجس تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ خشک بھی ہوں تو زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۸ جب پاؤں یا جوتے کا نجس تلوا زمین پر چلنے سے پاک ہو جائے تو اس کے اطراف کے اتنے حصے بھی جنہیں عموماً کیچڑ لگ جاتی ہے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۹ اگر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کی ہتھیلی یا گھٹنا نجس ہو جائے جو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتا ہو تو اس کے راستہ چلنے سے اس کی ہتھیلی یا گھٹنے کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

یہی صورت لاٹھ ی اور مصنوعی ٹانگ کے نچلے حصے، چوپائے کے نعل، موٹر گاڑیوں اور تانگے وغیرہ کے پہیوں کی ہے۔

مسئلہ ۱۹۰ اگر زمین پر چلنے کے بعد نجاست کی بو یا رنگ یا باریک ذرے جو نظر نہیں آتے، پاؤں یا جوتے کے تلوے سے لگے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب کہ ہے کہ زمین پر اس قدر چلا جائے کہ وہ بھی زائل ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۹۱ جوتے کا اندرونی حصہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوتا اور زمین پر چلنے سے موزے کے نچلے حصے کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

۳۔ سورج

مسئلہ ۱۹۲ زمین، عمارت اور دروازہ و کھڑکی کی طرح وہ چیزیں جو عمارتوں میں استعمال ہوتی ہیں اور اسی طرح دیوار کے اندر ٹھونکی ہوئی کیل کو پانچ شرطوں کے ساتھ پاک کرتا ہے :

۱) نجس چیز گیلی ہو، لہٰذا اگر خشک ہو تو ضروری ہے کہ اسے کسی طرح تر کر لیا جائے تاکہ سورج اسے خشک کرے۔

۲)اگر اس چیز میں عین نجاست ہو تو اس سے پہلے کہ وہ جگہ سورج کے ذریعے خشک ہو، عین نجاست کو ہٹادیا جائے۔

۳)کوئی چیز دھوپ پڑنے میں رکاوٹ نہ ڈالے، پس اگر دھوپ پردے، بادل یا ایسی ہی کسی چیز کے پیچھے سے نجس چیز پر پڑے اوراسے خشک کردے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی، البتہ اگر رکاوٹ اتنی نازک ہو کہ دھوپ کو نہ روکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۴)سورج اکیلا ہی نجس چیز کہ خشک کرے، لہٰذا مثال کے طور پر اگر نجس چیز ہوا اور دھوپ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہوتی۔ ہاں، اگر ہوا اتنی ھلکی ہو کہ یہ نہ کہا جاسکے کہ نجس چیز کو خشک کرنے میں اس نے بھی کوئی مدد کی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

۵)عمارت کے جتنے حصے میں نجاست سرایت کرگئی ہے دھوپ اسے ایک ہی مرتبہ میں خشک کردے، پس اگرایک مرتبہ دھوپ نجس زمین اور عمارت پر پڑے اور اس کا سامنے والا حصہ خشک کرے اور دوسری مرتبہ نچلے حصے کو خشک کرے تو اس کا سامنے والا حصہ پاک ہو جائے گا اور نچلا حصہ نجس رہے گا۔

مسئلہ ۱۹۳ سورج سے نجس چٹائی اورزمین میں اگے ہوئے درخت وگھاس وغیرہ کاپاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۹۴ اگر دھوپ نجس زمین پرپڑے اور اس کے بعد انسان شک کرے کہ دھوپ پڑنے کے وقت زمین تر تھی یا نہیں، یا تری دھوپ کے ذریعے خشک ہوئی یا نہیں تو وہ زمین نجس ہوگی، اسی طرح اگر شک کرے کہ دھوپ پڑنے سے پہلے عین نجاست بر طرف ہوئی تھی یا نہیں یا یہ کہ کوئی چیز دھوپ کے پہنچنے میں رکاوٹ تھی یا نہیں تو پھر بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۹۵ اگر دھوپ نجس دیوار کے ایک طرف پڑے اور اس کے اس حصے کو بھی خشک کردے جس پر دھوپ نہیں پڑی تو دیوار کی دونوں اطراف پاک ہو جائیں گی۔

۴۔ استحالہ

مسئلہ ۱۹۶ اگر کوئی نجس چیز پاک چیز کی صورت میں یوں تبدیل ہو جائے کہ عرف کی نگاہوں میں اس کی حقیقت ہی بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے، مثال کے طور پر لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔ لیکن اگر اس چیز کی حقیقت نہ بدلے مثلاً گیہوں کو پیس کر آٹا بنا لیا جائے یا روٹی پکا لی جائے تو وہ پاک نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۹۷ مٹی کا کوزہ اور دوسری چیزیں جو نجس مٹی سے بنائی جائیں نجس ہیں اور وہ کوئلہ جسے نجس لکڑی سے تیار کیا گیا ہو احوط یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ ۱۹۸ ایسی نجس چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ آیا اس کا استحالہ ہوا یا نہیں تو اگر شک کی بنیاد یہ ہو کہ موضوعِ نجس باقی ہے یا نہیں، نجس ہے۔

۵۔ انقلاب

مسئلہ ۱۹۹ اگر شراب خود بخود یا کوئی چیز مثلاً سرکہ یا نمک ملانے سے سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۰۰ وہ شراب جو نجس انگور یا اس جیسی چیز سے بنائی جائے اور وہ اسی برتن میں سرکہ بن جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی اور اگر اس کو کسی دوسرے پاک برتن میں ڈال دیں اور پھر سرکہ بن جائے تب بھی بنا بر احتیاط پاک نہیں ہوگی اور یہی حکم اس وقت ہے جب شراب میں کوئی اور نجاست مل جائے اور اس میں مل کر ختم ہو جائے۔

مسئلہ ۲۰۱ وہ سرکہ جو نجس انگور، کشمش یا کھجور سے تیار کیا جائے نجس ہے۔

مسئلہ ۲۰۲ اگر انگور یا کھجور کے باریک چھلکے بھی ساتھ ہوں اور ان میں سرکہ ڈال دیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسی میں کھیرے اور بینگن وغیرہ ڈالنے میں بھی اشکال نہیں ہے خواہ انگور یا کھجور کے سرکہ بننے سے پہلے ہی ڈالے جائیں سوائے اس کہ کے سرکہ بننے سے پہلے جان لے کہ یہ نشہ آور ہو چکے ہیں۔

مسئلہ ۲۰۳ اگر انگور کے رس میں آگ پر رکھنے سے ابال آجائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور اگر وہ اتنا ابل جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو حلال ہو جاتا ہے اور مسئلہ "۱۱۴" میں بتایا جا چکا ہے کہ انگور کا رس آگ کے ذریعے ابلنے سے نجس نہیں ہوتا، ہاں اگر بغیر آگ کے ابال آجائے تو وہ حرام اور بنا بر احتیاط نجس بھی ہو جاتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سرکہ بنے بغیر پاک اور حلال نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۰۴ اگر انگور کے رس کا دو تہائی حصہ بغیر ابال آئے کم ہو جائے اور جو پانی بچے اس میں ابال آجائے تو وہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۵ اگر انگور کے رس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس میں ابال آیا ہے یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر اُبال آجائے تو جب تک یہ یقین نہ ہو کہ اس کا دو تھائی کم ہو چکا ہے، حلال نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۰۶ اگر کچے انگور کے خوشے میں کچھ پکے انگور بھی ہوں اور جو رس اس خوشے سے لیا جائے اسے لوگ انگور کا رس نہ کہیں اور اس میں ابال آجائے تو رس کا پینا حلال ہے۔

مسئلہ ۲۰۷ اگر انگور کا ایک دانہ کسی ایسی چیز میں گر جائے جو آگ پر ابل رہی ہو اور وہ بھی ابلنے لگے لیکن وہ اس چیز میں حل نہ ہو تو فقط اس دانے کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۸ اگر چند دیگوں میں شیرہ پکایا جائے تو جو کفگیر ابال میں آئی ہوئی دیگ میں ڈالا جا چکا ہو اس کا ایسی دیگ میں ڈالنا بھی جائز ہے جس میں ابھی ابال نہ آیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۹ جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ کچا انگور ہے یا پکا، اگر اس میں ابال آجائے تو حلال ہے۔

۶۔ انتقال

مسئلہ ۲۱۰ اگر انسان یا خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے بدن کا خون ایسے حیوان کے بدن میں چلا جائے جو خون جہندہ نہ رکھتا ہو اور اس کے بدن کا حصہ سمجھا جانے لگے تو وہ خون پاک ہو جائے گا۔ اس کو انتقال کہتے ہیں۔

اسی طرح باقی تمام نجاسات بھی اگر اس حیوان کے بدن کا حصہ بن جائیں جس کے بدن میں منتقل ہوئی ہیں تو اسی حیوان کے اجزاء کا حکم ان پر جاری ہو گا، لیکن اگر حیوان کے بدن کا حصہ نہ بنیں بلکہ حیوان اس نجاست کے لئے ظرف کی طرح بن جائے تو نجس ہیں، اسی لئے وہ خون جو جونک انسان کے بدن سے چوستی ہے چونکہ وہ جونک کا خون نہیں کہلاتا بلکہ اسے انسان کا خون کہتے ہیں، نجس ہے۔

مسئلہ ۲۱۱ اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور نہ جانتا ہو کہ اس مچھر سے نکلا ہوا خون مچھر ہی کا ہے یا اس کا اپنا چوسا جانے والا خون ہے، پاک ہے اور یہی حکم اس وقت ہے جب انسان جانتا ہو کہ اگرچہ یہ خون اس سے چوسا گیا ہے لیکن مچھر کے بدن کا حصہ بن چکا ہے، ہاں اگر خون چوسے جانے اور مچھر مارنے کے درمیان فاصلہ اتنا کم ہو کہ اسے انسان کا خون ہی کہا جائے یا معلوم نہ ہو سکے اسے مچھر کا خون کہا جائے گا یا انسان کا تو وہ خون نجس شمار ہوگا۔

۷۔ اسلام

مسئلہ ۲۱۲ اگر کوئی کافر کسی بھی زبان میں خدا کی وحدانیت اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی(ص) کی نبوت کی گواہی دے دے تو مسلمان ہو جاتا ہے اور اگرچہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے نجس کے حکم میں تھا لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن، تھوک، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جاتا ہے، ہاں مسلمان ہونے کے وقت اگر اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو ضروری ہے کہ اسے دور کرے اور اس مقام کو دھولے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے ہی عین نجاست دور ہو چکی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو دھولے۔

مسئلہ ۲۱۳ اگر کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے اس کا لباس اس کی رطوبت سے اس کے بدن سے مس ہوا ہو اور اس کے مسلمان ہوتے وقت وہ لباس اس کے بدن پر نہ ہو نجس ہے بلکہ اگر وہ لباس اس کے بدن پر ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۱۴ اگر کافر شہادتین پڑھ لے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔ اسی طرح اگر یہ علم ہو بھی کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا لیکن ایسی کوئی بات اس سے ظاہر نہ ہوئی ہو جو توحید اور رسالت کی شہادت کے منافی ہو تو وہ پاک ہے۔

۸۔ تبعیت

مسئلہ ۲۱۵ تبعیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نجس چیز، کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۲۱۶ اگر شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک جہاں تک شراب ابل کر پہنچی ہو پاک ہو جاتا ہے اور اگر کپڑا یا کوئی دوسری چیز بھی نجس ہوئی ہو جو عموماً اس پر رکھی جاتی ہے وہ بھی پاک ہو جاتی ہے، لیکن اگر برتن کی بیرونی سطح اس شراب سے آلودہ ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب کے سرکہ بن جانے کے بعد اس سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۷ کافر کا بچہ تبعیت کے ذریعے دو صورتوں میں پاک ہو جاتا ہے:

۱)جو کافر مرد مسلمان ہو جائے اس کا بچہ طہارت میں اس کے تابع ہے اور اسی طرح بچے کا دادا یا بچے کی ماں یا دادی مسلما ن ہو جائیں تب بھی یہی حکم ہے۔

۲)کافر کا بچہ کسی مسلمان کے ہاتھوں قیدی بنا ہو اور اس کے باپ یا اجداد میں سے کوئی اس بچے کے ساتھ نہ ہو۔

اور ان دونوں صورتوں میں بچے کے تبعیت کی بنا پر پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ ممیز ہونے کی صورت میں اظہارِ کفر نہ کرے۔

مسئلہ ۲۱۸ وہ تختہ یا سل جس پر میت کو غسل دیا جائے اور وہ کپڑا جس سے میت کی شرمگاہ ڈھانپی جائے نیز غسال کے ہاتھ، یہ تمام چیزیں جو میت کے ساتھ ہی دھل گئی ہیں، غسل مکمل ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۱۹ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانی سے دھوئے تو اس چیز کے پاک ہونے پر اس شخص کا وہ ہاتھ بھی جو اس چیز کے ساتھ ہی دھل چکا ہے، پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ اگر لباس یا اس جیسی کسی چیز کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور معمول کے مطابق نچوڑ دیا جائے تاکہ جس پانی سے اسے دھویا گیا ہے وہ نکل جائے تو جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ہے، اور اس لباس سے جدا ہو جانے والے پانی کا حکم مسئلہ نمبر "۲۷" میں گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ جب نجس برتن کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو جو پانی برتن کو پاک کرنے کے لیے اس پر ڈالا جائے اس کے بہہ جانے کے بعد جو پانی معمول کے مطابق اس میں باقی رہ جائے، پاک ہے اور وہ پانی جو اس سے جدا ہو اس کا حکم مسئلہ نمبر "۲۷" میں بیان ہو چکا ہے۔

۹۔ عین نجاست کا دور ہونا

مسئلہ ۲۲۲ اگر کسی حیوان کا بدن عین نجاست مثلاً خون یا نجس شدہ چیز مثلاً نجس پانی سے آلودہ ہو جائے تو اس نجاست کے دور ہوتے ہی حیوان کا بدن پاک ہو جاتا ہے۔یہی صورت انسانی بدن کے اندرونی حصوں مثلاً منہ اور ناک کے اندر کی ہے مثال کے طور پر اگر مسوڑھوں سے خون نکلے اور لعاب دھن میں گھل کر ختم ہو جائے تو منہ کے اندرونی حصے کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر مصنوعی دانتوںسے منہ کا خون لگ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر انہیں پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ اگر دانتوں کے ریخوں میں غذا رہ جائے اور پھر منہ کے اندر خون نکل آئے تو اگر انسان نہ جانتا ہو کہ خون غذا تک پہنچا ہے تو وہ غذا پاک ہے، لیکن اگر خون غذا تک پہنچ جائے تو بنا بر احتیاط نجس ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۲۴ ہونٹوں اور آنکھ کی پلکوں کے وہ حصے جو بند کرتے وقت ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور وہ مقامات بھی جن کے بارے میں انسان کو یہ علم نہ ہو کہ آیا انہیں اندرونی حصہ سمجھا جائے یا ظاہری اور ان پر نجاست لگ جائے تو بنا بر احتیاط پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ اگر نجس گرد و غبار خشک کپڑے، قالین یا ایسی ہی کسی چیز پر بیٹھ جائے چنانچہ کپڑے وغیرہ کو یوں جھاڑ لیا جائے کہ نجس مٹی یا خاک اس سے الگ ہو جائے تو اس کے بعد اگر کوئی تر چیز کپڑے وغیرہ کو مس ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔

۱۰ ۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبرا

مسئلہ ۲۲۶ جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ اس کا استبرا کیا جائے یعنی اتنے عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور بنابر احتیاط پاک غذا دیں کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جاسکے۔

ھاں، احتیاط واجب یہ ہے کہ نجاست کھانے والے اونٹ کے ساتھ چالیس، گائے کے ساتھ بیس، بھیڑ کے ساتھ دس، مرغابی کے ساتھ پانچ اور گھریلو مرغی کے ساتھ تین دن اس طریقے پر عمل کیا جائے اور اگر مقررہ مدت گزرنے کے بعد بھی انہیں نجاست خور کھا جائے تو مزید اتنے عرصے تک مذکورہ طریقے پر عمل ضروری ہے کہ پھر انہیں نجاست خور نہ کہا جائے۔

۱۱ ۔ مسلمان کا غائب ہوجانا

مسئلہ ۲۲۷ اگر کسی مسلمان کے بدن یا لباس یا دوسری اشیاء کے بارے میں جو اس کے اختیار میں ہوں مثلاً برتن، قالین وغیرہ، نجاست کا یقین ہو جائے اور پھر وہ مسلمان وہاں سے غیر حاضر ہو جائے تو یہ اشیاء اس شرط کے ساتھ پاک ہیں کہ انسان احتمال دے کہ اس شخص نے ان اشیاء کو پاک کر لیا ہو گا اور بنابر احتیاط واجب ان شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے :-

۱) جس چیز نے اس مسلمان کے لباس یا بدن کو نجس کیا ہے وہ خود بھی اسے نجس سمجھتا ہو، لہٰذا اگر مثال کے طور پر اس کا لباس رطوبت کے ساتھ کافر کے بدن سے مس ہو گیا ہو لیکن وہ اسے نجس ہی نہ سمجھتا ہو تو اس کے چلے جانے کے بعد اس کے لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا۔

۲) اسے علم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس چیز سے لگ گیا ہے اور نجاست و طہارت کے معاملے میں لاپروا بھی نہ ہو۔

۳) انسان اس مسلمان کو وہ چیز ایسے کام میں استعمال کرتے ہوئے دیکھے کہ جس میں اس کا پاک ہونا شرط ہو، مثلاً اسے اس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے یا اس برتن میں کھانا کھاتے ہوئے دیکھے ۔

۴) اس بات کا احتمال ہو کہ وہ مسلمان جانتا ہے کہ اس چیز کے ساتھ جس کام کو وہ انجام دے رہا ہے اس میں طہارت شرط ہے ، لہٰذا مثال کے طور پر اگر وہ مسلمان یہ نہیں جانتا کہ نماز پڑھنے والے کا لباس پاک ہونا ضروری ہے اور اس لباس کے ساتھ ہی نماز پڑھ رہا ہو جو نجس ہو گیا تھا تو اس لباس کو پاک نہیں سمجھا جا سکتا۔

۵) یہ کہ وہ مسلمان بالغ ہو۔

مسئلہ ۲۲۸ اگر کسی انسان کو یقین یا اطمینان ہوجائے کہ جو چیز نجس ہوگئی تھی اب پاک ہوگئی ہے یا دو عادل یا ایک عادل شخص اس کے پاک ہونے کی خبر دے، اسی طرح اگر ایک قابل اعتماد شخص جس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، کسی چیز کے پاک ہونے کی خبر دے تو وہ چیز پاک ہے۔

اور یہی حکم اس نجس چیز کے بارے میں ہے جو کسی شخص کے اختیار میں ہو اور وہ اس کے پاک ہونے کی خبر دے، جب کہ وہ شخص نجاست وطہارت کے مسئلے میں لاپروا نہ سمجھا جاتا ہو یا کسی مسلمان نے نجس چیز کو پاک کر لیا ہو اگرچہ معلوم نہ ہو کہ صحیح طرح پاک کیا ہے یا نہیں۔

مسئلہ ۲۲۹ جس شخص کو لباس دھونے کے لئے وکیل بنایا گیا ہو اور وہ کہے کہ میں نے کپڑے دھو دئے ہیں اور اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہوجائے یا وہ شخص قابل اعتماد ہو اور اس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو تو وہ لباس پاک ہے، لیکن اگر لباس اس کے اختیار میں ہو جب کہ اس پر نجاست وطہارت کے مسئلے میں لاپروائی کا الزام بھی نہ ہو تو اطمینان کا حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۰ اگر کسی شخص کی یہ حالت ہوجائے کہ اسے کوئی نجس چیز دھوتے وقت یقین یا اطمینان ہی نہ آتا ہو تو وہ طہارت کے مسئلے میں عام افراد کے درمیان رائج طریقے پر اکتفا کر سکتا ہے۔

۱۲۔ معمول کے مطابق ذبیحہ کے خون کا بہہ جانا

مسئلہ ۲۳۱ جیسا کہ مسئلہ "۹۸" میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جب کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد اس کے بدن سے معمول کے مطابق خون نکل جائے تو اس کے بدن کے اندر باقی رہ جانے والا خون پاک ہے۔

مسئلہ ۲۳۲ مذکورہ بالا حکم صرف حلال گوشت جانوروں کے بارے میں ہے، اور حرام گوشت جانوروں میں جاری نہیں ہوگا۔

برتنوں کے احکام

مسئلہ ۲۳۳ جو برتن کتّے، سوئر یا مردار کی کھال سے بنایا جائے اس میں کسی چیز کا کھانا پینا جب کہ تری اس کی نجاست کا موجب بنی ہو، حرام ہے اور اس برتن کو وضو، غسل اور ایسے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کیا جا سکتا جنہیں پاک چیز سے انجام دینا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کتے، سوئر اور مردار کے چمڑے کو خواہ وہ برتن کی شکل میں نہ بھی ہو استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۳۴ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے اور بنا بر احتیاط واجب ان برتنوں کا کسی بھی طرح کا استعمال یہاں تک کہ کمرے کو زینت دینا بھی جائز نہیں ہے لیکن انہیں سنبھالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ سونے اور چاندی کے برتن بنانا، ان برتنوں کو بنانے کی اجرت لینا اور خرید وفروخت کرنا جائز ہے، مگر یہ کہ زینت کے لئے بنائے جائیں کہ وہ محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۳۵ پیالی کا کنڈا جو سونے اور چاندی سے بنا ہوا ہو، اگر اسے پیالی سے جدا کرنے کے بعد برتن کہا جائے تو اس پر سونے اور چاندی کے برتنوں کا حکم جاری ہوگا، لیکن اگر جدا کرنے کے بعد اسے برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۶ ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جن پر سونے اور چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو، لیکن جس برتن پر چاندی کا کام کیا گیا ہو اس برتن کے چاندی کے کام والے مقام سے نہ کوئی چیز کھائے، نہ پئے۔

مسئلہ ۲۳۷ اگر کسی دھات کو سونے اور چاندی میں مخلوط کر کے برتن بنائے جائیں اور دھات اتنی مقدار میں ہو کہ اس برتن کو سونے اور چاندی کا برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۳۸ اگر غذا سونے چاندی کے برتنوں میں رکھی ہو اور کوئی شخص اس نیت سے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے اسے دوسرے برتنوں میں انڈیل لے تو لوگوں کی نگاہوں میں دوسرے برتنوں میں کھانا، اگر پہلے برتن کا استعمال نہ سمجھا جاتا ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۳۹ حقّے کے چلم کا سوراخوں والا ڈھکنا، تلوار، چھری یا چاقو کا میان اور قرآن مجید رکھنے کا ڈبہ اگر سونے چاندی سے بنے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم احتیاط مستحب یہ ہے کہ سونے چاندی کی بنی ہوئی عطردانی، سرمہ دانی اور افیم دانی استعمال نہ کی جائے۔

مسئلہ ۲۴۰ مجبوری کی حالت میں سونے چاندی کے برتنوں میں ضرورت پوری ہونے کی حدتک کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اس سے زیادہ کھانا پینا جائز نہیں ۔

مسئلہ ۲۴۱ ایسے برتن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ سونے چاندی کا ہے یا کسی اور چیز سے بنا ہوا ہے ۔

وضو

مسئلہ ۲۴۲ وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے جائیں، سر کے اگلے حصے اور دونوں پاؤں کے سامنے والے حصے کا مسح کیا جائے۔

مسئلہ ۲۴۳ چھرے کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس جگہ سے لے کر جہاں سر کے بال اگتے ہیں ٹھوڑی کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ہے اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ آجائے اسے دھونا ضروری ہے اور اتنی مقدار دھل جانے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس مقدار کی اطراف سے بھی کچھ دھولے۔

مسئلہ ۲۴۴ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی نسبت بڑے یا چھوٹے ہوں تو ضروری ہے کہ عام لوگوں کو دیکھے کہ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں پھر وہ بھی اتنا ہی دھوئے۔

ھاں، اگر اس کے ہاتھ اور چہرہ دونوں عام لوگوں کی نسبت فرق کرتے ہوں لیکن آپس میں متناسب ہوں تو ضروری ہے کہ پچھلے مسئلے میں بیان شدہ کیفیت کے مطابق دھوئے۔

مسئلہ ۲۴۵ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ بھوؤں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کوئی اور ایسی چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں مانع ہے اور اس کا یہ احتمال عقلائی ہو تو ضروری ہے کہ وضو سے پہلے تحقیق کر لے تاکہ اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اسے دور کر لے۔

مسئلہ ۲۴۶ اگر چھرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۴۷ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آیا اس کے چھرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی کو جلد تک پہنچائے۔

مسئلہ ۲۴۸ ناک کے اندرونی حصے اور ہونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے، دھونا واجب نہیں ہے، لیکن اس بات کا یقین حاصل کرنا ضروری ہے کہ جن جگہوں کو دھونا ضروری ہے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا ہے اور جو شخص یہ نہیں جانتا تھا کہ واجب کی انجام دھی کے یقین تک دھونا ضروری ہے، اگر نہ جانتا ہو کہ جو وضو اس نے کئے ہیں اس میں اس نے اس مقدار تک دھویا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اس وضو کے ساتھ پڑھی گئی نماز کا وقت اگر باقی ہے تو اسے نئے وضو کے ساتھ دوبارہ پڑھے اور جن نمازوں کا وقت گذر چکا ہے ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۲۴۹ ہاتھوں کو وضو میں اوپر سے نیچے کی طرف دھونا ضروری ہے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے اور بنا بر احتیاط واجب چھرے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۵۰ اگر ہاتھ کو تر کر کے چھرے اور ہاتھوں پر پھیرا جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے ذرا سا پانی ان پر بہے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۲۵۱ چہرہ دھونے کے بعد ضروری ہے کہ پہلے دایاں اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک دھویا جائے۔

مسئلہ ۲۵۲ کہنی کے مکمل طور پر دھل جانے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کہنی سے اوپر کی کچھ مقدار بھی دھوئے۔

مسئلہ ۲۵۳ جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی تک دھویا ہو ضروری ہے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے، اگر وہ صرف کلائی تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۲۵۴ وضو میں چھرے اور ہاتھوں کا دھونا پہلی مرتبہ واجب، دوسری مرتبہ مستحب اور تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دھونا حرام ہے۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ کون سا دھونا پہلا، دوسرا یا تیسرا ہے اس کا تعلق اس بات سے ہے کہ اعضاء وضو کو وضو کی نیت سے دھویا جائے، مثلاً اگر تین مرتبہ چھرے پر پانی ڈالے اور تیسری مرتبہ وضو کے لئے دھونے کی نیت کرے، تو کوئی حرج نہیں اور تیسری مرتبہ دھونا پہلا دھونا شمار ہو گا، لیکن اگر تین مرتبہ چھرے پر پانی ڈالے اور ہر مرتبہ وضو کے لئے دھونے کی نیت کرے تو تیسری مرتبہ پانی ڈالنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۵۵ ضروری ہے کہ دونوں ہاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا، ہاتھ میں رہ جانے والی وضو کے پانی کی تری سے مسح کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسح سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف سے کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف انجام دیا جائے۔

مسئلہ ۲۵۶ سر کے چار حصوں میں سے ایک حصہ جو پیشانی سے ملا ہوا ہے، مسح کرنے کا مقام ہے۔ اس حصے میں جہاں بھی اور جس انداز سے بھی مسح کرے کافی ہے اگرچہ مستحب ہے کہ لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور چوڑائی میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

مسئلہ ۲۵۷ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر کرنا بھی درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً کنگھا کرتے وقت چہرے پر آگریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جا پہنچیں تو ضروری ہے کہ بالوں کی جڑ پر یا مانگ نکال کر سر کی جلد پر مسح کرے اور اگر وہ چہرے پر آگرنے والے یا سر کے دوسرے حصے تک پہنچنے والے بالوں کو آگے کی طرف جمع کر کے ان پر مسح کرے یا سر کے دوسرے حصوں کے بالوں پر جو آگے بڑھ آئے ہوں مسح کرے تو ایسا مسح باطل ہے۔

مسئلہ ۲۵۸ ضروری ہے سر کے مسح کے بعد ہاتھوں میں بچ جانے والی وضو کے پانی کی تری سے پاؤں کے اوپری حصے کا مسح کرے۔ اس کی واجب مقدار پاؤں کی ایک انگلی سے لے کر گٹوں کے ابھار تک ہے اور احتیاط مستحب پاؤں کے جوڑ تک ہے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کا مسح الٹے پاؤں سے پہلے کرے، اسی طرح سیدھے ہاتھ سے سیدھے پاؤں اور الٹے ہاتھ سے الٹے پاؤں کا مسح کرے۔

مسئلہ ۲۵۹ پاؤں پر مسح کی چوڑائی جتنی بھی ہو کافی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پاؤں کے پورے اوپری حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۰ احتیاط واجب یہ ہے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاؤں کے ابھار کی جانب کھینچے یا ہاتھ گٹوں کے ابھار یا پاؤں کے جوڑ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں کی طرف کھینچے، یہ نہ ہو کہ پورا ہاتھ پاؤ پر رکھ کر تھوڑا سا کھینچ دے۔

مسئلہ ۲۶۱ سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ضروری ہے کہ ہاتھ کو ان پر کھینچے، نہ کہ ہاتھ کو رکھ کر سر یا پاؤں کو حرکت دے، لیکن ہاتھ کھینچنے کے وقت سر یا پاؤں کے معمولی حرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۲ ضروری ہے کہ مسح کی جگہ خشک ہو، لہٰذا اگر وہ اس قدر تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے۔ ہاں، اگر اس پر نمی یا تری اتنی کم ہو کہ مسح کے بعد جو تری نظر آئے اسے صرف ہاتھ کی تری کہا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۳ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو کسی اور پانی سے تر نہیں کیا جاسکتا، بلکہ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ داڑھی کے اس حصے سے جو چہرے کی حدود میں ہے، تری لے کر مسح کرے اور داڑھی کے علاوہ کسی اور جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۶۴ اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہو تو سر کا مسح اس تری سے کرے اور پاؤں کے مسح کے لئے داڑھی سے، جو چھرے کی حدود میں داخل ہے، تری حاصل کرے۔

مسئلہ ۲۶۵ موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ہے۔ ہاں، اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے جوتے یا موزے نہ اتار سکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۲۶۶ اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اسے پاک نہ کیا جا سکتا ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

ارتماسی وضو

مسئلہ ۲۶۷ ارتماسی وضو یہ ہے کہ انسان چھرے اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی میں ڈبودے لیکن ارتماسی طریقے سے دھلے ہوئے ہاتھ کی تری سے مسح کرنے میں اشکال ہے۔ لہذا، اگر بایاں ہاتھ ارتماسی طریقے سے دھوئے تو اس ہتھیلی کی طرف سے کچھ مقدار پانی میں نہ ڈالے بلکہ سیدھے ہاتھ سے اس حصے کو دھولے۔

احتیاط واجب کی بنا پر اعضائے وضو کو پانی سے باہر نکالنے پر ارتماسی وضو محقق نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۶۸ ارتماسی وضو میں ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا ضروری ہے۔ پس اگر ہاتھوں کو پانی میں وضو کے قصد سے ڈبوئے تو ضروری ہے کہ کہنیوں کی طرف سے داخل کرے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر چھرے کو پیشانی کی طرف سے پانی میں داخل کرے۔

مسئلہ ۲۶۹ وضو میں بعض اعضاء کو ارتماسی اور بعض کو غیر ارتماسی طریقے سے دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وضو کے وقت کی مستحب دعائیں

مسئلہ ۲۷۰ جو شخص وضو کر رہا ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ:

جب پانی ہاتھ میں لے تو کہے:

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْن

اور کلی کرتے وقت یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ يَوْمَ اَلْقَاکَ وَ اَطْلِقْ لِسَانِيْ بِذِکْرِک

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّشُمُّ رِيْحَهَا وَ رَوْحَهَا وَ طِيْبَهَا

چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلاَ تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوہ

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْرًا

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لاَ تُعْطِنِیْ کِتَابِی بِشِمَالِی وَلاَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ وَلاَ تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَۃً إِلٰی عُنُقِیْ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِن مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَان

سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَعَفْوِکَ

پاؤں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِی مَا یُرْضِیْکَ عَنِّی یَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْإِکْرَام اور مستحب ہے کہ جب وضو کرلے تو یہ پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لاَّ إِلٰہَ إِلاَّ اللہُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین

وضو صحیح ہونے کی شرائط

وضو صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں:

پہلی شرط: وضو کا پانی پاک ہو۔

دوسری شرط: وضو کا پانی مطلق ہو۔

مسئلہ ۲۷۱ نجس یا مضاف پانی سے وضو باطل ہے، چاہے وضو کرنے والا شخص اس کے نجس یا مضاف ہونے کے بارے میں علم ہی نہ رکھتا ہو یا بھول گیا ہو اور اگر وہ اس وضو کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہو تو ضروری ہے کہ صحیح وضو کے ساتھ دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۷۲ اگر مٹی ملے ہوئے مضاف پانی کے علاوہ کوئی اور پانی وضو کے لئے نہ ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرلے لیکن اگر وقت تنگ نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے صاف ہونے کا انتظار کرے یا اسے صاف کرکے وضو کرلے۔

تیسری شرط: یہ کہ وضو کا پانی مباح ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر جس فضا میں وضو کر رہا ہے وہ بھی مباح ہو۔

مسئلہ ۲۷۳ غصبی پانی یا ایسے پانی سے جس کے مالک کی رضایت پر دلیل نہ رکھتا ہو، وضو کرنا حرام اور باطل ہے اور اگر وضو کا پانی غصبی جگہ پر گرے اور اس کے علاوہ وضو کرنے کے لئے کوئی جگہ بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر اس جگہ کہ علاوہ کہیں وضو کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وہاں وضو کرے اور اگر کوئی شخص گناہ کرتے ہوئے وہیں وضو کرلے تو اس وضو کا صحیح ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۷۴ کسی مدرسے کے ایسے حوض سے وضو کرنا کہ جس کے بارے میں انسان نہ جانتا ہو کہ یہ حوض تمام افراد کے لئے وقف ہے یا فقط مدرسے کے طلاب کے لئے، جائز نہیں ہے اور اگر انسان کو، چاہے عام لوگوں کو وضو کرتا ہوا دیکھ کر ہی سہی، یہ اطمینان ہو جائے کہ یہ تمام افراد کے لئے وقف ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۵ جو شخص کسی مسجد میں نماز نہ پڑھنا چاہتا ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ آیا اس مسجد کا حوض تمام افراد کے لئے وقف ہے یا صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تو اس کے لئے اس حوض سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر عموماً وہ لوگ بھی اس حوض سے وضو کرتے ہوں جو اس مسجد میں نماز نہ پڑھنا چاہتے ہوں اور ان کے وضو کرنے سے عمومیت وقف کا اطمینان حاصل ہو جائے تو اس حوض سے وضو کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۶ سرائے، مسافر خانوں اور ایسے ہی دوسرے مقامات کے حوض سے ان لوگوں کے لئے جو ان میں مقیم نہ ہوں، وضو کرنا اس صورت میں صحیح ہے جب ان کے مالکان کی رضایت کا اطمینان ہو جائے، چاہے یہ اطمینان وہاں نہ رہنے والے لوگوں کے وضو کرنے سے حاصل ہو۔

مسئلہ ۲۷۷ بڑی نہروں سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ انسان ان کے مالک کی رضایت کا علم نہ رکھتا ہو، لیکن اگر ان نہروں کا مالک وضو کرنے سے منع کرے یا یہ کہ انسان کو علم ہو کہ اس کا مالک راضی نہیں ہے تو ان سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت ہے جب مالک بچہ یا پاگل ہو یا یہ نہر کسی غاصب کے قبضے میں ہو یا گمان ہو کہ مالک راضی نہیں ہے۔ہاں، نہروں اور قناتوں کے اس پانی سے جو آبادی مثلاً دیہات سے گزرتا ہے، وضو کرنے پینے اور اس جیسے دوسرے کام لینے میں کوئی حرج نہیں چاہے ان کا مالک بچہ یا پاگل ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۸ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے، لیکن اگر خود پانی کو غصب کیا ہو اور بعد میں اس کا غصبی ہونا بھول کر وضو کرلے تو اگر اس نے غصب سے توبہ نہ کی ہو، اس کا وضو باطل ہے اور اگر توبہ کر چکا ہو تو اس کا باطل ہونا محلِ اشکال ہے۔

چوتھی شرط: یہ کہ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔

پانچویں شرط: وضو کے پانی کا برتن احتیاط واجب کی بنا پر سونے اور چاندی کا نہ ہو۔

ان دو شرائط کی تفصیل اگلے مسائل میں آرہی ہے۔

مسئلہ ۲۷۹ اگر وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو اور اس کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ہو تو اگر وہ اس پانی کو شرعی طریقے سے دوسرے برتن میں انڈیل سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے کسی دوسرے برتن میں انڈیل لے، پھر اس سے وضو کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے یا اگر کوئی پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ ہاں، ان دونوں صورتوں میں اگر وہ معصیت کرے اور پانی کو اس میں سے اٹھ ائے اور اٹھ انے کے بعد وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہو گا۔

اسی طریقے سے اگر سونے یا چاندی کے برتن سے وضو کرے تو وضو صحیح ہے چاہے دوسرا پانی ہو یا نہ ہو۔

اگر غصبی برتن سے ارتماسی وضو کرے تو وضو حرام اور باطل ہے چاہے دوسرا پانی ہو یا نہ ہو، لیکن اگر سونے اور چاندی کے برتن میں ارتماسی وضو کرے تو اس کا وضو جائز اور صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۸۰ جس حوض میں مثلاً ایک اینٹ یا ایک پتّھر غصبی ہو اور عرف عام میں اس حوض میں سے پانی نکالنا اس اینٹ یا پتّھر پر تصرف نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر تصرف سمجھا جائے اور اس کے علاوہ کوئی اور پانی بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس پانی سے وضو کرے، لیکن اگر دونوں صورتوں میں معصیت کرتے ہوئے پانی اٹھ ائے اور اٹھ انے کے بعد وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ جب کہ دونوں صورتوں میں ارتماسی وضو کرنا، اگر غصبی چیز میں تصرف سمجھا جائے تو باطل ہے۔

مسئلہ ۲۸۱ ائمہ علیہم السلام یا امام زادگان کے صحن میں جو پہلے قبرستان تھا اگر کوئی حوض یا نہر کھودی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ صحن کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو چکی ہے تو اس حوض یا نہر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

چھٹی شرط: وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہوں اگرچہ یہ طہارت

وضو کے دوران معتصم پانی سے دھوتے وقت حاصل ہو جائے۔ معتصم اس پانی کو کہتے ہیں جو نجاست کے ملنے سے نجس نہ ہو جیسے بارش کا پانی، کرُیا جاری پانی۔

مسئلہ ۲۸۲ اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے وہ جگہ جس کو دھویا یا مسح کیا جاچکا ہو نجس ہو جائے تو وضو صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۲۸۳ اگر اعضاء وضو کے علاوہ انسان کے بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر پیشاب یا پاخانے کی جگہ پاک نہ کی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں پاک کرنے کے بعد وضو کرے۔

مسئلہ ۲۸۴ اگر اعضاء وضو میں سے کوئی ایک نجس ہو اور وضو کرنے کے بعد شک کرے کہ وضو سے پہلے اس جگہ کو پاک کیا تھا یا نہیں، تو اگر وضو کرتے وقت وہ اس جگہ کے پاک یا نجس ہونے کے بارے میں متوجہ نہیں تھا تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر جانتا ہو یا احتمال رکھتا ہو کہ متوجہ تھا تو اس کا وضو صحیح ہے اور دونوں صورتوں میں نجس جگہ کو پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۸۵ اگر چھرے یا ہاتھوں پر کوئی ایسی خراش یا زخم ہو جس کا خون نہ رک رہا ہو اور پانی اس کے لئے مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس عضو کے صحیح وسالم اجزاء کو دھونے کے بعد وضو کے مسئلہ نمبر "۲۴۹" میں بیان شدہ طریقے کے مطابق ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے زخم یا خراش والے حصے کو کُر یا جاری پانی میں ڈبو دے اور اسے اس قدر دبائے کہ خون آنا بند ہو جائے اور ہاتھ کو پانی کے نیچے ہی زخم یا خراش پر وضو کی نیت سے اوپر سے نیچے کی طرف پھیرے تاکہ پانی اس پر جاری ہوجائے، اس کے بعد بقیہ وضو کو انجام دے اور اس بات کا خیال رکھے کہ مسح ہاتھ کی تری سے ہی انجام پائے۔

ساتویں شرط: وضو اور نماز کے لئے وقت میں گنجائش ہو۔

مسئلہ ۲۸۶ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں ساری کی ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ تیمم کر لے لیکن اگر تیمم اور وضو کے لئے یکساں وقت درکار ہو تو پھر وضو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۸۷ جس شخص کے لئے نماز کا وقت تنگ ہونے کے باعث تیمم کرنا ضروری ہو اور وہ اس نیت سے کہ وضو کرنا مستحب ہے یا کسی ایسے مستحب کام مثلاً قرآن مجید پڑھنے کے لئے وضو کرے جس کے لئے شریعت میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے تو اس کا وضو صحیح ہے، لیکن اگر اس نماز کو پڑھنے کے لئے اس طرح وضو کرے کہ اگر باوضو ہو کر نماز پڑھنے کا حکم نہ ہوتا تو وضو کا ارادہ بھی نہ ہوتا، تو یہ وضو باطل ہے۔

آٹھ ویں شرط: وضو قصد قربت اور خلوص کے ساتھ کرے۔

"قصد قربت" سے مراد یہ ہے کہ عمل کو اس چیز کے ارادے سے جسے خداوند متعال سے نسبت دے رہا ہے مثلاً اس کے حکم کی بجا آوری یا اس کی محبوبیت حاصل کرنے کے لئے انجام دے۔

مسئلہ ۲۸۸ وضو کی نیت زبان پر لانا یا دل میں گزارنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص وضو کے تمام افعال اللہ تعالی کے لئے بجا لائے تو کافی ہے۔

نویں شرط: وضو کو بیان شدہ ترتیب کے مطابق انجام دے،

یعنی پہلے چہرہ، اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھوئے اس کے بعد سر کا اور پھر پاؤں کا مسح کرے اور بنا بر احتیاط واجب بائیں پاؤں کا مسح دائیں پاؤکے بعد کرے۔

دسویں شرط: وضو کے افعال پے درپے انجام دے۔

مسئلہ ۲۸۹ اگر وضو کے افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ جب وہ کسی عضو کو دھونا یا اس پر مسح کرنا چاہے تو اس پہلے والے اعضاء کی رطوبت خشک ہو چکی ہو تو اس کا وضو باطل ہے اور اگر جس عضو کو دھونا یا اس پر مسح کرنا ہے، صرف اس سے پہلے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو کی تری خشک ہو گئی ہو مثلاً بایاں ہاتھ دھوتے وقت صرف دائیں ہاتھ کی تری خشک ہو چکی ہو لیکن چہرہ تر ہو، تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۰ اگر وضو کے افعال پے درپے انجام دے لیکن موسم یا بدن کی گرمی یا ایسی ہی کسی وجہ سے پچھلے حصوں کی رطوبت خشک ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۱ وضو کے دوران چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص چہرہ اور ہاتھ دھونے کے بعد چند قدم چلے اور پھر سر اور پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

گیارہویں شرط: انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کرے۔

اگر کوئی دوسرا ا سے وضو کرائے یا اس کے چھرے یا ہاتھوں پر پانی ڈالنے یا سر اور پاؤں کا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۲۹۲ اگر کوئی شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اس کو وضو کرائے اور اگر نائب مزدوری مانگے جب کہ مزدوری دینا ممکن ہو اور باعث حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے مزدوری دے، لیکن ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور بنا بر احتیاط واجب نائب بھی وضو کی نیت کرے اور مسح خود کرے اور اگر مسح خود نہ کر سکتا ہو تو نائب مسح کی جگھوں پر اس کا ہاتھ کھینچے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب اس کے ہاتھ سے رطوبت لے کر اس کے سر اور پاؤں کا مسح کرے۔

مسئلہ ۲۹۳ وضو کے جو بھی افعال انسان خود انجام دے سکتا ہو ضروری ہے کہ ان کی انجام دھی میں دوسروں سے مدد نہ لے۔

بارہویں شرط: وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۴ جس شخص کو خوف ہو کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ وضو نہ کرے اور جس شخص کو خوف ہو کہ پانی وضومیں استعمال کرنے سے پیاسا رہ جائے گا تو اگر پیاس بیماری کا باعث بنے تو ضروری ہے کہ وضو نہ کرے اور اگر بیماری کا باعث نہ ہو تو اختیار ہے کہ وضو کرے یا تیمم کرے اور اگر نہ جانتا ہو کہ پانی کا استعمال اس کے لئے مضر ہے اور وضو کرلے اگر چہ بعد میں اسے معلوم ہوجائے کہ پانی کا استعمال اس کے لئے مضر تھا لیکن ضرر، ضرِرحرام نہ تھا، تواس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۵ اگر چھرے اور ہاتھوں کو اتنے کم پانی سے دھونا جس سے وضو صحیح ہو جاتا ہے ضرر رساں نہ ہو اور اس سے زیادہ ضرر رساں ہو تو ضروری ہے کہ کم مقدار سے ہی وضو کرلے۔

تیرہویں شرط: اعضائے وضو تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۶ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس کے اعضائے وضو پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن اس کے بارے میں اسے شک ہو کہ آیا وہ چیز پانی کے ان اعضاء تک پہنچنے میں رکاوٹ ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو اس چیز کو ہٹا دے یا پانی کو اس کے نیچے تک پہنچائے۔

مسئلہ ۲۹۷ اگر معمول کے مطابق بڑھے ہوئے ناخنوں کے نیچے میل ہو تو وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں، ناخنوں کو کاٹ دینے کی صورت میں وضو کے لئے اسے برطرف کرنا ضروری ہے اور اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوں تو جو میل معمول سے زیادہ والی مقدار کے نیچے ہے اسے برطرف کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۹۸ اگر کسی شخص کے چھرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے یا پاؤں سے اوپر والے حصے پر جل جانے سے یا کسی اور وجہ سے ورم ہو جائے تو اسے دھو لینا اور اس پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی جلد کے نیچے پہنچانا ضروری نہیں بلکہ اگر جلد کا ایک حصہ اکھڑ جائے تب بھی جو حصہ نہیں اکھڑا اس کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں، لیکن جب اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن سے چپک جاتی ہو اور کبھی اٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دے یا اس کے نیچے پانی پہنچائے۔

مسئلہ ۲۹۹ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں بھی درست ہو مثلاً، گارے سے کوئی کام کرنے کے بعد شک ہو کہ گارا اس کے ہاتھ سے لگا رہ گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کرلے یا اپنے ہاتھوں کو اتنا ملے کہ اطمینان ہو جائے کہ اگر اس پر گارا رہ گیا تھا تو اب دور ہو گیا ہے یا پانی اس کے نیچے پہنچ گیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۰ دھونے یا مسح کرنے کی جگہ پر اگر میل ہو لیکن وہ میل پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر پلستر وغیرہ کا کام کرنے کے بعد سفیدی ہاتھ پر لگی رہ جائے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے نہ روکے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اگر شک ہو کہ ان چیزوں کی موجودگی پانی کے جلد تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو انہیں دور کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۰۱ اگر کوئی شخص وضو کرنے سے پہلے جانتا ہو کہ وضو کے بعض اعضاء پر ایسی چیز موجود ہے جو ان تک پانی پہنچنے میں مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کے دوران ان اعضاء تک پانی پہنچا ہے یا نہیں، اگر اسے وضو کے دوران غافل ہونے کا یقین نہ ہو تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۰۲ اگر وضو کے بعض اعضاء پر کوئی ایسی رکاوٹ ہو جس کے نیچے پانی کبھی خود بخود چلا جاتا ہے اور کبھی خود نہیں پہنچ پاتا اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا ہے یا نہیں، اگر جانتا ہو کہ وضو کے وقت اس سے غافل تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۰۳ اگر وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو پر کوئی ایسی چیز دیکھے جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت یہ رکاوٹ موجود تھی یا بعد میں آئی ہے تو اگر وضو کرتے وقت جانتا ہو اس امر سے غافل تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور اگر اس امر کی طرف متوجہ تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۰۴ اگر وضو کرنے کے بعد شک کرے کہ جو چیز پانی کے پہنچنے میں مانع ہے وضو کے اعضاء پر تھی یا نہیں تو اگر وضو کرتے وقت اس امر سے غافل ہونے کا علم نہ ہو تو اس کا وضو صحیح ہے۔

احکام وضو

مسئلہ ۳۰۵ اگر کوئی شخص افعالِ وضو اور شرائط میں بہت شک کرتا ہو، اگر اس کا شک وسواس کی حد تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۶ جس شخص کو شک ہو کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو سمجھے کہ اس کا وضو باقی ہے، لیکن اگر اس نے پیشاب کرنے کے بعد استبرا کئے بغیر وضو کر لیا ہو اور وضو کے بعد اس سے ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۳۰۷ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۰۸ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس نے وضو کیا ہے اور اس سے حدث بھی واقع ہو گیا ہے مثلاً اس نے پیشاب کیا ہے، لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سی چیز پہلے واقع ہوئی ہے، اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئے تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور اگر نماز کے دوران یہ صورت پیش آئے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ کر وضو کرے اور اگر نماز کے بعد یہ صورت پیش آئے تو جو نماز پڑھ چکا ہے اس شرط پر صحیح ہے کہ نماز شروع کرتے وقت غفلت کا یقین نہ ہو، البتہ اگلی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۰۹ اگر کسی شخص کو وضو کے بعد یا وضو کے دوران یقین آجائے کہ اس نے بعض جگہیں نہیں دھوئیں یا ان کا مسح نہیں کیا، جب کہ جن اعضاء کی باری ان سے پہلے تھی ان کی تری زیادہ وقت گزر جانے کی وجہ سے خشک ہو چکی ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو کرے، لیکن اگر وہ تری خشک نہ ہوئی ہو یا گرمی یا ایسی ہی کسی وجہ سے خشک ہو گئی ہو تو ضروری ہے کہ بھولی ہوئی اور اس کے بعد آنے والی جگہوں کو دھوئے یا ان کا مسح کرے۔ اسی طرح وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے کے بارے میں شک کی صورت میں اسی حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۱۰ اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ہو کہ اس نے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس صورت میں کہ اسے یقین نہ ہو کہ شروع کرتے وقت وہ اس بات سے غافل تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ البتہ دوسری نمازوں کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے۔

مسئلہ ۳۱۱ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ وضو کرکے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۱۲ اگر کوئی شخص نماز کے بعد یہ جان لے کہ اس کا وضو باطل ہو گیا تھا لیکن شک کرے کہ نماز کے بعد باطل ہوا تھا یا اس سے پہلے، تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۱۳ اگر کوئی شخص ایسے مرض میں بتلا ہو کہ اس کا پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا ہو یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو، اگر اسے یقین ہو کہ نماز کے اول وقت سے آخر وقت تک اسے اتنا وقفہ مل جائے گا کہ وضو کرکے نماز پڑھ سکے تو ضروری ہے کہ اس وقفے کے دوران نماز پڑھے اور اگر اسے وضو اور نماز کے صرف واجب افعال انجام دینے کا وقت ملے تو ضروری ہے کہ اس وقفے میں وضو و نماز کے صرف واجبات کو انجام دے اور مستحبات کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۳۱۴ اگر اس شخص کو وضو اور نماز پڑھنے کے کی مقدار کے برابر وقفہ نہ ملتا ہو اور نماز کے دوران ایک یا چند بار پیشاب یا پاخانہ اس سے خارج ہوتا ہو، اگر اسی نماز کو ایک وضو سے پڑھے تو کافی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب بھی پیشاب یا پاخانہ خارج ہو موالات ختم ہونے سے پہلے وضو کرے اور بقیہ نماز کو مکمل کرے۔

مسئلہ ۳۱۵ جس شخص کا پیشاب یا پاخانہ پے درپے خارج ہو تو وہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے سوائے اس کے کہ کسی دوسرے حدث میں بتلا ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے ایک وضو کرے، لیکن بھولے ہوئے سجدے وتشہد اور نماز احتیاط کے لئے دوسرا وضو ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۶ جس شخص کا پیشاب یا پاخانہ پے درپے خارج ہوتا ہو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وضو کے بعد فوراً نماز پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو کے فوراً بعد نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۱۷ جس شخص کا پیشاب یا پاخانہ پے درپے خارج ہوتا ہو وضو کے بعد بنا بر احتیاط مستحب ان چیزوں کو مس کرنے سے پرہیز کرے جنہیں مس کرنا محدث پر حرام ہے۔

مسئلہ ۳۱۸ جس شخص کو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو ضروری ہے کہ نماز میں خود کو ایک ایسی تھیلی کے ذریعے پیشاب سے بچائے جس میں روئی یا کوئی اور چیز رکھی ہو جو پیشاب کو دوسری جگہوں پر نہ پہنچنے دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے مقام پیشاب کو پاک کرے سوائے اس صورت کے کہ باعث حرج ہو۔

اور ظہر وعصر یا مغرب وعشا کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں دوسری نماز کے لئے مقام پیشاب کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شخص پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو نماز پڑھنے کی مقدار تک پاخانہ دوسری جگہ تک پہنچنے سے روکے اور بنابر احتیاط واجب ہر نماز کے لئے مقام پاخانہ کو پاک کرے، سوائے اس صورت میں کہ باعث حرج ہو۔

مسئلہ ۳۱۹ جو شخص پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو، ضروری ہے کہ ممکنہ حد تک حرج نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کی مقدار تک پیشاب وپاخانہ کو نکلنے سے روکے، اور اگر آسانی سے اس مرض کا علاج ہو سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا علاج کرائے۔

مسئلہ ۳۲۰ جو شخص پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قدرت نہیں رکھتا، صحت یاب ہونے کے بعد ضروری نہیں ہے کہ جو نمازیں اس نے بیماری کی حالت میں اپنی ذمہ داری کے مطابق پڑھی تہیں، ان کی قضا کرے لیکن اگر نماز کے وقت کے دوران مرض سے شفا پا جائے تو ضروری ہے کہ اس وقت میں پڑھی ہوئی نماز کو دھرائے۔

مسئلہ ۳۲۱ جو شخص اپنی ریح روکنے پر قادر نہ ہو ضروری ہے کہ ان لوگوں کے وظیفے کے مطابق عمل کرے جو پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قدرت نہیں رکھتے۔

وہ چیزیں جن کے لئے حدث سے پاک ہونا ضروری ہے

مسئلہ ۳۲۲ چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے:

۱) نماز میت کے علاوہ تمام واجب نمازوکے لئے اور مستحب نمازوں میں وضو شرط صِحت ہے۔

۲) بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا کے لئے اور تشہد بھولنے کی وجہ سے انجام دئے جانے والے سجدہ سہو کے لئے اور اگر ان کے اور نماز کے درمیان اس سے کوئی حدث سر زد ہوا ہو مثلاًپیشاب کر دیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ ہاں، مذکورہ سجدہ سہو کے علاوہ دوسرے موارد میں وضو کرنا واجب نہیں ہے۔

۳) حج وعمرے کے واجب طواف کے لئے۔

۴) اگر کسی نے وضو کرنے کی نذر کی ہو، عہد کیا ہو یا قسم کہائی ہو۔

۵) جب کسی نے نذر کی ہو کہ اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف سے مس کرے گا، جب کہ یہ نذر صحیح ہو، مثلاًقرآن کو بوسہ دینا۔

۶) نجس قرآن کو پاک کرنے یا قرآن کو ایسی جگہ سے نکالنے کے لئے جہاں قرآن کا ہونا توھین کا باعث ہو، جب کہ صورت حال یہ ہو کہ انسان اپنے ہاتھ یا بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف سے مس کرنے پر مجبور ہو، لیکن اگر وضو کے لئے رکنا قرآن کی بے احترامی کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ بغیر وضو ہی قرآن کو اس جگہ سے نکالے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے پاک کرے۔

مسئلہ ۳۲۳ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے قرآن کے حروف کو مس کرنا، یعنی بدن کا کوئی حصہ قرآن کے حروف سے لگانا، حرام ہے لیکن اگر بال کھال کے تابع شمار نہ ہوں تو انہیں قران کے حروف سے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر قرآن کا اردو یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو خداوندِ متعال کے اسم ذات اور اسماء صفات کے علاوہ کو مس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۴ بچے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو مس کرنے سے روکنا واجب نہیں، لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی بے حرمتی ہوتی ہو تو انہیں روکنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۲۵ جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالی کی ذات اور اس کی صفات کے ناموں کو خواہ کسی بھی زبان میں لکھے ہوں مس کرنا حرام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ چودہ معصومین علیھم السلام کے اسماء مبارک کو بھی بغیر وضو کے مس نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۳۲۶ اگر کوئی شخص نماز کا وقت آنے سے پہلے باطہارت ہونے کے ارادے سے وضو یا غسل کرے تو صحیح ہے اور نماز کے وقت کے نزدیک بھی اگر نماز کے لئے تیار ہونے کی نیت سے وضو کرے تو کوئی حرج نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ ۳۲۷ اگر کسی کو یقین ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور وہ واجب کی نیت سے وضو کرے جب کہ اس کا قصد وجوب سے مقید نہ ہو اور وضو کے بعد معلوم ہو کہ وقت داخل نہیں ہوا تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۲۸ انسان کے لئے مستحب ہے کہ ہر اس کام کے لئے جس کے صحیح ہونے کے لئے وضو کرنا اگرچہ شرط نہیں لیکن اس عمل کے کمال میں معتبر ہے، وضو کرے۔ مثلاً واجب طواف اور نماز طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک حج کے لئے، کیونکہ ان دو میں وضو کرنا شرطِ صحت ہے۔

اسی طرح نماز میت پڑھنے، میت کو قبر میں داخل کرنے، مسجد جانے، قرآن پڑھنے اور لکھنے اور سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی مستحب ہے کہ جو شخص با وضو ہو وہ دوبارہ وضو کرے۔

مذکورہ بالا کاموں میں سے کسی ایک کے لئے بھی وضو کرنے کی صورت میں انسان ہر وہ کام انجام دے سکتا ہے جس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے مثلاً اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے یا واجب طواف کر سکتا ہے۔

مبطلات وضو

مسئلہ ۳۲۹ سات چیزیں وضو کر باطل کرتی ہیں :

۲)پیشاب وپاخانہ، جب کہ اپنی طبیعی جگہ سے نکلے یا عادت کے مطابق غیر طبیعی جگہ ، ا

نکلے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر بغیر عادت کے غیر طبیعی مقام سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے پر بھی وضو باطل ہو جاتا ہے۔

وہ تری جو پیشاب سے شباہت رکھتی ہو اور استبرا سے پہلے نکلے پیشاب کا حکم رکھتی ہے۔

۳) طبیعی مقام سے نکلنے والی آنتوں کی ریح اور پاخانے کے موردمیں بیان شدہ تفصیل کے مطابق غیر طبیعی مقام سے نکلنے والی ریح بھی جب کہ اس مقام کا دو مخصوص ناموں میں سے ایک نام رکھا جا سکے۔

۴) نیند، جو اس وقت ثابت ہوگی جب کان سن نہ سکیں۔

۵) عقل کو زائل کردینے والی چیزیں جیسے دیوانگی، مستی، بے ہوشی وغیرہ۔

۶) عورتوں کا استحاضہ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

۷) جنابت۔

جبیرہ وضو کے احکام

وہ چیز جس سے زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھا جاتا ہے اور وہ دوا جو زخم یا ایسی ہی کسی چیز پر لگائی جاتی ہے جبیرہ کہلاتی ہے۔

مسئلہ ۳۳۰ اگر اعضاء وضو میں سے کسی پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو، تو اگر اس پر کوئی چیز نہ ہو اور پانی اس کے لیے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ عام طریقے سے وضو کیا جائے۔

مسئلہ ۳۳۱ اگر زخم پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی چہرے یا ہاتھوپر ہو اوراس پر کوئی چیز نہ ہو جب کہ پانی ڈالنا اس کے لئے مضر ہو تو اگر اس پر گیلا ہاتھ پھیرنا مضر نہ ہو تو ٹوٹی ہوئی ہڈی کی صورت میں ضروری ہے کہ اس پر گیلا ہاتھ پھیرے، جب کہ زخم یا پھوڑا ہونے کی صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ گیلا ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر ایک پاک کپڑا اس پر رکھ کر گیلا ہاتھ کپڑے پر بھی پھیرے۔

اور اگر یہ بھی مضر ہو یا زخم اور ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ نجس ہو جسے پاک نہ کیا جا سکتا ہو تو زخم کی صورت میں ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو وضو میں بیان شدہ طریقے کے مطابق اوپر سے نیچے کی طرف دھوئے اور تیمم بھی ضروری نہیں ، البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زخم پر پاک کپڑا رکھ کر اس پر گیلا ہاتھ پھیرے اور تیمم بھی کرے۔

اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کی صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر وضو بھی کرے اور اس پر پاک کپڑا رکھ کر گیلا ہاتھ پھیر دے۔

مسئلہ ۳۳۲ زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کسی کے سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے میں ہو اور اس پر کوئی چیز بھی نہ ہو، اگر وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو، یعنی مثلاً زخم مسح کے سارے مقام پر پھیلا ہوا ہو یا سالم حصوں پر مسح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھ کر ہاتھ میں بچی ہوئی وضو کی تری سے اس پر مسح کرتے ہوئے وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۳۳ اگر پھوڑے، زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو کسی چیز سے باندھا گیا ہو، اگر اس کا کھولنا مشقت کا باعث نہ ہو اور پانی بھی اس کے لئے مضر نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے کھول کر وضو کرے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو۔

مسئلہ ۳۳۴ اگر کسی شخص کا زخم، پھوڑا یا ٹوٹی ہڈی جو کسی چیز سے بندھی ہو اس کے چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اسے کھولنے یا پانی ڈالنے میں ضرر یا مشقت ہو تو جتنی مقدار میں ضرر اور مشقت نہ ہو، اسے دھوئے اور جبیرہ کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے۔

مسئلہ ۳۳۵ اگر زخم کو کھولا نہ جاسکتا ہو لیکن خود زخم اور جو چیز اس پر لگائی ہو پاک ہوں اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر اور باعث مشقت بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کو زخم پر ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے، جس کا خیال رکھنا چہرے میں احتیاط واجب کی بنا پر ہے، پہنچائے، لیکن اگر جبیرہ چہرے پر ہو اور پانی پہنچانے میں ترتیب کا خیال رکھنا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط اسے دھوئے بھی اور ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے گیلا ہاتھ بھی پھیرے۔

اور اگر زخم یا وہ چیز جو اس کے اوپر رکھی ہے نجس ہو، چنانچہ اسے پاک کرنا اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور ضرر و مشقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور وضو کے وقت پانی کو زخم تک پہنچائے۔

اور اگر زخم تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا ضرر یا مشقت ہو یا زخم نجس ہو اور اسے پاک کرنا ممکن نہ ہو یا ضرر یا مشقت ہو تو ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو دھوئے اور اگر جبیرہ پاک ہو تو اس کے اوپر گیلا ہاتھ پھیرے، اور اگر جبیرہ نجس ہو یا گیلا ہاتھ اس کے اوپر نہیں پھیر سکتے تو ممکنہ صورت میں پاک کپڑا اس پر رکھ کر احتیاط واجب کی بنا پر تیمم بھی کرے اور اس کپڑے پر گیلا ہاتھ بھی پھیرے اور حتی الامکان اس کپڑے کو اس طرح رکھے کہ جبیرہ کا جزء سمجھا جائے اور اگر دوسرا کپڑا رکھنا یا اس پر گیلا ہاتھ پھیرنا ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب اس کے اطراف کو وضو میں بیان شدہ طریقے کے مطابق دھوئے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۳۶ اگر جبیرہ تمام چہرے یا پورے ایک ہاتھ یا پورے دونوں ہاتھوں کو گھیرے ہوئے ہو، احتیاط واجب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ اور تیمم دونوں کرے۔

مسئلہ ۳۳۷ اگر جبیرہ تمام اعضاء وضو کو گھیرے ہوئے ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ اور تیمم دونوں کرے۔

مسئلہ ۳۳۸ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت اس پر گیلا ہاتھ پھیرا ہو تو وہ سر اور پاؤں کا مسح اسی رطوبت سے کرے۔

مسئلہ ۳۳۹ اگر کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے پورے حصے پر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف سے کہ جس پر مسح واجب ہے، کھلا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جو جگہیں کھلی ہیں وہاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرے۔

مسئلہ ۳۴۰ اگر چہرے یا ہاتھوں پر ایک سے زیادہ جبیرے ہوں تو ان کا درمیانی حصہ دھونا ضروری ہے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر چند جبیرے ہوں تو ان کے درمیانی حصے کا مسح کرنا ضروری ہے اور جہاں جبیرے ہوں وہاں جبیرے کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۴۱ اگر جبیرہ زخم کے آس پاس کے حصوں کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو ہٹانا بغیر مشقت کے ممکن نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب وضوئے جبیرہ بھی کرے اور تیمم بھی اور اگر جبیرے کی معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی مقدار کو ہٹانے میں مشقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے ہٹالے، پس اگر زخم چہرے یا ہاتھوں پر ہو تو ان کو دھولے اور اگر سر یا پیروں کے اوپر والے حصے پر ہو کہ جس کا مسح واجب ہے تو اس کا مسح کرے اور زخم کی جگہ پر جبیرہ کے احکام کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۳۴۲ اگر اعضائے وضو پر زخم، چوٹ یا ٹوٹی ہوئی ہڈی نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے پانی ان کے لئے مضر ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۴۳ اگر اعضائے وضو میں سے کسی جگہ کی رگ کٹوا کر خون نکلوایا ہو اور اس مقام کو ضرر کی وجہ سے نہ دھویا جاسکتا ہو تو اس پر زخم کے احکام جاری ہوں گے جن کا تذکرہ پچھلے مسائل میں ہوا اور اگر کسی اور وجہ سے مثلاً خون نہ رکنے کی وجہ سے اسے دھونا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۳۴۴ اگر وضو یا غسل کی جگہ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی ہو جس کا اتارنا ممکن نہ ہو یا باعثِ حرج ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو یا غسل جبیرہ بھی کرے اور تیمم بھی۔

مسئلہ ۳۴۵ غسل میت کے علاوہ غسل کی تمام اقسام میں غسل جبیرہ وضوئے جبیرہ کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ترتیبی طریقے سے انجام دے، لیکن اگر بدن میں زخم یا پھوڑا ہو تو چاہے اس مقام پر جبیرہ ہو یا نہ ہو، اگرچہ مکلف کے غسل یا تیمم میں سے کسی ایک کو انجام دینے پر صاحب اختیار ہونے کی دلیل ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور ٹوٹی ہوئی جگہ، زخم اور پھوڑے کا حکم غسل میں وہی ہے جو وضو میں چہرے اور ہاتھوں کے سلسلے میں بیان کیا جاچکا ہے۔

مسئلہ ۳۴۶ جس شخص کی ذمہ داری تیمم ہو اگر اس کے بعض اعضائے تیمم پر زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی ہو تو ضروری ہے کہ وضوئے جبیرہ کے احکام کے مطابق تیمم جبیرہ انجام دے۔

مسئلہ ۳۴۷ جس شخص کے لئے وضوئے جبیرہ یا غسل جبیرہ کے ساتہ نماز پڑھنا ضروری ہو، اگر جانتا ہو کہ نماز کے آخری وقت تک اس کا عذر دور نہیں ہوگا، تو وہ اول وقت میں نماز پڑھ

سکتاہے، لیکن اگر امید ہو کہ آخر وقت تک عذر بر طرف ہو جائے گا تو بہتر ہے کہ صبر کرلے اور عذر برطرف نہ ہونے کی صورت میں نماز کو آخر وقت میں وضوئے جبیرہ یا غسلِ جبیرہ کے ساتہ انجام دے، اور اگر اول وقت میں نماز پڑھ چکا ہو اور آخر وقت میں عذر بر طرف ہوجائے تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۴۸ اگر کسی شخص نے آنکہ کی بیماری کی وجہ سے پلکیں چپکا کر رکھی ہوں یا آنکہ میں درد کی وجہ سے پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۳۴۹ جو شخص نہ جانتا ہو کہ آیا اس کا وظیفہ تیمم ہے یا وضوئے جبیرہ تو ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۳۵۰ جو نمازیں انسان نے وضوء جبیرہ سے پڑھی ہوں اور آخر وقت تک عذر باقی رہا ہو، صحیح ہیں اور بعد کی نمازوں کو بھی اگر تمام وقت میں عذر باقی رہے تو اسی وضو سے پڑھ سکتا ہے اور جب بھی عذر ختم ہوجائے احتیاط واجب کی بنا پر بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرے۔

واجب غسل واجب غسل سات ہیں :

۱) غسل جنابت

۲) غسل حیض

۳) غسل نفاس

۴) غسل استحاضہ

۵) غسل مسِ میت

۶) غسل میت

۷) وہ غسل جو نذر، قسم یا ان جیسی چیزوں کی وجہ سے واجب ہوجائے۔

جنابت کے احکام

مسئلہ ۳۵۱ انسان دو چیزوں سے جنب ہوتا ہے:

۱) جماع

۲) منی کے خارج ہونے سے، خواہ وہ نیند کی حالت میں نکلے یا بیداری میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت سے نکلے یا بغیر شہوت کے، اختیار سے نکلے یا بغیر اختیار کے۔

مسئلہ ۳۵۲ اگر کسی مرد کے بدن سے کوئی رطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز، اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلے اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سست پڑ جائے تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے، لیکن اگر ان تین علامتوں میں سے ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت منی کے حکم میں نہیں آئے گی، لیکن اگر بیمار ہو اور وہ رطوبت شہوت کے ساتھ نکلی ہو تو چاہے اچھل کر نہ نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے بعد جسم سست نہ پڑا ہو، تب بھی منی کے حکم میں ہے اور اگر عورت شہوت کے ساتھ انزال کرے تو اس پر غسل جنابت واجب ہے۔

مسئلہ ۳۵۳ اگر کسی ایسے مرد کے مقام پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو، جس میں ان مذکورہ بالا تین علامات میں سے کوئی ایک علامت موجود ہو لیکن نہ جانتا ہو کہ بقیہ علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں، تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہوا ہو تو وہی وضو کافی ہے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۴ منی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس سے کوئی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے۔

مسئلہ ۳۵۵ اگر کوئی شخص جماع کرے اور عضو تناسل ختنہ گاہ کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوجائے تو خواہ یہ دخول فرج میں ہو یا دبر میں، دونوں جنب ہو جائیں گے، اگرچہ منی بھی خارج نہ ہوئی ہو اور اگر مرد سے جماع کرے تو پہلے سے باوضو نہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو بھی کرے اور غسل بھی ورنہ غسل کرنا کافی ہے۔ مذکورہ بالا حکم میں بالغ و نابالغ، عاقل و دیوانے اور با ارادہ یا بے ارادہ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ ۳۵۶ اگر کسی کو شک ہو کہ عضو تناسل ختنہ گاہ تک داخل ہوا ہے یا نہیں، تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۷ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی منی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر منی خارج نہ ہو لیکن وطی سے پہلے با وضو ہو تب بھی صرف غسل کافی ہے اور اگر باوضو نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب وضو بھی کرے اور غسل بھی۔

مسئلہ ۳۵۸ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ منی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۹ جو شخص غسل نہ کرسکتا ہو لیکن تیمم کر سکتا ہو، وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰ اگر کوئی شخص اپنے لباس میں منی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی منی ہے اور اس کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں، اگر وقت باقی ہو تو ادا کرلے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو ان نمازوں کی قضا کرے، لیکن جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ منی خارج ہونے سے پہلے پڑھی ہیں ان کی ادا یا قضا نہیں۔

وہ چیزیں جو جنب پر حرام ہیں

مسئلہ ۳۶۱ پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں:

۱) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ، اللہ تعالی کے نام، خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور باقی اسمائے حسنی سے مس کرنا۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پیغمبروں، ائمہ اور حضرت زہرا علیہا السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

۲) مسجد الحرام اور مسجد النبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جانا، خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

۳) دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا، لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح ائمہ علیہم السلام کے حرم میں ٹھہرنا حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں، حتی ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکلنے کی حد تک بھی نہ جائے۔

۴) کسی چیز کو مسجد میں رکھنے کے لئے اور اسی طرح بنا بر احتیاط واجب کسی چیز کو مسجد سے اٹھانے کے لئے داخل ہونا۔

۵) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور وہ آیات چار سورتوں میں ہیں :

۱) قرآن مجید کی ۳۲ ویں سورہ (الٓمٓ تنزیل) ۲) قرآن مجید کی ۴۱ ویں سورہ(حٰمٓ سجدہ)

۳) قرآن مجید کی ۵۳ ویں سورہ (والنجم) ۴) قرآن مجید کی ۹۶ ویں سورہ (اِقرا)

اور بنابر احتیاط واجب ان چار سورتوں کا بقیہ حصہ پڑھنے سے پرہیز کرے۔یہاں تک کہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو ان سوروں کو قصد سے، بلکہ ان کے بعض حصوں کو ان سوروں کے قصد سے پڑھنے سے بھی پرہیز کرے۔

وہ چیزیں جو جنب شخص پر مکروہ ہیں

مسئلہ ۳۶۲ نو چیزیں جنب شخص کے لئے مکروہ ہیں :

۱-۲)کھانا اورپینا، لیکن وضو کرلے یا ہاتھ دھولے تو مکروہ نہیں ہے۔،

۳) ان سوروں کی سات سے زیادہ آیات کی تلاوت کرنا جن میں واجب سجدہ نہیں ہے۔

۴) بدن کا کوئی حصہ قرآن کی جلد، حاشیے یا حروف قرآن کی درمیانی جگھوں سے مس کرنا۔

۵) قرآن ساتھ رکھنا۔

۶) سونا، لیکن اگر وضو کرلے یا پانی نہ ہونے کے باعث غسل کے بدلے تیمم کرلے تو مکروہ نہیں ۔

۷) مہندی اور اس جیسی چیزوں سے خضاب کرنا۔

۸) بدن پر تیل ملنا۔

۹) محتلم ہونے، یعنی نیند میں منی نکلنے کے بعد جماع کرنا۔

غسل جنابت

مسئلہ ۳۶۳ غسل جنابت بذات خود مستحب ہے اور ان واجبات کی وجہ سے واجب ہوجاتاہے جن کے لئے طہارت شرط ہے ۔ہاں، نماز میت، سجدہ سہو سوائے اس سجدہ سہو کے جو بھولے ہوئے تشہد کے لئے ہوتا ہے ، سجدہ شکر اور قرآن کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نہیں ہے ۔

مسئلہ ۳۶۴ یہ ضروری نہیں کہ غسل کرتے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے یا مستحب، بلکہ اگر قصد قربت (جس کی تفصیل وضو کے احکام میں گزر چکی ہے)اور خلوص کے ساتھ غسل کرے تو کافی ہے ۔

مسئلہ ۳۶۵ اگر کسی شخص کو یقین ہو یا اس بات پر شرعی دلیل قائم ہوجائے کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور واجب کی نیت سے غسل کرلے، لیکن اس کا ارادہ وجوب سے مقید نہ ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ غسل وقت سے پہلے کر لیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۶۶ غسل چاہے واجب ہو یا مستحب دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے:

۱)ترتیبی ۲) ارتماسی

غسل ترتیبی

مسئلہ ۳۶۷ غسل ترتیبی میں غسل کی نیت سے پہلے سر اور گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بنابر احتیاط واجب بدن کو پہلے دائیں طرف اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔ اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے سر کو بدن کے بعد دھوئے تو یہ دھونا کافی ہوگا لیکن بدن کو دوبارہ دھونا ضروری ہے اور اگر دائیں طرف کو بائیں طرف کے بعد دھوئے تو بنابر احتیاط واجب بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے۔ پانی کے اندر تینوں اعضاء کو غسل کی نیت سے حرکت دینے سے غسل ترتیبی کا ہوجانا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۶۸ بنا بر احتیاط واجب آدھی ناف اور آدھی شرمگاہ کو دائیں طرف اور آدھی کو بائیں طرف کے ساتھ دھوئے اور بہتر یہ ہے کہ تمام ناف اور تمام شرمگاہ کو دونوں اطراف کے ساتھ دھوئے۔

مسئلہ ۳۶۹ اس بات کا یقین پیدا کرنے کے لئے کہ تینوں حصوں یعنی سر وگردن، دائیں طرف اور بائیطرف کو اچھی طرح دھو لیا ہے، جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھولے، بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ گردن کے دائیں کے طرف کے پورے حصے کو بدن کے دائیں حصے اور گردن کے بائیں طرف کے پورے حصے کو بدن کے بائیں حصے کے ساتھ دھوئے۔

مسئلہ ۳۷۰ اگر غسل کرنے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کچھ حصہ نہیں دھلا ہے اور معلوم نہ ہو کہ وہ حصہ سر، دائیں جانب یا بائیں جانب میں سے کس جانب ہے تو سر کو دھونا ضروری نہیں اور بائیں جانب میں جس حصے کے نہ دھلنے کا احتمال ہو اسے دھونا ضروری ہے اور دائیں جانب میں جس حصے کے نہ دھلنے کا احتمال ہو احتیاط کی بنا پر اسے بائیں جانب سے پہلے دھوئے۔

مسئلہ ۳۷۱ اگر غسل کرنے کے بعد معلوم ہو کہ بدن کا کچھ حصہ نہیں دھلا تو اگر وہ حصہ بائیں جانب میں ہو تو فقط اس حصے کو دھونا کافی ہے اور اگر وہ حصہ دائیں جانب ہو تو اس حصے کو دھونے کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر بائیں جانب کو بھی دھوئے اور اگر وہ حصہ سر وگردن میں ہو تو اس حصے کو دھونے کے بعد بدن دھوئے اور احتیاط واجب کی بنا پر دائیں جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھوئے۔

مسئلہ ۳۷۲ اگر کوئی شخص غسل مکمل ہونے سے پہلے بائیں جانب کی کچھ مقدار دھلنے میں شک کرے تو فقط اس مقدار کو دھونا کافی ہے لیکن اگر بائیں جانب کی کچھ مقدار دھونے کے بعد دائیں جانب کی کچھ مقدار دھلنے میں شک کرے تو احتیاط واجب کی بنا پرا سے دھونے کے بعد بائیں جانب بھی دھوئے اور اگر بدن کو دھونا شروع کرنے بعد سر و گردن کی کچھ مقدار کے دھلنے میں شک کرے تو شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کا غسل صحیح ہے۔

غسل ارتماسی

مسئلہ ۳۷۳ پورے بدن کو پانی میں ڈبو دینے سے غسل ارتماسی ہوجاتا ہے اور جب پہلے سے جسم کا کچھ حصہ پانی میں موجود ہو اور پھر باقی جسم کو پانی میں ڈبوئے تو غسل ارتماسی صحیح ہونے میں اشکال ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اس طرح غسل کرے کہ عرفاً کہا جائے کہ پورا بدن ایک ساتھ پانی میں ڈوبا ہے۔

مسئلہ ۳۷۴ ۔غسل ارتماسی میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جسم کا پہلا حصہ پانی میں داخل ہونے سے لے کر آخری حصے کے داخل ہونے تک غسل کی نیت کو باقی رکھے۔

مسئلہ ۳۷۵ اگر غسل ارتماسی کے بعد معلوم ہو کہ بدن کے کسی حصے تک پانی نہیں پہنچا ہے تو چاہے اسے وہ جگہ معلوم ہو یا نہ ہو، دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۷۶ اگر غسل ترتیبی کے لئے وقت نہ ہو لیکن ارتماسی کے لئے وقت ہو تو ضروری ہے کہ غسل ارتماسی کرے۔

مسئلہ ۳۷۷ جس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا ہو وہ غسل ارتماسی نہیں کرسکتا اور روزہ دار کے غسل ارتماسی کرنے کا حکم مسئلہ نمبر" ۱۶۲۵ " میں آئے گا۔

غسل کے احکام

مسئلہ ۳۷۸ غسل ارتماسی یا ترتیبی سے پہلے پورے بدن کا پاک ہونا لازم نہیں بلکہ غسل کی نیت سے معتصم پانی میں غوطہ لگانے یا اس پانی کو بدن پر ڈالنے سے بدن پاک ہوجائے تو غسل صحیح ہے اور معتصم اس پانی کو کہتے ہیں جو نجاست سے فقط مل جانے سے نجس نہیں ہوتا، جیسے بارش کا پانی، کر اور جاری پانی۔

مسئلہ ۳۷۹ حرام سے جنب ہونے والا اگر گرم پانی سے غسل کرے تو پسینہ آنے کے باوجود اس کا غسل صحیح ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔

مسئلہ ۳۸۰ اگر غسل میں بدن کا کوئی حصہ دھلنے سے رہ جائے تو غسل ارتماسی باطل ہے اور غسل ترتیبی کا حکم مسئلہ نمبر "۳۷۱" میں گذر چکا ہے۔ ہاں، وہ حصے جنہیں عرفاً باطن سمجھا جاتا ہے جیسے ناک اور کان کے اندرونی حصے، ان کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۱ جس حصے کے بارے میں شک ہو کہ بدن کا ظاہری حصہ ہے یا باطنی حصہ، اگر معلوم ہو کہ پہلے ظاہر تھا تو اسے دھونا ضروری ہے اور اگر معلوم ہو کہ ظاہر نہیں تھا تو دھونا ضروری نہیں ہے اور اگر گذشتہ حالت معلوم نہ ہو تو بنا بر احتیاط واجب اسے دھوئے۔

مسئلہ ۳۸۲ اگر گوشوارہ اور اس جیسی چیزوں کے سوراخ اس قدر کشادہ ہوں کہ سوراخ کا اندرونی حصہ ظاہر شمار ہوتا ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور اس صورت کے علاوہ اسے دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۳۸۳ ہر وہ چیز جو پانی پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہو اسے بدن سے صاف کرنا ضروری ہے اور اگر اس چیز کے صاف ہونے کا یقین کئے بغیر غسل ارتماسی کرے تو دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے اور اگر غسل ترتیبی کرے تو اس کا حکم مسئلہ نمبر "۳۷۲" میں گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۸۴ اگر غسل کرتے ہوئے شک کرے کہ پانی پہنچنے میں رکاوٹ بننے والی کوئی چیز اس کے بدن پر ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کرے یہاں تک کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اس کے بدن پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۸۵ بدن کا جز شمار ہونے والے چھوٹے چھوٹے بالوں کو غسل میں دھونا ضروری ہے اور لمبے بالوں کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی کسی طریقے سے بال تر کئے بغیر کھال تک پہنچ جائے تو غسل صحیح ہے، لیکن اگر بال گیلے کئے بغیر کھال تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ بدن تک پانی پہنچانے کے لئے ان بالوں کو بھی دھوئے۔

مسئلہ ۳۸۶ وضو صحیح ہونے کی تمام گذشتہ شرائط غسل صحیح ہونے میں بھی شرط ہیں، جیسے پانی کا پاک اور مباح ہونا، لیکن غسل میں ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی جانب دھویا جائے اور اس کے علاوہ غسل ترتیبی میں ایک حصہ دھونے کے فوراً بعد دوسرا حصہ دھونا بھی ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر سر و گردن دھونے کے بعد وقفہ کرے اور کچھ دیر بعد بدن دھوئے یا دایاں حصہ دھوئے پھر کچھ دیر صبر کرنے کے بعد بایاں حصہ دھوئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں، جو شخص پیشاب و پاخانہ روکنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اگر غسل کرنے اور نماز پڑھنے کی مدت تک روک سکے تو ضروری ہے کہ فوراً غسل مکمل کرے اور اس کے بعد فوراً نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ ۳۸۷ جو شخص حمام کے مالک کی اجرت نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو یا اس کی اجازت لئے بغیر ادھار کی نیت سے حمام میں غسل کرے تو اگرچہ بعد میں حمام کے مالک کو راضی کر لے، اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۸ اگر حمام کا مالک حمام میں ادھار غسل کرنے پر راضی ہو لیکن کوئی شخص اس کا ادھار ادا نہ کرنے یا مال حرام سے ادا کرنے کے ارادے سے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ اگر حمام کے مالک کو ایسے مال سے اجرت دے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو یہ حرام ہے اور اس کا غسل باطل ہے ۔

مسئلہ ۳۹۰ اگر حمام میں حوض کے پانی میں پاخانے کے مقام کو صاف کرے اور غسل کرنے سے پہلے شک کرے کہ اس وجہ سے اب مالک غسل کرنے پر راضی ہے یا نہیں تو اس کا غسل باطل ہے، مگر یہ کہ غسل کرنے سے پہلے حمام کے مالک کو راضی کرلے۔

مسئلہ ۳۹۱ اگر شک کرے کہ غسل کیا یا نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے، لیکن اگر غسل کرنے کے بعد اس کے صحیح ہونے میں شک کرے تو اگر احتمال دے کہ غسل کرتے وقت متوجہ تھا تو اس کا غسل صحیح ہے ۔

مسئلہ ۳۹۲ اگر غسل کے دوران پیشاب جیسا کوئی حدث اصغر صادر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر غسل مکمل کرنے کے بعد غسل کا اعادہ کرنے کے ساتھ ساتھ وضو بھی کرے مگر یہ کہ غسل ترتیبی سے غسل ارتماسی کی طرف عدول کرلے۔

مسئلہ ۳۹۳ اگر وقت تنگ ہونے کی وجہ سے مکلف کی ذمہ داری تیمم کرنا تھی لیکن وہ اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لئے وقت ہے غسل کرے تو اگر اس نے جنابت سے طہارت حاصل کرنے یا قرآن پڑھنے وغیرہ کے ارادے سے غسل کیا ہو تو صحیح ہے ، لیکن اگر موجودہ نماز پڑھنے کے لئے اس طرح کے ارادے سے غسل کرے کہ اگر یہ نماز واجب نہ ہوتی تو اس کا غسل کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا تو اس صورت میں اس کا غسل باطل ہے ۔

مسئلہ ۳۹۴ جو شخص جنب ہوا ہو اور اس نے نماز پڑھی ہو، اگر شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو اگر احتمال دے کہ نماز شروع کرتے وقت اس جانب متوجہ تھا تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن بعد والی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد حدث اصغر صادر ہوا ہو تو ضروری ہے کہ وضو بھی کرے اور پڑھی ہوئی نماز کو بھی وقت باقی ہونے کی صورت میں دھرائے اور اگر وقت گذر چکا ہو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۳۹۵ جس پر چند غسل واجب ہوں وہ ان کو علیحدہ علیحدہ انجام دے سکتا ہے ، لیکن پہلے غسل کے بعد باقی غسلوں کے لئے وجوب کی نیت نہ کرے اور اسی طرح سب کی نیت سے ایک غسل بھی کرسکتا ہے ، بلکہ اگر ان میں سے کسی خاص غسل کی نیت کرے تو باقی غسلوں کے لئے بھی کافی ہے ۔

مسئلہ ۳۹۶ اگر بدن پر کسی جگہ قرآنی آیت یا خداوند متعال کا نام لکھا ہو اور غسل ترتیبی کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ پانی اس طرح بدن پر ڈالے کہ اس حصے سے بدن کا کوئی حصہ مس نہ ہو اور اگر ترتیبی وضو کرنا چاہے اور اعضائے وضو پر کہیں آیت قرآنی لکھی ہو تب بھی یہی حکم ہے اور اگر خدوند متعال کا نام ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے اور غسل ووضو میں انبیاء، ائمہ اور حضرت زہراء ع کے ناموں کے سلسلے میں احتیاط کا خیال رکھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۳۹۷ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری ہے کہ وہ نماز کے لئے وضو نہ کرے، بلکہ استحاضہ متوسطہ کے غسل کے علاوہ واجب غسلوں اور مسئلہ نمبر "۶۵۰" میں آنے والے مستحب غسلوں کے ساتھ بھی بغیر وضو نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ وضو بھی کرے۔

استحاضہ

عورت کو آنے والے خونوں میں سے ایک خون استحاضہ ہے اور جس عورت کو خون استحاضہ آئے اسے مستحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳۹۸ خون استحاضہ اکثر اوقات زرد اور سرد ہوتا ہے اور شدت اور جلن کے بغیر آنے کے علاوہ گاڑھا بھی نہیں ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کبھی سیاہ یا سرخ اور گرم وگاڑھا ہو اور شدت وجلن کے ساتھ آئے۔

مسئلہ ۳۹۹ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں: قلیلہ، متوسطہ اور کثیرہ۔

استحاضہ قلیلہ: یہ ہے کہ جو روئی عورت اپنے ساتھ رکھتی ہے خون فقط اس کے اوپر والے حصے کو آلودہ کرے اور اندر تک سرایت نہ کرے۔

استحاضہ متوسطہ: یہ ہے کہ خون روئی میں سرایت کرجائے چاہے کسی ایک کونے میں ھی، لیکن عورتیں خون سے بچنے کے لئے عموماً جو کپڑا یا اس جیسی چیز باندھتی ہیں، اس تک نہ پہنچے۔

استحاضہ کثیرہ: یہ ہے کہ خون روئی میں سرایت کرکے کپڑے تک پہنچ جائے۔

احکام استحاضہ

مسئلہ ۴۰۰ استحاضہ قلیلہ والی عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر روئی تبدیل کرے اور اگر شرمگاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہو تو اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۰۱ استحاضہ متوسطہ والی عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر نمازِ صبح کے لئے غسل کرے اور دوسری صبح تک سابقہ مسئلے میں مذکورہ استحاضہ قلیلہ کے وظیفے پر عمل کرے اور جب بھی نمازِ صبح کے علاوہ کسی دوسری نماز سے پہلے یہ صورت حال پیش آئے تو اس نماز کے لئے غسل کرے اور دوسری صبح تک اپنی نمازوں کے لئے استحاضہ قلیلہ والے کام انجام دے۔

جس نماز سے پہلے غسل ضروری تھا اگر عمداً یا بھول کر غسل نہ کرے تو بعد والی نماز سے پہلے غسل کرے، چاہے خون آرہا ہو یا رک چکا ہو۔

مسئلہ ۴۰۲ استحاضہ کثیرہ والی عورت کے لئے سابقہ مسئلے میں استحاضہ متوسطہ کے مذکورہ احکام پر عمل کرنے کے علاوہ احتیاط واجب کی بنا پر ہر نماز کے لئے کپڑے کو تبدیل یا پاک کرنا بھی ضروری ہے اور ضروری ہے کہ ایک غسل نماز ظہر وعصر کے لئے اور ایک نماز مغرب وعشا کے لئے انجام دے اور نماز ظہر وعصر اور اسی طرح مغرب وعشا کے درمیان وقفہ نہ کرے اور اگر وقفہ کردے تو دوسری نماز چاہے عصر ہو یا عشاء، اس کے لئے غسل کرے اور استحاضہ کثیرہ میں غسل، وضو کی جگہ کافی ہے۔

مسئلہ ۴۰۳ اگر خون استحاضہ وقتِ نماز سے پہلے بھی آیا ہو تو اگر عورت نے اس خون کے لئے وضو یا غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز سے پہلے وضو یا غسل کرے اگرچہ اس وقت مستحاضہ نہ ہو۔

مسئلہ ۴۰۴ جس مستحاضہ متوسطہ کے لئے وضو اور غسل ضروری ہے، ان دونو میں سے جسے بھی پہلے انجام دے صحیح ہے، لیکن بہتر ہے کہ پہلے وضو کرے۔ ھاں، مستحاضہ کثیرہ اگر وضو کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ غسل سے پہلے کرے۔

مسئلہ ۴۰۵ مستحاضہ قلیلہ اگر نماز صبح کے بعد متوسطہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز ظہر وعصر کے لئے غسل کرے اور اگر نماز ظہر وع-صر کے بعد متوسطہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب وعشا کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۴۰۶ اگر مستحاضہ قلیلہ یا متوسطہ نماز صبح کے بعد کثیرہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ ایک غسل نماز ظہر وعصر کے لئے اور ایک غسل نماز مغرب وعشا کے لئے کرے اور اگر نماز ظہر وعصر کے بعد کثیرہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب وعشا کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۴۰۷ مستحاضہ کثیرہ یا متوسطہ جب نماز کا وقت داخل ہونے تک اپنی حالت پر باقی ہو، اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے نماز کے لئے غسل کرے تو باطل ہے لیکن اذانِ صبح سے تھوڑی دیر پہلے جائز ہے کہ قصد رجاء سے غسل کر کے نماز شب پڑھے اور طلوع فجر کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر نمازِ صبح کے لئے غسل کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۰۸ مستحاضہ عورت پر نماز یومیہ ،جس کا حکم گذر چکا ہے ،کے علاوہ ہر واجب و مستحب نماز کے لئے ضروری ہے کہ مستحاضہ کے لئے ذکر شدہ تمام کاموں کو انجام دے اور مستحاضہ کثیرہ وضو بھی کرے۔ اسی طرح اگر پڑھی ہوئی نماز یومیہ کو احتیاطاً دوبارہ پڑھنا چاہے یا فرادیٰ پڑھی ہوئی نماز یومیہ کو با جماعت پڑھنا چاہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر اس نماز کو ایسی فریضہ یومیہ کے وقت میں پڑھنا چاہے جس کے لئے غسل کیا ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ غسل کرے۔ ھاں، اگر نماز کے فوراً بعد نماز احتیاط، بھولا ہوا سجدہ ، بھولا ہوا تشہد یا تشہد بھولنے کی وجہ سے واجب ہونے والا سجدہ سہو انجام دے تو استحاضہ والے کام انجام دینا ضروری نہیں ہیں اور نماز کے سجدہ سہو کے لئے استحاضہ کے کام بجالانا ضروری نہیں ہیں۔

مسئلہ ۴۰۹ جس مستحاضہ کا خون رک گیا ہو اس کے لئے فقط پہلی نماز کے لئے مستحاضہ والے کام کرنا ضروری ہیں اور بعد والی نمازوں کے لئے لازم نہیں ہیں۔

مسئلہ ۴۱۰ اگر مستحاضہ کو اپنے استحاضہ کی قسم معلوم نہ ہو تو نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ یا احتیاط کے مطابق عمل کرے یا اپنے استحاضہ کی تحقیق کرے مثلاً تھوڑی روئی شرمگاہ میں داخل کرنے کے بعد نکالے اور استحاضہ کی تینوں قسموں میں سے اپنے استحاضہ کی قسم معلوم ہونے کے بعد اس قسم کے وظیفے پر عمل کرے، لیکن اگر یہ جانتی ہو کہ جس وقت تک وہ نماز پڑھے گی اس کے استحاضہ میں تبدیلی واقع نہ ہوگی تو وہ نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے بھی اپنے استحاضہ کی تحقیق کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۱ اگر مستحاضہ اپنے استحاضہ کی تحقیق کئے بغیر نماز میں مشغول ہو جائے تو اگر قصد قربت ہو اور اس نے اپنے وظیفے کے مطابق عمل کیا ہو، مثلاً اس کا استحاضہ قلیلہ ہو اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے وظیفے کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر قصد قربت نہ ہو یا اپنے وظیفے کے مطابق عمل نہ کیا ہو مثلاً اس کا استحاضہ متوسطہ ہو اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے وظیفے پر عمل کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۱۲ اگر مستحاضہ اپنے استحاضہ کی تحقیق نہ کر سکتی ہو اور نہ ہی یہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ کس قسم کا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ والا وظیفہ انجام دے تا کہ یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری انجام دے دی ہے، مثلاً اگر نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ قلیلہ ہے یا متوسطہ تو استحاضہ متوسطہ والے کاموں کو انجام دے اور اگر نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو استحاضہ کثیرہ والے کام انجام دینے کے علاوہ ہر نماز کیلئے وضو بھی کرے، لیکن اگر جانتی ہو کہ پہلے اس کا استحاضہ کس قسم کا تھا ضروری ہے کہ اس قسم کے وظیفہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۴۱۳ اگر خون استحاضہ ابتدائی مرحلہ میں اندرہی موجود ہو اور باہر نہ آئے تو عورت کے غسل یا وضو کو باطل نہیں کرتا اور اگر خون کی تھوڑی سی مقدار بھی باہر آجائے تو وضو اور غسل کو باطل کردیتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۴ اگر مستحاضہ عورت نماز کے بعد اپنی تحقیق کرے اور خون نہ ہو تو اگرچہ جانتی ہو کہ خون دوبارہ آئے گا تب بھی اسی پہلے والے وضو سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۱۵ مستحاضہ اگر جانتی ہو کہ جب سے اس نے وضو یا غسل شروع کیا ہے خون باہر نہیں آیا ہے تو وہ نماز کو اس وقت تک مؤخر کرسکتی ہے جب تک اسے اس حالت کے باقی رہنے کا علم ہو۔

مسئلہ ۴۱۶ اگر مستحاضہ جانتی ہو کہ نماز کا وقت گذرنے سے پہلے مکمل طور پر پاک ہوجائے گی یا نماز پڑھنے کی مقدار میں اس کا خون رک جائے گا تو ضروری ہے کہ صبر کرے اور نماز اس وقت پڑھے جب پاک ہو۔

مسئلہ ۴۱۷ اگر وضو اور غسل کے بعد خون باہر آنا رک جائے اور مستحاضہ جانتی ہو کہ اگر نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ جس وقت میں وضو، غسل اور اس کے بعد نماز ادا کی جا سکے، تو مکمل پاک ہوجائے گی تو ضروری ہے کہ نماز میں تاخیر کرے اور جب مکمل پاک ہوجائے تو دوبارہ وضو اور غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر وقت نماز تنگ ہوجائے تو دوبارہ وضو اور غسل کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر غسل کی نیت سے اور اسی طرح وضو کی نیت سے تیمم کرکے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۱۸ مستحاضہ کثیرہ اور متوسطہ جب مکمل طور پر خون سے پاک ہوجائے تو ضروری ہے کہ غسل کرے، لیکن اگر جانتی ہو کہ آخری نماز کے لئے غسل شروع کرنے کے بعد سے خون نہیں آیا ہے اور وہ مکمل پاک ہوگئی ہے تو دوبارہ غسل کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۱۹ مستحاضہ قلیلہ، متوسطہ اور کثیرہ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وظیفہ پر عمل کرنے کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے سوائے اس مورد کے جو مسئلہ نمبر "۴۱۵" میں گذرچکا ہے، لیکن نماز سے پہلے اذان واقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نماز میں قنوت اور اس جیسے دوسرے مستحب کام بھی انجام دے سکتی ہے اور اگر نماز کے واجب اجزاء کی مقدار میں پاک ہو تو احتیاط مستحب ہے کہ مستحبات کو ترک کرے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ اگر مستحاضہ اپنے وضو یا غسل کے وظیفے اور نماز کے درمیان وقفہ کردے تو ضروری ہے کہ اپنے وظیفے کے مطابق دوبارہ وضو یا غسل کرکے بلافاصلہ نماز میں مشغول ہوجائے، سوائے اس کے کہ جانتی ہو کہ اس حالت پر باقی ہے جو مسئلہ نمبر "۴۱۵" میں گذرچکی ہے۔

مسئلہ ۴۲۱ اگر خونِ استحاضہ کا اخراج مسلسل جاری رہے اور منقطع نہ ہو تو ضرر نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ غسل کے بعد خون کو باہر آنے سے روکے اور لاپرواہی کرنے کی صورت میں خون باہر آجائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے اور اگر نماز بھی پڑھ لی ہو تو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۴۲۲ اگر غسل کرتے ہوئے خون نہ رکے تو غسل صحیح ہے لیکن اگر غسل کے دوران استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو شروع سے غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۲۳ احتیاط مستحب ہے کہ مستحاضہ، روزے والے پورے دن میں جتنا ممکن ہو خون کو باہر آنے سے روکے۔

مسئلہ ۴۲۴ مستحاضہ کثیرہ کا روزہ اس حالت میں صحیح ہے جب وہ دن کی نمازوں کے واجب غسل انجام دے اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر جس دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اس سے پہلے والی رات میں نماز مغرب و عشا کے لئے بھی غسل کرے۔

مسئلہ ۴۲۵ اگر نماز عصر کے بعد مستحاضہ ہو جائے اور غروب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۲۶ اگر مستحاضہ قلیلہ، نماز سے پہلے متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ مستحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے سلسلے میں مذکورہ احکام پر عمل کرے اور اگر استحاضہ متوسطہ کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ مستحاضہ کثیرہ کے کام انجام دے۔ لہٰذا اگر استحاضہ متوسطہ کے لئے غسل کیا ہو تو اس کا فائدہ نہیں ہے اور کثیرہ کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ اگر نماز کے دوران مستحاضہ متوسطہ، کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور استحاضہ کثیرہ کا غسل اور اس کے دوسرے کام انجام دے کر دوبارہ نماز پڑھے اور احتیاط مستحب کی بنا پر غسل سے پہلے وضو کرے اور اگر غسل کے لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ وضو کر کے غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر تیمم کیلئے بھی وقت نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اسی حالت میں نماز تمام کرے، لیکن وقت ختم ہونے کے بعد قضا کرنا ضروی ہے۔

اسی طرح اگر نماز کے دوران مستحاضہ قلیلہ، متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور مستحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے وظائف انجام دے۔

مسئلہ ۴۲۸ اگر نماز کے دوران خون رک جائے اور مستحاضہ کو معلوم نہ ہو کہ اندر بھی بند ہوا یا نہیں اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ بند ہو گیا تھا تو وضو اور غسل میں سے جو وظیفہ تھا اسے انجام دے کر دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۲۹ اگر مستحاضہ کثیرہ، متوسطہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ پہلی نماز کیلئے کثیرہ والے اور بعد والی نمازوں کے لئے متوسطہ والے کام انجام دے، مثلا اگر نماز ظہر سے پہلے مستحاضہ کثیرہ، متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز ظہر کے لئے غسل کرے اور نماز عصر، مغرب اور عشا کے لئے وضو کرے، لیکن اگر نماز ظہر کے لئے غسل نہ کرے اور فقط نماز عصر پڑھنے کا وقت باقی ہو تو نماز عصر کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کرے اور فقط نماز عشا پڑھنے کا وقت ہو تو نماز عشا کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۳۰ اگر ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کثیرہ کا خون رک جاتا ہو اور دوبارہ آجاتا ہو تو خون رکنے کے وقت میں اگر غسل کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت کے دوران ہی غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر خون رکنے کا وقفہ اتنا طویل نہ ہو کہ طہارت کر کے نماز پڑھ سکے تو وہی ایک غسل کافی ہے اور اگر غسل اور نماز کے کچھ حصے کے لئے وقت ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت میں غسل کرے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۳۱ اگر مستحاضہ کثیرہ، قلیلہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ پہلے نماز کے لئے کثیرہ والے اور بعد والی نمازوں کے لئے قلیلہ والے کام انجام دے اور اگر مستحاضہ متوسطہ، قلیلہ ہوجائے تو بھی ضروری ہے کہ پہلی نماز کے لئے متوسطہ کے وظیفے اور بعد والی نمازوں کے لئے قلیلہ کے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۴۳۲ اگر مستحاضہ اپنے واجب وظیفے میں سے کوئی ایک کام بھی ترک کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۳۳ جس مستحاضہ نے نماز کے لئے وضو یا غسل کیا ہے احتیاط واجب کی بنا پر حالت اختیار میں اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن کی عبارت سے مس نہیں کر سکتی اور اضطرار کی صورت میں جائز ہے، لیکن احتیاط کی بنا پر وضو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۳۴ جس مستحاضہ نے اپنا واجب غسل انجام دیا ہے اس کے لئے مسجد میں جانا، مسجد میں ٹھہرنا، واجب سجدے والی آیت کی تلاوت کرنا اور اس کے شوہر کے لئے اس سے نزدیکی کرنا حلال ہے، اگرچہ اس نے نماز ادا کرنے کے لئے انجام دئے جانے والے دوسرے کام مثلاً روئی اور کپڑا تبدیل کرنے کا کام انجام نہ دیا ہو اور بنا بر اقویٰ یہ سارے کام غسل کے بغیر بھی جائز ہیں اگرچہ ترک کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۴۳۵ اگر مستحاضہ کثیرہ اور متوسطہ نماز کے وقت سے پہلے واجب سجدے والی آیت پڑھنا، مسجد جانا یا اس کا شوہر اس سے نزدیکی کرنا چاہے تو احتیاط مستحب ہے کہ وہ عورت غسل کرلے۔

مسئلہ ۴۳۶ مستحاضہ پر نماز آیات واجب ہے اور نماز آیات کے لئے بھی وہ تمام کام ضروری ہیں جو نماز یومیہ کے لئے گزر چکے ہیں اور احتیاط کی بنا پر مستحاضہ کثیرہ وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۴۳۷ جب بھی مستحاضہ پرنمازیومیہ کے اوقات میں نمازآیات واجب ہوجائے اوردونوں نمازوں کو بلافاصلہ پڑھنا چاہے تب بھی ضروری ہے کہ یومیہ اورآیات دونوں نمازوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ مستحاضہ کے وظائف پر عمل کرے۔

مسئلہ ۴۳۸ مستحاضہ کے لئے ضروری ہے کہ قضا نمازوں کی ادائیگی پاک ہونے تک موٴخرکردے اورقضاکے لئے وقت تنگ ہونےکی صورت میں ضروری ہے کہ ہرقضانماز کے لئے ادانمازکے واجبات بجالائے۔

مسئلہ ۴۳۹ اگرعورت جانتی ہوکہ اسے آنے والاخون زخم کاخون نہیں ہے اورشرعاً اس پر حیض ونفاس کا حکم بھی نہیں ہے توضروری ہے کہ استحاضہ کے احکام پر عمل کرے، بلکہ اگر شک ہوکہ خون استحاضہ ہے یادوسرے خونوں سے کوئی تو ان کی علامت نہ ہونےکی صورت میں احتیاط واجب کی بناپراستحاضہ کے کام انجام دے۔

حیض

حیض وہ خون ہے جو غالباً ہر مہینے چند دنوں کے لئے عورتوں کے رحم سے خارج ہوتا ہے ۔

عورت کوجب حیض کا خون آئے تو اسے حائض کہتے ہیں ۔

مسئلہ ۴۴۰ حیض کا خون عموماً گاڑھا وگرم ہوتا ہے اوراس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے ۔ یہ شدت اورتھوڑی سی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے ۔

مسئلہ ۴۴۱ ساٹھ برس پورے کرنے کے بعد عورت یائسہ ہو جاتی ہے ،چنانچہ اس کے بعد اسے جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے اوراحتیاط واجب یہ ہے کہ پچاس سال مکمل ہوجانے کے بعد سے ساٹھ سال کی عمرپوری ہونے تک یائسہ اورغیریائسہ دونوں کے احکام پرعمل کرے چاہے قریشی ہویا غیر قریشی، لہٰذا اس دوران اگر علاماتِ حیض کے ساتھ یا ایامِ عادت میں خون آئے تو احتیاط واجب کی بناپر ان کاموں کوترک کردے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ ۴۴۲ اگرکسی لڑکی کو نو سال کی عمرتک پہنچنے سے پہلے خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے ۔

مسئلہ ۴۴۳ حاملہ اوربچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آنا ممکن ہے اور حاملہ وغیر حاملہ کے درمیان احکامِ حیض میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ھاں، اگر حاملہ عورت اپنی عادت کے ایام شروع ہونے کے بیس روز بعد حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو احتیاط واجب کی بناپراس کے لئے ضروری ہے کہ حائضہ پرحرام کاموں کوترک کردے اورمستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ ۴۴۴ جس لڑکی کو معلوم نہ ہوکہ وہ نو سال کی ہوچکی ہے یا نہیں ، اگراسے ایسا خون آئے جس میں حیض کی علامات نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اوراگراس خون میں حیض کی علامات موجود ہوں تو وہ حیض ہے اورشرعاً اس کی عمرپورے نو سال ہوگئی ہے ۔

مسئلہ ۴۴۵ جس عورت کو شک ہو کہ یائسہ ہوگئی ہے یا نہیں، اگر وہ خون دیکھے اور نہ جانتی ہو کہ یہ حیض ہے یا نہیں تو اس کی ذمہ داری ہے کہ خود کو یائسہ نہ سمجھے۔

مسئلہ ۴۴۶ حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۴۴۷ حیض کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تین دن لگاتار آئے، لہٰذا اگر مثال کے طور پر کسی عورت کو دو دن خون آئے پھر ایک دن نہ آئے اور پھر ایک دن خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسری صورت جیسی صورتحال میں ان کاموں کو ترک کردے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۴۴۸ حیض کی ابتدا میں خون کا باہر آنا ضروری ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ پورے تین دن خون نکلتا رہے، بلکہ اگر شرم گاہ میں بھی خون موجود ہو تو کافی ہے۔ ھاں، خون کا رحم میں ہونا کافی نہیں ہے، البتہ اگر تین دنوں میں تھوڑے سے وقت کے لئے کوئی عورت پاک ہو بھی جائے جیسا کہ عورتوں کے درمیان معمول ہے تب بھی وہ حیض ہے۔

مسئلہ ۴۴۹ ضروری نہیں ہے کہ عورت پہلی اور چوتھی رات کو بھی خون دیکھے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری اور تیسری رات کو خون منقطع نہ ہو۔ پس اگر پہلے دن اذانِ صبح کے وقت سے تیسرے دن غروب آفتاب تک متواتر خون آتا رہے اور کسی وقت قطع نہ ہو تو بغیر کسی اشکال کے وہ حیض ہے۔ اسی طرح سے اگر پہلے دن دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت قطع ہو تو وہ بھی حیض ہے، لیکن اگر طلوعِ آفتاب سے شروع ہو کر تیسرے دن غروب تک رہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ان کاموں کو ترک کردے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ ۴۵۰ اگر کوئی عورت تین دن متواتر علامات حیض کے ساتہ یا عادت کے ایام میں خون دیکھے اور پاک ہوجائے، چنانچہ اگر وہ دوبارہ علاماتِ حیض کے ساتہ یا عادت کے ایام میں خون دیکھے تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے اور جن دنوں میں وہ پاک ہو، ان تمام دنوں کو ملاکر اگر دس دنوں سے زیادہ نہ ہوں تو جن دنوں میں وہ پاک تھی، وہ بھی حیض ہے۔

مسئلہ ۴۵۱ اگر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ خون پھوڑے یا زخم کا ہے یا حیض کا، تو اگر خون میں علامات حیض موجود ہوں یا ایام عادت ہوں تو ضروری ہے کہ اسے حیض قرار دے۔ اس صورت کے علاوہ اگر جانتی ہو کہ سابقہ حالت طہارت تھی یا سابقہ حالت کو نہ جانتی ہو تو اپنے آپ کو پاک سمجھے اور اگر جانتی ہو کہ سابقہ حالت حیض تھی تو جہاں تک سابقہ حالت کے تمام خون اور مشکوک خون کا شرعاً حیض ہونا ممکن ہو، اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۵۲ اگر کوئی عورت خون دیکھے جسے تین دن نہ گزرے ہوں اور جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو کہ زخم کا خون ہے یا حیض کا اور ایامِ عادت میں نہ ہو اور اس میں صفات حیض نہ ہوں، تو اگر سابقہ حالت حیض ہو جیسا کہ سابقہ مسئلے میں بیان ہوچکا، تو ضروری ہے کہ اسے حیض قرار دے ورنہ ضروری ہے کہ اپنی عبادات کو بجالائے۔

مسئلہ ۴۵۳ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے شک ہو کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ، تو اس میں حیض کی شرائط موجود ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۵۴ اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حیض ہے یا بکارت کا خون، تو ضروری ہے کہ یا اپنے بارے میں تحقیق کرے یعنی روئی کی کچھ مقدار شرمگاہ میں رکھے اور تھوڑی دیر انتظار کرے پھر روئی باہر نکالے، پس اگر خون روئی کے اطراف میں لگا ہو تو خون بکارت ہے اور اگر خون ساری روئی تک پہنچ چکا ہو تو حیض ہے اور یا احتیاط کرتے ہوئے ان کاموں کو بھی ترک کرے جو حائضہ پر حرام ہیں اور ان اعمال کو بھی انجام دے جو پاک عورت پر واجب ہیں۔

مسئلہ ۴۵۵ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم خون آئے اور پاک ہو جائے اور پھر تین دن تک ایام عادت یا علاماتِ حیض کے ساتھ آئے تو دوسرا خون حیض ہے اور پہلا خون اگرچہ ایام عادت میں ہو حیض نہیں ہے۔

حائضہ کے احکام

مسئلہ ۴۵۶ حائضہ پر چند چیزیں حرام ہیں:

اوّل: نماز جیسی عبادات جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم کرنا پڑتا ہے۔ ان عبادات کے حرام ہونے سے مراد یہ ہے کہ انہیں حکمِ خدا کی بجاآوری اور مطلوبیتِ شرعی کے قصد سے انجام دینا جائز نہیں ہے۔ لیکن نماز میت جیسی عبادات جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم ضروری نہیں ہے، انہیں انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوم: احکامِ جنابت میں مذکورہ تمام چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں۔

سوم: فرج میں جماع جو کہ مرد و عورت دونوں پر حرام ہے چاہے ختنہ گاہ کی مقدار سے بھی کم دخول ہو اور منی بھی نہ نکلے اور احتیاط واجب کی بنا پر حائضہ کے ساتھ پشت کی جانب سے بھی وطی کرنے میں اجتناب کرے۔ہاں، حائضہ سے نزدیکی کے علاوہ بوسہ دینے اور چھیڑ چھاڑ جیسی لذت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۷ جماع کرنا ان ایام میں بھی حرام ہے جب عورت کا حیض قطعی نہ ہو لیکن اس پر شرعاً خون کو حیض سمجھنا ضروری ہو، لہٰذا جو عورت دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور آئندہ آنے والے حکم کی بنا پر ان میں سے اپنی رشتہ دار خواتین کے حیض کی عادت والے ایام کو حیض قرار دینا ضروری ہو تو ان ایام میں اس کا شوہر اس سے نزدیکی نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۵۸ اگر مرد بیوی سے حالت حیض میں نزدیکی کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ایام حیض کے پہلے حصے میں اٹھ ارہ، دوسرے حصّے میں نو اور تیسرے حصے میں ساڑے چار چنے کے برابر سکہ دار سونا بطور کفارہ ادا کرے۔ مثلاً جس عورت کو چھ دن حیض آتا ہو اگر اس کا شوہر پہلی اور دوسری رات یا دن میں اس سے جماع کرے تو اٹھ ارہ چنے کے برابر سونا، تیسری اور چوتھی رات یا دن میں نَو چنے اور پانچویں اور چھٹی رات یا دن میں نزدیکی کرے تو ساڑھے چار چنے کے برابر سونا دے اور عورت پر کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۹ احتیاط مستحب کی بنا پر حائضہ کے ساتھ پشت کی جانب سے نزدیکی کرنے کا کفارہ سابقہ مسئلے کے مطابق ادا کرے۔

مسئلہ ۴۶۰ اگر سکہ دار سونا نہ ہو تو اس کی قیمت ادا کرے اور اگر اس کی قیمت میں، جماع کرتے وقت اور فقیر کو ادا کرتے وقت اختلاف ہو تو فقیر کو ادا کرتے وقت کی قیمت حساب کرے۔

مسئلہ ۴۶۱ اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ایام حیض کے پہلے، دوسرے اور تیسرے ہر حصے میں جماع کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ہر حصّے کا کفارہ دے جو مجموعاً ساڑھے اکتیس چنے ہیں۔

مسئلہ ۴۶۲ اگر حائضہ سے متعدد بار نزدیکی کرے تو احتیاط مستحب ہے کہ ہر جماع کے لئے علیحدہ کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۳ اگر مرد نزدیکی کے دوران مطلع ہو جائے کہ بیوی حائضہ ہوگئی ہے تو ضروری ہے کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے اور اگر جدا نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۴ اگر مرد حائضہ عورت سے زنا کرے یا نامحرم حائضہ کو بیوی سمجھ کر اس کے ساتھ جماع کرے تو احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ دے۔

مسئلہ ۴۶۵ جو شخص کفارہ دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو احتیاط مستحب کی بنا پر ایک فقیر کو صدقہ دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو استغفار کرے۔

مسئلہ ۴۶۶ اگر کوئی شخص جاہل قاصر ہونے کی وجہ سے یا بھول کر اپنی بیوی سے حالت حیض میں نزدیکی کرے تو کفارہ نہیں ہے، لیکن جاہل مقصر میں محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۴۶۷ اگر بیوی کو حائضہ سمجھتے ہوئے اس سے نزدیکی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ حائضہ نہیں تھی تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۶۸ اگر عورت کو حالت حیض میں طلاق دے تو جیسا کہ طلاق کے احکام میں بتایا جائے گا، ایسی طلاق باطل ہے۔

مسئلہ ۴۶۹ گر عورت خود کے بارے میں حائضہ ہونے یا پاک ہونے کی خبر دے تو قبول کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۷۰ اگر عورت نماز پڑھتے ہوئے حائضہ ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۴۷۱ اگر عورت نماز پڑھتے ہوئے شک کرے کہ حائضہ ہوئی یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے ، لیکن اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ نماز کے دوران حائضہ ہوگئی تھی تو اس حالت میں پڑھی ہوئی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۴۷۲ خون حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر نماز اور دوسری عبادتیں جن کے لئے وضو، غسل یا تیمم ضروری ہوتا ہے، انجام دینا چاہے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۴۷۳ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگرچہ غسل نہ کیا ہو، عورت کو طلاق دینا صحیح ہے اور اس وقت اس کا شوہر اس سے جماع بھی کرسکتا ہے، لیکن جماع میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے شرمگاہ دھونے کے بعد ہو اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل سے پہلے، خصوصاً جب شدید خواہش نہ ہو، مجامعت نہ کرے۔ ہاں، مسجد میں ٹھ ہرنے اور قرآن کے حروف کو مس کرنے جیسے کام جو حائضہ پر حرام تھے، جب تک غسل نہ کرے حلال نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۴۷۴ اگر اتنا پانی نہ ہو جس سے وضو اور غسل دونوں کئے جا سکیں لیکن صرف غسل کرنے کے لئے کافی ہو تو غسل کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضو کے بدلے تیمم کرے اور اگر صرف وضو کرنے کے لئے پانی ہو اور غسل کے لئے نہ ہو تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور غسل کے بدلے تیمم کرے اور اگر وضو اور غسل دونوں کے لئے پانی نہ ہو تو غسل اور وضو کے بدلے ایک ایک تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۷۵ عورت نے جو نمازیں حالت حیض میں ترک کی ہیں ان کی قضا نہیں ہے اور نماز آیات کا حکم مسئلہ نمبر "۱۵۱۴" میں آئے گا، جب کہ رمضان کے روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے ۔ ہاں، معین نذر والے روزے یعنی نذر کی ہو کہ مثلاً فلاں دن روزہ رکھوں گی اور اسی دن حائضہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا کرے۔

مسئلہ ۴۷۶ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد عورت جانتی ہو کہ اگر دیر کی تو حائضہ ہو جائے گی تو ضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے اور اگر احتمال ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۴۷۷ اگر عورت اوّل وقت میں نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اتنا وقت گذر جائے کہ وہ اپنے حال کے اعتبار سے ایک شرائط رکھنے والی اور مبطلات سے محفوظ نماز انجام دے سکتی ہو اور حائضہ ہو جائے تو اس نماز کی قضا واجب ہے ۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت بھی ہے جب وقت اتنا گذرا ہو کہ صرف حدث سے طہارت، چاہے تیمم کے ذریعے ہی سہی، کے ساتھ نماز ادا کر سکتی ہو، جب کہ اس کے لئے نماز کی باقی شرائط مثلاً ستر پوشی یا خبث سے طہارت کا انتظام کرنا ممکن نہ ہو۔

مسئلہ ۴۷۸ اگر عورت نماز کے آخر وقت میں خون سے پاک ہو جائے اور ابھی اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کر کے ایک یا ایک سے زیادہ رکعت نماز پڑھی جا سکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۴۷۹ اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کے پاس نماز کے وقت میں غسل کرنے کی گنجائش نہ ہو، لیکن تیمم کرکے وقت نماز میں نماز پڑھ سکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھے اور نہ پڑھنے کی صورت میں اس پر قضا نہیں ہے ۔ البتہ اگر کسی اور وجہ سے اس کی شرعی ذمہ داری تیمم ہو مثلاً اس کے لئے پانی مضر ہو تو واجب ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھے اور نہ پڑھنے کی صورت میں قضا واجب ہے ۔

مسئلہ ۴۸۰ اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت شک کرے کہ نماز کے لئے وقت ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۴۸۱ اگر اس خیال سے کہ نماز کے مقدمات فراہم کرکے ایک رکعت نماز کے لئے بھی وقت نہیں ہے ، نماز نہ پڑھے، پھر بعد میں معلوم ہو کہ وقت تھا تو اس نماز کی قضا کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۴۸۲ مستحب ہے کہ حائضہ، نماز کے وقت میں خود کو خون سے پاک کرے، روئی اور کپڑے کو تبدیل کرے، وضو کرے اور اگر وضو نہ کر سکتی ہو تو تیمم کرکے کسی پاک جگہ رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور نماز کی مقدار میں ذکر، تسبیح تہلیل اور حمد الٰہی میں مشغول ہو۔

مسئلہ ۴۸۳ حائضہ کے لئے مہندی اور اس جیسی چیز سے خضاب کرنا اور بدن کے کسی حصے کو قرآن کے الفاظ کے درمیانی حصّوں سے مس کرنا مکروہ ہے ۔ ھاں، قرآن ساتھ رکھنے اور پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

حائضہ عورتوں کی اقسام

مسئلہ ۴۸۴ حائضہ عورتوں کی چھ قسمیں ہیں :

(اوّل) وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ وقت معین پر خون دیکھے اور اس کے ایام حیض کی تعداد بھی دونوں مہینوں میں مساوی ہو مثلاً مسلسل دو ماہ مہینے کی پہلی سے ساتویں تک خون دیکھے ۔

(دوم) وقتیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ تک وقت معین پر خون دیکھے لیکن دونوں مہینوں میں اس کے ایام حیض کی تعداد برابر نہ ہو مثلاً مسلسل دو ماہ پہلی سے خون دیکھے لیکن پہلے مہینے ساتویں اور دوسرے مہینے آٹھ ویں تاریخ کو خون سے پاک ہو۔

(سوم) عددیہ عادت والی عورت: یہ وہ عورت ہے جس کے ایام حیض کی تعداد مسلسل دو ماہ ایک دوسرے کے برابر ہو لیکن ان دونوںمہینوں میں خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو مثلاً پہلے مہینے پہلی سے پانچویں تک اور دوسرے مہینے بارہ سے سترہ تاریخ تک خون دیکھے ۔

اورایک مہینے میں دو مرتبہ مساوی ایام میں خون دیکھنے سے عادت طے ہونا محل اشکال ہے ، مثلاً مہینے کی ابتدا میں پانچ روز اور دس یا زیادہ دنوں بعد دوبارہ پانچ روز خون دیکھے ۔

(چہارم) مضطربہ: یہ وہ عورت ہے جس نے چند ماہ خون دیکھا ہو لیکن اس کی عادت ہی معین نہ ہوئی ہو یا پرانی عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت طے نہ ہوئی ہو ۔

(پنجم) بتدئہ: یہ وہ عورت ہے جس نے پہلی مرتبہ خون دیکھا ہو۔

(ششم)ناسیہ: یہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت بھول گئی ہو ان میں سے ہر ایک کے مخصوص احکام ہیں جو آئندہ مسائل میں بیان ہوں گے۔

۱ ۔وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت مسئلہ ۴۸۵ وقتیہ و عددیہ عادت والی خواتین کی دو اقسام ہیں :

(اوّل) وہ عورت جو مسلسل دو ماہ وقت معین پر حیض دیکھے اور وقت معین پر پاک ہو جائے مثلاً مسلسل دو ماہ پہلی سے خون دیکھے اور ساتویں کو پاک ہو جائے۔ لہذا اس عورت کی عادت مہینے کی پہلی سے ساتویں تک ہے ۔

(دوم) وہ عورت جو دو ماہ مسلسل وقت معین پر حیض دیکھے اور تین یا اس سے زیادہ دن گزرنے کے بعد ایک دن یا زیادہ ایام پاک رہے اور پھر دوبارہ حیض دیکھے لیکن خون والے اور درمیانی پاکی والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں خون والے اور درمیانی پاکی کے ایام کا مجموعہ برابر ہو۔ لہذا اس کی عادت ان تمام ایام کی ہے کہ جن میں خون دیکھا اور جن میں پاک رہی ہے ، البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں مہینوں میں درمیانی پاکی کے ایام مساوی ہوں، مثلا اگرپہلے مہینے پہلی سے تیسری تاریخ تک خون دیکھے اور پھر تین دن پاک گزرنے کے بعد دوبارہ تین دن خون دیکھے اور دوسرے مہینے تین دن خون دیکھنے کے بعد تین دن سے کم یا زیادہ پاک رہے اور دوبارہ خون دیکھے اور مجموعہ نو دن ہو تو اس صورت میں پورے نو دن حیض ہیں اور اس عورت کی عادت نو دن ہے ۔

مسئلہ ۴۸۶ وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت کے ایام میں یا عادت سے اتنا پہلے خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے تو اگرچہ اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تب بھی ضروری ہے کہ حائضہ کے سلسلے میں مذکورہ احکام پر عمل کرے۔ هاں، اگر بعد میں معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا مثلاً تین دن پورے ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو ضروری ہے کہ جن عبادتوں کو ترک کیا تھا ان کی قضا کرے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ایام عادت کی ابتدا میں تاخیر سے خون دیکھے لیکن عادت سے باہر نہ ہو، البتہ اگر ایام عادت کے تمام ہونے کے بعد خون دیکھے اور اس میں حیض کی کوئی علامت نہ ہو تو اگر ایام عادت کے ختم ہونے کے دو یا زیادہ دنوں کے بعد ہو تو حیض نہیں ہے اور اگر دو دن سے کم مدت ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

مسئلہ ۴۸۷ وقتیہ اور عددیہ عادت والی عورت اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ ساتھ عادت سے پہلے والے ایام میں حیض کی علامات کے ساتھ یا اس طرح خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت پہلے آگئی ہے اور عادت کے بعد کے ایام میں بھی حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے اور یہ سب مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر زیادہ ہو تو فقط عادت والا خون حیض ہے اور اس سے پہلے اور بعد والا استحاضہ ہے۔ لہٰذا عادت سے پہلے اور بعد والے ایام میں ترک کی ہوئی عبادات کی قضا ضروری ہے۔

اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ عادت سے پہلے والے ایام میں حیض کی علامات کے ساتھ یا اس طرح کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت پہلے آگئی ہے، خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو فقط عادت کے ایام حیض ہیں اور عادت سے پہلے والا خون استحاضہ ہے۔ لہٰذا ان ایام میں ترک کی ہوئی عبادات کی قضا ضروری ہے
۔

اگر عادت کے تمام ایام کے ساتھ ساتھ عادت کے بعد بھی حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر عادت کے بعد والے ایام میں تروک حائض اور افعال استحاضہ میں جمع کرے، البتہ اگر مجموعہ دس دن سے زیادہ ہو جائے تو عادت والے ایام حیض اور باقی استحاضہ ہیں۔

مسئلہ ۴۸۸ وقتیہ اور عددیہ عادت والی عورت اگر عادت کے کچھ دن اور عادت سے اتنا پہلے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا عادت سے پہلے حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو عادت کے ایام میں آئے ہوئے خون کے ساتھ عادت سے پہلے والے جن ایام کا مجموعہ اس کی عادت کے برابر ہو وہ حیض ہے بشرطیکہ عادت سے پہلے والے خون کے بارے میں عرفاً کہا جاتا ہو کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا اس میں حیض کی علامات ہوں اور ان سے پہلے والے ایام کو استحاضہ شمار کرے۔

اور اگر عادت کے کچھ دن اور اس کے بعد چند دن خون دیکھے جو مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ نہ ہو اور عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات بھی موجود ہوں تو سب کا سب حیض ہے اور اگر عادت کے بعد والے خون میں حیض کی علامات موجود نہ ہوں، تو عادت اور اس کے بعد والے جتنے ایام مل کر عادت کے دنوں کی تعداد بنتی ہو ان کو حیض قرار دے اور اس کے بعد دسویں دن تک احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔ ہاں، اگر سب مل کر دس دن سے زیادہ ہو تو عادت کی مقدار کے ایام کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۴۸۹ جو عورت عادت والی ہو، اگر تین دن یا اس زیادہ خون دیکھنے کے بعد پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور دونوں خونوں کے درمیان دس دن سے کم فاصلہ ہو اور خون دیکھنے والے ایام کے ساتھ درمیان میں پاک رہنے والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ ہو مثلاً پانچ دن خون دیکھے پھر پانچ دن پاک رہے اور دوبارہ پانچ دن خون دیکھے تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱) پہلی مرتبہ دیکھا ہوا سارا خون عادت کے ایام میں ہو اور پاک ہونے کے بعد جو دوسرا خون دیکھا ہو وہ عادت کے دنوں میں نہ ہو، اس صورت میں پہلے والے سارے خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔ یہی حکم ہے جب پہلے خون کی کچھ مقدار عادت میں اور کچھ مقدار عادت سے پہلے دیکھے بشرطیکہ خون عادت سے اتنا پہلے دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا حیض کی علامات کے ساتھ ہو، چاہے عادت سے پہلے ہو یا عادت کے بعد ہو۔

۲) پہلا خون عادت کے ایام میں نہ ہو اور دوسرے خون میں سے سارا یا کچھ خون پہلی صورت میں مذکورہ طریقے کے مطابق عادت کے دنوں میں ہو تو ضروری ہے کہ دوسری مرتبہ کے سارے خون کو حیض اور پہلے خون کو استحاضہ قرار دے۔

۳) پہلے اور دوسرے خون میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار عادت کے ایام میں ہو اور پہلی مرتبہ کا جو خون عادت کے ایام میں ہو وہ تین دن سے کم نہ ہو تو اس صورت میں یہ مقدار درمیانی پاکی اور دوسری مرتبہ کے عادت میں آئے ہوئے خون کے ساتھ اگر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو حیض ہے، جب کہ پہلے خون میں سے عادت سے پہلے والا اور دوسرے میں سے عادت کے بعد والا خون استحاضہ ہے مثلاً اگر اس کی عادت مہینے کی تیسری سے دسویں تک ہو تو جب مہینے کی پہلی سے چھٹی تک خون دیکھے پھر دو دن پاک رہے اس کے بعد پندرہویں تک خون دیکھے تو تین سے دس تک حیض ہے اور پہلے، دوسرے اور گیارہ سے پندرہ تک استحاضہ ہے۔

۴) پہلے اور دوسرے خون میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار عادت میں ہو لیکن پہلی مرتبہ کا جو خون عادت میں ہو تین دن سے کم ہو تو ضروری ہے کہ دونوں خونوں کے دوران تروک حائض اور اعمال استحاضہ میں جمع کرے اور درمیانی پاکی کے دوران تروک حائض اور افعال طاہرہ میں جمع کرے۔

مسئلہ ۴۹۰ وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر عادت میں خون نہ دیکھے اور عادت کے علاوہ کسی اور وقت اپنے حیض کے ایام کی مقدار میں خون دیکھے تو حیض کی علامات موجود ہونے کی صورت میں اس خون کو حیض قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۱ وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت میں خون دیکھے جو تین دن سے کم نہ ہو لیکن اس خون کے ایام کی مقدار عادت کے ایام سے کم ہو یا زیادہ ہو اور پاک ہونے کے بعد دوبارہ عادت کے ایام کے برابر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو اگر ان دونوں خون اور درمیان کی پاکی کے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب کو حیض قرار دے اور زیادہ ہونے کی صورت میں عادت میں دیکھے ہوئے خون کو حیض اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۲ وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو جو خون عادت کے ایام میں دیکھا ہو وہ حیض ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور جو خون عادت کے ایام کے بعد دیکھا ہے استحاضہ ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات ہوں مثلاً جس عورت کی عادت مہینے کی پہلی سے ساتویں تک ہو، اگر پہلی سے بارہویں تک خون دیکھے تو پہلے سات دن حیض ہیں اور بعد والے پانچ دن استحاضہ ہیں۔

۲۔ وقتیہ عادت والی عورت

مسئلہ ۴۹۳ وقتیہ عادت والی عورتوں کی دو قسمیں ہیں:

(اوّل) ایسی عورت ہے جو دو ماہ مسلسل وقت معین پر خون دیکھے اور چند دنوں کے بعد پاک ہو جائے لیکن خون دیکھنے کے دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں مساوی نہ ہو، مثلاً دو ماہ مسلسل پہلی تاریخ سے خون حیض دیکھے لیکن پہلے مہینے ساتویں اور دوسرے مہینے آٹھ ویں تاریخ کو خون سے پاک ہو، لہٰذا اس عورت کے لئے ضروری ہے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے حیض کی عادت کا پہلا دن قرار دے۔

(دوم) ایسی عورت ہے جو مسلسل دو ماہ وقت معین سے تین یا زیادہ دن خون دیکھنے کے بعد پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور خون والے تمام ایام اور درمیانی پاکی کے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو لیکن دوسرے مہینے میں پہلے کے مقابلے میں کم یا زیادہ ہو مثلاً پہلے مہینے آٹھ دن اور دوسرے مہینے نو دن ہو۔ ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ مہینے کے پہلے دن کو حیض کا پہلا دن قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۴ وقتیہ عادت والی عورت اگر اپنی عادت کے وقت یا اس سے اتنا پہلے خون دیکھے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت جلدی آگئی ہے یا ابتدا عادت میں اتنی تاخیر ہو کہ عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت میں تاخیر ہوگئی ہے تو اگرچہ اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تب بھی ضروری ہے کہ حائضہ کے احکام پر عمل کرے۔ ھاں، اگر بعد میں مثلاً تین دن سے پہلے پاک ہونے کی وجہ سے معلوم ہو جائے کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ ترک کی ہوئی عبادات کی قضا کرے۔

مسئلہ ۴۹۵ وقتیہ عادت والی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور حیض کی نشانیوں کے ذریعے حیض کو پہچان نہ سکتی ہو تو ضروری ہے کہ اپنی رشتہ دار خواتین، چاہے پدری ہوں یا مادری اور چاہے زندہ ہوں یا مرچکی ہوں، کے ایامِ عادت کی مقدار کو اپنا حیض قرار دے اور اگر ان کی عادت چھ یا سات دن نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی عادت اور چھ یا سات دن کے درمیان کی مدت میں حیض اور استحاضہ دونوں کے احکام پر عمل کرے۔ ھاں، رشتہ دار خواتین کے حیض کی عادت کو اپنی عادت صرف اسی صورت میں قرار دے سکتی ہے جب ان سب کے ایام حیض کی تعداد مساوی ہو۔ لہذا، اگر ان کے ایام حیض کی مقدار مساوی نہ ہو مثلاً بعض کی عادت پانچ دن اور دوسروں کی عادت سات دن ہو تو ان کی عادت کو اپنے لئے حیض قرار نہیں دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۴۹۶ جس وقتیہ عادت والی عورت نے اپنی رشتہ دار خواتین کی عادت کو اپنا حیض قرار دیا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو دن ہر ماہ اس کی عادت کا پہلا دن ہو اس دن کو حیض کا پہلا دن قرار دے۔ مثلاً جو عورت ہر ماہ پہلی تاریخ کو خون دیکھتی ہو اور کبھی سات اور کبھی آٹھ تاریخ کو پاک ہوتی ہو اگر کسی مہینے بارہ دن خون دیکھے اور اس کی رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن ہو تو ضروری ہے کہ مہینے کے ابتدائی سات دنوں کو حیض اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۴۹۷ جس عورت کو اپنی عادت رشتہ دار خواتین کی عادت کے مطابق قرار دینی ہے اگر اس کی رشتہ دار خواتین نہ ہوں یا ان کی عادت آپس میں مساوی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ہر مہینے خون دیکھنے کے دن سے چھ یا سات دن تک حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۳۔عددیہ عادت والی عورت

مسئلہ ۴۹۸ عددیہ عادت والی خواتین کی دو قسمیں ہیں:

(اوّل) وہ عورت ہے جس کے خون دیکھنے کے ایام کی تعداد مسلسل دو ماہ تک مساوی ہو لیکن خون دیکھنے کا وقت ایک نہ ہو تو اس صورت میں جن ایام میں خون دیکھا ہو وہ اس کی عادت ہیں۔

مثلاً پہلے مہینے پہلی سے پانچویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے گیارہویں سے پندرہویں تک خون دیکھے تو اس کی عادت پانچ روز ہوگی۔

(دوم) وہ عورت ہے جو مسلسل دو ماہ تک تین یا زیادہ دن خون دیکھے اور ایک یا زیادہ روز پاک رہے اور دوبارہ خون دیکھے اور پہلے مہینے خون دیکھنے کا وقت دوسرے مہینے سے فرق رکھتا ہو تو اگر جن ایام میں خون دیکھا ہے ان کے ساتھ درمیانی پاکی کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو اور ان کے ایام بھی دونوں مہینوں میں برابر ہوں تو جن دنوں میں خون دیکھا ہو اور جن دنوں میں پاک رہی ہو سب کو اپنے حیض کی عادت قرار دے۔ البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ درمیانی پاکی کے ایام دونوں مہینوں میں برابر ہوں مثلاً اگر پہلے مہینے پہلی سے تیسری تاریخ تک خون دیکھنے کے بعد دو روز پاک رہے پھر دوبارہ تین دن خون دیکھے اور دوسرے ماہ گیارہویں سے تیرہویں تک خون دیکھے اور دو دن یا اس سے زیادہ یا کم روز پاک رہے اور دوبارہ خون دیکھے اور مجموعہ آٹھ روز ہو تو اس کی عادت آٹھ روز ہے۔

اسی طرح مثلاً اگر ایک ماہ میں آٹھ روز خون دیکھے اور دوسرے ماہ چار دن خون دیکھے اور پاک ہو جائے اور دوبارہ خون دیکھے اور خون اور درمیانی پاکی والے ایام کا مجموعہ آٹھ روز ہو تو اس کی عادت آٹھ روز ہوگی۔

مسئلہ ۴۹۹ عددیہ عادت والی عورت اگر حیض کی نشانیوں کے ساتھ اپنی عادت کے عدد سے کم یا زیادہ دن خون دیکھے جو دس دن سے زیادہ نہ ہو تو ان سب کو حیض قرار دے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اگر دیکھا ہوا تمام خون حیض کی علامات کے ساتھ ہو تو ضروری ہے کہ خون دیکھنے کی ابتدا سے اپنی حیض کی عادت کے عدد کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر دیکھا ہوا سارا خون ایک جیسا نہ ہو بلکہ چند روز خون حیض کی علامات کے ساتھ ہو اور چند روز استحاضہ کی علامات کے ساتھ تو اگر حیض کی نشانیوں والے خون کا عدد اس کی عادت کے برابر ہو تو ضروری ہے کہ اس کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگر حیض کی علامات والا خون عادت کے عدد سے زیادہ ہو تو فقط عادت کی مقدار کو حیض قرار دے اور اس سے زیادہ جس میں حیض کی علامات ہوں اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

اور اگر حیض کی نشانیوں والا خون تین دن سے کم نہ ہو لیکن اس کی عادت کے ایام سے کم ہو تو ضروری ہے کہ ان ایام کو حیض قرار دے اور اس کے بعد عادت کے عدد تک احتیاط واجب کی بنا پر تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔

۴۔ مضطربہ

مسئلہ ۵۰۰ مضطربہ یعنی وہ عورت جس نے چند ماہ خون دیکھا ہو اور اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت طے نہ ہوئی ہو۔ مضطربہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور اگر تمام خون حیض کی علامات کے ساتھ ہو تو اگر اس کی رشتہ دار عورتوں کی عادت چھ یا سات دن ہو تو ان ایام کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

اور اگر کم ہو مثلاً پانچ روز ہو تو ان کو حیض قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر ان کی عادت اور چھ یا سات روز کے درمیان فرق میں جو کہ ایک یا دو دن ہیں جو کام حائض پر حرام ہیں ترک کرے اور استحاضہ کے کام انجام دے۔

اور اگر اس کی رشتہ دار خواتین کی عادت سات دن سے زیادہ ہو مثلاً نو دن ہو تو چھ یا سات دنوں کو حیض قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر چھ یا سات اور ان کی عادت کے درمیان فرق میں جو کہ دو یا تین دن ہیں حائض پر حرام کاموں کو ترک کرے اور استحاضہ والے کام انجام دے۔

مسئلہ ۵۰۱ مضطربہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے جن میں چند دن حیض کی علامات اور چند دن استحاضہ کی علامات موجود ہوں تو اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ سب خون حیض ہے۔ ہاں، اگر حیض کی علامات والے سارے خون کو حیض قرار نہ دیا جاسکتا ہو مثلاً پانچ دن حیض کی نشانیوں کے ساتھ، پھر پانچ دن استحاضہ کی نشانیوں کے ساتھ اور پھر دوبارہ پانچ دن حیض کی نشانیوں کے ساتھ خون دیکھے، تو اس صورت میں اگر کیفیت یہ ہو کہ حیض کی نشانیوں والے دونوں خون کو حیض قرار دینا ممکن ہو، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو، تو ضروری ہے کہ ان دونوں خون میں احتیاط کرتے ہوئے تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے اور درمیان میں جو خون حیض کی علامات کے ساتھ نہیں ہے اسے استحاضہ قرار دے اور اگر ان میں سے فقط ایک کو حیض قرار دینا ممکن ہو تو پھر اسی کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۵۔ مبتدئہ

مسئلہ ۵۰۲ مبتدئہ یعنی وہ عورت جس نے پہلی بار خون دیکھا ہو۔ ایسی عورت اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور سارا خون حیض کی علامات کے ساتھ ہو تو ضروری ہے کہ اپنی رشتہ دار خواتین کی عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اگر اس کی کوئی رشتہ دار خاتون نہ ہو یا ان کی عادت مختلف ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر تین دن کو حیض قرار دے اور پہلے مہینے دس دن تک اور بعد والے مہینوں میں چھ یا سات دن تک تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔

مسئلہ ۵۰۳ مبتدئہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے اور ان میں سے چند دن حیض کی علامات کے ساتھ اور باقی چند دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو تو اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے، لیکن اگر حیض کی علامات والا خون ختم ہونے کے بعد درمیان میں دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے مثلاً پانچ دن سیاہ خون، نو دن زرد خون اور دوبارہ پانچ دن سیاہ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ درمیان والے خون کو استحاضہ قرار دے اور پہلے اور آخری خون میں احتیاط کرتے ہوئے تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔

مسئلہ ۵۰۴ بتدئہ اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے کہ جس میں چند دن حیض کی نشانیاں اور باقی روز استحاضہ کی علامات ہوں اور حیض کی نشانیوں والا خون تین دن سے کم ہو تو تمام خون کو استحاضہ قرار دے۔

۶۔ ناسیہ

مسئلہ ۵۰۵ ناسیہ کی تین اقسام ہیں:

۱) صرف عددیہ عادت والی عورت تھی اور عدد بھول گئی۔ اس صورت میں اگر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے جو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جس مقدار کے بارے میں عادت ہونے کا احتمال ہو ضروری ہے کہ اسے حیض قرار دے اور اگر یہ مقدار چھ دن سے کم یا سات دن سے زیادہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر حیض کی احتمالی مقدار اور چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے، ان کے درمیانی ایام میں تروک حائض اور افعال مستحاضہ میں جمع کرے۔

۲) صرف وقتیہ عادت والی عورت تھی اور وقت بھول گئی۔ تو اس صورت میں اگر حیض کی علامات والا خون دیکھے جو تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب خون حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اگر اتنا معلوم ہو کہ ان میں سے بعض اس کی عادت کے ایام ہی تھے تو ضروری ہے کہ تمام خون کے دوران تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے اگرچہ سب یا بعض خون میں حیض کی علامات نہ ہوں۔یہی حکم اس وقت ہے جب معلوم نہ ہو لیکن احتمال ہو کہ یہ خون ایامِ عادت میں آیا ہے

۔

اور اگر ایامِ عادت میں آنے کا احتمال بھی نہ ہو اور بعض میں حیض اور بعض میں استحاضہ کی علامات ہوں تو جس میں حیض کی علامات ہوں اگر وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس سب کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور جب تمام خون میں حیض کی علامات ہوں اور وہ دس دن سے زیادہ ہو تو چھ یا سات روز تک حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۳) وقتیہ و عددیہ عادت والی عورت تھی۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

۱) فقط وقت بھول گئی تو اس کا وظیفہ وھی ہے جو دوسری قسم میں گزرا، سوائے یہ کہ خون علامات حیض کے ساتھ ہو اور جانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نہیں آیا اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اگر اس کی عادت چھ یا سات روز ہو تو اس کو حیض قرار دے اور اگر اس سے کم ہو یا زیادہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی عادت اور چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے، کے درمیانی ایام میں تروکِ حائض اور اعمالِ ستحاضہ میں جمع کرے اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

۲) فقط عدد بھول گئی ہو تو اس صورت میں وہ خون جو وقت میں دیکھا ہو اس سے اتنی مقدار میں جس کے بارے میں یقین ہو کہ عادت سے کم نہیں ہے وہ حیض ہے اگرچہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس کے بعد کے ایام میں اگر حیض کی نشانیوں کے ساتھ ہو اور پہلے والے خون کے ساتھ مل کر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سارا کا سارا حیض ہے ، لیکن پہلے والے خون کے ساتھ مل کر دس دن سے زیادہ ہونے کی صورت میں جس مقدار کے بارے میں عادت ہونے کا احتمال ہو اگرچھ

دن سے کم ہو تو اس مقدار کو حیض اورچھ یا سات میں سے جو اختیار کرے اس مقدار تک تروکِ حائض اور اعمالِ مستحاضہ میں جمع کرے اور اگر سات دن سے زیادہ ہو توچہ یا سات روز میں سے جسے اختیار کرے اس مقدار تک حیض اور اختیار کئے ہوئے عدد سے لے کر دس دن گزرنے سے پہلے تک اسی احتیاط کا خیال رکھے۔

۳) وقت اور عدد دونوں بھول گئی ہو۔ اس صورت میں اگر خون علامات کے ساتھ ہو اور تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو تو سب حیض ہے ، لیکن اگر دس دن سے زیادہ ہو اور جانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نہیں آیا ہے تو جس مقدار کے عادت ہونے کا احتمال ہو وہ اگرچھ یا سات دن ہو تو اس کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور اگرچھ دن سے کم ہو تو اس کو حیض اور چھ یا سات میں سے جسے اختیار کرے اس دن تک احتیاط واجب ہے کہ حائض اور مستحاضہ کے وظائف کا خیال رکھے اور اگر سات دن سے زیادہ ہو تو چھ یا سات میں سے جو اختیار کرے اس دن تک حیض اور اختیار کئے ہوئے عدد سے دس دن گزرنے تک اسی احتیاط کا خیال رکھے۔

اور اگر خون کی صفات مختلف ہوں یعنی بعض میں حیض کی صفات اور بعض میں استحاضہ کی صفات ہوں تو حیض کی صفات والا خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہونے کی صورت میں حیض ہے اور استحاضہ کی صفات والے خون کے بارے میں اگر جانتی ہو کہ اس کی عادت کے ایام میں نہیں آیا تو استحاضہ ہے اور اگر ایامِ حیض میں آنے کا احتمال ہو تو ضروری ہے کہ حیض اور استحاضہ کے وظائف میں احتیاط کرتے ہوئے جمع کرے۔

حیض کے متفرق مسائل

مسئلہ ۵۰۶ بتدئہ، مضطربہ، ناسیہ یا عددیہ عادت والی عورت اگر حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ عبادات کو ترک کردے اور جب معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ ترک کی ہوئی عبادات کی قضا انجام دے اور اگر حیض کی علامات کے بغیر خون دیکھے تو ضروری ہے کہ عبادات انجام دے، سوائے ناسیہ کے کہ اگر اسے عادت آجانے کا یقین ہو جائے تو جب تک عادت کے باقی ہونے کا احتمال دے ضروری ہے کہ عبادات کو ترک کرے۔

مسئلہ ۵۰۷ حیض کی عادت والی عورت، چاہے وقتیہ عادت والی ہو یا عددیہ عادت والی یا وقتیہ و عددیہ عادت والی، اگر دو ماہ مسلسل اپنی عادت کے خلاف ایسا خون دیکھے جس کا وقت یا دنوں کی تعداد یا وقت اور دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک ہی ہو تو وھی اس کی نئی عادت بن جائے گی جو اس نے ان دو مہینوں میں دیکھی ہے۔ مثلاً اگر مہینے کے پہلے دن سے خون دیکھتی اور ساتویں دن پاک ہوتی تھی، پھر جب دو ماہ تک دس کو خون دیکھے اور سترہ کو پاک ہو تو دس سے سترہ تک اس کی عادت ہوگی۔

مسئلہ ۵۰۸ ایک مہینہ گزرنے کا مطلب خون دیکھنے کے بعد سے تیس دن گزرنا ہے، نہ کہ مہینے کی پہلی سے آخری تاریخ۔

مسئلہ ۵۰۹ جو عورت عام طور پر مہینے میں ایک مرتبہ خون دیکھتی ہو اگر ایک مہینے میں دو مرتبہ خون دیکھے اور دونوں میں حیض کی علامات موجود ہوں تو اگر درمیان والے پاکی کے ایام دس دن سے کم نہ ہوں تو ضروری ہے کہ دونوں کو حیض قرار دے۔

مسئلہ ۵۱۰ اگر تین یا اس سے زیادہ دن حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے اور بعد میں دس دن یا اس سے زیادہ استحاضہ کی علامات کے ساتھ خون دیکھے پھر دوبارہ تین دن تک حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ حیض کی علامات والے پہلے اور آخری خون کو حیض قرار دے۔

مسئلہ ۵۱۱ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور معلوم ہو کہ اندر خون نہیں ہے تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات کے لئے غسل کرے، اگرچہ اسے گمان ہو کہ دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون آئے گا، لیکن اگر یقین ہو کہ دس دن تمام ہونے سے پہلے دوبارہ خون آئے گا تو ضروری ہے کہ غسل نہ کرے۔

مسئلہ ۵۱۲ اگر عورت دس دن سے پہلے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اندر خون موجود ہے تو ضروری ہے کہ احتیاط کرے یا تھوڑی روئی اندر ڈال کر تھوڑی دیر صبر کرنے کے بعد نکالے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کام کو کھڑے ہو کر اس طرح کرے کہ پیٹ دیوار سے لگا ہو اور ٹانگ دیوار پر بلند ہو۔ اب اگر پاک ہو تو غسل کر کے اپنی عبادات انجام دے اور اگر پاک نہ ہو اگرچہ روئی زرد رطوبت سے آلودہ ہو تو اگر وہ عورت حیض کی عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت دس دن کی ہو تو ضروری ہے کہ صبر کرے۔ اب اگر دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اس وقت غسل کرے اور اگر دسویں دن پاک ہو جائے یا اس وقت تک پاک نہ ہو تو دسویں دن کے شروع پر غسل کرے۔ اور اگر اس کی عادت دس دن سے کم ہو، تو اگر جانتی ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے یا دسویں دن پاک ہو جائے گی تو ضروری ہے کہ غسل نہ کرے اور اگر احتمال ہو کہ خون دس دن سے تجاوز کر جائے گا تو ایک دن عبادات کو ترک کرنا واجب ہے، البتہ اس کے بعد میں وہ مستحاضہ کے اعمال انجام دے سکتی ہے، بلکہ احتیاط مستحب ہے کہ دسویں دن تک تروک حائض اور اعمال مستحاضہ میں جمع کرے۔ یہ حکم صرف اس عورت کے لئے ہے کہ جسے عادت سے پہلے مسلسل خون نہ آرہا ہو، ورنہ ضروری ہے کہ اپنی عادت کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ ۵۱۳ اگر بعض ایام کو حیض قرار دے کر عبادات ترک کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ حیض نہیں تھا تو ضروری ہے کہ ان ایام میں ترک کی ہوئی نمازوں اور روزوں کی قضا انجام دے اور اگر حیض نہ ہونے کے گمان سے عبادات انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ حیض تھا تو ان ایام میں رکھے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہے۔

نفاس

مسئلہ ۵۱۴ بچے کی پیدائش کے بعد، ولادت کی وجہ سے ماں جو خون دیکھتی ہے اگر دس دن سے پہلے یا دسویں دن بند ہو جائے تو نفاس ہے۔ احتیاط واجب کی بنا پر بچے کا پہلا حصہ باہر آنے کے ساتھ جو خون دیکھے، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عورت کو نفاس کی حالت میں "نفساء" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۵۱۵ بچے کا پہلا حصہ باہر آنے سے پہلے جو خون دیکھے، وہ نفاس نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۶ ضروری نہیں ہے کہ بچے کی خلقت مکمل ہوئی ہو بلکہ اگر ناقص ہو تب بھی دس دن تک جو خون دیکھے نفاس ہے بشرطیکہ عرفاً کہا جائے کہ اس نے بچے کو جنم دیا ہے۔ ہاں، جب عرفی اعتبار سے شک ہو کہ اسے بچہ جننا کہا جاسکتا ہے یا نہیں، تو اس خون پر نفاس کے احکام نہیں ہیں۔

مسئلہ ۵۱۷ ممکن ہے کہ خون نفاس ایک لمحہ سے زیادہ نہ آئے، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۵۱۸ جب تک شک ہو کہ کوئی چیز سقط ہوئی یا نہیں یا شک کرے کہ جو چیز سقط ہوئی ہے بچہ ہے یا نہیں، تو تحقیق ضروری نہیں ہے اور جو خون خارج ہو رہا ہو وہ شرعاً خون نفاس نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تحقیق کرے۔

مسئلہ ۵۱۹ نفساء کے لئے بدن کے کسی حصے کو قرآن کے حروف، خداوند متعال کے اسم مبارک اور دوسرے اسمائے حسنیٰ سے مس کرنا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ان تمام کاموں کا جو حائضہ پر حرام ہیں، یہی حکم ہے اور وہ تمام چیزیں جو حائضہ پر واجب ہیں نفساء پر بھی واجب ہیں۔

مسئلہ ۵۲۰ حالت نفاس میں عورت کو طلاق دینا باطل ہے اور اس کے ساتھ نزدیکی حرام ہے، لیکن اگر اس کا شوہر اس سے نزدیکی کرے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۲۱ جب عورت نفاس سے اس طرح پاک ہو کہ اندر بھی خون باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات انجام دے۔ اب اگر دوبارہ خون دیکھے اور دونوں خون دیکھنے والے اور درمیان کے طہارت والے ایام کا مجموعہ دس دن سے زیادہ نہ ہو، تو اگر اس کی حیض کی عادت ہو اور یہ سارے ایام اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہوں، مثلاً اگر اس کی عادت چھ دن ہو اور چھ دن کے درمیان دو دن پاک رہی ہو تو تمام چھ دن نفاس ہیں۔ اس کے علاوہ باقی صورتوں میں، جن ایام میں خون دیکھے وہ نفاس اور جن ایام میں پاک رہی ہو ان میں احتیاط واجب کی بنا پر تروکِ نفساء اور اعمال طاہرہ میں جمع کرے۔

مسئلہ ۵۲۲ اگر عورت خونِ نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اندر خون ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تھوڑی روئی اندر ڈال کر صبر کرے تاکہ اگر پاک ہو تو اپنی عبادات کے لئے غسل کرے۔

مسئلہ ۵۲۳ اگر عورت کا خون نفاس دس دن سے تجاوز کر جائے تو حیض کی عادت رکھنے کی صورت میں عادت کے ایام کو نفاس اور باقی کو استحاضہ قرار دے اور عادت نہ ہونے کی صورت میں دس دن تک نفاس اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اور احتیاط مستحب ہے کہ جس کی عادت ہو وہ عادت کے بعد والے دن سے اور جس کی عادت نہ ہو وہ دسویں دن سے بچہ جننے کے اٹھ ارہویں دن تک نفساء کے حرام کاموں کو ترک کرے اور مستحاضہ کے کام انجام دے۔

مسئلہ ۵۲۴ جس عورت کی عادتِ حیض دس دن سے کم ہو اگر اپنی عادت سے زیادہ خون دیکھے تو اپنی عادت کے برابر ایام کو نفاس قرار دے اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر ایک روز اور عبادت ترک کرے اور باقی ایام میں دسویں دن تک اس کی مرضی ہے کہ مستحاضہ کے احکام جاری کرے یا عبادات کو ترک کرے۔

اور اگر خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو ضروری ہے کہ عادت کے بعد سے استحاضہ قرار دے اور ان ایام میں جن عبادات کو ترک کیا ہو ان کی قضا کرے۔ مثلاً جس عورت کی عادت چھ دن ہو اگر چھ دن سے زیادہ خون دیکھے تو ضروری ہے کہ چھ دن کو نفاس قرار دے اور احتیاط واجب کی بنا پر ساتویں دن بھی عبادات ترک کرے اور آٹھ ویں، نویں اور دسویں دن اختیار ہے کہ یا تو ان عبادات کو ترک کرے یا استحاضہ کے اعمال انجام دے اور اگر دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو اس کی عادت کے بعد والے دن سے استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵۲۵ حیض کی عادت رکھنے والی عورت اگر بچے کو جنم دینے کے بعد ایک مہینے یا زیادہ ایام تک مسلسل خون دیکھے تو اس کی عادت کے ایام کی مقدار میں نفاس ہے اور عادت کے بعد سے دس دن تک جو خون دیکھے استحاضہ ہے، اگرچہ اس کی ماہانہ عادت کے ایام میں ہو۔ مثلاً جس عورت کی عادت ہر مہینے کی بیسویں سے ستائیویں تک ہو اگر مہینے کی دسویں تاریخ کو جنم دے اور ایک ماہ یا زیادہ ایام مسلسل خون دیکھے تو سترہ تاریخ تک نفاس اور سترہ سے دس دن تک استحاضہ ہے حتی وہ خون بھی جو عادت میں دیکھے، جو بیسویں سے لے کر ستائیسویں تک ہے۔

اور دس دن گزرنے کے بعد اگر ایسا خون دیکھے جو اس کی عادت میں ہو تو حیض ہے چاہے علامات حیض ہوں یا نہ ہوں اور یہی حکم ہے اگر اس کی عادت کے ایام میں نہ ہو لیکن حیض کی علامات موجود ہوں، لیکن اگر نہ عادت کے ایام میں ہو اور نہ ہی حیض کی علامات ہوں تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵۲۶ حیض میں عدد کی عادت نہ رکھنے والی عورت اگر بچہ جننے کے بعد ایک ماہ یا زیادہ ایام تک مسلسل خون دیکھے تو پہلے دس دن نفاس اور دوسرے دس دن استحاضہ ہے اور جو خون اس کے بعد دیکھے اگر اس میں حیض کی علامات ہوں یا اس کی عادت کے ایام میں ہو تو حیض ہے اور اگر نہ ہو تو یہ بھی استحاضہ ہے۔

غسلِ مسِ میّت

مسئلہ ۵۲۷ اگر کوئی شخص کسی ایسے مردہ انسان کے بدن کو مس کرے جو ٹھنڈا ہوچکا ہو اور جسے غسل نہ دیا گیا ہو، یعنی اپنے بدن کا کوئی حصّہ اس سے لگائے، تو اس کے لئے غسلِ مسِ میت کرنا ضروری ہے، خواہ اس نے نیند کی حالت میں مردے کا بدن مس کیا ہو یا بیداری کے عالم میں، ارادی طور پر مس ہوا ہو یا غیر ارای طور پر، حتی اگر اس کا ناخن یا ہڈی، مردے کے ناخن یا ہڈی سے مس ہو جائے تب بھی اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر مردہ حیوان کو مس کرے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۲۸ جس مردے کا تمام بدن ٹھنڈا نہ ہوا ہو، اسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس کے بدن کا جو حصہ مس کیا ہو وہ ٹھنڈا ہوچکا ہو۔

مسئلہ ۵۲۹ اگر کوئی شخص اپنے بال مردے کے بدن سے لگائے یا اپنا بدن مردے کے بالوں سے لگائے یا اپنے بال مردے کے بالوں سے لگائے جب کہ بال اتنے ہوں کہ بدن کے تابع حساب ہوتے ہوں تو احتیاط کی بنا پر غسل واجب ہے۔

مسئلہ ۵۳۰ مردہ بچے کو مس کرنے پر حتی ایسے سقط شدہ بچے کو مس کرنے پر جس کے چار مہینے پورے ہوچکے ہوں غسلِ مسِ میت واجب ہے اور چار مہینے سے چھوٹے سقط شدہ بچے کو مس کرنے پر غسل واجب نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے بدن میں روح داخل ہوچکی ہو، لہٰذا اگر چار مہینے کا بچہ مردہ پیدا ہو اور اس کا بدن ٹھنڈا ہوچکا ہو اور وہ ماں کے ظاہری حصّے کو مس ہو جائے تو اس کی ماں کے لئے غسلِ مسِ میت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۳۱ جو بچہ ماں کے مرجانے اور اس کا بدن ٹھنڈا ہو جانے کے بعد پیدا ہو، اگر وہ ماں کے ظاہری حصے کو مس ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد غسلِ مسِ میت کرے۔

مسئلہ ۵۳۲ اگر کوئی شخص ایک ایسی میّت کو مس کرے جسے تین غسل مکمل طور پر دئے جاچکے ہوں تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ تیسرا غسل مکمل ہونے سے پہلے اس کے بدن کے کسی حصّے کو مس کرے خواہ اس حصے کو تیسرا غسل دیا جاچکا ہو، اس شخص کے لئے غسلِ مسِ میت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۳۳ اگر کوئی دیوانہ یا نابالغ بچہ، میّت کو مس کرے تو دیوانے کے لئے عاقل ہونے اور بچے کے لئے بالغ ہونے کے بعد غسلِ مسِ میت کرنا ضروری ہے اور اگر بچہ ممیّز ہو اور غسلِ مس میت بجالائے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۵۳۴ اگر کسی ایسے مردے کے بدن سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو ایک ایسا حصہ جدا ہو جائے جس میں ہڈی ہو اور اس سے پہلے کہ اس حصّے کو غسل دیا جائے کوئی شخص اسے مس کرے تو احتیاط کی بنا پر وہ غسلِ مسِ میت کرے اور اگر وہ جدا ہونے والا حصہ بغیر ہڈی کے ہو اس کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ ھاں، اگر کسی زندہ انسان کے بدن سے کوئی حصہ جدا ہو توچاہے اس میں ہڈی ہو اسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۵۳۵ بغیر گوشت کی ہڈی کو مس کرنے سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو، خواہ وہ مردے کے بدن سے جدا ہوئی ہو یا زندہ شخص کے بدن سے، غسل واجب نہیں ہے۔ اسی طرح مردہ یا زندہ کے بدن سے جدا ہونے والے دانتوں کو مس کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵۳۶ غسلِ مسِ میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دینا ضروری ہے اور جس شخص نے غسلِ مسِ میت کرلیا ہو اگر وہ نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے وضو کرنا واجب نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۵۳۷ اگر کوئی شخص کئی میتّوں کو مس کرے یا ایک میتّ کو کئی بار مس کرے، تو ایک غسل کافی ہے۔

مسئلہ ۵۳۸ جس شخص نے میتّ کو مس کرنے کے بعد غسل نہ کیا ہو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا، بیوی سے جماع کرنا اور واجب سجدہ والی سورتوں کی تلاوت کرنا منع نہیں ہے لیکن نماز اور اس جیس عبادات کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

محتضر کے احکام

مسئلہ ۵۳۹ جو مسلمان محتضر ہو، یعنی جان کنی کی حالت میں ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، احتیاط واجب کی بنا پر بصورت امکان اسے پیٹھ کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں۔ اگر مکمل طور پر اس طرح سے لٹانا ممکن نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر جہاں تک ممکن ہو اس حکم پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب اسے اس طرح سے لٹانا بالکل ناممکن ہو اسے قبلہ رخ بٹھ ادیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسے سیدھے پہلو یا اُلٹے پہلو قبلہ رخ لٹایا جائے۔

مسئلہ ۵۴۰ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ جب تک میتّ کو اس جگہ سے اٹھ ایا نہ جائے، اسے قبلہ رخ ہی لٹائیں۔ اسی طرح احتیاط مستحب کی بنا پر غسل دیتے وقت بھی قبلہ رخ لٹایا جائے، لیکن غسل مکمل کرنے کے بعد مستحب ہے کہ اسے اس طرح لٹائیں جس طرح اسے نماز جنازہ پڑھتے وقت لٹاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۴۱ محتضر کو قبلہ رخ لٹانا، احتیاط کی بنا پر، ہر مسلمان پر واجب ہے اور اگر ممکن ہو تو محتضر سے اجازت لینا ضروری ہے اور اگر ممکن نہ ہو یا اس کی اجازت معتبر نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کے ولی سے اجازت لینا چاہیے۔

مسئلہ ۵۴۲ مستحب ہے کہ جو شخص جان کنی کی حالت میں ہو اس کے سامنے شہادتین، بارہ اماموں علیہم السلام اقرار اور دوسرے عقائد حقہ کو اس طرح دھرایا جائے کہ وہ سمجھ لے۔ اسی طرح مستحب ہے ان مذکورہ چیزوں کو موت کے وقت تک تکرار کیا جائے۔ اور نیز دعائے فرج کو محتضر کے لئے تلقین کیا جائے۔

مسئلہ ۵۴۳ مستحب ہے کہ یہ دعا محتضر کو اس طرح سنائی جائے کہ سمجھ لے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعَاصِیْکَ وَاقْبَلْ مِنّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا مَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَ یَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ، إِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ، اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ))

مسئلہ ۵۴۴ جس کی جان سختی سے نکل رہی ہو، اگر اس کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو تو اسے اس جگہ لے جانا جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، مستحب ہے۔

مسئلہ ۵۴۵ محتضر کے سرہانے سورہ مبارکہ یاسین، سورہ صافات، سورہ احزاب، آیت الکرسی، سورہ اعراف کی ۵۴ ویں آیت اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھنا مستحب ہے، بلکہ قرآن جتنا پڑھا جاسکے، پڑھا جائے۔

مسئلہ ۵۴۶ محتضر کو تنہا چھوڑنا مکروہ ہے۔ اور اسی طرح کسی چیز کا اس کے پیٹ پر رکھنا، جنب اور حائض کا اس کے قریب ہونا، زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو اس کے پاس چھوڑنا مکروہ ہے۔

مرنے کے بعد کے احکام

مسئلہ ۵۴۷ مرنے کے بعد مستحب ہے کہ میّت کی آنکھیں اور ہونٹ بند کردئے جائیں اور اس کی ٹھوڑی کو باندہ دیا جائے۔ نیز اس کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کردئے جائیں اور اس کے اُوپر کپڑا ڈال دیا جائے، جنازے میں شرکت کے لئے مومنین کو اطلاع دی جائے۔

اگر موت رات کو واقع ہوئی ہو تو موت واقع ہونے والی جگہ پر چراغ جلایا جائے اور اسے دفن کرنے میں جلدی کریں۔ لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کریں تاکہ صورتحال واضح ہو جائے۔ نیز اگر میّت حاملہ ہو اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کرنے میں اتنا تاخیر کریں کہ اس کا پہلو چاک کرکے بچے کو باہر نکال کر دوبارہ غسل کے لئے اس کا پہلو سی دیں اور بہتر یہ ہے کہ بچے کو باہر نکالنے کے لئے الٹا پہلو چاک کیا جائے۔

غسل، کفن، نماز اور دفن میّت کے احکام

مسئلہ ۵۴۸ مسلمان کا غسل، حنوط، کفن، نماز میّت اور دفن ہر مکلّف پر واجب ہے۔ ہاں، اگر بعض افراد ان امور کو انجام دیں تو دوسروں سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور چنانچہ اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو سب گناہ گار ہوں گے۔

مسئلہ ۵۴۹ اگر کوئی شخص تجہیز و تکفین کے کاموں میں مشغول ہو جائے تو دوسروں کے لئے کوئی اقدام کرنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کو ادھورا چھوڑ دے تو ضروری ہے کہ دوسرے ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

مسئلہ ۵۵۰ اگر کسی شخص کو یقین ہو یا حجت شرعیہ رکھتا ہو کہ کوئی دوسرا میت کے کاموں میں مشغول ہے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ میت کے کاموں کے بارے میں اقدام کرے، لیکن اگر اسے محض شک یا گمان ہو تو ضروری ہے کہ اقدام کرے۔

مسئلہ ۵۵۱ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ میت کا غسل، حنوط، کفن، نماز یا دفن غلط طریقے سے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ ان کاموں کو دوبارہ انجام دے، لیکن اگر اسے باطل ہونے کا گمان ہو یا شک کرے کہ صحیح تھا یا نہیں، تو اس صورت میں اقدام کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۵۲ غسل، حنوط، کفن، نماز اور دفن کے لئے میت کے ولی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۵۳ عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اور اگر مرنے والی کسی کی بیوی نہ ہو یا مرنے والا کوئی مرد ہو تو مرنے والے کے مرد وارث اس کی وارث عورتوں پر مقدم ہیں۔ مردوں میں بھی جو ورثے کے اعتبار سے مقدم ہے ولی ہونے کے اعتبار سے بھی وھی مقدم ہے۔

لیکن اگر مرنے والے کے رشتہ داروں میں دو ایسے افراد موجود ہوں جن میں سے ایک رشتے کے اعتبار سے مقدم ہے جب کہ دوسرا ورثے کے اعتبار سے، مثلاً اگر میت کا دادا بھی موجود ہو اور میت کے بیٹے کا پوتا بھی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو میراث کے اعتبار سے مقدم ہے، وہ اس سے اجازت لے جو رشتے کے اعتبار سے مقدم ہے۔

مسئلہ ۵۵۴ اگر کوئی شخص کہے کہ میں میت کا ولی ہوں یا میت کے ولی نے مجھے اجازت دی ہے کہ میت کے غسل، کفن اور دفن کو انجام دوں یا کہے کہ تجہیز و تکفین کے کاموں کے لئے میں اس کا وصی ہوں اور اس کے کہنے سے اطمینان حاصل ہو جائے یا میت اس کے اختیار میں ہو یا دو عادل یا ایک ایسا قابل اعتماد شخص گواہی دے جس کی بات کے برخلاف کوئی ظن بھی نہ ہو، تو اس کی بات مان لینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۵۵ اگر مرنے والا اپنے غسل، کفن، دفن، اور نماز کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے تو ان امور کی ولایت اسی شخص کے ہاتھ میں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ولی سے بھی اجازت لے۔

اور جس شخص کو میت نے وصیت کی ہو وہ میت کی زندگی میں وصی بننے سے منع کر سکتا ہے اور اگر قبول کرے تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر میت کی زندگی میں منع نہ کرے یا اس کا انکار وصیت کرنے والے تک نہ پہنچ پائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس وصیت پر عمل کرے۔

غسل میت کا طریقہ

مسئلہ ۵۵۶ واجب ہے کہ میّت کو تین غسل دئے جائیں۔

(اوّل) ایسے پانی کے ساتھ جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔

(دوم) ایسے پانی کے ساتھ جس میں کافور ملا ہوا ہو۔

(سوم) خالص پانی کے ساتھ۔

مسئلہ ۵۵۷ ضروری ہے کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ہوں کہ پانی مضاف ہو جائے اور نہ اس قدر کم ہوں کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ بیری اور کافور اس پانی میں ملائے گئے ہیں۔

مسئلہ ۵۵۸ اگر بیری اور کافور اتنی مقداریں نہ مل سکیں جتنی کہ ضروری ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر جتنی مقدار میسّر آئے پانی میں ملا دی جائے۔

مسئلہ ۵۵۹ اگر کوئی شخص حج یا عمرے کے احرام کی حالت میں مرجائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نہیں دے سکتے بلکہ اس کی بجائے خالص پانی سے غسل دینا ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ حج کا احرام ہو اور سعی کو مکمل کرچکا ہو تو اس صورت میں کافور کے پانی سے غسل دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۶۰ اگر بیری اور کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ مل سکے یا اس کا استعمال جائز نہ ہو مثال کے طور پر غصبی ہو، ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی بجائے جس کا ملنا ممکن نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر میت کو بدلیت کے قصد سے خالص پانی سے غسل دیا جائے اور تیمم بھی اسی قصد کے ساتھ کرایا جائے۔

مسئلہ ۵۶۱ جو شخص میّت کو غسل دے ضروری ہے کہ وہ شیعہ اثنا عشری، عاقل اور بنابر احتیاط بالغ ہو اور مسائل غسل کو جانتا ہو اگرچہ ان مسائل کو غسل کے دوران سیکھ رہا ہو۔

مسئلہ ۵۶۲ جو شخص غسل دے ضروری ہے کہ قربت کی نیت، جیسا کہ وضو میں بیان ہوچکا ہے اور اخلاص رکھتا ہو اور اسی نیّت کا تیسرے غسل تک باقی رہنا کافی ہے۔

مسئلہ ۵۶۳ مسلمان کے بچے کو، خواہ وہ ولدالزنا ہی کیوں نہ ہو غسل دینا واجب ہے اور کافر اور اس کی اولاد کا غسل، حنوط، کفن و دفن جائز نہیں ہے۔ جو شخص بچپن سے دیوانہ ہو اور دیوانگی کی حالت میں ہی بالغ ہو جائے چنانچہ اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو یا کسی دوسری وجہ سے اسلام کے حکم میں ہوں تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، ورنہ اسے غسل دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۶۴ اگر ایک بچہ چار مہینے یا اس سے زیادہ کا ہو کر سقط ہو جائے تو اسے غسل دینا ضروری ہے اور اگر چار مہینے سے کم ہو اور اس کے بدن میں روح بھی داخل نہ ہوئی ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دئے دفن کر دیا جائے۔

مسئلہ ۵۶۵ مرد کا عورت کو غسل دینا اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اور باطل ہے، لیکن بیوی اپنے شوہر اور شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی بیوی کو غسل نہ دے۔

مسئلہ ۵۶۶ مرد اتنی چھوٹی لڑکی کو غسل دے سکتا ہے جو ممیز نہ ہو اور عورت بھی اتنے چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ہے جو ممیز نہ ہو۔ اگرچہ احتیاط موکد یہ ہے کہ جو لڑکا یا لڑکی تین سال سے زیادہ عمر کے ہوں، تو لڑکے کو مرد اور لڑکی کو عورت غسل دے۔

مسئلہ ۵۶۷ اگر مرد کی میّت کو غسل دینے کے لئے مرد نہ مل سکے تو وہ عورتیں جو اس کی قربت دار اور محرم ہوں مثلاً ماں، بہن، پھوپھی اور خالہ یا وہ عورتیں جو نکاح یا رضاعت کے سبب محرم ہوگئی ہوں اسے غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی میّت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہ ہو تو جو مرد اس کے قرابت دار اور محرم ہوں یا نکاح یا رضاعت کے سبب اس کے محرم ہوگئے ہوں، اسے غسل دے سکتے ہیں۔ ہاں، احتیاط واجب کی بنا پر مماثل کے ہوتے ہوئے محرم کی باری نہیں آتی۔ لباس کے نیچے سے غسل دینا واجب نہیں ہے، اگرچہ اس طرح غسل دینا احوط ہے لیکن ضروری ہے کہ شرمگاہ پر نظر نہ ڈالیں اور احتیاط کی بنا پر شرمگاہ کو ڈھانپ لیں۔

مسئلہ ۵۶۸ اگر میّت اور غسّال دونوں مرد ہوں یا دونوں عورت ہوں تو جائز ہے کہ شرمگاہ کے علاوہ باقی بدن برہنہ ہو۔

مسئلہ ۵۶۹ بیوی اور شوہر کے علاوہ میّت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے اور جو شخص غسل دے رہا ہو اگر وہ اس پر نظر ڈالے تو گناہ گار ہے لیکن اس سے غسل باطل نہیں ہوتا۔

"مسئلہ ۵۷۰ اگر میّت کے بدن کا کوئی حصّہ نجس ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح مسئلہ" ۳۷۸ میں بیان ہوچکا ہے پاک کیا جائے اور بہتر یہ ہے ہر عضو کو غسل دینے سے پہلے بلکہ میّت کے پورے بدن کو غسل شروع ہونے سے پہلے دوسری نجاسات سے پاک کیا جائے۔

مسئلہ ۵۷۱ غسلِ میّت، غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک میّت کو غسل ترتیبی دینا ممکن ہو غسل ارتماسی نہ دیا جائے اور غسل ترتیبی میں بھی ضروری ہے کہ داھنی طرف کو بائیں طرف سے پہلے دھویا جائے۔ ہاں، یہ اختیار ہے کہ پانی اس کے بدن پر ڈالیں یا بدن کو پانی میں ڈبو دیں۔

مسئلہ ۵۷۲ جو شخص حیض یا جنابت کی حالت میں مرجائے اسے غسلِ حیض یا غسلِ جنابت دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے لئے صرف غسلِ میّت کافی ہے۔

مسئلہ ۵۷۳ میّت کو غسل دینے کی اُجرت لینا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اجرت لینے کے لئے میّت کو غسل دے تو وہ غسل باطل ہے، لیکن غسل کے غیر ضروری ابتدائی کاموں کی اجرت لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۵۷۴ اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ ہو تو ضروری ہے کہ ہر غسلِ میّت کے بدلے ایک تیمم کرائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ان تین غسلوں کی بجائے ایک اور تیمم بھی کرائے اور اگر تیمم کرانے والا ان تیمم میں سے ایک میں مافی الذمہ کی نیت کرے، یعنی نیت کرے کہ یہ تیمم اپنی شرعی ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے کروا رہا ہوں جو مجھ پر واجب ہے تو چوتھا تیمم ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۷۵ جو شخص میّت کو تیمم کرا رہا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور میت کے چھرے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میّت کو اس کے اپنے ہاتھوں سے بھی تیمم کرائے۔

کفن کے احکام

مسئلہ ۵۷۶ مسلمان میّت کو تین کپڑوں کا کفن دینا ضروری ہے، جنہیں لنگ، کرتہ اور چادر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷۷ لنگ اور کرتے کی واجب مقدار یہ ہے کہ عرفاً انہیں لنگ اور کرتہ کہا جائے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ لنگ، ناف سے گھٹنوں تک اطراف بدن کو ڈھانپ لے اور افضل یہ ہے کہ سینے سے پاؤں تک پہنچے، جب کہ کرتے میں ضروری ہے کہ کندھوں کے سروں سے احتیاط واجب کی بنا پر آدھی پنڈلیوں تک تمام بدن کو ڈھانپ دے اور افضل یہ ہے کہ پاؤں تک پہنچے۔

اور چادر کی لمبائی اتنا ہونا ضروری ہے کہ پاؤں اور سر کی طرف سے گرہ دے سکیں اور اس کی چوڑائی اتنی ہونی چاہیے کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے پر آسکے۔

مسئلہ ۵۷۸ اگر وارث بالغ ہوں اور اس بات کی اجازت دیں کہ واجب کفن کی مقدار سے زیادہ جیسے سابقہ مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے، کو ان کے حصّے سے لے لیں تو کوئی اشکال نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ کفن کی واجب مقدار سے زیادہ کو نابالغ وارث کے حصّے سے نہ لیں۔

مسئلہ ۵۷۹ اگر کسی شخص نے وصیت کی ہو کہ کفن کی وہ مقدار جو افضل ہے اس کے تھائی مال سے لی جائے یا وصیت کی ہو کہ اس کا تھائی مال خود اس پر خرچ کیا جائے لیکن اس کے مصرف کا تعین نہ کیا ہو یا صرف اس کے کچھ حصّے کا مصرف معین کیا ہو تو کفن کی افضل مقدار کو اس کے تھائی مال سے لیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۵۸۰ اگر مرنے والے نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ کفن اس کے تہائی مال سے لیا جائے اور اس کے اصل مال سے لینا چاہیں تو مسئلہ "۵۷۸" میں بیان کئے گئے طریقے پر عمل کریں۔

مسئلہ ۵۸۱ عورت کے کفن کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے اگرچہ عورت اپنا مال بھی رکھتی ہو۔ اسی طرح اگر عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو اور وہ عدت ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اسے کفن دے، جیسا کہ طلاق کے احکام میں ذکر آئے گا اور اگر شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو اس کے ولی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مال سے عورت کو کفن دے، اور احتیاط واجب کی بنا پر نافرمان اور جس عورت سے عقد موقّت کیا گیا ہو تو اس کا کفن شوہر پر ہے۔

مسئلہ ۵۸۲ میّت کو کفن دینا اس کے قرابت داروں پر واجب نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر میّت کا کوئی مال نہ ہو تو اسے وہ شخص کفن دے جس کے لئے میّت کی زندگی میں اس کے مخارج دینا ضروری تھا۔

مسئلہ ۵۸۳ واجب ہے کہ مجموعی طور پر کفن کے تین کپڑے اتنا باریک نہ ہوں کہ میّت کا بدن نیچے سے نظر آئے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ تینوں کپڑوں میں سے ہر کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ میّت کا بدن اس کے نیچے سے نظر آئے۔

مسئلہ ۵۸۴ غصب کی ہوئی چیز کا کفن دینا، خواہ کوئی دوسری چیز میّسر نہ ہو، جائز نہیں ہے اور اگر میّت کا کفن غصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو تو وہ کفن اس کے بدن سے اتار لینا چاہیے خواہ اس کو دفن بھی کیا جاچکا ہو۔ اسی طرح نجس مردار کی کھال کا کفن دینا اختیاری حالت میں جائز نہیں ہے، بلکہ مجبوری کی حالت میں بھی نجس مردار کی کھال کا کفن دینا محل اشکال ہے۔ اسی طرح اختیاری حالت میں پاک مردار کی کھال کا کفن دینا بھی محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۵۸۵ میّت کو نجس چیز، احتیاط واجب کی بنا پر اس نجاست کے ساتھ جو نماز میں معاف ہے، اسی طرح خالص ریشم کے کپڑے کا یا ایسے کپڑے کا جس میں دھاگا ریشم سے زیادہ نہ ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر زردوزی سے بنائے گئے کپڑے کا کفن دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں، مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۸۶ میّت کو حرام گوشت جانور کی اون یا بالوں سے تیار کئے گئے کپڑے کا کفن دینا اختیاری حالت میں احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔ یہی حکم اس حلال گوشت جانور کی کھال سے کفن دینے کا ہے جسے شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔ ہاں، حلال گوشت جانور کی اون یا بالوں سے تیار شدہ کفن دینے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ ان دو کا کفن بھی نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۵۸۷ اگر میّت کا کفن اس کی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے اور اسے دھونا یا اس طرح سے کاٹنا ممکن ہو کہ کفن ضائع نہ ہو تو ضروری ہے کہ اتنا مقدار کو جو نجس ہے دھویا یا کاٹا جائے، چاہے میّت کو قبر میں اتارا جاچکا ہو اور اگر

اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو لیکن تبدیل کرنا ممکن ہو ضروری ہے کہ اسے تبدیل کیا جائے۔ البتہ یہ حکم نجاست کی اتنی مقدار تک جو نماز میں معاف ہے، احتیاط پر مبنی ہے۔

مسئلہ ۵۸۸ اگر کوئی ایسا شخص جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندہ رکھا ہو مرجائے تو اسے دوسروں کی طرح کفن دینا ضروری ہے اور اس کا سر و چہرہ ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۸۹ انسان کے لئے اپنی زندگی میں کفن تیار کرنا مستحب ہے اور جب بھی اس پر نظر ڈالے اجر کا مستحق قرار پاتا ہے۔

حنُوط کے احکام

مسئلہ ۵۹۰ غسل کے بعد واجب ہے کہ میّت کو حنوط کیا جائے یعنی اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور ملا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان مقامات پر کافور کی کچھ مقدار رکھی بھی جائے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ میّت کی ناک پر بھی کافور ملا جائے۔ ضروری ہے کہ کافور پسا ہوا اور تازہ ہو اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو زائل ہوگئی ہو تو کافی نہیں۔

مسئلہ ۵۹۱ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کافور، پہلے میّت کی پیشانی پر ملا جائے لیکن دوسرے مقامات پر ملنے میں ترتیب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۲ میّت کو کفن پہنانے سے پہلے، کفن پہنانے کے دوران یا اس کے بعد بھی حُنوط کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۵۹۳ اگر ایسا شخص جس نے حج یا عمرے کے لئے احرام باندہ رکھا ہو، مرجائے تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں ہے، لیکن حج کے احرام میں اگر سعی مکمل کرنے کے بعد مرے تو اسے حنوط کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹۴ اگر ایسی عورت جس کا شوہر مرگیا ہو اور ابھی اس کی عدت باقی ہو، مرجائے تو اسے حنوط کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹۵ احتیاط واجب یہ ہے کہ میّت کو مشک، عنبر، عود اور دوسری خوشبوئیں نہ لگائیں اور ان خوشبوؤں کو کافور کے ساتھ بھی نہ ملائیں۔

مسئلہ ۵۹۶ مستحب ہے کہ تربت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی کچھ مقدار کافور میں ملائی جائے، لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نہیں لگاسکتے جہاں لگانے سے خاک شفا کی بے حرمتی ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ خاک شفا اتنی زیادہ نہ ہو کہ جب کافور کے ساتھ مل جائے تو اسے کافور نہ کہا جاسکے۔

مسئلہ ۵۹۷ اگر کافور نہ مل سکے یا فقط غسل کے لئے کافی ہو تو حنوط ضروری نہیں اور اگر غسل کی ضرورت سے زیادہ ہو لیکن تمام سات اعضاء کے لئے کافی نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے پیشانی پر اور اگر بچ جائے تو دوسرے مقامات پر ملا جائے۔

مسئلہ ۵۹۸ مستحب ہے کہ دو تر و تازہ ٹہنیاں میّت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں۔

نمازِ میّت کے احکام

مسئلہ ۵۹۹ ہر مسلمان کی اور ایسے بچے کی میّت پر جو اسلام کے حکم میں ہو اور پورے چھ سال کا ہوچکا ہو، نماز پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۰۰ ایسے بچے کی میّت پر جو چھ سال کا نہ ہوا ہو رجاء کی نیّت سے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن مردہ پیدا ہونے والے بچے پر نماز پڑھنا، مشروع نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰۱ میّت کی نماز، اسے غسل دینے، حنوط کرنے اور کفن پہنانے کے بعد پڑھنی چاہیئے اور اگر ان امور سے پہلے یا ان کے دوران پڑھی جائے تو ایسا کرنا خواہ بھول چوک یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو، کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰۲ جو شخص نمازِ میّت پڑھنا چاہے ضروری نہیں کہ اس نے وضو یا غسل یا تیمم کر رکھا ہو اور اس کا بدن و لباس پاک ہوں، بلکہ اگر اس کا لباس غصبی ہو تب بھی نمازِ میّت کے لئے کوئی حرج نہیں۔

اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھے جو دوسری نمازوں میں لازمی ہیں، لیکن احتیاطِ واجب کی بنا پر ان چیزوں سے پرہیز ضروری ہے جو اہل شرع کے درمیان رائج نہیں ہیں۔

مسئلہ ۶۰۳ جو شخص نمازِ میّت پڑھ رہا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ قبلہ رخ ہو۔ یہ بھی واجب ہے کہ میّت کو نماز پڑھنے والے کے سامنے پشت کے بل اس طرح لٹایا جائے کہ میّت کا سر نماز پڑھنے والے کے دائیں طرف اور پاؤں اس کے بائیں طرف ہوں۔

مسئلہ ۶۰۴ احتیاط مستحب کی بنا پر جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ غصبی نہ ہو، لیکن ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ میّت کے مقام سے اونچی یا نیچی نہ ہو۔ ھاں، اگر معمولی پستی یا بلندی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۵ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ میّت سے دور نہ ہو، لیکن جو شخص نمازِ میّت جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو اور وہ میّت سے دور ہو جب کہ صفیں آپس میں متصل ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۶ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ میّت کے سامنے کھڑا ہو لیکن اگر نماز باجماعت پڑھی جائے اور جماعت کی صف میّت کے دونوں طرف سے گزر جائے تو ان لوگوں کی نمازیں جو میّت کے سامنے نہ ہوں، کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰۷ ضروری ہے کہ میّت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان پردہ، دیوار یا کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو۔ ہاں، اگر میّت تابوت یا اس جیسی کسی اور چیز میں رکھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۰۸ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ میّت کی شرمگاہ ڈھکی ہوئی ہو اور اگر اسے کفن پہنانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی شرمگاہ کو، چاہے لکڑی کے تختے، اینٹ یا انہی جیسی کسی چیز سے ڈھانپ دیں۔

مسئلہ ۶۰۹ نمازِ میت پڑھنے والے کا مومن ہونا ضروری ہے۔ غیر بالغ کی نماز اگرچہ صحیح ہے لیکن بالغین کی نماز کی جگہ نہیں لے سکتی۔ ضروری ہے کہ نمازِ میت کھڑے ہو کر، قربت کی نیت و اخلاص سے پڑھے۔ نیت کرتے وقت میت کو معین کرے مثلاً نیت کرے: نماز پڑھتا ہوں اس میت پر قربۃً الی اللہ۔

مسئلہ ۶۱۰ اگر کوئی کھڑے ہو کر نمازِ میت پڑھنے والا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۶۱۱ اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ کوئی معین شخص اس کی نماز پڑھائے، احتیاط مستحب ہے کہ وہ شخص میت کے ولی سے اجازت لے اور ولی بھی اجازت دے دے۔

مسئلہ ۶۱۲ میت پر چند مرتبہ نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۶۱۳ اگر میت کو جان بوجھ کر یا بھول چوک کی وجہ سے یا کسی عذر کی بنا پر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے تو جب تک اس کا بدن متلاشی نہ ہوا ہو واجب ہے کہ نمازِ میت کے سلسلے میں مذکورہ شرائط کے ساتھ اس کی قبر پر نماز پڑھیں۔ یہی حکم اس وقت ہے جب اس پر پڑھی جانے والی نماز باطل ہو۔

نمازِ میت کا طریقہ

مسئلہ ۶۱۴ نمازِ میت میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا اس ترتیب کے ساتھ پانچ تکبیریں کہے تو کافی ہے:

نیت کرنے اور پہلی تکبیر کے بعد کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لآَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دوسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد

تیسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات

چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّت

اور اگر میت عورت ہے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَیِّت

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے۔

اور بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه لاَ شَرِيْکَ لَه وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَ رَسُوْلُه اَرْسَلَه بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّ نَذِيْرا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ

دوسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ صَلِّ عَلیٰ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ و الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْن

تیسری تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُم بِالْخَيْرَاتِ اِنَّکَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر

اگر میّت مرد ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِه اَللّٰهُمَّ اِنَّا لاَ نَعْلَمُ مِنْهُ اِلا خَيْراً وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِه مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِی اِحْسَانِه وَ اِنْ کَانَ مُسِيْئاً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَ اغْفِرْ لَه اَللّٰهُمَّ اجْعَله عِنْدَکَ فِیْ اَعْلیٰ عِلِّيِّيْنَ وَ اخْلُفْ عَلٰی اهله فِی الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے۔

لیکن اگر میّت عورت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِه اَمَتُکَ وَ ابْنَةُ عَبْدِکَ وَ ابْنَةُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِه اَللّٰهُمَّ اِنَّا لاَ نَعْلَمُ مِنْهَا اِلا خَيْراً وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِی اِحْسَانِهَا وَ اِنْ کَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَ اغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُم اجْعَلْهَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلیٰ عِلِّيِّيْنَ وَ اخْلُفْ عَلٰی اهلها فِی الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْها بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

مسئلہ ۶۱۵ ضروری ہے کہ تکبیریں اور دعائیں یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھیں کہ نماز اپنی شکل نہ کھو دے۔

مسئلہ ۶۱۶ جو شخص نمازِ میّت جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو خواہ مقتدی ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے تکبیریں اور دعائیں پڑھنا ضروری ہے۔

نمازِ میت کے مستحبات

مسئلہ ۶۱۷ چند چیزیں نمازِ میت میں مستحب ہیں :

۱) جو شخص نمازِ میت پڑھے وہ وضو یا غسل یا تیمم کرے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ تیمم اس وقت کرے جب وضو اور غسل کرنا ممکن نہ ہو یا اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز میں شریک نہ ہو سکے گا۔

۲) اگر میت مرد ہو تو امام یا جو شخص اکیلا میت پر نماز پڑھ رہا ہو میت کے شکم کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو ۔

۳) نماز ننگے پاؤں پڑھے۔

۴) ہر تکبیر میں ہاتھوں کو بلند کرے۔

۵) میت اور نمازی کے درمیان فاصلہ اتنا کم ہو کہ اگر ہوا نمازی کے لباس کو حرکت دے تو وہ جنازے کو چھو جائے۔

۶) نمازِ میت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

۷) امام تکبیریں اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ پڑھیں ۔

۸) نماز جماعت میں مقتدی اگرچہ ایک شخص ہی کیوں نہ، ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو ۔

۹) نماز پڑھنے والا میت اور مومنین کے لئے کثرت سے دعا کرے۔

۱۰) نماز کو ایسی جگہ پڑھیں جہاں نمازِ میت کے لئے لوگ زیادہ جاتے ہوں۔

۱۱) اگر حائضہ عورت نمازِ میت جماعت کے ساتھ پڑھے تو ایک صف میں اکیلی کھڑی ہو ۔

مسئلہ ۶۱۸ مسجدوں میں نمازِ میت پڑھنا مکروہ ہے لیکن مسجد الحرام میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے ۔

دفن کے احکام مسئلہ ۶۱۹ میت کو اس طرح زمین میں دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بو باہر نہ آئے اور درندے بھی اس کا بدن باہر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خوف ہو کہ جانور اس کا بدن باہر نکال لیں گے تو قبر کو اینٹوں اور اس جیسی چیزوں سے پختہ کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۶۲۰ اگر میت کو زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے دفن کرنے کی بجائے کسی ایسی تعمیر شدہ جگہ یا تابوت میں رکھا جائے جس سے دفن کا مقصد حاصل ہو سکے۔

مسئلہ ۶۲۱ میت کو قبر میں دائیں پہلو اس طرح لٹانا ضروری ہے کہ اس کے بدن کا سامنے والا حصّہ قبلہ رخ ہو۔

مسئلہ ۶۲۲ اگر کوئی شخص کشتی میں مرجائے اور اس کی میت کے خراب ہونے کا امکان نہ ہو اور اسے کشتی میں رکھنے میں کوئی امر مانع نہ ہو تو ضروری ہے کہ انتظار کریں تاکہ خشکی تک پہنچ کر اسے زمین میں دفن کریں، ورنہ ضروری ہے کہ اسے کشتی میں غسل دیں، حنوط کریں اور کفن پہنائیں اور نمازِ میّت پڑھنے کے بعد اسے مرتبان میں رکھ کر اس کا منہ بند کردیں اور اسے سمندر میں ڈال دیں اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو قبلہ رخ ہونے کا خیال رکھیں۔

اور اگر ممکن نہ ہو تو کوئی بھاری چیز اس کے پاؤں میں باندھ کر سمندر میں ڈال دیں اور ممکنہ صورت میں اسے ایسی جگہ ڈالیں جہاں جانور اسے فوراً لقمہ نہ بنالیں۔

مسئلہ ۶۲۳ اگر اس بات کا خوف ہو کہ دشمن قبر کھود کر میّت کو باہر نکال لے گا اور کان یا ناک یا دوسرے اعضاء کاٹ لے گا، تو اگر ممکن ہو تو سابقہ مسئلے میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق اسے سمندر میں ڈال دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۲۴ اگر میّت کو سمندر میں ڈالنا یا اس کی قبر پختہ کرنا ضروری ہو تو اس کے اخراجات میّت کے اصل مال سے لئے جائیں گے۔

مسئلہ ۶۲۵ اگر کوئی کافر عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں مرا ہوا بچہ ہو اور اس بچے کا باپ مسلمان ہو تو اس عورت کو قبر میں بائیں پہلو قبلے کی طرف پیٹھ کرکے لٹانا ضروری ہے تاکہ بچے کا منہ قبلے کی طرف ہو اور اگر پیٹ میں موجود بچے کے بدن میں ابھی جان نہ پڑی ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶۲۶ مسلمان کو کفار کے قبرستان میں دفن کرنا اور کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۲۷ مسلمان کو ایسی جگہ جہاں اس کی بے حرمتی ہوتی ہو مثلاً جہاں کوڑا کرکٹ اور گندگی پھینکی جاتی ہو، دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۲۸ میّت کو غصبی زمین یا ایسی زمین میں جو دفن کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے وقف کی گئی ہو، دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۲۹ میّت کو کسی دوسرے مردے کی قبر میں دفن کرنا، جب کہ اس وجہ سے غیر کے حق میں تصرف ہو رہا ہو یا ایسی قبر کو کھودنا پڑ رہا ہو جس میں میّت ابھی باقی ہے یا میّت کی بے حرمتی ہو رہی ہو، جائز نہیں ہے۔ ہاں، اس کے علاوہ صورتوں میں مثلاً قبر پرانی ہو گئی ہو اور پہلی میّت کا نشان باقی نہ رہا ہو یا قبر پہلے ہی کھودی جا چکی ہو، تو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۳۰ میّت سے جدا ہونے والی چیز اگر اس کے بدن کا حصّہ ہو تو ضروری ہے کہ میّت کے ساتھ دفن ہو اور اگر بال، ناخن اور دانت ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ میّت کے ساتھ دفن ہوں اور جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی میں ہی اس سے جدا ہو جائیں انہیں دفن کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۶۳۱ اگر کوئی شخص کنویں میں مرجائے اور اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ کنویں کا منہ بند کر کے اس کنویں کو ہی اس کی قبر قرار دیں۔

مسئلہ ۶۳۲ اگر بچہ ماں کے پیٹ میں مرجائے اور اس کا پیٹ میں رہنا ماں کی زندگی کے لئے خطرناک ہو تو ضروری ہے کہ اسے آسان ترین طریقے سے باہر نکالیں اور اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر مجبور ہوں تو ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔ ھاں، یہ ضروری ہے کہ اگر اس عورت کا شوہر اہل فن ہو تو وہ بچے کو باہر نکالے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اہل فن عورت کے ذریعے نکالیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسا محرم مرد نکالے جو اہل فن ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نامحرم مرد جو اہل فن ہو بچے کو باہر نکالے اور اگر ایسا شخص بھی موجود نہ ہو تو پھر جو اہل فن نہ ہو، بتائی گئی ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے بچے کو باہر نکال سکتا ہے ۔

مسئلہ ۶۳۳ اگر ماں مرجائے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو، تو چاہے اس بچے کے زندہ رہنے کی امید نہ ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان اشخاص کے ذریعے جن کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہو چکا ہے ، ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے پیٹ کی اس جگہ کو چاک کریں جو بچے کی سلامتی کے لئے بہتر ہو اور بچے کو باہر نکالیں اور میت کو غسل دینے کے لئے اس جگہ کو دوبارہ ٹانکے لگا دیں۔

دفن کے مستحبات

مسئلہ ۶۳۴ مستحب ہے کہ قبر کو ایک متوسط انسان کے قد کے لگ بھگ کھودیں اور میّت کو نزدیکی ترین قبرستان میں دفن کریں، مگر یہ کہ دور والا قبرستان کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً وہاں نیک لوگ دفن کئے گئے ہوں یا لوگ وہاں اہل قبور پر فاتحہ پڑھنے زیادہ جاتے ہوں۔

یہ بھی مستحب ہے کہ جنازہ کو قبر سے چند گز دور زمین پر رکھ دیں اور تین دفعہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے قبر کے نزدیک لے جائیں اور ہر مرتبہ زمین پر رکھیں اور پھر اٹھالیں اور چوتھی مرتبہ قبر میں اتار دیں اور اگر میّت مرد ہو تو تیسری دفعہ زمین پر اس طرح رکھیں کہ اس کا سر قبر کی نچلی طرف ہو اور چوتھی دفعہ سر کی طرف سے قبر میں داخل کریں۔ اور اگر میّت عورت ہو تو تیسری دفعہ اسے قبر کے قبلے کی طرف رکھیں اور پہلو کی طرف سے قبر میں اتار دیں اور قبر میں اتارتے وقت ایک کپڑا قبر کے اُوپر تان لیں۔

یہ بھی مستحب ہے کہ جنازہ آرام کے ساتھ تابوت سے نکالیں اور قبر میں داخل کریں۔ اسی طرح وہ دعائیں جنہیں پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے دفن کرنے سے پہلے اور دفن کرتے وقت پڑھیں ۔ میّت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس کے کفن کی گرہیں کھول دیں، اس کا رخسار زمین پر رکھ دیں، اس کے سر کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیں، اس کی پیٹھ کے نیچے کچی اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیں تاکہ میّت چت نہ ہو جائے اور اس سے پہلے کہ قبر بند کریں، کوئی ایک شخص اپنا دایاں ہاتھ میّت کے دائیں کندھے پر مارے، بایاں ہاتھ زور سے میّت کے بائیں کندھے پر رکھے، منہ اس کے کان کے قریب لے جائے، اسے زور سے حرکت دے اور تین دفعہ کہے:

اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا فلان ابن فلان *اور فلان ابن فلان کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لے، مثلاً اگر اس کا اپنا نام محمد اور اس کے باپ کا نام علی ہو تو تین دفعہ کہے:*

اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلی *اس کے بعد کہے:*

هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه لاَ شَرِیْکَ لَه وَ اَنَّ مُحَمَّدا صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ عَبْدُه وَ رَسُوْلُه وَ سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْن وَ اِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَه عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَّ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّةُ هُدیً اَبْرَارٌ یَا فلان بن فلان *اور فلان ابن فلان کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لے اور اس کے بعد کہے:*

اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ وَ سَئَلاَکَ عَنْ رَبِّکَ وَ عَنْ نَّبِیِّکَ وَ عَنْ دِیْنِکَ وَ عَنْ کِتَابِکَ وَ عَنْ قِبْلَتِکَ وَ عَنْ اَئِمَّتِکَ فَلاَ تَخَفْ وَلاَ تَحْزَنْ وَ قُلْ فِی جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ رَبِّی وَ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلاَمُ دِیْنِیْ وَالْقُرْآنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِب اِمَامِیْ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُجْتَبیٰ اِمَامِیْ وَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلاَ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ اِمَامِیْ وَ جَعْفَرٌ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَ مُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ الرِّضَا اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِی وَعَلِیٌّ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْکَرِیْ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلاَءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّتِیْ وَ سَادَتِی وَ قَادَتِیْ وَ شُفَعَائِیْ بِهِمْ اَتَوَلیّٰ وَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ یَا فلان بن فلان

اور فلان ابن فلان کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیا اور اس کے بعد کہے:

اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ وَّ اَوْلاَدَهُ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْاَئِمَّةَ الْاِثْنٰی عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَاءَ بِه مُحَمَّدٌ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ حَقٌّ و اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ و تَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لاَّ رَیْبَ فِیْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ *پھر کہے:*

اَفَهِمْتَ یَا فلان *اور فلان کی جگہ میت کا نام لے اور اس کے بعد کہے:*

ثَبَّتَکَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ هَدَاکَ اللّٰهُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِی مُسْتَقَر مِّنْ رَّحْمَتِه

اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِه اِلَيْکَ وَ لَقَّه مِنْکَ بُرهاناً اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

مسئلہ ۶۳۵ مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اُتارے وہ با طہارت، برہنہ سر اور ننگے پاؤں ہو، میت کی پائنتی کی طرف سے قبر سے باہر نکلےاور مستحب ہے کہ قبر سے باہر آنے کے بعد کہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَه فِی اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِه فِی الْغَابِرِيْنَ (وَعِنْدَکَ نَحْتَسِبُه) يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اور مستحب ہے کہ میت کے عزیز و اقرباء کے علاوہ جو لوگ موجود ہوں وہ ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ اگر میت عورت ہو تو اس کا محرم اسے قبر میں اُتارے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو اس کے عزیز و اقرباء اسے قبر میں اُتاریں۔

مسئلہ ۶۳۶ مستحب ہے کہ قبر مربع یا مربع مستطیل بنائی جائے، اسے زمین سے تقریباً چار انگلیوں کے برابر اٹھایا جائے اور اس پر کوئی نشانی رکھی جائے تاکہ پہچاننے میں غلطی نہ ہو۔ قبر پر پانی چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنے کے بعد جو لوگ موجود ہوں وہ اپنے ہاتھ قبر پر رکھیں، انگلیاں کھول کر قبر کی مٹی میں گاڑیں اور سات دفعہ سورہ مبارکہ انا انزلناہ پڑھیں، میت کے لئے طلب مغفرت کریں اور وارد شدہ دعائیں پڑھیں، مثال کے طور پر یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ (صَعِّدْ) رُوْحَه اِلٰی اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی عِلِّيِّيْنَ وَاَلْحِقْهُ بِالصَّالِحِيْنَ

مسئلہ ۶۳۷ مستحب ہے کہ تشییع جنازہ کے لئے آئے ہوئے لوگوں کے چلے جانے کے بعد میت کا ولی یا وہ شخص جسے ولی اجازت دے میت کو ان دعاؤں کی تلقین کرے جو بتائی گئی ہیں۔

مسئلہ ۶۳۸ مستحب ہے کہ دفن کے بعد میت کے پسماندگان کو پرسہ دیا جائے، لیکن اگر اتنی مدت گذر چکی ہو کہ پرسہ دینے سے ان کا دکھ تازہ ہو جائے تو پرسہ نہ دینا بہتر ہے۔ یہ بھی مستحب ہے کہ میت کے اہل خانہ کے لئے تین دن تک کھانا بھیجا جائے اور ان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶۳۹ مستحب ہے کہ انسان عزیز و اقرباء کی موت پر خصوصاً بیٹے کی موت پر صبر کرے، جب بھی میت کو یاد کرے ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيه رَاجِعُوْنَ ﴾ پڑھے، میت کے لئے قرآن کی تلاوت کرے، قبر کو پختہ بنائے تاکہ جلدی خراب نہ ہو اور ماں باپ کی قبر پر خداوند متعال سے حاجات طلب کرے۔

مسئلہ ۶۴۰ کسی کی موت پر انسان کے لئے اپنے چہرے و بدن کو زخمی کرنا یا اپنے آپ کو نقصان پہنچانا، جب کہ اس کی وجہ سے قابل ذکر نقصان پہنچ رہا ہو، جائز نہیں ہے۔ اگرچہ ضرر نہ بھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ترک کرے۔

مسئلہ ۶۴۱ احتیاط واجب کی بنا پر باپ اور بھائی کے علاوہ کسی اور کی موت پر گریبان چاک کرنا جائز نہیں ہے لیکن باپ اور بھائی کی مصیبت میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۶۴۲ اگر عورت میت کے سوگ میں اپنا چہرہ زخمی کر کے خون آلود کرلے یا بال نوچے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو کھانا کھلائے یا انہیں کپڑے پہنائے۔ اسی طرح اگر مرد اپنی بیوی یا فرزند کی موت پر اپنا گریبان چاک کرے یا لباس پھاڑے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۶۴۳ احتیاط مستحب یہ ہے کہ میت پر روتے وقت آواز زیادہ بلند نہ کی جائے۔

نمازِ وحشت

مسئلہ ۶۴۴ مستحب ہے کہ میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو اس کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھی جائے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھا جائے اور نماز کے سلام کے بعد کہا جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ ابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلیٰ قَبْرِ فُلان اور لفظ فلان کی بجائے میت کا نام لیا جائے۔

مسئلہ ۶۴۵ میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو کسی بھی وقت نمازِ وحشت پڑھی جاسکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اوّل شب میں نماز عشا کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ ۶۴۶ اگر میت کو کسی دور کے شہر لے جانا ہو یا کسی اور وجہ سے اس کے دفن میں تاخیر ہو جائے تو نمازِ وحشت کو دفن کی پہلی رات تک ملتوی کرنا ضروری ہے ۔

نبشِ قبر

مسئلہ ۶۴۷ کسی مسلمان کی قبر نبش کرنا، یعنی اس کی قبر کو کھولنا، خواہ وہ بچہ یا دیوانہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہے ۔ ہاں، اگر اس کا بدن ختم ہو چکا ہو اور ہڈیاں مٹی بن چکی ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۶۴۸ امام زادگان، شہدا، علما اور اس کے علاوہ ہر اس مقام پر جہاں قبر کھولنا بے حرمتی کا باعث ہو، حرام ہے ، خواہ انہیں فوت ہوئے سالہاسال گزر چکے ہوں۔

مسئلہ ۶۴۹ چند صورتوں میں قبر کا کھولنا حرام نہیں ہے :

۱) میت کو غصبی زمین میں دفن کیا گیا ہو اور زمین کا مالک اس کے وہاں رہنے پر راضی نہ ہو ۔

۲) کفن یا کوئی اور چیز جو میت کے ساتھ دفن کی گئی ہو غصبی ہو اور اس کا مالک اس بات پر رضامند نہ ہو کہ وہ قبر میں رہے۔

اور اسی طرح اگر خود میت کے مال میں سے کوئی چیز جو اس کے ورثاء کو ملی ہو اس کے ساتھ دفن ہو گئی ہو اور وارث اس بات پر راضی نہ ہوں کہ وہ چیز قبر میں رہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے، مگر یہ کہ اس چیز کی قیمت کم ہو تو اس صورت میں قبر کا کھولنا محل اشکال ہے۔

۳) قبر کا کھولنا میّت کی بے حرمتی کا سبب نہ ہو، جب کہ میّت کو بغیر غسل کے یا کفن پہنائے بغیر دفن کیا گیا ہو یا معلوم ہو جائے کہ میّت کا غسل باطل تھا یا اسے شرعی احکام کے مطابق کفن نہیں دیا گیا تھا یا قبر میں قبلہ رخ نہیں لٹایا گیا تھا۔

۴) ایسا حق ثابت کرنے کے لئے میت کا بدن دیکھنا چاہیں جو میت کے احترام سے زیادہ اہم ہو۔

۵) میّت کو ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں اس کی بے حرمتی ہوتی ہو مثلاً اسے کافروں کے قبرستان میں یا ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں غلاظت اور کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہو۔

۶) کسی ایسے شرعی مقصد کے لئے قبر کھولی جائے جس کی اہمیت قبر کھولنے سے زیادہ ہو، مثلاً زندہ بچے کو ایسی حاملہ عورت کے پیٹ سے نکالنا مطلوب ہو جسے دفن کر دیا گیا ہو۔

۷) اس بات کا خوف ہو کہ میّت کو درندہ چیر پھاڑ ڈالے گا یا سیلاب اسے بہالے جائے گا یا اسے دشمن نکال لے گا۔

۸) میّت کے بدن کا کوئی ایسا حصہ دفن کرنا چاہیں جو اس کے ساتھ دفن نہ ہو سکا ہو، لیکن احتیاطِ واجب یہ ہے کہ بدن کے اس حصّے کو قبر میں اس طرح رکھیں کہ میّت کا بدن نظر نہ آئے۔

مستحب غسل

مسئلہ ۶۵۰ اسلام کی مقدس شریعت میں بہت سے غسل مستحب ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱) غسلِ جمعہ: اس کا وقت صبح کی اذان کے بعد سے ظہر تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر کے قریب بجالایا جائے اور اگر کوئی شخص ظہر تک انجام نہ دے تو بہتر ہے کہ ادا و قضا کی نیت کئے بغیر غروب آفتاب تک بجالائے اور اگر جمعہ کے دن غسل نہ کرے تو مستحب ہے کہ ہفتے کے دن صبح سے غروب آفتاب تک اس کی قضا بجالائے اور جو شخص جانتا ہو کہ اسے جمعہ کے دن پانی میسر نہ ہو گا تو وہ رجاء جمعرات کے دن غسل انجام دے سکتا ہے۔

مستحب ہے کہ انسان غسل جمعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَه لاَ شَرِيْکَ لَه وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَ رَسُوْلُه، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّا بِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْن

۲) ماہ رمضان کی پہلی، سترہویں، انیسویں، اکیسویں، تیئیسویں اور چوبیسویں رات کا غسل۔

۳) عیدالفطر اور عید قربان کے دن کا غسل۔ ان کا وقت صبح کی اذان سے غروب آفتاب تک ہے، اگرچہ احوط یہ ہے کہ ظہر سے غروب کے وقت تک رجاء کی نیت سے بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ نماز عید سے پہلے کیا جائے۔

۴) عیدالفطر کی رات کا غسل۔ اس کا وقت غروب کے بعد ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ رات کی باقی مدت میں اذانِ صبح تک رجاء کی نیت سے بجا لائے۔

۵) ماہ ذی الحجہ کے آٹھ ویں اور نویں دن کا غسل اور احوط یہ ہے کہ نویں دن کا غسل زوال کے وقت کیا جائے۔

۶) اس شخص کا غسل جس نے سورج گرہن کے وقت عمداً نماز آیات نہ پڑھی ہو جب کہ سورج کو مکمل گرہن لگا ہو۔

۷) اس شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کوئی حصہ ایسی میّت سے مس کیا ہو جسے غسل دیا جاچکا ہو۔

۸) احرام کا غسل۔

۹) حرم خدا میں داخل ہونے کا غسل۔

۱۰) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا غسل۔

۱۱) خانہ کعبہ کی زیارت کا غسل۔

۱۲) کعبہ میں داخل ہونے کا غسل۔

۱۳) نحر، ذبح اور حلق (بال مونڈنے) کے لئے غسل۔

۱۴) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا غسل۔

۱۵) حرمِ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں داخل ہونے کا غسل (اور اس کی حدود، عائر اور وعیر نامی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے)۔

۱۶) پیغمبر اکرم (ص) کی قبر مطہر سے وداع کا غسل۔

۱۷) دشمن کے ساتھ مباہلہ کرنے کا غسل۔

۱۸) نوزائدہ بچے کو غسل دینا۔

۱۹) استخارہ کرنے کا غسل۔

۲۰) طلب باران کا غسل۔

۲۱) مکمل سورج گرہن کے وقت کا غسل۔

۲۲)حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی نزدیک سے زیارت کا غسل۔

۲۳)فسق اور کفر سے توبہ کا غسل۔

مسئلہ ۶۵۱ فقہاء نے مستحب غسلوں کے باب میں بہت سے غسلوں کو ذکر فرمایا ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

۱) رمضان المبارک کی تمام طاق راتوں کا غسل اور اس کی آخری دھائی کی تمام راتوں کا غسل اور اس کی تیئیسویں رات کے آخری حصّے میں دوسرا غسل۔

۲) ماہ ذی الحجہ کے چوبیسویں دن کا غسل۔

۳) عید نوروز کے دن، پندرہویں شعبان، نویں اور سترہویں ربیع الاوّل اور ذی القعدہ کے پچیسویں دن کا غسل۔

۴) اس عورت کا غسل جس نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی ہو۔

۵) اس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سوگیا ہو۔

۶) اس شخص کا غسل جو کسی سولی چڑھے ہوئے انسان کو دیکھنے گیا ہو اور اسے دیکھا بھی ہو، لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوری کی حالت میں نظر کی ہو یا مثال کے طور پر گواہی دینے گیا ہو تو غسل مستحب نہیں ہے۔

۷) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے کا غسل

۸) دور یا نزدیک سے معصومین علیہم السلام کی زیارت کے لئے غسل۔

۹) عید غدیر کے دن کا غسل۔

لیکن احوط یہ ہے کہ یہ تمام غسل رجاء کی نیت سے بجالائے جائیں۔

مسئلہ ۶۵۲ ان مستحب غسلوں کے ساتھ جن کا ذکر مسئلہ "۶۵۰" میں کیا گیا ہے انسان ایسے کام جن کے لئے وضو ضروری ہے مثلاً نماز، انجام دے سکتا ہے لیکن جو غسل رجاء کی نیت سے کئے جائیں وہ وضو کی جگہ کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۶۵۳ اگر کسی شخص کے ذمے کئی مستحب غسل ہوں اور وہ سب کی نیت کرکے ایک غسل کرلے تو کافی ہے۔

تیمم

سات صورتوں میں وضو اور غسل کے بجائے تیمم کرنا ضروری ہے:

تیمم کی پہلی صورت

۱) یہ کہ وضو یا غسل کے لئے ضروری مقدار میں پانی مہیا کرنا ممکن نہ ہو۔

مسئلہ ۶۵۴ اگر انسان آبادی میں ہو تو ضروری ہے کہ وضو اور غسل کا پانی مہیا کرنے کے لئے اتنی جستجو کرے کہ اس کے ملنے سے نا امید ہو جائے اور اگر بیابان میں ہو تو ناہموار زمین میں پرانے زمانے میں کمان سے پھینکے جانے والے ایک تیر کی پرواز کے برابر اور ہموار زمین میں دو بار پھینکے جانے والے تیر کے فاصلے کے برابر جستجو کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہ جستجو دائرے کی شکل میں ہو جس کا مرکز پانی ڈھونڈنے کی ابتدائی جگہ اور درمیانی فاصلہ تیر کی پرواز کے برابر ہو۔

مسئلہ ۶۵۵ اگر چار اطراف میں سے بعض ہموار اور بعض ناہموار ہوں تو ضروری ہے کہ جو طرف ہموار ہو اس میں دو تیروں کی پرواز کے برابر اور جو طرف ناہموار ہو اس میں ایک تیر کی پرواز کے برابر مذکورہ بالا مسئلے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق جستجو کرے۔

مسئلہ ۶۵۶ جس طرف پانی کے نہ ہونے کا یقین یا شرعی گواہی موجود ہو اس طرف تلاش کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۶۵۷ اگر کسی شخص کی نماز کا وقت تنگ نہ ہو اور پانی مہیا کرنے کے لئے اس کے پاس وقت ہو، اگر یقین یا شرعی گواہی ہو کہ جس فاصلے تک پانی تلاش کرنا ضروری ہے اس سے دور پانی موجود ہے تو ضروری ہے کہ پانی حاصل کرنے کے لئے وہاں جائے، بشرطیکہ وہاں جانا مشقت و ضرر کا باعث نہ ہو اور اگر پانی موجود ہونے کا گمان ہو، خواہ اس کا گمان قوی ہی کیوں نہ ہو جب تک اطمینان حاصل نہ ہو، جانا ضروری نہیں ہے، لیکن احوط ہے۔

مسئلہ ۶۵۸ ضروری نہیں کہ انسان خود پانی کی تلاش میں جائے بلکہ کسی اور ایسے شخص کو بھیج سکتا ہے جس کے کہنے پر اسے اطمینان ہو۔ اسی طرح کسی ایسے شخص کو بھی بھیج سکتا ہے جو ثقہ ہو اور اس کے قول کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، چاہے اس کے بتانے سے اطمینان بھی حاصل نہ ہو۔ ان دونوں صورتوں میں ایک شخص کا چند اشخاص کی طرف سے جانا کافی ہے۔

مسئلہ ۶۵۹ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے سامان سفر میں یا پڑاو ڈالنے کی جگہ پر یا قافلے میں پانی موجود ہے تو ضروری ہے کہ اس قدر جستجو کرے کہ اسے پانی نہ ہونے کا یقین یا اطمینان ہو جائے یا اس کے حصول سے نا امید ہو جائے۔

مسئلہ ۶۶۰ اگر شخص نماز کے وقت سے پہلے، تلاش کرنے کے باوجود پانی حاصل نہ کرپائے اور نماز کے وقت تک وہیں رہے، چنانچہ اسے احتمال ہو کہ اس جگہ پانی مل جائے گا تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے کی جستجو پر اکتفا نہ کرے، سوائے اس کے کہ وقت نماز داخل ہونے سے کچھ پہلے اول وقت کی فضیلت کو پانے کے لئے جستجو کی ہو۔

مسئلہ ۶۶۱ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد جستجو کے باوجود پانی حاصل نہ کرپائے اور بعد والی نماز کے وقت تک اسی جگہ رہے، چنانچہ اگر احتمال دے کہ اب وہاں پانی مل جائے گا تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ دوبارہ پانی کی تلاش میں جائے۔

مسئلہ ۶۶۲ اگر کسی شخص کے پاس نماز کے لئے وقت تنگ ہو یا اسے چور، ڈاکو یا درندے سے جان یا اس کی حیثیت کے مطابق خاطر خواہ مال کا خوف ہو یا پانی کی تلاش اتنی کٹھن ہو کہ اس کی سختی کو برداشت کرنا حرج کا باعث ہو تو جستجو ضروری نہیں۔

مسئلہ ۶۶۳ اگر کوئی شخص پانی تلاش نہ کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اگرچہ وہ گنہگار ہے، لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے، چاہے بعد میں معلوم ہو جائے کہ اگر پانی تلاش کرتا تو مل جاتا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ ۶۶۴ جس شخص کو یقین ہو کہ پانی نہیں ملے گا، چنانچہ پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ اگر پانی تلاش کرتا تو پانی مل جاتا، اگر وقت باقی ہو تو وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۶۵ اگر کسی شخص کو پانی تلاش کرنے پر نہ ملے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ جہاں اس نے پانی تلاش کیا تھا وہاں پانی موجود تھا، تو اگر وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھے ورنہ اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۶۶ جس شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت تنگ ہے اگر وہ پانی تلاش کئے بغیر تیمم کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے اسے پتہ چلے کہ پانی تلاش کرنے کے لئے اس کے پاس وقت تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزرنے کے بعد معلوم ہو تو قضا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۶۷ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کسی شخص کا وضو باقی ہو اور جانتا ہو یا شرعی دلیل مثلاً اطمینان وغیرہ ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کردیا تو دوبارہ وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملے گا یا وضو نہیں کرپائے گا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو برقرار رکھ سکتا ہو اور اس کے لئے کسی حرج و ضرر کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے باطل نہ کرے۔

لیکن ایسا شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ غسل نہ کرپائے گا اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۶۶۸ اگر کوئی شخص نماز کے وقت سے پہلے باوضو ہو اور اسے معلوم ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ اگر اس نے اپنا وضو باطل کردیا تو دوبارہ پانی مہیا کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا تو اس صورت میں اگر وہ اپنا وضو بغیر کسی حرج یا ضرر کے برقرار رکھ سکتا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنا وضو باطل نہ کرے۔

مسئلہ ۶۶۹ جب کسی کے پاس فقط وضو یا غسل کی مقدار میں پانی ہو اور وہ جانتا ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ اگر اسے گرادے تو پانی نہیں مل سکے گا تو اگر نماز کا وقت داخل ہوگیا ہو تو یہ پانی گرانا جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے وقت سے پہلے بھی نہ گرائے۔

مسئلہ ۶۷۰ اگر کوئی شخص جانتا ہو یا شرعی دلیل رکھتا ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے گا، نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کسی ضرر و حرج کے بغیر اس کے لئے وضو باطل کرنا جائز نہیں یا جو پانی اس کے پاس ہے، اسے گرانا جائز نہیں لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا بھی کرے۔

تیمم کی دوسری صورت

مسئلہ ۶۷۱ اگر کوئی شخص کمزوری یا چور، ڈاکو اور جانور وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکالنے کے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔ اسی طرح اگر پانی مہیا کرنے یا اسے استعمال کرنے میں اسے اتنی تکلیف اٹھانی پڑے جو ناقابل برداشت ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶۷۲ اگر کسی شخص کے لئے، کنویں سے پانی نکالنے کے لئے ڈول اور رسّی وغیرہ ضروری ہوں اور وہ مجبور ہو کہ انہیں خریدے یا کرائے پر حاصل کرے تو خواہ ان کی قیمت عام بھاو سے کئی گنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو، ضروری ہے کہ مہیا کرے۔ اسی طرح اگر پانی اپنی قیمت سے مہنگا بیچا جا رہا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر ان چیزوں کو مہیا کرنے کے لئے اتنا زیادہ پیسے دینے پڑ رہے ہوں جو عسر و حرج کا باعث ہوں تو ان چیزوں کا مہیا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۷۳ اگر کوئی شخص پانی مہیا کرنے کے لئے قرض لینے پر مجبور ہو تو ضروری ہے کہ قرض کرے، لیکن جو شخص جانتا ہو یا اسے اطمینان ہو کہ وہ قرضے کی ادائیگی نہ کر سکے گا تو اس کے لئے قرض لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۷۴ اگر کنواں کھودنے میں کوئی حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ انسان پانی مہیا کرنے کے لئے کنواں کھودے۔

مسئلہ ۶۷۵ اگر کوئی شخص بغیر احسان کے کچھ پانی دے تو اسے قبول کرنا ضروری ہے۔

تیمم کی تیسری صورت

مسئلہ ۶۷۶ اگر کسی شخص کو پانی استعمال کرنے سے اپنی جان کا خوف ہو یا بدن میں کوئی بیماری یا عیب پیدا ہونے یا بیماری کے طولانی یا شدید ہو جانے یا علاج میں دشواری پیدا ہونے کا خوف ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تیمم کرے، لیکن اگر گرم پانی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہو تو گرم پانی سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۷۷ ضروری نہیں ہے کہ انسان کو یقین ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے، بلکہ یہی کہ اسے خوف ہو کہ پانی اس کے لئے ضرر رکھتا ہے اور یہ خوف عام لوگوں کی نظر میں صحیح ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۷۸ اگر کوئی شخص درد چشم میں مبتلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۷۹ اگر کوئی شخص ضرر کے یقین یا خوف کی وجہ سے تیمم کرے اور نماز سے پہلے اس بات کا پتہ چل جائے کہ پانی اس کے لئے نقصان دہ نہیں تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر اس بات کا پتہ نماز کے بعد اور وقت گزرنے سے پہلے چلے تو وضو یا غسل کر کے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۸۰ اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ پانی اس کے لئے مضر نہیں ہے اور غسل یا وضو کر لے، بعد میں اسے پتہ چلے کہ پانی اس کے لئے مضر تھا، تو اگر ضرر اتنا زیادہ ہو کہ اس کا اقدام حرام ہو تو وضو اور غسل دونوں باطل ہیں۔

تیمم کی چوتھی صورت

مسئلہ ۶۸۱ جس شخص کو یہ خوف ہو کہ پانی سے وضو یا غسل کر لینے کے بعد ان میں سے کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا، تو ضروری ہے کہ وہ تیمم کرے:

۱) یہ کہ وہ خود ابھی یا بعد میں ایسی پیاس میں مبتلا ہو جائے گا جو اس کی ہلاکت یا بیماری کا سبب ہو گی یا اس کا برداشت کرنا اس کے لئے سخت حرج کا باعث ہو گا۔

۲) اسے خوف ہو کہ جن افراد کی حفاظت کرنا اس پر واجب ہے، وہ پیاس سے ہلاک یا بیمار ہو جائیں گے۔

۳) یہ کہ کسی انسان یا حیوان کی ہلاکت یا بیماری یا بیتابی جو اسے گراں گزرتی ہو کا خوف ہو یا اس حیوان کی ہلاکت سے اُسے خاطر خواہ نقصان ہو۔

مسئلہ ۶۸۲ اگر کسی شخص کے پاس پاک پانی کے علاوہ جو وضو اور غسل کے لئے ہو، نجس پانی کی اتنی مقدار بھی موجود ہو جو اس کے اور اس کے ساتھیوں کے پینے کے لئے کافی ہو، لیکن ان کے لئے پانی کی نجاست ثابت ہو اور نجس پانی پینے سے پرہیز بھی کرتے ہوں تو ضروری ہے کہ پاک پانی کو پینے کے لئے رکھ لے اور تیمم کے ساتھ نماز پڑھے۔ ہاں، اگر بچے یا حیوان کو پانی دینا چاہے تو ضروری ہے کہ انہیں نجس پانی دے اور پاک پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرے۔

تیمم کی پانچویں صورت

مسئلہ ۶۸۳ اگر کسی شخص کا بدن یا لباس نجس ہو اور اس کے پاس اتنی مقدار میں پانی ہو کہ اس سے وضو یا غسل کرنے کی صورت میں بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی نہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ بدن یا لباس دھوئے اور تیمم کر کے نماز پڑھے، لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر تیمم کرے تو ضروری ہے کہ پانی کو وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

تیمم کی چھٹی صورت

مسئلہ ۶۸۴ اگر کسی شخص کے پاس ایسے پانی یا برتن کے علاوہ کوئی دوسرا پانی یا برتن نہ ہو کہ جس کا استعمال کرنا حرام ہے، مثلاً اس کے پاس موجود پانی یا برتن غصبی ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا پانی یا برتن نہ ہو تو ضروری ہے کہ وضو یا غسل کے بجائے تیمم کرے۔

تیمم کی ساتویں صورت

مسئلہ ۶۸۵ جب وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر ایک شخص وضو یا غسل کرے تو ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ وہ شخص تیمم کرے۔ ہاں، اگر وضو یا غسل کے لئے تیمم جتنا وقت ہی صرف ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرے۔

مسئلہ ۶۸۶ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وضو یا غسل کا وقت باقی نہ رہے تو وہ گنہگار ہو گا، لیکن تیمم کے ساتھ اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کی قضا وضو یا غسل کے ساتھ انجام دے۔

مسئلہ ۶۸۷ اگر کسی کو شک ہو کہ وضو یا غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی رہے گا یا نہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۸۸ اگر کسی شخص نے وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا ہو اور نماز کے بعد وضو کر سکنے کے باوجود نہ کرے یہاں تک کہ اس کے پاس موجود پانی ضائع ہو جائے اور اس وجہ سے اس کی ذمہ داری تیمم کرنا قرار پائے تو ضروری ہے کہ بعد کی نمازوں کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۸۹ اگر کسی شخص کے پاس پانی موجود ہو لیکن وقت تنگ ہونے کے باعث تیمم کر کے نماز پڑھنے لگے اور نماز کے دوران اس کے پاس موجود پانی ضائع ہو جائے اور اس کی ذمہ داری تیمم کرنا بن جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد کی نمازوں کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔

مسئلہ ۶۹۰ اگر کسی شخص کے پاس اتنا وقت ہو کہ وضو یا غسل کر کے نماز کو اس کے مستحب اعمال مثلاً اقامت اور قنوت کے بغیر پڑھ سکے، تو ضروری ہے غسل یا وضو کرے اور نماز کو مستحب اعمال کے بغیر بجا لائے، بلکہ اگر سورہ پڑھنے جتنا وقت بھی نہ بچتا ہو تب بھی ضروری ہے کہ غسل یا وضو کر کے بغیر سورہ کے نماز پڑھے۔

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے

مسئلہ ۶۹۱ مٹی، ریت، ڈھیلے، پتھر اور ہر اس چیز پر تیمم کرنا صحیح ہے جسے عرف عام میں زمین کے اجزاء سے سمجھا جاتا ہو، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مٹی کے ہوتے ہوئے کسی دوسری چیز پر تیمم نہ کیا جائے اور اگر مٹی نہ ہو تو ریت یا ڈھیلے پر اور اگر ریت اور ڈھیلا بھی نہ ہو تو پھر پتھر پر تیمم کیا جائے۔

مسئلہ ۶۹۲ جپسم اور چونے کے پتّھر پر تیمم کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر اگر ممکن ہو تو چونے اور جپسم کے پکے ہوئے پتّھر اور پکی اینٹ پر تیمم نہ کرے۔ ہاں، فیروزے اور عقیق جیسے پتّھروں پر تیمم جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۹۳ اگر کسی شخص کو مٹی، ریت، ڈھیلے، پتّھر حتیٰ جپسم اور چونے کے پتّھر بھی نہ مل سکیں، تو ضروری ہے کہ قالین اور کپڑوں پر موجود گرد و غبار پر تیمم کرے اور اگر گرد و غبار بھی نہ مل سکے تو ضروری ہے کہ تر مٹی پر تیمم کرے اور اگر تر مٹی بھی نہ مل سکے تو مستحب یہ ہے کہ تیمم کے بغیر نماز پڑھے لیکن بعد میں اس نماز کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۹۴ اگر کوئی شخص قالین اور اس جیسی دوسری چیزوں کو جھاڑ کر مٹی مہیا کر سکتا ہو تو اس کا گرد و غبار پر تیمم کرنا باطل ہے اور اگر مٹی کو خشک کر کے اس سے سوکھی مٹی حاصل کر سکتا ہو تو گیلی مٹی پر تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۶۹۵ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو لیکن برف موجود ہو اور اسے پگھلانا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے پگھلا کر پانی بنائے اور اس سے وضو یا غسل کرے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو جس پر تیمّم کرنا صحیح ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ برف کے ساتھ اعضاءِ وضو یا غسل کو تر کر کے نماز پڑھے لیکن ضروری ہے کہ اس نماز کی قضا بھی پڑھے۔

مسئلہ ۶۹۶ اگر مٹی اور ریت کے ساتھ سوکھی گھاس کی طرح کی کوئی چیز ھوئی ہو جس پر تیمم کرنا باطل ہو تو اس پر تیمم نہیں کر سکتا، لیکن اگر وہ چیز اتنی کم ہو کہ اسے مٹی یا ریت میں نہ ہونے کے برابر سمجھا جائے تو اس مٹی یا ریت پر تیمم صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۹۷ اگر ایک شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر تیمم کیا جا سکے اور اس کا خریدنا یا کسی طرح حاصل کرنا ممکن ہو اور حرج کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ خرید کر یا ایسے ہی کسی طریقے سے مہیا کرے۔

مسئلہ ۶۹۸ مٹی کی دیوار پر تیمم کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خشک زمین یا خشک مٹی کے ہوتے ہوئے تر زمین یا تر مٹی پر تیمم نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۶۹۹ انسان جس چیز پر تیمم کرے اس کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر اس کے پاس ایسی کوئی پاک چیز نہ ہو جس پر تیمم کرنا صحیح ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر اس نجس چیز پر تیمم کرے اور نماز پڑھے اور ضروری ہے کہ بعد میں اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۷۰۰ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ ایک چیز پر تیمم کرنا صحیح ہے اور اس پر تیمم کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس چیز پر تیمم کرنا باطل تھا تو جو نمازیں اس تیمم کے ساتھ پڑھی ہیں انہیں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۷۰۱ وہ چیز جس پر تیمم کیا جائے اور وہ جگہ جہاں وہ چیز رکھی ہو، ضروری ہے کہ غصبی نہ ہوں، پس اگر غصبی مٹی پر تیمم کرے یا اپنی مٹی بغیر اجازت کے دوسرے کی ملکیت میں رکھے اور اس پر تیمم کرے تو اس کا تیمم باطل ہے ، لیکن خود تیمم کرنے والے کی جگہ کا غصبی نہ ہونا تیمم کے صحیح ہونے میں معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۰۲ غصب کی ہوئی فضا میں تیمم کرنا، مثال کے طور پر اگر کوئی شخص اپنی زمین میں اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور پھر اجازت کے بغیر دوسرے کی زمین میں داخل ہو کر ہاتھوں کو پیشانی پر پھیرے، تو بنا بر احتیاط اس کا تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۳ غصبی چیز پر یا ایسی چیز پر جو غصبی جگہ رکھی ہوئی ہو، خواہ نہ جانتا ہو کہ غصبی ہے، تیمم کرنا باطل ہے۔ غصبی فضا میں تیمم کرنے کا بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

البتہ اگر بھول جائے یا غصب سے غافل ہو تو صحیح ہے، سوائے اس کے کہ خود غاصب ہو اور غصب سے توبہ نہ کی ہو کہ اس صورت میں اگر اس کا تیمم غصبی چیز پر یا اس چیز پر ہو جو غصبی جگہ رکھی ہو تو باطل ہے، جب کہ اگر توبہ کر چکا ہو تو احتیاط کی بنا پر باطل ہے۔

مسئلہ ۷۰۴ جو شخص غصبی جگہ میں قید ہو اور اس جگہ کا پانی اور مٹی دونوں غصبی ہوں تو ضروری ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۰۵ جس چیز پر تیمم کیا جائے، احتیاطِ واجب کی بنا پر ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ اس پر گرد و غبار موجود ہو جو ہاتھوں پر لگ جائے اور اس میں ہاتھ مارنے کے بعد مستحب ہے کہ ہاتھوں کو جھاڑے۔

مسئلہ ۷۰۶ گڑھے والی زمین، راستے پر بیٹھی ہوئی مٹی اور ایسے نمکزار پر جس پر نمک کی تہہ نہ جمی ہو، تیمم کرنا مکروہ ہے اور اگر اس پر نمک کی تہہ جم گئی ہو تو باطل ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۷۰۷ وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں :

۱) نیت۔

۲) دونوں ہتھیلیوں کو ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ مارے۔

۳) دونوں ہتھیلیوں کو پوری پیشانی اور پیشانی کے دونوں طرف، جہاں سر کے بال اگتے ہیں، سے لے کر بھنوؤں اور ناک کے اوپر تک پھیرنا اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ہاتھ بھنوؤں پر بھی پھیرے جائیں۔

۴) بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔

مسئلہ ۷۰۸ احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے، اس طرح سے کیا جائے کہ ایک دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر زمین پر ہاتھ مارے اور ہاتھوں کی پشت کا مسح کرے۔

تیمم کے احکام

مسئلہ ۷۰۹ اگر ایک شخص پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کے ذرا سے حصے کا بھی مسح نہ کرے تو تیمم باطل ہے، چاہے عمداً مسح نہ کیا ہو یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو۔ البتہ بہت زیادہ باریک بینی بھی ضروری نہیں بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ یہ کہا جا سکے کہ پوری پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی مکمل پشت کا مسح ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۷۱۰ یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ ہاتھ کی تمام پشت پر مسح کرلیا ہے، ضروری ہے کہ کلائی سے کچھ اوپر والے حصے کا بھی مسح کرے، لیکن انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۱۱ ضروری ہے کہ پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کا مسح اوپر سے نیچے کی جانب کرے اور ان افعال کو پے در پے انجام دے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ دے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تیمم کررہاہے تو تیمم باطل ہے۔

مسئلہ ۷۱۲ نیت کرتے وقت یہ معین کرنا ضروری ہے کہ اس کا تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے اور اگر غسل کے بدلے ہو تو اس غسل کو بھی معین کرے۔ ہاں، اجمالاً معین کرنا بھی، مثلاً یہ نیت کہ یہ تیمم اس چیز کے بدلے ہے جو پہلے واجب ہوئی یا بعد میں، کافی ہے۔

اور اگر اس پر ایک ہی تیمم واجب ہو اور نیت کرے کہ میں اپنی اس وقت کی ذمہ داری انجام دے رہا ہوں، تو صحیح ہے، چاہے اس ذمہ داری کی پہچان میں غلطی کرے۔

مسئلہ ۷۱۳ احتیاط مستحب کی بنا پر تیمم میں پیشانی، ہتھیلیوں اور ہاتھوں کی پشت کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۷۱۴ ضروری ہے کہ انسان تیمم کے لئے انگوٹھی اتار دے اور اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلاً ان پر کوئی چیز چپکی ہوئی ہو تو اسے ہٹا دے۔

مسئلہ ۷۱۵ اگر پیشانی یا ھاتہوں کی پشت پر زخم ہو اور اس پر کپڑا یا کوئی اور ایسی چیز بندھی ہو جسے کھولا نہ جا سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اوپر ہاتھ پھیرے۔ اسی طرح اگر ہتھیلی زخمی ہو اور اس پر کپڑا یا پٹی وغیرہ بندھی ہو جسے کھولا نہ جاسکتا ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ہاتھوں کو اسی پٹی سمیت اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہے اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور ہاتھوں کی پشت سے بھی تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۱۶ اگر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر بال ہوں تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر سر کے بال پیشانی پر آگرے ہوں تو ضروری ہے کہ انہیں پیچھے ہٹادے۔

مسئلہ ۷۱۷ اگر کسی شخص کو احتمال ہو کہ پیشانی یا ہتھیلیو یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ ہے اور یہ احتمال عام لوگوں کی نظر میں بجا ہو تو ضروری ہے کہ جستجو کرے تاکہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ رکاوٹ موجود نہیں ہے، بلکہ اگر ایک ایسا قابل اعتماد شخص بھی اس رکاوٹ کے نہ ہونے کی خبر دے، جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، تو کافی ہے۔

مسئلہ ۷۱۸ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو، اگر وہ خود تیمم نہ کرسکتا ہو، حتیٰ کہ مٹی پر ہاتھ رکھ کر بھی، تو ضروری ہے کہ کسی دوسرے کی مدد لے اور اگر کسی کی مدد سے بھی تیمم نہیں کرسکتا تو ضروی ہے کہ نائب لے اور نائب کے لئے ضروری ہے کہ اسے خود اس کے ہاتھوں کے ساتھ تیمم کرائے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو نائب کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو اور پھر اس کی پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور ضروری ہے کہ تیمم کی نیت وہ خود کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نائب بھی نیت کرے۔

مسئلہ ۷۱۹ اگر کوئی شخص تیمم کے دوران شک کرے کہ اس کا کچھ حصہ بھول گیا ہے یا نہیں اور اس حصے کا موقع گزر گیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اس حصے کا تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۰ اگر کسی شخص کو بائیں ہاتھ کا مسح کرنے کے بعد شک ہو کہ آیا اس نے تیمم درست کیا ہے یا نہیں جب کہ احتمال دے کہ مسح کرتے وقت متوجہ تھا تو اس کا تیمم صحیح ہے اور اگر اس کا شک خود بائیں ہاتھ کے مسح کے بارے میں ہو تو ضروری ہے کہ اس کا مسح کرے، مگر یہ کہ جس عمل میں طہارت شرط ہو اس میں داخل ہو چکا ہو یا تسلسل ختم ہو گیا ہو اور اگر بائیں ہاتھ کے مسح کے صحیح ہونے میں شک ہو تو اس کا تیمم صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۲۱ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو وہ نماز کے وقت سے پہلے نماز کے لئے تیمم نہیں کرسکتا، لیکن اگر کسی اور واجب کام یا مستحب کام کے لئے تیمم کرے اور نماز کے وقت تک عذر باقی رہے جب کہ آخر وقت تک عذر زائل ہونے سے مایوس ہو تو اسی تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، ورنہ محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۷۲۲ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر آخر وقت تک عذر زائل ہونے سے مایوس ہو تو وقت وسیع ہونے کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر مایوس نہ ہو تو ضروری ہے کہ انتظار کرے، اگر عذر برطرف ہو جائے تو وضو یا غسل کے ساتھ نماز پڑھے ورنہ تنگیٔ وقت میں تیمم کے ساتھ نماز ادا کرے۔

مسئلہ ۷۲۳ جو شخص وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ اس کا عذر برطرف ہو جائے گا، تو اپنی قضا نمازوں کو تیمم کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ورنہ پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر بعد میں اس کا عذر برطرف ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کو دوبارہ غسل یا وضو کے ساتھ ادا کرے۔

مسئلہ ۷۲۴ جو شخص وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو، اگر آخر وقت تک عذر کے برطرف ہونے سے مایوس ہو تو جن نوافل کا وقت معین ہے انہیں تیمم کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور اگر مایوس نہ ہو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ان نوافل کو ان کے آخری وقت میں بجالائے۔

مسئلہ ۷۲۵ جس شخص کا وظیفہ احتیاطِ واجب کی بنا پر غسلِ جبیرہ اور تیمم ہو اگر وہ غسل اور تیمم کے بعد نماز پڑھے اور نماز کے بعد اس سے حدثِ اصغر صادر ہو مثلاً اگر وہ پیشاب کرے تو بعد کی نمازوں کے لئے احتیاطاً تیمم کرے اور وضو بھی کرے اور اگر حدث نماز سے پہلے صادر ہو تو اس نماز کے لئے بھی وضو کرکے تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۶ اگر کوئی شخص پانی نہ ملنے یا کسی اور عذر کی وجہ سے تیمم کرے تو عذر کے برطرف ہونے کے بعد اس کا تیمم باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۷۲۷ جو چیزیں وضو کو باطل کرتی ہیں وہ وضو کے بدلے کئے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں اور جو چیزیں غسل کو باطل کرتی ہیں وہ غسل کے بدلے کئے گئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں۔

مسئلہ ۷۲۸ جو شخص غسل نہ کرسکتا ہو اور اس پر چند غسل واجب ہوں، اگر ان میں سے ایک غسل جنابت ہو تو غسل جنابت کے بدلے ایک تیمم باقی سب کے لئے کافی ہے اور اگر غسل جنابت کے علاوہ ہوں تو ضروری ہے کہ ہر ایک کے بدلے ایک تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۲۹ جو شخص غسل نہ کرسکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام انجام دینا چاہے جس کے لئے غسل واجب ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور جو شخص وضو نہ کرسکتا ہو اگر وہ کوئی ایسا کام کرنا چاہے جس کے لئے وضو واجب ہے تو ضروری ہے کہ وضو کے بدلے تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۳۰ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے تیمم کرے تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور اگر وضو نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ وضو کے بدلے ایک اور تیمم کرے۔

مسئلہ ۷۳۱ اگر کوئی شخص غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے لیکن بعد میں کسی ایسی صورت سے دوچار ہو جو وضو کو باطل کر دیتی ہو اور بعد کی نمازوں کے لئے غسل بھی نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔ جنابت کے علاوہ حیض، نفاس اور مسِ میت جیسے حدثِ اکبر کے بدلے تیمم کا بھی یہی حکم ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ وضو بھی کرے۔

مسئلہ ۷۳۲ جس شخص پر کوئی کام انجام دینے، مثلا نماز پڑھنے کے لئے، وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہو، اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ایک تیسرا تیمم اس نیت سے بھی انجام دے کہ اس کام کو انجام دے سکوں۔ ہاں، اگر وہ پہلے تیمم میں وضو یا غسل کے بدلے تیمم کی نیت کرے اور دوسرے تیمم کو مافی الذمّہ کی نیت سے انجام دے تو یہ احتیاط کے مطابق ہے۔

مسئلہ ۷۳۳ جس شخص کا فریضہ تیمم ہو اگر وہ کسی کام کے لئے تیمم کرے تو جب تک اس کا تیمم اور عذر باقی ہے وہ ان کاموں کو انجام دے سکتا ہے جنہیں وضو یا غسل کر کے انجام دینا ضروری ہے، لیکن اگر اس کا عذر وقت کی تنگی ہو یا پانی ہوتے ہوئے نمازِ میّت یا سونے کے لئے تیمم کیا ہو تو اس تیمم سے فقط ان کاموں کو انجام دے سکتا ہے جن کے لئے اس نے تیمم کیا ہے۔

مسئلہ ۷۳۴ چند صورتوں میں بہتر ہے کہ انسان نے جو نمازیں تیمم کے ساتھ پڑھی ہوں ان کی قضا کرے:

۱) یہ کہ پانی کے استعمال سے ڈرتا ہو اور عمداً خود کو جنب کر لیا ہو اور تیمم کر کے نماز پڑھی ہو۔

۲) یہ جانتے ہوئے یا اس بات کا گمان ہوتے ہوئے کہ پانی حاصل نہ کر سکے گا عمدا خود کو جنب کیا ہو اور تیمم کر کے نماز پڑھی ہو۔

۳) آخر وقت تک عمداً پانی کی تلاش میں نہ جائے اور تیمم کر کے نماز پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اگر جستجو کرتا تو اسے پانی مل جاتا۔

۴) عمداً نماز پڑھنے میں تاخیر کی ہو اور آخر وقت میں تیمم کر کے نماز پڑھی ہو۔

۵) یہ جانتے ہوئے یا اس بات کا گمان ہوتے ہوئے کہ پانی نہیں ملے گا، جو پانی اس کے پاس تھا اسے گرا دیا ہو اور تیمم کر کے نماز پڑھی ہو۔

نماز کے احکام

نماز کے احکام بیان کرنے سے پہلے دو نکات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے :

اوّل)اہمیتِ نماز: قرآن مجید میں تقریباً ایک سو مقامات پر نماز کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے ، جن میں سے صرف دو مقامات کی طرف اشارہ کافی ہے :

۱) خداوندمتعال نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام نبوت و رسالت اور خلت عطا کرنے کے بعد جب چند کلمات میں آزمایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کلمات کو پورا کر دیا تو مقام امامت عنایت ہو ا اور ان تمام مقامات کے ہوتے ہوئے آپ علیہ السلام کی نظر میں مقام امامت کی عظمت اتنا زیادہ اہم تھی کہ ﴿ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ﴾ (عرض کی اور میری اولاد میں سے؟) جواب ملا ﴿ لاَ يَنَالُ عَهْدِی الظَّالِمِيْنَ ﴾ (میرے اس عہد پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا) اور نماز کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شخص جس کے لئے خداوند متعال مقام امامت کو پیش کر رہا ہے اور وہ اپنی ذریت کے لئے بھی اسے مانگ رہا ہے ، تمام مقامات طے کرنے کے بعد جوارِ خانہ خدا میں درخواست کر رہا ہے ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ﴾ (پروردگارا! مجھے نماز قائم کرنے والا قرار دے، اور میری ذریت میں سے بھی)

اور اسی طرح اپنی ذریت کو کعبہ کے ساتھ بسانے کے بعد کہا ﴿ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾

(اے ہمارے پروردگار! میں اپنی کچھ ذریت کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے کنارے آباد کر رہا ہوں، اے ہمارے پروردگار! تاکہ یہ نماز قائم کریں)

۲) قرآن مجید میں "مومنون" کے نام سے سورہ ہے جس میں مومنین کا تعارف کچھ خصوصیات کے ذریعے کروایا گیا ہے۔ سب سے پہلی خصوصیت جس سے ابتدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ﴿ اَلَّذِيْنَ هم فِیْ صَلاَ تهم خَاشِعُوْنَ ﴾ (یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں خاشعین ہیں)، جب کہ آخری خصوصیت جس پر اختتام ہوا ہے یہ ہے ﴿ وَالَّذِيْنَ هم عَلٰی صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴾ (اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کے محافظ ہیں)

پس ایمان کا آغاز و اختتام نماز پر ہے اور اس کا نتیجہ بھی یہ آیت ہے ﴿ اُوْلٰئِكَ هم الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هم فِيْهَا خَالِدُوْنَ ﴾

اور سنت سے اسی قدر بیان کرنا بس ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: "یں معرفت خدا کے بعد، کسی دوسری چیز کو نہیں پہچانتا جو نماز پنجگانہ سے افضل ہو۔" حضرت علیہ السلام کا عدمِ علم در حقیقت عدم کے بارے میں علم ہے اور یہ روایت کلام خدا کو ہی بیان کر رہی ہے کہ خداوند متعال قرآن مجید میں فرماتا ہے ذٰلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْب فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُو ْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ﴾ کہ غیب پر ایمان کے بعد، قیامِ نماز کا تذکرہ ہے۔

نماز کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ساری عبادات میں نماز سے زیادہ جامع عبادت کوئی نہیں ہے کیونکہ یہ وہ عبادت ہے جو فعلی عبادت اور قولی عبادت پر مشتمل ہے۔ فعلی عبادت میں رکوع، سجود، قیام اور قعود جیسے افعال عبادی شامل ہیں، جب کہ قولی عبادت میں قرائت و ذکر شامل ہیں۔ اس عبادت میں تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل جیسے تمام معارف الہیہ موجود ہیں جو معرفت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے ارکان اربعہ ہیں۔ یہ عبادت ملائکہ مقربین کی تمام عبادات پر مشتمل ہے کہ ان میں سے بعض کی عبادت قیام ہے اور بعض قعود میں ہیں، کچھ رکوع میں اور کچھ سجود میں ہیں۔

روایات میں نماز کے لئے جو عناوین ذکر ہوئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں ان میں سے بعض عناوین یہ ہیں:

رَاسُ الدِّیْنِ، و آخِرُ وَصَایَا الْانْبِیاءِ، وَ احَبُّ الْاَعْمَالِ، وَ خَیْرُ الْاعْمَالِ، وَ قِوَامُ الْاِسلاَمِ، وَ اسْتِقْبَال الرَّحْمٰنِ، مِنْهَاجُ الْاَنْبِیاءِ وَ بِه یَبْلُغُ الْعَبْدُ اِلیَ الدَّرَجَةِ الْعُلْیا

دوم) انسان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نماز جلدبازی اور تیز رفتاری سے نہ پڑھے، بلکہ یاد خدا کے ساتھ خضوع و خشوع اور وقار سے نماز پڑھے اور متوجہ رہے کہ کس ھستی کے ساتھ ہم کلام ہے اور اپنے آپ کو خداوندعالم کی عظمت و بندگی کے مقابلے میں حقیر و ناچیز سمجھے۔

علاوہ ازایں، نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ توبہ و استغفار کرے اور نماز کی قبولیت میں رکاوٹ بننے والے گناہوں مثلاً حسد، تکبّر، غیبت، حرام کھانا، نشہ آور اشیاء کا استعمال اور خمس و زکوٰۃ کا ادانہ کرنا، بلکہ تمام گناہوں کو ترک کردے۔

اسی طرح ضروری ہے کہ نماز کا ثواب گھٹانے والے کاموں کو انجام نہ دے مثلاً اونگھنے کی حالت میں اور پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، نماز کے وقت آسمان کی جانب نہ دیکھے اور ایسے کام انجام دے جو نماز کا ثواب بڑھاتے ہیں، مثلاً عقیق کی انگوٹھی اور پاکیزہ لباس پہنے، کنگھی اور مسواک کرے، نیز خوشبو لگائے۔

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں:

۱) روزانہ کی نمازیں اور نماز جمعہ بھی ان میں سے ہے۔

۲) نمازِ آیات۔

۳) نمازِ میّت، اس بنا پر کہ اس پر حقیقت میں نماز کا اطلاق ہو، اگرچہ یہ نماز بہر صورت واجب ہے۔

۴) خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز۔

۵) باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

۶) جو نمازیں اجارہ، نذر، قسم، عہد اور عقد کے ضمن میں شرط سے واجب ہوتی ہیں۔

روزانہ کی واجب نمازیں

جمعہ کے علاوہ روزانہ کی نمازیں پانچ ہیں: ظہر و عصر ہر ایک چار رکعت، مغرب تین رکعت، عشا چار رکعت اور فجر دو رکعت۔

مسئلہ ۷۳۵ سفر اور خوف میں ضروری ہے کہ انسان چار رکعتی نمازیں ان شرائط کے ساتھ جو بعد میں بیان ہوں گی، دو رکعت پڑھے۔

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت

مسئلہ ۷۳۶ اگر لکڑی یا اس جیسی کسی سیدھی چیز کو، جسے شاخص کہتے ہیں، ہموار زمین میں سیدھا گاڑا جائے تو صبح سورج طلوع ہوتے وقت اس کا سایہ مغرب کی طرف پڑتا ہے اور جوں جوں سورج اُونچا ہوتا جاتا ہے اس کا سایہ گھٹتا جاتا ہے اور ہمارے شہروں میں ظہر شرعی کے وقت کمی کے آخری درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ ظہر گزرنے کے بعد اس کا سایہ مشرق کی جانب ہو جاتا ہے اور جوں جوں سورج مغرب کی طرف ڈھلتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے۔

لہذا، جب سایہ کمی کے آخری درجے تک پہنچ کر دوبارہ بڑھنے لگے تو پتہ چلتا ہے کہ ظہر شرعی کا وقت ہو چکا ہے، لیکن بعض شہروں میں جہاں بعض اوقات ظہر کے وقت سایہ بالکل ختم ہو جاتا ہے، جب سایہ دوبارہ ظاہر ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۷۳۷ نماز ظہر و عصر کا وقت زوال سے غروبِ آفتاب تک کا درمیانی وقت ہے، لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز عصر کو ظہر کی نماز سے پہلے پڑھے تو وہ نماز باطل ہے۔ ہاں، اگر آخری وقت میں ایک نماز سے زیادہ پڑھنے کا وقت باقی نہ ہو، تو اس صورت میں جس شخص نے اس وقت تک نماز ظہر نہ پڑھی ہو، ضروری ہے کہ پہلے نماز عصر پڑھے اور اس کے بعد نماز ظہر کی قضا

کرے۔ البتہ، اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے غلطی سے عصر کی پوری نماز ظہر سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس نماز کو نماز ظہر قرار دے اور دوسری چار رکعت مافی الذمہ کی نیت سے پڑھے۔

مسئلہ ۷۳۸ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے غلطی سے عصر کی نماز پڑھنا شروع کردے اور نماز کے دوران اسے معلوم ہو کہ اس سے غلطی ہوئی ہے تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز ظہر کی طرف پھیر دے یعنی نیت کرے جو کچھ پڑھ چکا ہوں اور پڑھ رہا ہوں اور پڑھوں گا وہ تمام کی تمام نماز ظہر ہے اور نماز مکمل کرنے کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۳۹ نماز جمعہ امام معصوم علیہ السلام یا آپ علیہ السلام کی جانب سے منصوب آپ علیہ السلام کے نائب کے ہوتے ہوئے واجب تعینی ہے اور غیبت کے زمانے میں مکلّف کو اختیار ہے کہ نماز ظہر پڑھے یا شرائط کے ہوتے ہوئے، نماز جمعہ پڑھے۔ احوط نماز ظہر کا پڑھنا ہے اور افضل نماز جمعہ ہے۔

مسئلہ ۷۴۰ نماز جمعہ کا وقت محدود ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ یقین، اطمینان یا وقت ہوجانے کی دوسری نشانیوں کے ذریعے، ظہر شرعی ثابت ہونے کے بعد، تاخیر نہ کریں۔

مغرب و عشا کی نماز کا وقت

مسئلہ ۷۴۱ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ نماز مغرب کی ادائیگی میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اتنی تاخیر کریں کہ مشرق سے ظاہر ہونے والی سرخی انسان کے سر پر سے گزر جائے۔

مسئلہ ۷۴۲ مغرب اور عشا کی نماز کا وقت صاحبِ اختیار شخص کے لئے آدھی رات تک رہتا ہے، لیکن جو شخص نیند، بھول جانے، حیض یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے آدھی رات تک نماز نہ پڑھ سکے تو اس کے لئے صبح صادق تک ہے۔

نماز عشا کو نماز مغرب کے بعد پڑھنا ضروری ہے، لہٰذا اگر جان بوجھ کر مغرب کی نماز سے پہلے پڑھی جائے تو باطل ہے، لیکن اگر عشا کی نماز ادا کرنے کی مقدار سے زیادہ وقت باقی نہ رہا ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ عشا کی نماز کو نماز مغرب سے پہلے پڑھا جائے۔

مسئلہ ۷۴۳ اگر کوئی شخص غلطی سے عشا کی نماز کو مغرب سے پہلے پڑھ لے اور نماز کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ نماز مغرب کو اس کے بعد بجالائے۔

مسئلہ ۷۴۴ اگر کوئی شخص نماز مغرب پڑھنے سے پہلے عشا کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے پتہ چلے کہ اس نے غلطی کی ہے اور ابھی وہ چوتھی رکعت کے رکوع تک نہ پہنچا ہو تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کی طرف نیت پھیر لے اور نماز کو مکمل کرنے کے بعد عشا کی نماز پڑھے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں جاچکا ہو تو ضروری ہے کہ اسے توڑ دے اور نماز مغرب پڑھنے کے بعد نماز عشا بجالائے۔

مسئلہ ۷۴۵ نماز عشا کا وقت صاحب اختیار شخص کے لئے آدھی رات تک ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر رات کا حساب غروب کے وقت سے صبح کی اذان تک ہوگا نہ کہ سورج نکلنے تک۔

مسئلہ ۷۴۶ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر مغرب اور عشا کی نماز آدھی رات تک نہ پڑھے تو احوط یہ ہے کہ اذان صبح سے پہلے تک ادا اور قضا کی نیت کے بغیر ان نمازوں کو ادا کرے۔

صبح کی نماز کا وقت

مسئلہ ۷۴۷ صبح کی اذان کے قریب مشرق کی جانب سے ایک سفیدی اُوپر اُٹھ تی ہے جسے فجرِ اوّل کہا جاتا ہے اور جب یہ سفیدی پھیل جائے تو فجرِ دوم اور نماز صبح کا اوّل وقت ہے اور صبح کی نماز کا آخری وقت سورج نکلنے تک ہے۔

اوقاتِ نماز کے احکام

مسئلہ ۷۴۸ انسان نماز میں اس وقت مشغول ہو سکتا ہے جب اسے یقین یا اطمینان ہو کہ وقت داخل ہو گیا ہے یا دو عادل مرد یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، خبر دے کہ وقت داخل ہو گیا ہے یا وقت شناس شخص جو قابل اطمینان ہو، وقت داخل ہونے کا اعلان کرنے کے لئے اذان دے۔

مسئلہ ۷۴۹ اگر کوئی شخص عمومی عذر مثلاً بادل یا گرد و غبار، یا کسی ذاتی عذر مثلاً نا بینائی یا قید خانے میں ہونے کی وجہ سے، نماز کا اوّل وقت داخل ہونے کے بارے میں یقین یا شرعی گواہی حاصل نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ اسے وقت داخل ہونے کے بارے میں یقین یا شرعی گواہی حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۷۵۰ اگر مذکورہ بالا طریقوں سے کسی شخص کے لئے ثابت ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور وہ نماز میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے معلوم ہو کہ ابھی وقت داخل نہیں ہوا تو اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ اس نے ساری نماز وقت سے پہلے پڑھی ہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

ھاں، اگر نماز کے دوران معلوم ہو کہ وقت داخل ہو گیا یا نماز کے بعد اسے یہ پتہ چلے کہ نماز کے دوران وقت داخل ہو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۵۱ اگر کوئی شخص اس بات کی جانب متوجہ نہ ہو کہ ضروری ہے کہ وقت داخل ہونے کے ثابت ہونے کے بعد انسان نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے ساری نماز وقت میں پڑھی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ اس نے وقت سے پہلے نماز پڑھی ہے یا اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وقت میں پڑھی ہے یا وقت سے پہلے پڑھی ہے یا نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران وقت داخل ہوا تھا تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۷۵۲ اگر کوئی شخص اس یقین یا اطمینان کے ساتہ نماز پڑھنے لگے کہ وقت داخل ہوگیا ہے اور نماز کے دوران شک کرے کہ وقت داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے ۔ لیکن اگر نماز کے دوران اسے یقین یا اطمینان ہو کہ وقت داخل ہو گیا ہے اور شک کرے کہ نماز کی جتنی مقدار پڑھی ہے وہ وقت میں پڑھی ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے ۔

مسئلہ ۷۵۳ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز کے بعض مستحب اعمال ادا کرنے سے نماز کی کچھ مقدار وقت کے بعد پڑھی جائے گی تو ضروری ہے کہ ان مستحبات کو چھوڑ دے، مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے ہو تو ضروری ہے کہ قنوت نہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۴ جس شخص کے پاس نماز کی فقط ایک رکعت ادا کرنے کا وقت ہو اس کی نماز ادا کی نیت سے ہوگی، البتہ ضروری ہے کہ نماز میں اتنی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ ۷۵۵ جو شخص سفر میں نہ ہو اگر اس کے پاس غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو ضروری ہے کہ عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظہر کی نماز قضا کرے۔ اسی طرح جس کے پاس کوئی عذر نہ ہو اگر آدھی رات تک اس کے پاس پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے اور اگر وقت اس سے کم ہو تو ضروری ہے کہ صرف عشا کی نماز پڑھے اور بعد میں مغرب پڑھے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ مغرب مافی الذمہ کی نیت سے ادا و قضا کی نیت کئے بغیر پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۶ جو شخص سفر میں ہو اگر غروب آفتاب تک اس کے پاس تین رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو ضروری ہے کہ صرف عصر پڑھے اور بعد میں نماز ظہر کی قضا کرے۔ اسی طرح جس مسافر کے پاس کوئی عذر نہ ہو اگر آدھی رات تک اس کے پاس چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو ضروری ہے کہ مغرب اور عشا کی نماز پڑھے۔ اگر اس اندازے کے مطابق بھی وقت نہ ہو لیکن نماز عشا پڑھنے کے ساتہ مغرب کی ایک رکعت کو آدھی رات ہونے سے پہلے درک کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے اور اس کے بعد فوراً نماز مغرب بجالائے اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عشا اور پھر مغرب کی نماز پڑھے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اسے ادا اور قضاء کی نیت کے بغیر مافی الذمہ کی نیت سے پڑھے اور اگر عشا کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ آدھی رات ہونے میں ایک رکعت یا اس سے زیادہ رکعات پڑھنے کا وقت باقی ہے تو اس کی نماز مغرب ادا ہے اور ضروری ہے کہ فوراً نماز مغرب ادا کرے۔

مسئلہ ۷۵۷ مستحب ہے کہ انسان نماز کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے اور اس سے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور جتنا اوّل وقت کے قریب ہو بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً اس لئے انتظار کرے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۸ جب انسان کے پاس کوئی ایسا عذر ہو کہ اگر اوّل وقت میں نماز پڑھنا چاہے تو تیمم کر کے نماز پڑھنے پر مجبور ہو، اگر اسے علم ہو کہ اس کا عذر آخر وقت تک باقی رہے گا تو اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر احتمال دے کہ اس کا عذر دور ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ عذر کے برطرف ہونے تک انتظار کرے اور اگر اس کا عذر برطرف نہ ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھے۔

ھاں، یہ ضروری نہیں کہ اس قدر انتظار کرے کہ صرف نماز کے واجب افعال انجام دے سکے بلکہ اگر اس کے پاس مستحباتِ نماز مثلاً اذان و اقامت اور قنوت کے لئے بھی وقت ہو تو وہ تیمم کر کے ان مستحبات کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے۔

تیمم کے علاوہ دوسری مجبوریوں کی صورت میں اگر وہ عذر تقیہ ہو تو اوّل وقت میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے دوبارہ پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے، خواہ وقت کے دوران اس کا عذر برطرف ہی کیوں نہ ہو جائے۔ جب کہ تقیہ کے علاوہ اگر احتمال دے کہ اس کا عذر باقی رہے گا تو جائز ہے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھے، لیکن اگر وقت کے دوران اس کا عذر برطرف ہو جائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۵۹ جو شخص نماز اور اس کی شکیات و سہویات کے مسائل کا علم نہ رکھتا ہو اور اس بات کا احتمال ہو کہ نماز کے دوران ان میں سے کوئی مسئلہ پیش آئے گا اور کسی لازمی ذمہ داری یا ضروری احتیاط کی خلاف ورزی ہوجائے گی، احتیاط کی بنا پر انہیں سیکھنے کے لئے نماز تاخیر سے پڑھے، لیکن اگر اسے اطمینان ہو کہ صحیح طریقے سے نماز پڑھ لے گا تو اوّل وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس اگر نماز میں کوئی ایسا مسئلہ پیش نہ آئے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آجائے جس کا حکم نہ جانتا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ جن دو باتوں کا احتمال ہو ان میں سے کسی ایک پر عمل کرتے ہوئے نماز کو پورا کرے۔ ہاں، نماز کے بعد مسئلہ معلوم کرنا ضروری ہے تاکہ اگر اس کی نماز باطل ثابت ہو تو دوبارہ پڑھے اور اگر صحیح ہو تو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۷۶۰ اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور قرض خواہ بھی اپنے قرض کا مطالبہ کرے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ پہلے قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا دوسرا واجب کام پیش آجائے جسے فوراً بجالانا ضروری ہو مثلاً دیکھے کہ مسجد نجس ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے اور دونوں صورتوں میں اگر پہلے نماز پڑھے تو گنہگار ہے، لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

وہ نمازیں جنہیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے

مسئلہ ۷۶۱ ضروری ہے کہ انسان نماز عصر، نماز ظہر کے بعد اور نماز عشا کو نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اگر جان بوجھ کر نماز عصر، نماز ظہر سے پہلے یا نماز عشا کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۷۶۲ اگر کوئی شخص نماز ظہر کی نیت سے نماز پڑھنا شروع کرے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے تو وہ نیت کو نماز عصر میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نماز توڑ کر عصر کی نماز پڑھے۔ مغرب و عشا میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۷۶۳ اگر نماز عصر کے دوران کوئی شک کرے کہ اس نے نماز ظہر پڑھی ہے یا نہیں، تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز ظہر میں تبدیل کر دے لیکن اگر وقت اتنا کم ہو کہ نماز ختم ہونے کے بعد سورج غروب کر جائے گا اور ایک رکعت کے لئے بھی وقت باقی نہ ہو گا تو ضروری ہے کے نماز عصر کی نیت سے نماز کو پورا کرے اور اس بات پر بنا رکھے کہ نماز ظہر ادا کر چکا ہے۔

مسئلہ ۷۶۴ اگر کوئی شخص نماز عصر کے دوران اس یقین یا اطمینان پر کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی نیت کو ظہر میں تبدیل کر دے، اگر کوئی عمل انجام دینے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو ضروری ہے کہ باقی نماز کو عصر کی نیت سے پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔ اسی طرح جو کچھ انجام دے چکا ہو اگر وہ رکن نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے، لیکن اس صورت میں قرائت اور ذکر وغیرہ جو ظہر کی نیت سے انجام دے چکا ہو ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ عصر کی نیت سے بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں نماز کو عصر کی نیت سے پورا کرے اور دوبارہ بھی پڑھے۔ ہاں، جو کچھ انجام دے چکا ہو وہ اگر ایک رکعت، رکوع یا دو سجدے ہوں تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۷۶۵ اگر کوئی شخص نماز عشا میں چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں اور وقت اتنا کم ہو کہ نماز ختم کرنے کے بعد عشا کے لئے ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت بھی باقی نہ بچتا ہو تو ضروری ہے کہ عشا کی نیت سے نماز مکمل کرے اور اس بات پر بنا رکھے کہ مغرب کی نماز پڑھ چکا ہے۔

اور اگر ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنے کا وقت موجود ہو تو ضروری ہے کہ نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کر کے اس کی تین رکعت مکمل کرے اور بعد میں عشا کی نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۶۶ اگر کوئی شخص نماز عشا کی چوتھی رکعت کے رکوع میں پہنچنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں اور وقت وسیع ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ نماز مغرب و عشا دونوں پڑھے۔ اسی طرح اگر پانچ رکعات پڑھنے کا وقت ہو تو بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر وقت اس سے کمتر ہو تو اس کی نماز عشا صحیح ہے اور ضروری ہے کہ اسے پورا کرے اور بنا اس پر رکھے کہ نماز مغرب پڑھ چکا ہے۔

مسئلہ ۷۶۷ اگر کوئی شخص ایسی نماز جسے وہ پڑھ چکا ہو احتیاطاً دوبارہ پڑھے اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ اس نماز سے پہلے والی نماز نہیں پڑھی تو وہ نیت کو اس نماز کی طرف نہیں پھیر سکتا مثلاً جب وہ نماز عصر احتیاطاً پڑھ رہا ہو اگر اسے یاد آئے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو وہ نیت کو نماز ظہر کی طرف نہیں پھیر سکتا۔

مسئلہ ۷۶۸ نمازِ قضا کی نیت کو نماز ادا اور نماز مستحب کی نیت کو نماز واجب کی طرف پھیرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۹ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہو تو انسان نماز کے دوران نیت کو قضا نماز میں تبدیل کرسکتا ہے بشرطیکہ نماز قضاء کی طرف نیت تبدیل کرنا ممکن ہو، مثلاً اگر وہ نماز ظہر میں مشغول ہو تو نیت کو قضائے صبح میں اسی صورت میں تبدیل کرسکتا ہے کہ تیسری رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو۔

مستحب نمازیں

مسئلہ ۷۷۰ مستحب نمازیں بہت سی ہیں اور انہیں نوافل کہتے ہیں۔ مستحب نمازوں میں سے روزانہ کے نوافل کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اور یہ روز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعات ہیں۔ جن میں سے آٹھ رکعت ظہر کی، آٹھ رکعت عصر کی، چار رکعت مغرب کی، دو رکعت عشا کی، گیارہ رکعت نماز شب کی اور دو رکعت صبح کی ہیں۔ چونکہ احتیاطِ واجب کی بنا پر عشا کی دو رکعت نافلہ بیٹھ کر انجام دینا ضروری ہے، اس لئے وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔

جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی سولہ رکعت نوافل پر چار رکعت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور قول مشہور کے مطابق بہتر یہ ہے کہ ان میں سے چھ رکعت سورج کے مکمل طور پر نکل آنے پر، چھ

رکعت دن چڑھنے پر، چھ رکعت زوال سے پہلے اور دو رکعت زوال کے وقت پڑھے۔

مسئلہ ۷۷۱ نماز شب کی گیارہ رکعتوں میں سے آٹھ رکعتیں نافلہ شب کی نیت سے، دو رکعت نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھی جائے گی۔ نافلہ شب کا مکمل طریقہ دعا کی کتابوں میں مذکور ہے۔

مسئلہ ۷۷۲ نوافل بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی دو رکعت کو ایک رکعت شمار کیا جائے مثلاً جو شخص ظہر کی نوافل جو آٹھ رکعتیں ہیں بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو بہتر ہے کہ سولہ رکعتیں پڑھے اور اگر نماز وتر کو بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو ایک ایک رکعت کی دو نمازیں پڑھے۔

مسئلہ ۷۷۳ ظہر اور عصر کی نوافل کو سفر میں نہیں پڑھا جاسکتا اور اگر عشا کی نفلیں رجاء کی نیت سے پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

روزانہ کی نوافل کا وقت

مسئلہ ۷۷۴ ظہر کی نوافل نماز ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اور ان کا وقت ظہر کی ابتدا سے ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی انتہا اس وقت تک ہے کہ شاحض کے ظہر کے بعد پیدا ہونے والے سائے کی مقدار، سات میں سے دو حصّوں کے برابر ہو جائے مثلاً اگر شاحض کی لمبائی سات بالشت ہو تو جب سائے کی مقدار دو بالشت ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر یہ نافلہ ظہر کا آخری وقت ہے ۔

مسئلہ ۷۷۵ عصر کی نوافل نماز عصر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں ۔ احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا وقت شاحض کے سائے کی اس مقدار تک ہے جو ظہر کے بعد ظاہر ہو اور سات میں سے چار حصّوں تک پہنچ جائے۔ اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نفلیں اس کے مقررہ وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ظہر کی نفلیں نماز ظہر کے بعد اور عصر کی نفلیں نماز عصر کے بعد پڑھے اور ادا و قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۷۷۶ مغرب کی نفلوں کا وقت نماز مغرب ختم ہونے کے بعد ہوتا ہے اور مغرب کے آخری وقت تک باقی رہتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سورج کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی جانب دکھائی دینے والی سرخی کے ختم ہونے سے پہلے پڑھ لے اور اگر سرخی ختم ہونے کے بعد پڑھے تو ادا و قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۷۷۷ عشا کی نفلوں کا وقت نماز عشا ختم ہونے کے بعد سے آدھی رات تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ نماز عشا ختم ہونے کے فوراً بعد پڑھی جائیں۔

مسئلہ ۷۷۸ نماز صبح کی نوافل کا وقت احتیاطِ واجب کی بنا پر فجر اوّل کے بعد سے لے کر مشرق کی سرخی ظاہر ہونے تک ہے اور جو شخص مشرق کی سرخی ظاہر ہونے کے بعد پڑھنا چاہے تو نماز صبح کے بعد پڑھے اور ادا و قضاء کی نیت نہ کرے اور نماز شب پڑھنے والا، نافلہ شب کے فوراً بعد نافلہ صبح پڑھ سکتا ہے ۔

مسئلہ ۷۷۹ نماز شب کا وقت مشہور قول کی بنا پر آدھی رات سے اذانِ صبح تک ہے، لیکن بعید نہیں ہے کہ اس کا وقت رات کی ابتدا سے اذان صبح تک ہو اور آدھی رات سے اذان صبح تک اس کی فضیلت کا وقت ہو اور افضل یہ ہے کہ رات کے آخری تیسرے حصے میں پڑھی جائے۔

مسئلہ ۷۸۰ مشہور قول کی بنا پر نماز شب کا اوّل وقت آدھی رات سے ہے ۔ مسافر اور وہ شخص جس کے لئے آدھی رات کے بعد نماز شب ادا کرنا مشکل ہو وہ اسے اوّل شب میں پڑھ سکتا ہے، اگر چہ بعید نہیں ہے کہ ان دو کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی اوّلِ شب میں پڑھنا جائز ہو جیسا کہ سابقہ مسئلہ میں ذکر ہو چکا ہے ۔

نمازِ غفیلہ

مسئلہ ۷۸۱ نمازِ غفیلہ مشہور مستحب نمازوں میں سے ہے اور مغرب و عشا کی نماز کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔

اس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد کسی سورہ کی بجائے اس آیت کا پڑھنا ضروری ہے:

﴿ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادىٰ فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ انى كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَه وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد کسی سورہ کی بجائے اس آیت کو پڑھے:

﴿ وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا اِلاَّ هو وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَ لاَ رَطْبٍ وَّ لاَ يَابِسٍ اِلاَّ فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴾

اور اس کے قنوت میں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا اِلاَّ اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كذا و كذا

اور کذا و کذا کی بجائے اپنی حاجات بیان کرے اور اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَالْقَادِرُ عَلىٰ طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِم السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي

قبلے کے احکام

مسئلہ ۷۸۲ قبلہ وہ مقام ہے جہاں خانہ کعبہ بنا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ اس کے سامنے رخ کرکے نماز پڑھی جائے لیکن جو شخص اس سے دور ہے اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں قبلہ رخ نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے۔ یہی حکم قبلہ رخ ہو کر انجام دئے جانے والے دوسرے کاموں، مثلا حیوانات کو ذبح کرنے کا ہے۔

مسئلہ ۷۸۳ جو شخص کھڑا ہو کر واجب نماز پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ اس کا چہرہ، سینہ اور پیٹ قبلے کی طرف ہوں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۴ جس شخص کی ذمہ داری بیٹھ کر نماز پڑھنا ہو، ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت اس کا چہرہ، سینہ اور پیٹ قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۵ جو شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نماز کے وقت دائیں پہلو کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلے کی طرف ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ بائیں پہلو کے بل یوں لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلے کی طرف ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے پیروں کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۷۸۶ نماز احتیاط، بھولا ہوا سجدہ و تشہد اور اس سجدہ سہو کی بجا آوری کے لئے جو بھولے ہوئے تشہد کے لئے انجام دیا جاتا ہے، ضروری ہے کہ انسان قبلہ رخ ہو۔ اس کے علاوہ باقی سجدہ ھائے سہو میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں قبلے کی طرف رخ کر کے ادا کیا جائے۔

مسئلہ ۷۸۷ مستحب نماز کو زمین پر استقرار کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر پڑھنا ضروری ہے، لیکن چلتے ہوئے اور سواری کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کر کے پڑھنا ضروری نہیں ہے، خواہ نذر کی وجہ سے واجب ہو گئی ہو۔

مسئلہ ۷۸۸ جو شخص نماز پڑھنا چاہے ضروری ہے کہ قبلے کی سمت کا تعین کرنے کے لئے کوشش کرے یہاں تک کہ قبلے کی سمت کے بارے میں اسے یقین یا اطمینان ہو جائے یا دو عادل مرد یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو، قبلے کے متعلق اطلاع دیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے شہروں میں قبلے کو ان کی نمازوں اور قبروں سے معلوم کر سکتا ہے۔ اگر یہ موجود نہ ہوں تو ضروری ہے کہ اسے معلوم کرنے کی کوشش کرے اور دوسرے طریقوں سے حاصل ہونے والے گمان کے مطابق عمل کرے، خواہ وہ گمان کسی کافر یا ایسے فاسق کے کہنے سے حاصل ہو جو علمی قواعد کے ذریعے قبلے کا رخ جانتا ہو۔

مسئلہ ۷۸۹ جس شخص کو قبلے کے بارے میں گمان ہو اور اس سے زیادہ مضبوط گمان پیدا کر سکتا ہو تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کر سکتا، مثلاً اگر مہمان، صاحب خانہ کے کہنے پر قبلے کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کر لے لیکن کسی دوسرے طریقے سے زیادہ قوی گمان پیدا کر سکتا ہو تو وہ صاحب خانہ کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۷۹۰ اگر کسی کے پاس قبلے کا رخ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کے باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہ جائے تو اس کا کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چار نمازیں چاروں سمت منہ کر کے پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۱ اگر اس بارے میں یقین یا وہ چیز جو یقین کے حکم میں ہو یا گمان حاصل ہو جائے کہ قبلہ دو میں سے کسی ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ ان دونوں طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۷۹۲ جو شخص کئی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چاہتا ہو اگر وہ ایسی دو نمازیں پڑھنا چاہے جو ظہر اور عصر کی طرح یکے بعد دیگرے پڑھنی ضروری ہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلی نماز کو مختلف سمتوں کی طرف منہ کر کے پڑھے اور بعد میں دوسری نماز شروع کرے۔

مسئلہ ۷۹۳ جس شخص کو قبلے کے بارے میں یقین یا کوئی ایسی چیز جو یقین کے حکم میں ہے، حاصل نہ ہو سکے اگر وہ نماز کے علاوہ کوئی ایسا کام کرنا چاہے جو قبلے کی طرف منہ کر کے کرنا ضروری ہے مثلاً وہ کوئی حیوان ذبح کرنا چاہتا ہو، تو اگر اس کے لئے تاخیر کرنا ممکن ہو تاکہ قبلہ معلوم کیا جا سکے، تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تاخیر کرے۔ہاں، اگر تاخیر ممکن نہ ہو یا حرج کا باعث ہو تو گمان کے مطابق عمل کر سکتا ہے اور اگر گمان ممکن نہ ہو اور حیوان کا ذبح کرنا ضروری ہو مثلاً تاخیر کی صورت میں حیوان مرجائے گا، تو جس طرف منہ کر کے ذبح کرے صحیح ہے۔

نماز میں بدن کا ڈھانپنا

مسئلہ ۷۹۴ ضروری ہے کہ مرد نماز کی حالت میں اپنی دونوں شرمگاہوں کو ڈھانپے، خواہ اسے کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک بدن بھی ڈھانپے۔

مسئلہ ۷۹۵ ضروری ہے کہ عورت نماز کے وقت اپنا پورا بدن حتی سر اور بال بھی ڈھانپے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پاؤں کے تلوے بھی ڈھانپے، لیکن وضو میں دھویا جانے والا چہرے کا حصہ، کلائیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کا ظاہری حصّہ ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔ہاں، یہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ اس نے واجب مقدار ڈھانپ لی ہے ضروری ہے کہ چہرے کی اطراف اور کلائیوں سے نیچے کا کچھ حصہ بھی ڈھانپے۔

مسئلہ ۷۹۶ بھولے ہوئے سجدے، بھولے ہوئے تشہد یا بھولے ہوئے تشہد کی وجہ سے واجب ہونے والے سجدہ سہو کو انجام دیتے وقت ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپے جس طرح نماز کے وقت ڈھانپا جاتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ باقی سجدہ ھائے سہو بجالاتے وقت بھی اپنے آپ کو ڈھانپے۔

مسئلہ ۷۹۷ اگر کوئی انسان جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے، جب کہ مسئلہ سیکھنے میں کوتاہی کی ہو، نماز میں اپنی شرمگاہ نہ چھپائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۷۹۸ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پتہ چلے کہ اس کی شرمگاہ برہنہ ہے تو ضروری ہے کہ فوراً اپنی شرمگاہ چھپائے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نماز مکمل کر کے دوبارہ پڑھے، لیکن اگر نماز کے بعد پتہ چلے کہ نماز کے دوران اس کی شرمگاہ برہنہ تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

یہی حکم اس وقت ہے جب اسے نماز کے دوران معلوم ہو کہ پہلے اس کی شرمگاہ برہنہ تھی لیکن فی الحال چھپی ہوئی ہے۔

مسئلہ ۷۹۹ اگر کسی شخص کا لباس کھڑے ہونے کی حالت میں اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ لے لیکن ممکن ہے کہ دوسری حالت میں مثلاً رکوع یا سجود کی حالت میں نہ ڈھانپے تو اگر شرمگاہ کے برہنہ ہونے کے وقت اسے کسی ذریعے سے ڈھانپ لے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس لباس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۰ انسان نماز میں اپنے آپ کو گھاس اور درختوں کے پتوں سے ڈھانپ سکتا ہے ، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اس وقت ڈھانپے جب اس کے پاس کوئی اور چیز نہ ہو ۔

مسئلہ ۸۰۱ اگر گارے کے علاوہ شرمگاہ کو چھپانے کے لئے کوئی دوسری چیز نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اختیاری حالت میں گارے کے ساتھ خود کو ڈھانپ کر پڑھی جانے والی اور اضطرار کے وقت برہنہ حالت میں پڑھی جانے والی ،دونوں نمازوں کو انجام دے۔

مسئلہ ۸۰۲ جس شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے وہ نماز میں اپنے آپ کو ڈھانپے، اگر احتمال دے کہ آخر وقت تک کوئی چیز مل جائے گی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز میں تاخیر کرے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز پڑھے۔ ایسا شخص اپنی نماز اول وقت میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اگر آخر وقت تک کوئی چیز نہ ملے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر مل جائے تو ضروری ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۳ جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہو، اگر اپنی شرمگاہ ڈھانپنے کے لئے حتی اس کے پاس گارا اور کیچڑ بھی نہ ہو تو اگر کیفیت یہ ہو کہ کسی ناظرِ محترم کی نگاہ اس کی شرمگاہ پر نہ پڑ رہی ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہاتھ کو اپنی شرمگاہ پر رکھے اور ضروری ہے کہ رکوع و سجود اشارے کے ساتھ بجالائے اور احتیاط واجب کی بنا پر سجود کے لئے زیادہ اشارہ کرے۔ اور اگر کیفیت یہ ہو کہ کسی ناظرِ محترم کی نگاہ اس پر پڑ رہی ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر سجود کے لئے زیادہ اشارہ کرے۔

نمازی کے لباس کی شرائط

مسئلہ ۸۰۴ نمازی کے لباس کی چھ شرائط ہیں :

۱) پاک ہو

۲) مباح ہو

۳) مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو

۴) حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو

۵،۶) اگر نمازی مرد ہو تو اس کا لباس خالص ریشم اور زردوزی (سونے کی کڑھائی)کا بنا ہوا نہ ہو۔

اور ان شرائط کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان کی جائے گی۔

پہلی شرط

مسئلہ ۸۰۵ نمازی کا لباس پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اختیاری حالت میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۶ جو شخص اپنی کوتاہی کی وجہ سے یہ نہ جانتا ہو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز باطل ہے اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے، تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۷ جو شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے، نجس چیز کی نجاست کو نہ جانتا ہو، مثلاً یہ نہ جانتا ہو کہ غیر کتابی کافر کا پسینہ نجس ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے، تو جاہل مقصر ہونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۰۸ جو شخص نہ جانتا ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے بعد نجاست کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ ہاں، احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت باقی ہو تو نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۰۹ جو شخص بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے دوران یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۸۱۰ جو شخص وسیع وقت میں نماز میں مشغول ہو، اگر نماز کے دوران اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے اور اس سے پہلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے معلوم ہو جائے کہ نجس ہوا ہے یا سمجھ جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس تبدیل کرنے یا لباس اتارنے سے نماز کی شکل نہ بگڑے تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران بدن یا لباس پاک کرے یا لباس تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ رکھا ہو تو لباس اتار دے، لیکن اگر بدن یا لباس پاک کرنے یا لباس بدلنے یا اتارنے سے نماز کی شکل بگڑ جاتی ہو یا لباس اتارنے سے برہنہ ہوتا ہو تو اس کی نماز باطل ہوگی اور ضروری ہے کہ دوبارہ پاک بدن اور پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۱۱ جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو، اگر نماز کے دوران اس کا لباس نجس ہو جائے اور اس سے پہلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا لباس نجس ہوا ہے یا سمجھ جائے کہ اس کا لباس نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ اسے پاک کرنا، تبدیل کرنا یا اتارنا ممکن ہو اور نماز بھی نہ ٹوٹتی ہو تو ضروری ہے کہ لباس کو پاک کرے، تبدیل کرے یا اگر کسی اور چیز نے اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ رکھا ہو تو

لباس اتار دے اور نماز کو مکمل کرے، لیکن اگر کسی چیز نے اس کی شرمگاہ کو نہ ڈھانپ رکھا ہو اور لباس کو بھی پاک یا تبدیل نہ کرسکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی نجس لباس کے ساتھ نماز مکمل کرے۔

مسئلہ ۸۱۲ جو شخص تنگ وقت میں نماز میں مشغول ہو اگر نماز کے دوران اس کا بدن نجس ہو جائے اور اس سے پہلے کہ نماز کا کچھ حصّہ نجاست کے ساتھ پڑھے اسے معلوم ہوجائے کہ اس کا بدن نجس ہوا ہے یا سمجھ جائے کہ اس کا بدن نجس ہے اور شک کرے کہ اسی وقت نجس ہوا ہے یا پہلے سے نجس تھا، تو اس صورت میں کہ بدن پاک کرنے سے نماز کی شکل نہ بگڑتی ہو بدن کو پاک کرے اور اگر نماز کی شکل بگڑتی ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں نماز کو مکمل کرے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۳ جس شخص کو اپنے بدن یا لباس کے پاک ہونے میں شک ہو اور سابقہ نجاست کے بارے میں اسے نہ یقین ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جو یقین کے حکم میں ہے اور نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۴ اگر کوئی شخص اپنا لباس دھوئے اور اس کے پاک ہوجانے کے بارے میں اسے یقین یا وہ چیز حاصل ہو جائے جو یقین کے حکم میں ہے، پھر اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ پاک نہیں ہوا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۵ اگر کوئی شخص اپنے بدن یا لباس پر خون دیکھے اور اسے یقین ہو جائے کہ وہ خون نجس نہیں ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ مچھر کا خون ہے، چنانچہ اگر نماز پڑھنے کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ ایسا خون تھا جس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جا سکتی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۶ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ اس کے بدن یا لباس پر جو خون ہے وہ ایسا نجس خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ زخم یا پھوڑے کا خون ہے لیکن نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ یہ ایسا خون ہے جس کے ساتھ نماز باطل ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۱۷ اگر کوئی شخص کسی چیز کے نجس ہونے کو بھول جائے اور اس کا بدن یا لباس رطوبت کے ساتھ اس چیز سے چھو جائے اور اسی بھول کے عالم میں وہ نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس کا بدن رطوبت کے ساتھ اس چیز کو چھو جائے جس کا نجس ہونا وہ بھول گیا ہے اور وہ اپنے آپ کو پاک کئے بغیر غسل کرکے نماز پڑھے تو اس کا غسل اور نماز دونو باطل ہیں، مگر یہ کہ کیفیت یہ ہو کہ غسل کرنے سے بدن بھی پاک ہو جائے، مثلا معتصم پانی سے غسل کرے یعنی ایسے پانی سے جو نجس چیز کے ساتھ صرف ملنے سے نجس نہیں ہوتا، مثلاً کُر اور جاری پانی۔

اسی طرح اگر وضو کے اعضا کا کوئی حصّہ رطوبت کے ساتھ اس چیز سے چھو جائے جس کے نجس ہونے کے بارے میں وہ بھول گیا ہو اور اس حصے کو پاک کرنے سے پہلے ہی وضو کرکے نماز پڑھ لے تو اس کا وضو اور نماز دونوں باطل ہیں، مگر یہ کہ وضو کرنے سے وضو کے اعضا بھی پاک ہو جائیں مثلاً معتصم پانی سے وضو کرے۔

مسئلہ ۸۱۸ جس شخص کے پاس ایک لباس ہو، اگر اس کا بدن اور لباس نجس ہو جائیں اور اس کے پاس ان میں سے ایک کو پاک کرنے کا پانی ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ بدن کو پاک کرے اور نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ہاں، اگر بدن کی نجاست لباس کی نجاست سے کمتر ہو یا بدن کی نجاست کو ایک مرتبہ دھونا ضروری ہو اور لباس کی نجاست کو دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو ان دو صورتوں میں لباس کو پہلے پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۸۱۹ جس شخص کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو، ضروری ہے کہ نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۰ جس شخص کے پاس دو لباس ہوں اگر وہ جانتا ہو کہ ان میں سے ایک نجس ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کون سا نجس ہے اور اس کے پاس وقت ہو تو ضروری ہے کہ دونوں لباس کے ساتھ نماز پڑھے، مثلاً اگر نماز ظہر و عصر پڑھنا چاہتا ہو تو ضروری ہے کہ ہر لباس کے ساتھ ایک نماز ظہر کی اور ایک نماز عصر کی پڑھے، لیکن اگر وقت تنگ ہو تو ان میں سے ایک لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور وقت کے بعد دوسرے لباس یا کسی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔

دوسری شرط

مسئلہ ۸۲۱ نمازی کا وہ لباس جس سے شرمگاہ ڈھانپی جاتی ہے، ضروری ہے کہ مباح ہو۔

جو شخص جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے یا اپنی کوتاہی کی وجہ سے یہ مسئلہ نہ سیکھا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے اور جان بوجھ کر اس لباس سے اپنی شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے، لیکن وہ چیزیں جو خود بہ تنہائی شرمگاہ کو نہ ڈھانپ سکیں اور اسی طرح وہ چیزیں جنہیں نمازی نے حالت نماز میں نہ پہن رکھا ہو، اگرچہ ان سے شرمگاہ کو ڈھانپا جاسکتا ہو مثلاً بڑا رومال، یا لنگوٹی جو جیب میں رکھی ہو اور اسی طرح وہ چیزیں جنہیں نمازی نے پہنا ہو لیکن ان کے ذریعے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا ہو، ان تمام صورتوں میں ان کے غصبی ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی، اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کے اعتبار سے احتیاط یہ ہے کہ ان کو ترک کر دیا جائے۔

مسئلہ ۸۲۲ جو شخص یہ تو جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ اس لباس کے ساتھ شرمگاہ ڈھانپنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اگر جان بوجھ کر اس کے ذریعے حالت نماز میں شرمگاہ ڈھانپی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۲۳ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کا لباس غصبی ہے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔یہی حکم اس وقت ہے جب لباس کے غصبی ہونے کو بھول جائے جب کہ غاصب خود نہ ہو، لیکن اگر غاصب بھول جائے کہ اس نے غصب کیا ہے اور اس غصبی لباس کے ساتھ اپنی شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھ لے تو غصب سے توبہ نہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہے اور اگر توبہ کرچکا ہو تو نماز کا باطل ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۸۲۴ اگر کسی شخص کو علم نہ ہویا بھول جائے کہ اس کا لباس غصبی ہے لیکن نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے اور اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی ہو اور وہ فوراً یا نماز کا تسلسل توڑے بغیر غصبی لباس اتار سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے اتار دے اور اگر اس کی شرمگاہ کسی دوسری چیز سے ڈھکی ہوئی نہ ہو یا اس غصبی لباس کو فوراً نہ اُتار سکتا ہو یا لباس اُتارنے سے نماز کا تسلسل ٹوٹتا ہو اور صورت یہ ہو کہ اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کا وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے جو غصبی نہ ہو اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں ہی لباس اُتار دے اور مسئلہ نمبر "۸۰۳" میں برہنہ لوگوں کی نماز کے لئے بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز مکمل کرے۔

مسئلہ ۸۲۵ اگر کوئی شخص اپنی جان کی حفاظت کے لئے غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھے، تو چاہے اس کے ذریعے شرمگاہ ڈھکی ہوئی ہو یا مثال کے طور پر غصبی لباس کے ساتھ اس لئے نماز پڑھے تاکہ چور نہ لے جائے، تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۲۶ اگر کوئی شخص عین اس رقم سے لباس خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا وھی حکم ہے جو غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔

تیسری شرط

مسئلہ ۸۲۷ ضروری ہے کہ نمازی کا لباس، خون جہندہ رکھنے والے مردہ حیوان کے اجزا سے نہ بنا ہو، بلکہ اگر ایسے مردہ حیوان مثلاً مچھلی اور سانپ، جن کا خون جہندہ نہیں ہوتا، کے اجزا سے تیار کیا ہوا ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ ۸۲۸ اگر نجس مردار کی ایسی چیز مثلاً گوشت اور کھال جن میں روح ہوتی ہے، نمازی کے ہمراہ ہو اگرچہ اس کا لباس نہ ہو، احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۲۹ اگر حلال گوشت مردار کی کوئی ایسی چیز مثلاً بال اور اون، جن میں روح نہیں ہوتی، نمازی کے ہمراہ ہو یا ان کے ساتھ تیار کئے گئے لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چوتھی شرط

مسئلہ ۸۳۰ ضروری ہے کہ نمازی کا لباس حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہوا نہ ہو اور اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال بھی نمازی کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۸۳۱ حرام گوشت جانور مثلاً بلی کے منہ یا ناک کا پانی یا کوئی دوسری رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگی ہو اور وہ تر ہو تو نماز باطل ہے ، لیکن اگر خشک ہو اور اس کا عین جزء زائل ہو گیا ہو تو نماز صحیح ہے ۔

مسئلہ ۸۳۲ اگر کسی کا بال، پسینہ، منہ کا لعاب یا ناک کا پانی نمازی کے بدن یا لباس پر لگا ہو تو کوئی حرج نہیں ۔ اسی طرح موتی، موم اور شہد اس کے ہمراہ ہو تب بھی نماز پڑھنا جائز ہے ۔

مسئلہ ۸۳۳ اگر کسی کو شک ہو کہ لباس حلال گوشت جانور سے تیار کیا گیا ہے یا حرام گوشت جانور سے تو خواہ وہ اسلامی مملکت میں تیار کیا گیا ہو یا غیر اسلامی مملکت میں ، اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے ۔

مسئلہ ۸۳۴ سیپ اور اس سے بنائی گئی چیزوں مثلاً قمیص کے بٹن کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے ۔

مسئلہ ۸۳۵ سمور کا خالص لباس (MI NK F U R) پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ گلہری کی پوستین کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۸۳۶ اگر کوئی شخص ایسے لباس کے ساتھ نماز پڑھے جس کے متعلق نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو کہ حرام گوشت جانور سے تیار ہوا ہے تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے ، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور جاہل قاصر کا بھی یہی حکم ہے ۔

پانچویں شرط

مسئلہ ۸۳۷ مردوں کے لئے زردوزی کیا ہوا لباس پہننا حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے ، لیکن عورتوں کے لئے نماز میں یا نماز کے علاوہ اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۳۸ مردوں کے لئے سونا پہننا مثلاً گلے میں سونے کی زنجیر پہننا، سونے کی گھڑی کلائی پر باندھنا، سونے کی عینک لگانا، سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننا اور ان جیسی چیزوں کا استعمال حرام اور ان کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے ، لیکن عورت کے لئے نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۳۹ اگر کوئی مرد نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو کہ مثلاً اس کی انگوٹھی یا لباس سونے کا ہے یا شک رکھتا ہو اور ان کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے ۔

چھٹی شرط

مسئلہ ۸۴۰ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو۔ احتیاط واجب کی بنا پر ٹوپی اور ازاربند کا بھی یہی حکم ہے اور نماز کے علاوہ بھی خالص ریشم کا لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ ۸۴۱ اگر لباس کا تمام استر یا اس کا کچھ حصّہ خالص ریشم کا ہو تو مرد کے لئے اس کا پہننا حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے۔

مسئلہ ۸۴۲ جس لباس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ خالص ریشم کا ہے یا کسی اور چیز کا بنا ہوا ہے تو اس کا پہننا جائز ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۴۳ ریشمی رومال یا اس جیسی کوئی چیز مرد کی جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور وہ نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۸۴۴ عورت کے لئے نماز میں یا اس کے علاوہ ریشمی لباس پہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۴۵ مجبوری کی حالت میں غصبی، خالص ریشمی یا زردوزی کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز جو شخص یہ لباس پہننے پر مجبور ہو اور آخر وقت تک پہننے کے لئے اس کے پاس کوئی دوسرا لباس نہ ہو تو وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۴۶ اگر کسی شخص کے پاس غصبی لباس اور مردار کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس، آخر وقت تک نہ ہو اور یہ لباس پہننے پر مجبور بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ برہنہ لوگوں کی طرح مسئلہ "۸۰۳" میں بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۴۷ اگر کسی شخص کے پاس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے تیار کئے گئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس آخری وقت تک نہ ہو، چنانچہ اگر وہ اس لباس کو پہننے پر مجبور ہو تو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر اس لباس کو پہننے پر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۴۸ اگر کسی مرد کے پاس خالص ریشم یا زردوزی کئے ہوئے لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس آخری وقت تک نہ ہو اور وہ اس لباس کو پہننے پر مجبور نہ ہو تو ضروری ہے کہ برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۴۹ اگر کسی کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو نماز میں ڈھانپ سکے تو واجب ہے کہ اس کا انتظام کرے، چاہے کرائے پر لے یا خریدے، لیکن اگر اس پر اس کی حیثیت سے زیادہ پیسے خرچ ہوتے ہوں یا اتنا خرچہ اس کے حال کے اعتبار سے نقصان دہ ہو تو اسے لینا ضروری نہیں ہے اور وہ برہنہ لوگوں کے لئے بتائے گئے احکام کے مطابق نماز پڑھ سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ نقصان برداشت کرے اور شرمگاہ ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۸۵۰ جس شخص کے پاس لباس نہ ہو، اگر کوئی دوسرا شخص اسے لباس بخش دے یا ادھار دے دے تو اگر اس لباس کا قبول کرنا اس کے لئے حرج کا باعث نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے قبول کرے، بلکہ اگر اُدھار لینے یا بخشش کے طور پر طلب کرنے میں اس کے لئے کوئی حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ اُدھار مانگے یا بخشش کے طور پر طلب کرے۔

مسئلہ ۸۵۱ ایسے لباس کا پہننا جس کا کپڑا، رنگ یا سلائی اسے پہننے والے کے لئے رائج نہ ہو، تو اگر اسے پہننا اس کی توہین، بدنامی یا لوگوں کی جانب سے انگلیاں اٹھ انے کا باعث ہو تو اسے پہننا حرام ہے اور اگر ایسے لباس سے نماز میں شرمگاہ کو چھپائے تو بعید نہیں کہ اس کا حکم، غصبی لباس کا حکم ہو جس کا تذکرہ مسئلہ "۸۲۱" میں کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۸۵۲ اگر مرد، زنانہ لباس پہنے یا عورت، مردانہ لباس پہنے اور اسے اپنا لباس قرار دے تو احتیاط کی بنا پر اس کا پہننا حرام ہے اور نماز میں اس لباس کے ساتھ شرمگاہ ڈھانپنا احتیاط کی بنا پر بطلان کا باعث ہے۔

مسئلہ ۸۵۳ جس شخص کے لئے لیٹ کر نماز پڑھنا ضروری ہو اگر اس کا لحاف حرام گوشت جانور کے اجزا سے بنا ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اس کا گدّا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہو جسے خود سے لپیٹ لے یا نجس ہو یا نمازی کے مرد ہونے کی صورت میں ریشم یا زردوزی کیا ہوا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس میں نماز نہ پڑھے۔

جن صورتوںمیں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں مسئلہ ۸۵۴ تین صورتوں میں، جن کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی، اگر نمازی کا بدن یا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

۱) اس کے بدن کے زخم، جراحت (گھاؤ) یا پھوڑے کی وجہ سے اس کے لباس یا بدن پر خون لگ جائے۔

۲) اس کے بدن یا لباس پر درہم کی مقدار سے کم خون لگا ہو۔ درہم کی وہ مقدار جس سے کم مقدار نماز میں معاف ہے، تقریباً شہادت والی انگلی کی اُوپر والی پور کے برابر ہے۔

۳) نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔

اس کے علاوہ ایک اور صورت میں اگر نمازی کا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ اس کا چھوٹا لباس مثلاً موزہ اور ٹوپی نجس ہو۔

ان چاروں صورتوں کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۸۵۵ اگر نمازی کے بدن یا لباس پر زخم، جراحت (گھاؤ) یا پھوڑے کا خون ہو، چنانچہ اگر بدن اور لباس کا پاک کرنا یا لباس تبدیل کرنا عام طور پر لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو تو جب تک زخم یا جراحت یا پھوڑا ٹھیک نہ ہو جائے اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کے بدن یا لباس پر ایسی پیپ ہو جو خون کے ساتھ نکلی ہو یا ایسی دوائی ہو جو زخم پر لگائی گئی ہو اور نجس ہوگئی ہو، اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸۵۶ اگر نمازی کے بدن یا لباس پر ایسی جراحت یا زخم کا خون ہو جو جلدی ٹھیک ہو جاتا ہو اور اسے پاک کرنا عام طور پر لوگوں کے لئے آسان ہو اور ایک درہم کی مقدار سے کم بھی نہ ہو اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۸۵۷ اگر بدن یا لباس کی ایسی جگہ جو زخم سے کچھ فاصلے پر ہو زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے ، لیکن اگر بدن یا لباس کی وہ جگہ جو عموماً زخم کی رطوبت سے آلودہ ہو جاتی ہو اس زخم کی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۸۵۸ اگر کسی شخص کے بدن یا لباس کو اس بواسیر سے جس کے مسّے باہر نہ ہوں یا اس زخم سے جو منہ اور ناک وغیرہ کے اندر ہو خون لگ جائے تو ظاہر یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے ، البتہ اس بواسیر کے خون کے ساتھ نماز پڑھنا بلااشکال جائز ہے جس کے مسّے مقعد کے باہر ہوں۔

مسئلہ ۸۵۹ جس شخص کے بدن پر زخم ہو اگر وہ اپنے بدن یا لباس پر ایسا خون دیکھے جو ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو اور نہ جانتا ہو کہ یہ خون زخم کا ہے یا کوئی اور خون ہے تو اس خون کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۶۰ اگر کسی شخص کے بدن پر چند زخم ہوں اور وہ ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہوں کہ ایک زخم شمار ہوں تو جب تک وہ زخم ٹھیک نہ ہو جائیں ان کے خون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر وہ ایک دوسرے سے اتنے دور ہوں کہ ان میں سے ہر زخم علیحدہ زخم شمار ہو تو جو زخم ٹھیک ہو جائے، اگر اس کا خون ایک درہم سے کم نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے لئے بدن اور لباس کو پاک کرے۔

مسئلہ ۸۶۱ اگر نمازی کے بدن یا لباس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی حیض، کتے، سوّر، کافر غیر کتابی، مردار یا حرام گوشت جانور کا خون لگا ہو تو اس کی نماز باطل ہے ۔ احتیاط واجب کی بنا پر نفاس اور استحاضہ کے خون کا بھی یہی حکم ہے ، لیکن کوئی دوسرا خون مثلاً ایسے انسان کا خون جو نجس العین نہیں ہے یا حلال گوشت جانور کا خون، اگرچہ بدن یا لباس کے کئی حصّوں پر لگا ہو اور اس کی مجموعی مقدار ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۶۲ جو خون بغیر استر کے کپڑے پر گرے اور دوسری طرف جا پہنچے وہ ایک خون شمار ہوتا ہے ، لیکن اگر کپڑے کی دوسری طرف الگ خون سے آلودہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ خون شمار کیا جائے، پس اگر وہ خون جو کپڑے کے سامنے کے رخ اور پچھلی طرف ہے ، مجموعی طور پر ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۸۶۳ اگر استر والے کپڑے پر خون گرے اور اس کے استر تک پہنچ جائے یا استر پر گرے اور کپڑے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ ہر خون کو الگ شمار کیا جائے، لہٰذا اگر کپڑے کا خون اور استر کا خون ایک درہم سے کم ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۶۴ اگر بدن یا لباس پر ایک درہم سے کم خون ہو اور کوئی ایسی رطوبت اس سے آلگے جس سے اس کے اطراف آلودہ ہو جائیں تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے، خواہ خون اور وہ رطوبت ایک درہم کے برابر نہ ہوں، لیکن اگر رطوبت فقط خون سے ملے اور اس کے اطراف کو آلودہ نہ کرے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۶۵ اگر بدن یا لباس پر خون نہ ہو لیکن رطوبت کے ساتھ خون سے لگنے کی وجہ سے نجس ہو جائیں تو خواہ نجس ہونے والی مقدار ایک درہم سے کم ہو، اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسئلہ ۸۶۶ اگر بدن یا لباس پر جو خون ہو اس کی مقدار ایک درہم سے کم ہو اور کوئی دوسری نجاست اس سے آلگے مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ اس پر جا گرے اور وہ بدن یا لباس سے لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۶۷ اگر نمازی کا چھوٹا لباس مثلاً ٹوپی اور موزہ جس سے شرمگاہ کو نہ ڈھانپا جاسکتا ہو نجس ہو جائے اور نمازی کے لباس میں دوسرے موانع نہ ہوں مثلاً مردار یا نجس العین یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے نہ ہو تو اس کے ساتھ نماز صحیح ہے۔ نیز نجس انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۶۸ نجس چیز مثلاً رومال، چابی اور نجس چاقو کا نمازی کے پاس ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۶۹ اگر بدن یا لباس پر لگے ہوئے خون کے بارے میں یہ تو معلوم ہو کہ درہم سے کم ہے لیکن یہ احتمال بھی ہو کہ یہ ایسا خون ہے جو نماز میں معاف نہیں ہے تو اس خون کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے نماز کے لئے پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۰ اگر بدن یا لباس پر لگا ہوا خون درہم سے کم ہو لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ یہ خون معاف نہیں ہے اور نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ خون معاف نہیں تھا تو نماز دھرانا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ایک درہم سے کم سمجھتے ہوئے نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ درہم کے برابر یا اس سے زیادہ تھا تو اس صورت میں بھی نماز دھرانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۷۱ کچھ چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں :

تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا، سفید اور پاکیزہ ترین لباس پہننا، خوشبو کا استعمال کرنا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

نمازی کے لباس میں مکروہ چیزیں

مسئلہ ۸۷۲ کچھ چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں ۔ ان میں سے چند یہ ہیں :

سیاہ لباس، میلا یا تنگ لباس پہننا، شرابی اور نجاست سے پرہیز نہ کرنے والے کا لباس پہننا اور لباس کے بٹن کا کھلا ہونا۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسے لباس یا انگوٹھی کے ساتھ نماز نہ پڑھے جس پر جاندار کی صورت کا عکس ہو۔

نماز پڑھنے کی جگہ

جس جگہ نماز پڑھی جائے اس کی سات شرائط ہیں :

پہلی شرط

وہ جگہ مباح ہو ۔

مسئلہ ۸۷۳ جو شخص غصبی جگہ میں نماز پڑھ رہا ہو تو اعضائے سجدہ کی جگہ غصبی ہونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہے ، اگرچہ قالین، کمبل یا ان جیسی کسی چیز پر کھڑا ہو۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر تخت یا اس جیسی کسی چیز پر نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے ، لیکن غصبی خیمے اور غصبی چھت کے نیچے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۸۷۴ جس ملکیت سے فائدہ اٹھ انا کسی اور کا حق ہے اس میں صاحبِ حق کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا باطل ہے ، مثلاً کرائے کے گھر میں کرائے دار کی رضایت کے بغیر مالک مکان یا کوئی اور شخص نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے ۔
اسی طرح اگر میت نے اپنے مال کا تیسرا حصہ کسی جگہ خرچ کرنے کی وصیت کی ہو تو جب تک ترکہ سے تیسرا حصہ جدا نہ کر لیا جائے مرحوم کی ملک پر نماز نہیں پڑھی جا سکتی ہے ۔
ھاں، جس جگہ پر کسی کا کوئی حق ہو اور اس جگہ نماز پڑھنا صاحب حق کے اختیار میں رکاوٹ کا باعث ہو مثلاً ایسی زمین پر نماز پڑھنا جس پر کسی نے پتّھر چن دئے ہوں، صاحب حق کی اجازت کے بغیر باطل ہے جب کہ اس صورت کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ مثلاً رہن رکھوانے والے کی اجازت سے اس زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو کسی کے پاس رہن رکھوائی گئی ہو اگرچہ جس کے پاس وہ زمین رہن رکھی گئی ہو اس میں نماز پڑھنے پر راضی نہ ہو۔

مسئلہ ۸۷۵ اگر کوئی مسجد میں بیٹھے ہوئے کسی شخص کی جگہ غصب کر کے وہاں نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۸۷۶ جس جگہ کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو اور وہاں نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ سجدہ کرنے کی جگہ غصبی تھی تو اس کی نماز باطل ہے ۔

البتہ اگر کسی جگہ کے غصبی ہونے کو بھول کر نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ ہاں، اگر خود نے کسی جگہ کو غصب کیا ہو اور بھول کر وہاں نماز پڑھے تو اگر اس نے غصب سے توبہ نہ کی تھی تو اس کی نماز باطل ہے جب کہ اگر توبہ کر چکا تھا تو اس کی نماز کا باطل ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۸۷۷ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں اعضائے سجدہ رکھنے کی جگہ غصبی ہو اور جانتا بھی ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے، باطل ہے۔ اگرچہ اسے نماز کے باطل ہونے کا حکم معلوم نہ ہو۔

مسئلہ ۸۷۸ جو شخص سواری کی حالت میں واجب نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو اگر سواری کا جانور یا اس کی زین غصبی ہو اور اسی جانور یا زین پر سجدہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔ یہی حکم اس جانور پر مستحب نماز پڑھنے کا ہے۔ ہاں، اگر جانور کی نعل غصبی ہو تو نماز کا باطل ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۸۷۹ جو شخص کسی ملکیت میں دوسرے کے ساتہ شریک ہو تو جب تک اس کا حصہ جدا نہ ہو جائے اس وقت تک اس ملکیت میں اپنے شریک کی رضایت کے بغیر نہ تصرف کر سکتا ہے نہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۸۰ جس مال کا خمس نہ نکالا ہو اگر عین اسی مال سے ملکیت خریدے تو اس ملکیت میں تصرف حرام ہے اور نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۸۱ اگر کوئی شخص اپنی ملکیت میں نماز پڑھنے کی اجازت دے اور انسان جانتا ہو کہ دل سے راضی نہیں ہے تو اس کی ملکیت میں نماز باطل ہے اور اگر اجازت نہ دے لیکن انسان کو یقین ہو کہ راضی ہے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۸۲ جس مرنے والے کے ذمہ خمس یا زکات واجب الادا ہو جبکہ اس کا ترکہ خمس یا زکات کی واجب الادا مقدار سے زیادہ نہ ہو تو اس میں تصرف کرنا حرام اور اس میں نماز باطل ہے، لیکن اگر اس کے واجبات ادا کر دئے جائیں یا حاکم شرع کی اجازت سے ضمانت لے لی جائے تو ورثاء

کی اجازت سے میت کے ترکے میں تصرف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۸۳ جو مرنے والا لوگوں کا مقروض ہو اور اس کا ترکہ قرض کی مقدار سے زیادہ نہ ہو تو قرض خواہ کی اجازت کے بغیر میت کے ترکے میں تصرف کرنا حرام اور اس میں نماز باطل ہے، لیکن اگر اس کا قرض ادا کرنے کی ضمانت لے لی جائے اور قرض خواہ بھی راضی ہوجائے تو ورثا کی اجازت سے اس میں تصرف کرنا جائز ہے اور نماز بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۸۴ اگر میت مقروض نہ ہو لیکن اس کے ورثا میں سے کوئی نابالغ، دیوانہ یا لاپتہ ہو تو اس کے ترکے میں اس کے ولی کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا حرام اور نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۸۸۵ کسی کی ملکیت میں نماز پڑھنا اس صورت میں جائز ہے کہ جب انسان کے پاس شرعی دلیل ہو یا اسے یقین ہو کہ مالک اس جگہ نماز پڑھنے پر راضی ہے۔یہی حکم اس وقت ہے جب مالک اِس طرح کے تصرف کی اجازت دے کہ جسے عرفی اعتبار سے نماز پڑھنے کی اجازت بھی سمجھا جائے، مثلاً کسی کو اپنی ملکیت میں بیٹھنے اور لیٹنے کی اجازت دے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ اس نے نماز پڑھنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔

مسئلہ ۸۸۶ مسئلہ نمبر "۲۷۷"میں گزری ہوئی تفصیل کے مطابق وسیع اراضی میں نماز پڑھنے کے لئے مالک کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

دوسری شرط

مسئلہ ۸۸۷ واجب نماز میں ضروری ہے کہ نمازی کی جگہ اتنی متحرک نہ ہو کہ نمازی کے بدن کے ساکن رہنے اور اختیاری حالت میں پڑھی جانے والی نماز کے افعال کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جائے۔

ھاں، اگر وقت تنگ ہونے یا کسی اور وجہ سے کسی ایسی جگہ مثلاًبس، کشتی یا ٹرین وغیرہ میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے تو ضروری ہے کہ ممکنہ حد تک بدن کے سکون اور قبلے کا خیال رکھے اور اگر یہ سواریاں قبلے کی سمت سے ہٹ جائیں تو خود قبلے کی طرف گھوم جائے۔

مسئلہ ۸۸۸ کھڑی ہوئی بس، کشتی، ٹرین یا ان جیسی چیزوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸۸۹ گندم وجَو کے ڈھیر یا ان جیسی کسی اور چیز پر جو بدن کو ساکن نہ رہنے دے، نماز باطل ہے۔

تیسری شرط

مسئلہ ۸۹۰ ضروری ہے کہ ایسی جگہ پر نماز پڑھے جہا نماز مکمل کرنے کا احتمال ہو اور اگر ہوا، بارش، لوگوں کے ھجوم یا ان جیسے اسباب کی وجہ سے اطمینان ہو کہ اس جگہ نماز مکمل نہیں کر سکے گا تو اگرچہ اتفاقاً وہاں نماز مکمل کر لے پھر بھی اس کی نماز باطل ہے
۔

مسئلہ ۸۹۱ اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں ٹھہرنا حرام ہے مثلاً ایسی چھت کے نیچے جو گرنے ہی والی ہے تو اگرچہ وہ گنہگار ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۹۲ جس چیز کی توھین حرام ہے اگر اس پر اٹھنا بیٹھنا اس کی توھین کا باعث ہو مثلاًقالین کا وہ حصہ جس پر اللہ کا نام لکھا ہو، اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور احتیاط کی بنا پر باطل بھی ہے۔

چوتھی شرط

نماز پڑھنے کی جگہ چھت نیچی ہونے کی وجہ سے اتنی چھوٹی نہ ہو کہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے اور اسی طرح مکان کے تنگ ہونے کی وجہ سے جگہ اتنی تنگ نہ ہو کہ رکوع اور سجود انجام نہ دے سکے۔

مسئلہ ۸۹۳ اگر ایسی جگہ نماز پڑھنے پر مجبور ہو جائے جہاں کسی طرح کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اوراگر رکوع اور سجود کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو ان کے لئے سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۸۹۴ پیغمبر اکرم(ص) اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی قبور مطہر سے آگے بڑھ کر نماز پڑھنا اگر بے حرمتی کا سبب ہو تو حرام اور باطل ہے بلکہ بے حرمتی نہ ہونے کی صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔ ہاں، اگر نماز کے وقت کوئی چیز مثلاًدیوار، اس کے اور قبر کے درمیان ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن قبر مطہر پر بنے ہوئے صندوق، ضریح اور اس پر پڑے ہوئے کپڑے کا فاصلہ کافی نہیں ہے۔

پانچویں شرط

مسئلہ ۸۹۵ یہ کہ نماز پڑھنے کی جگہ اگر نجس ہو تو اتنی تر نہ ہو کہ نماز کو باطل کرنے والی نجاست نمازی کے بدن یا لباس تک سرایت کر جائے۔ ہاں، سجدے کے لئے پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر وہ نجس ہو تو اس کے خشک ہونے کی صورت میں بھی نماز باطل ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ بالکل نجس نہ ہو۔

چھٹی شرط

ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت مرد اور عورت کے درمیان کم از کم ایک بالشت کا فاصلہ ہو، جب کہ شہر مکہ کے علاوہ کسی بھی مقام پر دس ذراع سے کم کے فاصلے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۹۶ اگر عورت مذکورہ فاصلے سے کم فاصلے پر مرد کے برابر یا اس سے آگے نماز پڑھے اور دونوں ایک ساتھ نماز شروع کریں تو ضروری ہے کہ دونوں دوبارہ نماز پڑھیں۔ اسی طرح اگر ایک نے دوسرے سے پہلے نماز شروع کی ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸۹۷ اگر ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہوئے مرد اور عورت یا مرد سے آگے کھڑی ہوئی عورت اور مرد کے درمیان دیوار، پردہ یا کوئی ایسی چیز ہو کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں تو دونوں کی نمازیں کوئی حرج نہیں اگرچہ ان کے درمیان مذکورہ مقدار سے بھی کم فاصلہ ہو۔

ساتویں شرط

ضروری ہے کہ نمازی کی پیشانی رکھنے کی جگہ، اس کے پاؤں کی انگلیوں کے سرے اور بنا بر احتیاط واجب گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ نیچی یا اونچی نہ ہو اور اس کی تفصیل سجدے کے احکام میں آئے گی۔

مسئلہ ۸۹۸ نامحرم مرد اور عورت کا ایسی جگہ اکھٹا ؟؟؟ہونا جہاں کوئی دوسرا نہ ہو اور نہ ہی آسکتا ہو جبکہ اس صورت میں انہیں گناہ میں بتلا ہونے کا احتمال ہو، جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس جگہ نماز نہ پڑھیں۔

مسئلہ ۸۹۹ جہاں سِتار یا اس جیسی چیزیں بجائی جاتی ہوں وہاں نماز پڑھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے، لیکن ان چیزوں کو سننا حرام ہے۔ یہی حکم وہاں ٹھ ہرنے کا ہے سوائے اس شخص کے لئے جو اس عمل کو روکنے کے لئے وہاں ٹھہرا ہو۔

مسئلہ ۹۰۰ اختیاری حالت میں خانہ کعبہ کی چھت پر واجب نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر بھی واجب نماز نہ پڑھے لیکن مجبوری کی حالت میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۰۱ خانہ کعبہ کے اندر مستحب نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ خانہ کعبہ کے اندر ہر گو شے کے سامنے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

مسئلہ ۹۰۲ اسلام کی مقدس شریعت میں مسجد میں نماز پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ تمام مساجد میں سب سے بہتر مسجد الحرام ہے۔ اس کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر مسجد کوفہ کا درجہ ہے۔ ان کے بعد مسجد بیت المقدس، شہر کی جامع مسجد، محلہ کی مسجد اور بازار کی مسجد کا درجہ بالترتیب ہے۔

مسئلہ ۹۰۳ خواتین کے لئے اپنے گھر میں بلکہ کوٹھری اور پیچھے والے کمرے میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۹۰۴ ائمہ علیہم السلام کے حرم مطہر میں نماز پڑھنا مستحب ہے بلکہ بعض روایات کے مطابق حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور سید الشہدا علیہم السلام کے حرم میں نماز مسجد سے افضل ہے۔

مسئلہ ۹۰۵ مسجد میں زیادہ جانا اور جس مسجد میں نمازی نہ ہوتے ہوں وہاں جانا مستحب ہے اور مسجد کے پڑوسی کے لئے بغیر کسی عذر کے مسجد کے علاوہ کسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۰۶ انسان کے لئے مستحب ہے کہ مسجد میں نہ جانے والے کے ساتھ کھانا نہ کھائے، کاموں میں اس سے مشورہ نہ لے، اس کا ہمسایہ نہ بنے، اس سے لڑکی نہ لے اور نہ ہی اسے لڑکی دے۔

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ ۹۰۷ چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں :

۱) حمام میں

۲) نمک زار میں

۳) انسان کے سامنے

۴) کھلے ہوئے دروازے کے سامنے

۵) سڑک اور گلی کوچوں میں جب کہ وہاں سے گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو اور اگر تکلیف کا باعث ہو تو حرام ہے۔

۶) آگ اور چراغ کے سامنے

۷) باورچی خانے میں اور ہر اس جگہ جہاں آتش دان ہو

۸) کنویں اور پیشاب کے جمع ہونے کی جگہ کے سامنے

۹) جاندار کی تصویر اور مجسمے کے سامنے مگر یہ کہ ان پر پردہ ڈال دیا جائے

۱۰) جس کمرے میں کوئی جنب ہو

۱۱) جہاں جاندار کی تصویر ہو اگرچہ نمازی کے سامنے نہ ہو

۱۲) قبر کے سامنے

۱۳) قبر کے اوپر

۱۴) دو قبروں کے درمیان

۱۵)قبرستان میں

مسئلہ ۹۰۸ لوگوں کی گذرگاہ پر یا کسی کے سامنے نماز پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھے جو اگر لکڑی یا رسی بھی ہو تو کافی ہے۔

مسجد کے احکام

مسئلہ ۹۰۹ مسجد کی زمین، چھت کا اندرونی اور اوپری حصہ اور مسجد کی دیوار کا اندر والا حصہ نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو بھی اس کے نجس ہونے کا علم ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو فوراً پاک کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کا باہر والا حصہ بھی نجس نہ کرے اور اگر نجس ہو جائے تو نجاست کو دور کرے۔

مسئلہ ۹۱۰ اگر مسجد پاک نہ کر سکتا ہو یا پاک کرنے کے لئے مدد کی ضرورت ہو اور کوئی مددگار نہ ملے تو اس پر مسجد پاک کرنا واجب نہیں ہے، لیکن جو شخص مسجد کو پاک کر سکتا ہو اور احتمال ہو کہ وہ مسجد کو پاک کر دے گا تو اس کو اطلاع دینا ضروری ہے

۔

مسئلہ ۹۱۱ اگر مسجد کی کوئی ایسی جگہ نجس ہو جائے جسے کھودے یا توڑے بغیر پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اگر اس کی توڑپھوڑ مکمل اور وقف کو نقصان پہنچانے والی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس جگہ کو کھودا یا توڑا جائے۔ اور کھودی ہوئی جگہ کو پُر کرنا اور توڑی ہوئی جگہ کو دوبارہ بنانا واجب نہیں ہے، لیکن اگر مسجد کی اینٹ جیسی کوئی چیز نجس ہو جائے تو ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ اسے پاک کر کے پرانی جگہ پر لگا دیا جائے۔

مسئلہ ۹۱۲ اگر مسجد غصب کر کے اس پر گھر یا گھر جیسی عمارت بنالی جائے تو بنا بر احتیاط اسے نجس کرنا حرام ہے اور پاک کرنا واجب نہیں ہے، لیکن ٹوٹی ہوئی مسجد کو نجس کرنا اگرچہ اس میں کوئی نماز نہ پڑھتا ہو، جائز نہیں ہے اور پاک کرنا ضروری ہے

مسئلہ ۹۱۳ ائمہ علیہم السلام کے روضوں کو نجس کرنا حرام ہے اور نجس ہونے کے بعد اگر نجس چھوڑنے سے بے احترامی ہوتی ہو تو انہیں پاک کرنا واجب ہے۔ بلکہ اگر بے احترامی نہ ہو تو بھی احتیاط مستحب ہے کہ اسے پاک کرے۔

مسئلہ ۹۱۴ مسجد کی چٹائی نجس کرنا حرام ہے اور نجس کرنے والے کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے پاک کرے اور باقی افراد کے لے ے احتیاط مستحب ہے کہ اسے پاک کریں، لیکن اگر چٹائی کا نجس رہنا مسجد کی بے احترامی ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کیا جائے۔

مسئلہ ۹۱۵ اگر بے احترامی ہوتی ہو تو مسجد میں کسی عین نجس یا نجس شدہ چیز کو لے جانا حرام ہے، بلکہ اگر بے احترامی نہ ہو تب بھی احتیاط مستحب ہے کہ عین نجس کو مسجد میں نہ لے جائے۔

مسئلہ ۹۱۶ مسجد میں مجالس کے لیے شامیانہ لگانے، فرش بچھانے، سیاہ چیزیں آویزاں کرنے اور چائے کا سامان لے جانے میں جبکہ مسجد کو نقصان نہ پہنچے اور نماز پڑھنے میں کسی رکاوٹ کا باعث نہ بنے، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۱۷ احتیاط واجب کی بنا پر مسجد کو سونے اور انسان اور جاندار کے نقش سے مزین کرنا جائز نہیں ہے اور بیل بوٹوں جیسی بے جان چیزوں سے مزین کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۱۸ اگر مسجد ٹوٹ جائے تو بھی نہ اسے فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ملکیت یا سڑک میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۱۹ مسجد کے دروازے، کھڑکیاں اور دوسری چیزوں کو فروخت کرنا حرام ہے اور اگر مسجد ٹوٹ جائے تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کو اس مسجد کی تعمیر میں استعمال کیا جائے اور جو چیزیں اس مسجد کے کام کی نہ ہوں انہیں دوسری مسجد میں استعمال کیا جائے، لیکن اگر کسی بھی مسجد کے کام نہ آئیں تو جو چیزیں مسجد کا جزء شمار نہ ہوتی ہوں اور مسجد کے لئے وقف کی گئی ہوں انہیں حاکم شرع کی اجازت سے فروخت کیا جاسکتا ہے اور اگر ممکن ہو تو ان کی قیمت بھی اسی مسجد، ورنہ کسی اور مسجد کی تعمیر میں خرچ کی جائے، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسے دوسرے نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔

مسئلہ ۹۲۰ مسجد کی تعمیر اور مرمت مستحب ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی مسجد کی مرمت ممکن نہ ہو تو اسے توڑ کر دوبارہ بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ ضرورت ہو تو نماز کی گنجائش بڑھانے کے لئے اس مسجد کو بھی جو نہ ٹوٹی ہو، توڑ کر دوبارہ بنایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۲۱ مسجد کو صاف کرنا اور اس میں چراغ روشن کرنا مستحب ہے اور مسجد جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ خوشبو لگائے، پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنے، اپنے جوتوں کو دیکھ لے کہ اس کے نیچے والے حصے میں نجاست تو نہیں ہے، مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا پاؤں اور باہر نکلتے وقت پہلے الٹا پاؤں اٹھائے اور مستحب ہے کہ سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں باہر جائے۔

مسئلہ ۹۲۲ جب انسان مسجد میں جائے تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز تحیت، مسجد کے احترام میں پڑھے اور اگر واجب یا کوئی مستحب نماز بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۹۲۳ مسجد میں بغیر کسی مجبوری کے سونا، دنیاوی امور کے بارے میں گفتگو کرنا، کسی دستکاری میں مشغول رہنا اور ایسے شعر پڑھنا جس میں نصیحت اور اس جیسی چیز نہ ہو مکروہ ہے۔

اسی طرح مسجد میں تھوکنا، ناک کی غلاظت و بلغم پھینکنا، کسی کھوئے ہوئے کو ڈھونڈنا اور اپنی آواز بلند کرنا بھی مکروہ ہے لیکن اذان کے لئے آواز بلند کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۲۴ بچوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنے دینا مکروہ ہے اور پیاز یا لہسن جیسی چیز کھائے ہوئے شخص کے لئے کہ جس کے منہ کی بو سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہو، مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

اذان اور اقامت

مسئلہ ۹۲۵ مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ واجب یومیہ نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہیں جب کہ یومیہ نمازوں کے علاوہ دوسری واجب نمازوں اور مستحب نمازوں کے لئے جائز نہیں ہے، لیکن جب عید فطر یا عید قربان کی نماز جماعت سے پڑھی جا رہی ہو تو مستحب ہے کہ تین مرتبہ الصلاۃ کہہ کر پکارا جائے اور ان دو نمازوں کے علاوہ کسی نماز مثلاً نماز آیات میں اگر جماعت سے پڑھی جائے تو رجاء کہا جائے۔

مسئلہ ۹۲۶ مستحب ہے کہ نو مولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے اور یہ ولادت کے پہلے روز بہتر ہے۔

مسئلہ ۹۲۷ اذان کے اٹھارہ جملے ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ چار مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ دومرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ دو مرتبہ حَيَّ عَلىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه دو مرتبہ اور اقامت کے سترہ جملے ہیں:

یعنی اول سے دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور آخر سے ایک مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه کم ہو جائیں گے اور حَيَّ عَلىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ کے بعد ضروری ہے کہ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کا اضافہ کرے۔

مسئلہ ۹۲۸ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ اذان و اقامت کا جز نہیں ہے لیکن چونکہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت دین کی تکمیل کرتی ہے لہٰذا اس کی گواہی ہر مقام پر اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے جملے کے بعد خدا سے تقرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

اذان اور اقامت کا ترجمہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللہ توصیف کئے جانے سے بالاتر ہے اَشۡہَدُ اَنۡ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰہُ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اَشۡہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوۡلُ اللّٰہُ گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ (ص) اللہ کے رسول ہیں حَيَّ عَلَى الصَّلَاۃِ نماز کے لئے جلدی کرو حَيَّ عَلَى الۡفَلَاحِ کامیابی کی طرف جلدی کرو حَيَّ عَلٰى خَيۡرِ الۡعَمَلِ بہترین کام کی طرف جلدی کرو قَدۡ قَامَتِ الصَّلَاۃُ یقینا نماز قائم ہو گئی لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مسئلہ ۹۲۹ ضروری ہے کہ اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ دے اور اگر ان کے درمیان معمول سے زیادہ فاصلہ کر دے تو ضروری ہے کہ شروع سے کہے۔

مسئلہ ۹۳۰ اگر اذان اور اقامت کہتے وقت آواز کو گلے میں گھمائے تو اگر یہ غنا اور گلوکاری ہو جائے یعنی لہو و لعب کی محفلوں سے مخصوص گانے کے انداز میں اذان اور اقامت کہے تو حرام ہے اور اگر غنا اور گلوکاری نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۳۱ دو نمازوں میں اذان جائز نہیں ہے:

۱) میدان عرفات میں روز عرفہ یعنی نو ذی الحجہ کے دن، نماز عصر میں۔

۲) شب بقر عید کی نماز عشا میں اس شخص کے لئے جو مشعر الحرام میں ہو۔

یہ دو اذانیں اس صورت میں جائز نہیں ہیں جب ان میں سے پہلے پڑھی ہوئی نمازیں فاصلہ بالکل نہ ہو یا اتنا کم فاصلہ ہو کہ عرفاً یہ کہا جائے کہ دو نمازیں ساتھ میں پڑھی ہیں۔

مسئلہ ۹۳۲ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہو تو اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہ کہے۔

مسئلہ ۹۳۳ اگر نماز جماعت پڑھنے مسجد میں جائے اور دیکھے کہ نماز ختم ہو چکی ہے لیکن صفیں ابھی تک نہ بگڑی ہوں اور لوگ بھی متفرق نہ ہوئے ہوں تو آنے والے مسئلے میں بیان شدہ شرائط کے ساتھ اپنے لئے اذان اور اقامت نہیں کہہ سکتا۔

مسئلہ ۹۳۴ جہاں جماعت ہو رہی ہو یا جماعت مکمل ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا ہو اور صفیں نہ بگڑی ہوں اگر کوئی وہاں فرادیٰ یا باجماعت نماز پڑھنا چاہے تو چھ شرائط کے ساتھ اس سے اذان اور اقامت ساقط ہو جائے گی (اور یہ سقوط، عزیمت کے عنوان سے ہے یعنی اذان اور اقامت جائز نہیں ہے:

۱) جماعت مسجد میں ہو پس اگر مسجد میں نہ ہو تو اذان اور اقامت ساقط نہیں ہوگی۔

۲) اس نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہوں۔

۳) جماعت باطل نہ ہو۔

۴) جماعت اور اس شخص کی نماز ایک ہی جگہ پر ہو، لہٰذا اگر مثال کے طور پر جماعت مسجد کے اندر ہو اور وہ چھت پر نماز پڑھنا چاہے تو اس سے اذان اور اقامت ساقط نہ ہونگی۔

۵) نماز جماعت اور اس کی نماز دونوں ادا ہوں۔

۶) نماز جماعت اور اس شخص کی نماز کا وقت مشترک ہو۔ مثلا دونوں نمازیں ظہر ہوں یا عصر ہوں یا نماز جماعت ظہر ہو اور وہ نماز عصر پڑھے یا اسے نماز ظہر پڑھنی ہو اور جماعت عصر ہو۔

مسئلہ ۹۳۵ اگر گذشتہ مسئلے کی تیسری شرط میں شک کرے یعنی شک کرے کہ نماز جماعت صحیح تھی یا نہیں تو اس سے اذان واقامت ساقط ہے لیکن اگر صفوں کے بگڑنے یا دوسری شرائط کے حاصل ہونے میں شک کرے تو اگر سابقہ حالت معلوم ہو تو اسی حالت کے مطابق عمل کرے مثلاً اگر رات کی تاریکی میں شک کرے کہ صفیں بگڑی ہیں یا نہیں تو سمجھے کہ صفیں اپنی حالت پر باقی ہیں اور اذان اور اقامت نہ کہے اور اگر شک کرے کہ اس جماعت کے لئے اذان واقامت کہی گئی ہے یا نہیں تو سمجھے کہ نہیں کہی گئی ہے اور اذان واقامت مستحب کی نیت سے کہے اور اگر حالت سابقہ معلوم نہ ہو تو رجاء اذان واقامت کہے۔

مسئلہ ۹۳۶ دوسرے کی اذان کی آواز سننے والے کے لئے ہر سنے ہوئے جملے کو دھرانا مستحب ہے اور اقامت سننے والا حی علی الصلاۃ سے قد قامت الصلاۃ تک کے جملے کو رجاء دھرائے اور باقی جملات کو ذکر کی نیت سے کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۳۷ جس نے دوسرے کی اذان و اقامت سنی ہو اور نماز پڑھنا چاہے تو اگر دوسرے کی اذان واقامت اور اس کی نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو تو یہ شخص اذان واقامت کو ترک کر سکتا ہے چاہے اس نے دوسرے کی اذان واقامت کے ساتہ تکرار کی ہو یا نہ کی ہو۔

مسئلہ ۹۳۸ اگر مرد کسی عورت کی اذان سنے تو اس سے اذان ساقط نہیں ہوتی چاہے اس نے لذت کے قصد سے سنی ہو یا قصدِ لذت کے بغیر سنی ہو۔

مسئلہ ۹۳۹ نماز جماعت کی اذان واقامت کہنے والے کے لئے ضروری ہے مرد ہو، لیکن خواتین کی نماز جماعت میں کسی عورت کا اذان واقامت کہنا کافی ہے۔

مسئلہ ۹۴۰ ضروری ہے کہ اقامت، اذان کے بعد ہو اور اگر اذان سے پہلے کہے تو صحیح نہیں ہے اور اقامت میں کھڑے ہو کر کہنا اور (وضو، غسل یا تیمم کے ذریعے) باطہارت ہونا بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۹۴۱ اگر اذان واقامت کے جملات ترتیب بدل کر کہے مثلاًحی علی الفلاح کو حی علی الصلاۃ سے پہلے کہے تو ضروری ہے کہ جہاں سے ترتیب بگڑی ہے وہیں سے دوبارہ کہے۔

مسئلہ ۹۴۲ ضروری ہے کہ اذان واقامت کے درمیان فاصلہ نہ دے اور اگر اتنا فاصلہ دے کہ کہی ہوئی اذان کو اس اقامت کی اذان نہ کہا جا سکے تو دوبارہ اذان واقامت کہنا مستحب ہے اور اگر اذان واقامت کے بعد نمازیں اتنا فاصلہ دے کہ یہ دونوں اس نماز کی اذان واقامت نہ کہی جا سکیں تو بھی اس نماز کے لےے اذان واقامت کو دھرانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۴۳ ضروری ہے کہ اذان واقامت صحیح عربی میں کہی جائیں، لہذا اگر غلط عربی میں کہے یا ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف ادا کرے یا مثلاً اردو زبان میں ترجمہ کہے تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۴۴ ضروری ہے کہ اذان واقامت وقت داخل ہونے کے بعد کہے، لہذا اگر عمداًیا بھول کر وقت سے پہلے کہے تو باطل ہے۔

مسئلہ ۹۴۵ اگر اقامت کہنے سے پہلے شک کرے کہ اذان کہی یا نہیں تو اذان کہے لیکن اگر اقامت شروع کرنے کے بعد اذان کے بارے میں شک کرے تو اذان کہنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۴۶ اگر اذان اور اقامت کے دوران کوئی جملہ کہنے سے پہلے شک کرے کہ اس سے پہلے والا جملہ کہا یا نہیں تو جس جملے کے بارے میں شک ہوا سے کہے لیکن اگر کوئی جملہ کہتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلے والا جملہ کہا ہے یا نہیں تو اسے کہنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۴۷ اذان کہتے وقت مستحب ہے:

اذان دینے والا قبلہ رخ ہو بالخصوص اذان میں شہادت کے جملے ادا کرتے وقت اس کی زیادہ تاکید ہے، وضو یا غسل کیا ہوا ہو،دو انگلیاں دونوں کانوں میں رکھے، اونچی آواز سے اذان دے اور اسے کھینچے، اذان کے جملات کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ دے اور اذان کے جملات کے دوران بات نہ کرے۔

مسئلہ ۹۴۸ انسان کے لئے مستحب ہے کہ اقامت کہتے وقت اس کا بدن ساکن ہو اور اسے اذان کے مقابلے میں آہستہ آواز میں کہے اور اس کے جملوں کو ایک دوسرے سے نہ ملائے، لیکن اقامت کے جملوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ دے جتنا اذان کے جملوں کے درمیان دیتا ہے۔

مسئلہ ۹۴۹ مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ کر یا دو رکعت نماز پڑھ کر یا بات کرے یا تسبیح پڑھ کر فاصلہ دے۔ لیکن نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان بات چیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۵۰ مستحب ہے کہ جس شخص کو اطلاعی اذان دینے پر معین کیا جائے وہ عادل و وقت شناس ہو، اس کی آواز بلند ہو اور اونچی جگہ پر اذان دے۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ ہیں :

۱)نیت

۲)قیام یعنی کھڑا ہونا

۳)تکبیرۃالاحرام یعنی نماز کی ابتدا میں اللہ اکبر کہنا

۴)رکوع

۵)سجود

۶)قرائت

۷)ذکر

۸)تشہد

۹)سلام

۱۰)ترتیب

۱۱)موالات یعنی اجزائے نماز کا پے در پے بجا لانا

مسئلہ ۹۵۱ واجباتِ نماز میں سے بعض رکن ہیں یعنی اگر انسان انہیں بجا نہ لائے تو خواہ ایسا کرنا جان بوجہ کر ہو یا غلطی سے، نماز باطل ہو جاتی ہے ۔جب کہ باقی واجبات رکن نہیں ہیں یعنی اگر وہ غلطی کی بنا پر چھوٹ جایئں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

نماز کے واجباتِ رکنی پانچ ہیں :

۱)نیت

۲)تکبیرۃ الاحرام

۳)قیام متصل بہ رکوع، یعنی رکوع میں جانے سے پہلے کا قیام

۴)رکوع

۵)ہر رکعت کے دو سجدے اور جہاں تک واجبات نماز کو زیادہ کرنے کا تعلق ہے تو اگر زیادتی عمداہو تو بغیر کسی شرط کے نماز باطل ہے ۔ ہاں، اگر جاہل قاصر جان بوجھ کر تکبیرۃ الاحرام کو زیادہ کرے تو اس کی نماز کا باطل ہونا محلِ اشکال ہے اور اگر زیادتی غلطی سے ہوئی ہو تو چنانچہ زیادتی رکوع کی ہو یا ایک ہی رکعت کے دو سجدوں کی ہو تو نماز باطل ہے ورنہ باطل نہیں ۔

نیت

مسئلہ ۹۵۲ ضروری ہے کہ انسان نماز کو قربت کی نیت سے جیسا کہ وضو کے مسائل میں بیان ہو چکا ہے اور اخلاص کے ساتھ بجا لائے۔ اور نیت کو اپنے دل سے گزارنا یا اپنی زبان پر جاری کرنا، مثلاً یہ کہنا: "چار رکعت نماز ظہر پڑھتا ہوں خداوندمتعال کے حکم کی بجا آوری کے لئے "،ضروری نہیں بلکہ نماز احتیاط میں نیت کو زبان سے ادا کرنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۹۵۳ اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نماز میں نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں اور معین نہ کرے کہ ظہر ہے یا عصر، نہ اجمالی طور پر اور نہ ہی تفصیلی طور پر تو اس کی نماز باطل ہے ۔

اجمالی نیت سے مراد یہ ہے کہ مثلاًنمازِ ظہر کے لئے یہ نیت کرے کہ جو نماز پہلے مجھ پر واجب ہوئی ہے اس کو انجام دے رہا ہوں یا مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر نماز ظہر کی قضا واجب ہے اور وہ ظہر کے وقت میں اس قضا نماز یا ظہر کی ادا نماز کو پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ جو نماز پڑھے اسے اجمالاہی سہی نیت میں معین کرے مثلاًنمازِ ظہر کی قضا کے لئے یہ نیت کرے کہ جو نماز پہلے میری ذمہ داری ہے اسے انجام دے رہا ہوں۔

مسئلہ ۹۵۴ ضروری ہے کہ انسان شروع سے آخر تک نماز کی نیت پر قائم رہے،پس اگر وہ نماز میں اس طرح غافل ہو جائے کہ اگر کوئی پوچھے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ وہ کیا جواب دے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۹۵۵ ضروری ہے کہ انسان صرف خدا کے لئے نماز پڑھے، لہٰذا جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے خواہ صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے ہو یا خدا اور لوگ دونوں اس کی نظر میں ہوں۔

مسئلہ ۹۵۶ اگر کوئی شخص نماز کا کچھ حصہ بھی خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے بجا لائے تو اس کی نماز باطل ہے ،بلکہ اگر نماز تو خدا کے لئے پڑھے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے کسی خاص جگہ مثلاً مسجد میں پڑھے یا کسی خاص وقت مثلاًاول وقت میں پڑھے یا کسی خاص طریقے سے مثلاًباجماعت پ-ڑھے تب بھی اس کی نماز باطل ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر وہ مستحبات، مثلاًقنوت بھی کہ جن کے لئے نماز ظرف کی حیثیت رکھتی ہے ،اگر خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے بجا لائے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

تکبیرۃالاحرام

مسئلہ ۹۵۷ ہر نماز کی ابتدا میں "اللہ اکبر" کہنا واجب اور رکن ہے اور ضروری ہے کہ انسان لفظ "اللہ" اور لفظ "اکبر" کے حروف اور "اللہ اکبر" کے دو لفظ پے درپے کہے۔یہ بھی ضروری ہے کہ یہ دو لفظ صحیح عربی میں کہے جائیںاور اگر کوئی شخص غلط عربی میں کہے یا اس کا ترجمہ زبان پر جاری کرے تو باطل ہے۔

مسئلہ ۹۵۸ احتیاط واجب یہ ہے کہ انسان نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس سے پہلے پڑھی جانے والی چیز مثلاً اقامت یا تکبیر سے پہلے پ-ڑھی جانے والی دعا سے نہ ملائے۔

مسئلہ ۹۵۹ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان اللہ اکبر کو اس کے بعد پڑھی جانے والی چیز مثلاً بِسم اللہ الرَّحمنِ الرَّحیم سے نہ ملائے لیکن اگر ملا کر پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اکبر کے 'را' پر پیش دے(یعنی اکبرُپڑھے)۔

مسئلہ ۹۶۰ تکبیرۃالاحرام کہتے وقت ضروری ہے کہ انسان کا بدن ساکن ہو اور اگر جان بوجھ کر اس حالت میں کہ جب بدن حرکت میں ہو تکبیرۃ الاحرام کہے تو باطل ہے۔

مسئلہ ۹۶۱ ضروری ہے کہ تکبیر، الحمد، سورہ، ذکر اور دعا اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے اور اگر اونچا سننے، بہرہ ہونے یا شوروغل کی وجہ سے نہ سن سکے تو ضروری ہے کہ اس طرح کہے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تو سن لیتا۔

مسئلہ ۹۶۲ اگر کوئی شخص گونگا ہو، یا زبان میں کوئی ایسی بیماری ہو کہ جس کی وجہ سے صحیح طریقے سے "اللہ اکبر" نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح بھی کہہ سکتا ہو کہے اور اگر بالکل نہ کہہ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دل میں پڑھے، تکبیر کے لئے اپنی زبان کو حرکت دے اور انگلی سے اشارہ بھی کرے۔

مسئلہ ۹۶۳ انسان کے لئے مستحب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے یہ کہے:

یَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاکَ الْمُسِیْءُ وَ قَدْ اَمَرْتَ الْمُحْسِنَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِیْءِ اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ اَنَا الْمُسِیْءُ فَبِحَق مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِیْحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّی۔

ترجمہ: اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خدا! بندہ گنہگار تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تو نے نیک لوگوں کو گنہگاروں سے در گزر کرنے کا حکم دیا ہے۔تو احسان کرنے والا اور میں نافرمان ہوں، لہٰذا محمد و آلِ محمد کے حق کا واسطہ، اپنی رحمت محمدوآلِ محمدپرنازل کر اور مجھ سے سرزد ہونے والی برائیوں سے جنہیں تو جانتا ہے درگزر فرما۔

مسئلہ ۹۶۴ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر اور دوران نماز دوسری تکبیریں کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے۔

مسئلہ ۹۶۵ اگر کوئی شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں تو اگر وہ قرائت کی کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہو چکا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ابھی کوئی چیز شروع نہیں کی تو تکبیرۃ الاحرام کہنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۹۶۶ اگر تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ اسے صحیح ادا کیا یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے خواہ وہ کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہو چکا ہو یا نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز مکمل کرنے کے بعد اسے دھرائے۔

قیام (کھڑا ہونا)

مسئلہ ۹۶۷ تکبیرۃالاحرام کہتے وقت قیام اور رکوع سے پہلے والا قیام جسے "قیام متصل بہ رکوع "کہا جاتا ہے رکن ہیں، لیکن ان دو کے علاوہ مثلاً حمد وسورہ پڑھتے وقت قیام اور رکوع کے بعد کا قیام رکن نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص بھولے سے اسے ترک کر دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۶۸ تکبیرۃالاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تہوڑی دیر کے لئے کہڑا ہونا واجب ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام قیام کی حالت میں کہی گئی ہے۔

مسئلہ ۹۶۹ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور الحمد وسورہ کے بعد بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ کہڑا ہو جائے اور رکوع میں جائے اور اگر سیدھا کہڑا ہوئے بغیر جھکے ہونے کی حالت میں ہی رکوع کی طرف پلٹ آئے تو چونکہ قیام متصل بہ رکوع بجا نہیں لایا، اس لئے اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۹۷۰ جب ایک شخص تکبیرۃالاحرام یا قرائت کے لئے کہڑا ہو تو ضروری ہے کہ بدن کو حرکت نہ دے، کسی طرف نہ جھکے اور احتیاط واجب کی بنا پر اختیار کی حالت میں کسی جگہ ٹیک نہ لگائے، لیکن اگر مجبوری ہو یا رکوع کے لئے جھکتے ہوئے پاؤں کو حرکت دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۷۱ اگر اس قیام کی حالت میں کہ جو تکبیرۃ الاحرام یا قرائت کے وقت واجب ہے کوئی شخص بھولے سے بدن کو حرکت دے یا کسی طرف جھک جائے یا کسی جگہ ٹیک لگائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۷۲ احتیاط واجب یہ ہے کہ قیام کی حالت میں انسان کے دونوں پاؤزمین پر ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ بدن کا بوجہ بھی دونوں پاؤں پر ہو لہذا اگر ایک پاؤں پر بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۹۷۳ جو شخص ٹھیک طور پر کہڑا ہو سکتا ہو اگر وہ اپنے پاؤں اتنے کہلے رکھے کہ اسے کہڑا ہونا نہ کہا جا سکے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر معمول کے خلاف کہڑا ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۹۷۴ جب انسان نماز میں کوئی واجب ذکر پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بدن ساکن ہو اور جب وہ قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۵ اگر بدن کے حرکت کی حالت میں کوئی شخص مستحب ذکر پڑھے تو ذکر و نماز دونوں صحیح ہیں، لیکن اگر مستحب ذکر کو اس نیت سے پڑھے کہ یہ ذکر نماز کے لئے وارد ہوئے ہیں تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ بدن ساکن ہو، البتہ اگر بدن ساکن نہ ہو تو اس کی نماز بہر حال صحیح ہے۔ ھاں، ضروری ہے کہ بِحَوْلِ اللہِ وَقُوَّتِہ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ اس وقت کہے جب کھڑا ہو رہا ہو۔

مسئلہ ۹۷۶ قرائت اور واجب اذکار کے وقت ہاتھوں اور انگلیوں کو حرکت دینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو بھی حرکت نہ دے۔

مسئلہ ۹۷۷ اگر کوئی شخص الحمد و سورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن ساکن ہونے کی حالت سے نکل جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے دوبارہ ساکن ہونے کے بعد حرکت کی حالت میں پڑھا جانے والا ذکر دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۷۸ نماز کے دوران جس شخص کے لئے کھڑا رہنا ممکن نہ رہے اگر اس کی مجبوری نماز کا وقت ختم ہونے تک باقی نہ رہے تو ضروری ہے کہ قدرت کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے، لیکن اگر نماز کا وقت ختم ہونے تک اس کے لئے کھڑا ہونا ممکن نہ ہو سکے تو ضروری ہے کہ باقی نماز کو بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح اگر بیٹھنا بھی ممکن نہ رہے تو لیٹ کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب اذکار نہ پڑھے۔ نیز اس مسئلے میں اور آئندہ آنے والے مسائل میں مستحب اذکار کا حکم (وھی ہے جو) مسئلہ نمبر "۹۷۵" میں بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۹۷۹ جب تک انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ نہ بیٹھے، مثلاً اگر کھڑے ہونے کی حالت میں کسی کا بدن ہلتا ہو یا اسے کسی چیز پر ٹیک لگانا پڑے یا اپنے بدن کو ٹیڑھا کرنے یا جھکانے یا پاؤں زیادہ کھولنے پر مجبور ہو جب کہ ان (آخری) تین صورتوں میں اسے کھڑا ہونا کہا جا سکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ہو سکے کھڑے ہو کر نماز پڑھے، لیکن اگر وہ کسی طرح بھی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۰ جب تک انسان بیٹھ سکتا ہو ضروری ہے کہ لیٹ کر نماز نہ پڑھے اور اگر وہ سیدھا نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو بیٹھے اور اگر بالکل نہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ قبلے کے احکام میں بیان شدہ طریقے کے مطابق دائیں پہلو لیٹے اور اگر دائیں پہلو نہ لیٹ سکتا ہو تو بائیں پہلو لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

مسئلہ ۹۸۱ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ الحمد و سورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے اور رکوع کھڑا ہو کر بجا لاسکے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قیام کی حالت سے رکوع میں جائے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ رکوع بھی بیٹھ کر بجا لائے۔

مسئلہ ۹۸۲ جو شخص لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ اس قابل ہو جائے کہ بیٹھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑا ہو سکے تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب ذکر نہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۳ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر نماز کے دوران اس قابل ہو جائے کہ کھڑا ہو سکے تو ضروری ہے کہ نماز کی جتنی مقدار ممکن ہو کھڑا ہو کر پڑھے لیکن جب تک اس کا بدن ساکن نہ ہو جائے ضروری ہے کہ قرائت اور واجب ذکر نہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۸۴ اگر کسی ایسے شخص کو جو کھڑا ہو سکتا ہو یہ خوف ہو کہ کھڑا ہونے سے بیمار ہو جائے گا یا اسے کوئی ضرر پہنچے گا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بھی خوف ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۸۵ جس شخص کو یہ احتمال ہو کہ آخر وقت میں کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکے گا اس کے لئے بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے، پس اگر وہ آخر وقت تک کھڑا ہونے پر قادر نہ ہو سکے تو اپنے وظیفے کے مطابق نماز بجالائے۔اسی طرح وہ شخص بھی جو اوّل وقت میں پہلو کے بل یا لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہو بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور آخر وقت میں اپنے وظیفے کے مطابق نماز بجا لائے اور اس صورت میں کہ اس نے اول وقت میں نماز پڑھ لی ہو اور آخر وقت میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے پر قادر ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ اپنی قدرت کے مطابق بجالائے۔

مسئلہ ۹۸۶ انسان کے لئے مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں ریڑھ اور گردن کی ہڈی کو سیدھا رکھے،کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے،ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، انگلیاں ملا کر رکھے، اپنی نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے،بدن کا بوجہ دونوں پاؤپر یکساں ڈالے، خضوع وخشوع کی حالت میں کھڑا ہو،پاؤں آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد ہو تو پاؤں کے درمیان تین پھیلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

قرائت

مسئلہ ۹۸۷ ضروری ہے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور اس کے بعد کسی ایک پورے سورہ کی تلاوت کرے اور سورہ والضحی والم نشرح اسی طرح سورہ الفیل و سورہ قریش نماز میں ایک سورہ شمار ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۹۸۸ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا انسان کسی مجبوری کی وجہ سے سورہ نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً اسے خوف ہو کہ اگر سورہ پڑھے گا تو چور، درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پہنچائے گی تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سورہ نہ پڑھے۔

مریض اور اس شخص سے جو کسی کام کی وجہ سے جلدی میں ہو سورہ ساقط ہے اور اگر پڑھے بھی تو ضروری ہے کہ اسے جزءِ نماز کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ تلاوتِ قرآن کی نیت سے پڑھ لے۔

مسئلہ ۹۸۹ اگر کوئی جان بوجھ کر الحمد سے پہلے سورہ کو جزءِ نماز کی نیت سے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ ہاں، اگر غلطی سے پڑھے اور درمیان میں اس کو یاد آجائے تو ضروری ہے کہ اس کو چھوڑ دے اور حمد پڑھنے کے بعد سورہ شروع سے پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۰ اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۹۱ اگر رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے کسی شخص کو یاد آجائے کہ اس نے الحمد یا سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یاد آئے کہ سورہ نہیں پڑھا تو فقط سورہ پڑھے لیکن اگر اسے یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پہلے الحمد اور بعد میں سورہ پڑھے اور اگر جھک بھی جائے لیکن رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے کہ الحمد اور سورہ یا فقط سورہ یا فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور اسی حکم کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۹۹۲ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر واجب نماز میں ان چار سوروں میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے جس میں واجب سجدے والی آیت ہے اور جن کا ذکر مسئلہ نمبر "۳۶۱" میں کیا گیا ہے تو واجب ہے کہ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ بجالائے اور اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے اور اگر گناہ کرے اور سجدہ بجا نہ لائے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۹۹۳ اگر کوئی شخص بھول کر ایسا سورہ پڑھنا شروع کر دے جس میں واجب سجدہ ہو لیکن آیت سجدہ پر پہنچنے سے پہلے اسے خیال آجائے تو ضروری ہے کہ اس سورے کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھے اور اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد خیال آئے تو احتیاطاً سجدے کا اشارہ کرتے ہوئے سورے کو مکمل کرے اور ایک دوسرا سورہ بھی قربتِ مطلقہ کی نیت سے پڑھے، یعنی اس نیت سے کہ اگر اس کی ذمہ داری سورہ پڑھنا ہے تو یہ وھی سورہ ہے ورنہ یہ تلاوتِ قرآن ہے اور نماز کے بعد سجدہ تلاوت بجا لائے۔

مسئلہ ۹۹۴ اگر نماز کے دوران آیتِ سجدہ سنے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن قرآن کے سجدے کی نیت سے اشارہ کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد اس سجدے کو عام طریقے سے بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۹۹۵ مستحب نماز میں سورہ پڑھنا ضروری نہیں خواہ وہ نذر یا ان جیسی دوسری چیزوں کی وجہ سے واجب ہو گئی ہو لیکن بعض مستحب نمازیں مثلاً نمازِ وحشت کہ جس میں مخصوص سورہ ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو مقررہ طریقے سے پڑھنا چاہے تو وھی سورہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۹۹۶ جمعہ کی نماز اور جمعہ کے دن نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی ایک سورہ پڑھنا شروع کردے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۹۹۷ اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھنے لگے تو اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا، البتہ اگر نماز جمعہ یا جمعہ کے دن نمازِ ظہر میں بھول کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کے بجائے ان دو سورتوں میں سے کوئی سورہ پڑھے تو انہیں چھوڑ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھ سکتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نصف تک پڑھ چکا ہو تو پھر ان سوروں کو نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۹۹۸ اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں یا جمعہ کے دن ظہر کی نماز میں جان بوجھ کر سورہ اخلاص یا سورہ کافرون پڑھے تو خواہ وہ نصف تک نہ پہنچا ہو احتیاط واجب کی بنا پر انہیں چھوڑ کر سورہ جمعہ اور سورہ منافقون نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۹۹۹ اگر کوئی شخص نماز میں سورہ اخلاص یا سورہ کافرون کے علاوہ کوئی دوسرا سورہ پڑھے تو جب تک نصف سے آگے نہ بڑھا ہو اسے چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے اور آدھے سورے سے لے کر دو تہائی حصے تک احتیاط واجب کی بنا پر نہیں چھوڑ سکتا جب کہ دو تہائی حصے کے بعد یہ سورہ چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۰ اگر کوئی شخص سورے کا کچھ حصہ بھول جائے یا کسی مجبوری مثلاً وقت کی تنگی یا کسی اور وجہ سے اسے مکمل نہ کر سکتا ہو تو وہ اس سورے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے خواہ وہ دو تہائی سے آگے بڑھ چکا ہو یا وہ سورہ اخلاص یا سورہ کافرون ہی ہو۔

مسئلہ ۱۰۰۱ مرد پر واجب ہے کہ صبح، مغرب اور عشا کی نمازوں میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے اور مرد و عورت پر واجب ہے کہ نمازِ ظہر و عصر میں الحمد اور سورہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۰۰۲ مرد کے لیے ضروری ہے کہ صبح اور مغرب و عشا کی نمازیں خیال رکھے کہ الحمد اور سورہ کے تمام الفاظ حتیٰ کہ ان کے آخری حرف تک کو بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۳ صبح، مغرب اور عشا کی نمازیں عورت، الحمد اور سورہ بلند یا آہستہ آواز سے پڑھ سکتی ہے۔ ہاں، اگر نا محرم اس کی آواز سن رہا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر آہستہ پڑھے، لیکن اگر اس صورت میں کہ عورت کیلئے اپنی آواز سنانا حرام ہو مثلاً لہجے کی نزاکت کے ساتھ اور سریلی آواز میں پڑھے اور نا محرم اسے سن رہا ہو تو بلند آواز سے پڑھنا جائز نہیں اور اگر پڑھے تو نماز باطل ہے

مسئلہ ۱۰۰۴ اگر کوئی شخص جان بوجہ کر بلند آواز سے پڑھی جانے والی نماز کو آھستہ یا آھستہ پڑھی جانے والی نماز کو بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے، لیکن اگر بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ نیز الحمد و سورہ پڑھنے کے دوران اگر متوجہ ہو جائے کہ غلطی ہوئی ہے تو جو حصہ پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۰۰۵ اگر کوئی شخص الحمد و سورہ پڑھنے کے دوران اپنی آواز معمول سے زیادہ بلند کرے مثلاً ان سورتوں کو چلاّ کر پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۰۶ انسان کیلئے واجب ہے کہ نماز سیکہ لے تاکہ صحیح پڑھ سکے اور جو شخص کسی طرح بھی صحیح طور پر نماز نہ سیکہ سکتا ہو تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وہ چیزیں نہ سیکہ سکتا ہو جو امامِ جماعت، ماموم کے بدلے میں پڑھتا ہے تو نماز باجماعت پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۷ اگر کسی شخص کو الحمد و سورۃ و نماز کی بقیہ چیزوں کو اچھی طرح نہ آتا ہو اور وہ سیکہ سکتا ہو تو نماز کا وقت وسیع ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ سیکہ لے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۰۸ مستحباتِ نماز سکھانے کی اجرت لینا جائز ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ واجبات نماز سکھانے کی اجرت نہ لے۔

مسئلہ ۱۰۰۹ اگر کسی کو الحمد یا سورہ کا کوئی لفظ نہ آتا ہو اور جاہل مقصر ہو یا جان بوجہ کر اسے نہ پڑھے یا ایک کے بجائے دوسرا حرف کہے مثلاً "ض" کے بجائے "ظ" کہے یا جہاں زیر اور زبر کے بغیر پڑھنا ضروری ہے وہاں زیر و زبر کے ساتہ پڑھے یا تشدید نہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۰ اگر انسان کسی لفظ کو صحیح سمجھتا ہو اور نماز میں بھی اسی طریقے سے پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ غلط پڑھا ہے، چنانچہ اگر وہ اس لفظ کو صحیح سمجھنے میں جاہل قاصر تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گذر گیا ہو تو اس کی قضا بجالائے، لیکن اگر وہ جاہل مقصر ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر وقت گذر گیا ہو تو قضا بجالائے۔

مسئلہ ۱۰۱۱ جو شخص نہ جانتا ہو کہ ایک لفظ "س" سے پڑھنا چاہیے یا "ص" سے تو ضروری ہے کہ اس کو سیکہ لے اور اگر دو یا دو سے زائد طریقوں سے پڑھے مثلاً "اہدنا الصراط المستقیم" کو ایک مرتبہ "س" کے ساتہ اور ایک مرتبہ "ص" کے ساتہ پڑھے تو اس صورت میں کہ صحیح قرائت کے لئے نماز کا جزو ہونے کی نیت رکھتا ہو جب کہ دوسری قرائت عرفاً ذکرِ غلط یا قرآن غلط کہی جاتی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اس صورت میں کہ جب دوسری قرائت کو انسان کا کلام سمجھا جائے، اس کی نماز باطل ہے۔

اسی طرح اگر کلمہ کے زیر وزبر کو نہ جانتا ہو تو اس کی نماز باطل ہے مگر یہ کہ زیر وزبر ایسے لفظ کے آخر میں ہوں جس پر وقف کرنا جائز ہے اور وہ ہمیشہ وقف کرے یا وصل بالسکون کرے تو آخری حرکت کا یاد کرنا واجب نہیں اور اس کی نماز بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۲ اگر کسی لفظ میں " واو" ہو اور اس لفظ میں " واو" سے پہلے والے حرف پر "پیش "ہو اور " واو" کے بعد والا حرف "ھمزہ" ہو مثلاً کلمہ "سوء" اور اسی طرح اگر کسی لفظ میں "الف "ہو اور اس لفظ میں " الف" سے پہلے والے حرف پر زبر ہو اور " الف" کے بعد والا حرف "ہمزہ" ہو مثلاً کلمہ "جاءَ" اور اسی طرح اگر کسی لفظ میں "ی" ہو اور اس لفظ میں "ی" سے پہلے والے حرف پر زیر ہو اور "ی" کے بعد والا حرف "ھمزہ" ہو مثلاً کلمہ "جیء"تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان تین حروف کو "مدّ" کے ساتھ یعنی کھینچ کر پڑھے۔

اور اگر ان حروف یعنی " واو" " الف" اور " یاء" کے بعد ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی اس پر "زیر زبر یا پیش "نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان تین حروف کو " مد" کے ساتھ پڑھے مثلاً "الضَّالِّيْنَ" کہ جس میں الف کے بعد حرف " لام" ساکن ہے، ضروری ہے کہ "الف "کو " مد" کے ساتھ پڑھے اور اگر اس صورت میں بتلائے گئے طریقے کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۱۳ احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز میں "وقف بہ حرکت" نہ کرے۔ وقف بہ حرکت کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر یا پیش پڑھے اور اس لفظ میں اور اس سے اگلے لفظ کے درمیان فاصلہ دے مثلاً کہے "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" اور "الرَّحِيْمِ" کے میم کو زیر دے اور اس کے بعد قدرے فاصلہ دے کر کہے "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ"۔

اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ "وصل بہ سکون" نہ کرے، وصل بہ سکون کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر زبر یا پیش نہ پڑھے اور اس لفظ کو اگلے لفظ سے جوڑدے مثلاً "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "اور "الرَّحِيْمْ" کی "میم "کو زیر دئے بغیر فوراً "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کہے۔

مسئلہ ۱۰۱۴ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ الحمد یا ایک تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی ہے، یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کہے "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّاللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ" اور بہتر یہ ہے کہ تین دفعہ کہے اور ایک رکعت میں الحمد اور دوسری میں تسبیحات بھی پڑھ سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۵ اگر وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تسبیحات اربعہ کو ایک دفعہ پڑھا جائے۔

مسئلہ ۱۰۱۶ مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد یا تسبیحات اربعہ آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ ۱۰۱۷ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی بسم اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۸ جو شخص تسبیحات اربعہ نہ سیکھ سکتا ہو یا صحیح نہ پڑھ سکتا ہو لیکن الحمد صحیح طریقے سے پڑھ سکتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۱۹ اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعتوںمیں اس خیال سے کہ یہ آخری دو رکعتیں ہیں تسبیحات پڑھے لیکن رکوع سے پہلے اسے صحیح صورت حال کا علم ہو جائے تو ضروری ہے کہ الحمد و سورہ پڑھے اور اگر اسے رکوع کے دوران یا رکوع کے بعد معلوم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۰ اگر کوئی شخص نماز کی آخری دو رکعتوں میں اس خیال سے کہ یہ پہلی دو رکعتیں ہیں الحمد پڑھے یا نماز کی پہلی دو رکعتوں میں یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ آخری دو رکعتیں ہیں الحمد پڑھے تو اسے صحیح صورت حال کا خواہ رکوع سے پہلے علم ہو یا بعد میں اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۱ اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا چاہتا ہو لیکن اس کی زبان پر تسبیحات آجائیں یا تسبیحات پڑھنا چاہتا ہو اور اس کی زبان پر الحمد آجائے تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ کر دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے، لیکن اگر اس کی عادت وہی کچھ پڑھنے کی ہو جو اس کی زبان پر آیا ہے تو وہ اسی کو تمام کر سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۲ جس شخص کی عادت تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات پڑھنے کی ہو اگر نیت کے بغیر حتیٰ جو خود پر واجب ہے اسے انجام دینے کی نیت کے بغیر الحمد پڑھنے لگے تو ضروری ہے کہ اس کو چھوڑ دے اور دوبارہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۳ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد استغفار کرنا مثلاً "اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" یا "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی" کہنا مستحب ہے۔

اور اگر نماز پڑھنے والا رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے خواہ استغفار پڑھ رہا ہو یا اس سے فارغ ہو چکا ہو شک کرے کہ اس نے الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۴ اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ تسبیحات پڑھی یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر رکوع کی حدتک جھکنے سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور حمد یا تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۵ جب انسان کسی آیت کو پڑھنے کے بعد شک کرے کہ آیا آیت یا اس کا کوئی لفظ صحیح پڑھا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے خواہ بعد والی چیز پڑھنے میں مشغول ہوگیا ہو یا نہیں۔ ہاں، اگر آیت مکمل کرنے سے پہلے شک کرے کہ اس آیت کا کوئی لفظ صحیح پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا کرتے ہوئے دوبارہ اس لفظ اور اس کے بعد والے حصے کو صحیح پڑھے خواہ اس لفظ سے پہلے والے حصے کو بھی تکرار کرے اور دونوں صورتوں میں پوری آیت یا اس لفظ اور

اس کے بعد والے حصے کی تکرار جب تک وسوسے کی حد نہ پہنچے نماز کے صحیح ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ ھاں، جب وسوسے کے حد تک پہنچ جائے تو تکرار کرنا حرام ہے لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۶ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے" اعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کہے، ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں "بسم اللہ" بلند آواز سے کہے اور الحمد اور سورہ کو واضح کرتے ہوئے پڑھے، ہر آیت کے آخر پر وقف کرے یعنی اسے بعد والی آیت کے ساتھ نہ ملائے، الحمد اور سورہ پڑھتے وقت آیات کے معنوں کی طرف توجہ رکھے، اگر جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو تو امام جماعت کے سورہ الحمد ختم کرنے کے بعد اور اگر فرادی نماز پڑھ رہا ہو تو خود کی سورہ الحمد مکمل کرنے کے بعد" الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہے، سورہ "قل ھواللہ احد" پڑھنے کے بعد ایک یا دو یا تین دفعہ "کَذَا لِکَ اللهُ رَبِّی" یا تین دفعہ" کَذَا لِکَ اللهُ رَبُّنَا " کہے اور سورہ پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر رکے اور پھر رکوع سے پہلے کی تکبیر کہے یا قنوت پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۷ مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۲۸ پنجگانہ نمازوں میں سے کسی ایک نماز میں بھی انسان کا سورہ اخلاص کو نہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۹ ایک ہی سانس میں سورہ اخلاصکا پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۰ جو سورہ انسان پہلی رکعت میں پڑھے اسی کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر سورہ اخلاص دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں ہے۔

رکوع

مسئلہ ۱۰۳۱ ضروری ہے کہ ہر رکعت میں قرائت کے بعد اس قدر جھکے کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوتک پہنچ جائیں۔ اس عمل کو رکوع کہتے ہیں اور احوط یہ ہے کہ اس قدر جھکے کے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ سکے۔

مسئلہ ۱۰۳۲ اگر کوئی شخص رکوع جتنا جھک جائے لیکن اپنی انگلیوں کے سرے گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۱۰۳۳ اگر کوئی شخص عام طریقے کے مطابق رکوع نہ کرے بلکہ مثلاً بائیں یا دائیں جانب جھک جائے تو خواہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ بھی جائیں، رکوع صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۴ ضروری ہے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ہو، لہذا اگر کسی اور کام کے لئے مثلا جانور کو مارنے کے لئے جھکے تو اسے رکوع نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہو کر دوبارہ رکوع کے لئے جھکے اور اس عمل کی وجہ سے نہ رُکن میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی نماز باطل ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۵ جس شخص کے ہاتھ یا گھٹنے دوسرے لوگوں کے ہاتھ اور گھٹنوں سے مختلف ہوں مثلاً اس کے ہاتھ اتنے لمبے ہوں کہ اگر معمولی سا بھی جھکے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یا اس کے گھٹنے دوسرے لوگوں کے گھٹنوں کے مقابلے میں اتنا نیچے ہوں کہ اسے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچانے کیلئے بہت زیادہ جھکنا پڑتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنا جھکے جتنا عموماً لوگ جھکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۶ بیٹھ کر رکوع کرنے والے کے لئے اس قدر جھکنا ضروری ہے کہ اس کا چہرہ گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے اور احوط یہ ہے کہ اتنا جھکے جتنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی حالت میں جھکتا۔

مسئلہ ۱۰۳۷ رکوع میں واجب ہے کہ حالتِ اختیار میں تین دفعہ "سبحان اللہ" یا ایک دفعہ "سبحان ربی العظیم وبحمدہ" یا کوئی بھی وہ ذکر جو اتنی مقدار میں ہو پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بیان شدہ طریقۂ تسبیح کو دوسرے اذکار پر مقدم کرے اور وقت کی تنگی یا کسی مجبوری کی حالت میں ایک دفعہ "سبحان اللہ" کہنا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰۳۸ ذکر رکوع مسلسل اور صحیح عربی میں پڑھنا ضروری ہے اور مستحب ہے کہ تین، پانچ، یا سات دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ پڑھا جائے۔

مسئلہ ۱۰۳۹ رکوع کی حالت میں ضروری ہے کہ واجب ذکر کی مقدار تک بدن ساکن ہو اور مستحب ذکر میں بھی اگر اس نیت سے پڑھے کہ یہ ذکر وہ ہے جسے رکوع میں پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر بدن کا ساکن ہونا ضروری ہے اور اگر صرف ذکر کی نیت سے پڑھے تو ساکن ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۰۴۰ اگر نماز پڑھنے والا رکوع کا واجب ذکر ادا کرتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن سکون کی حالت سے نکل جائے تو ضروری ہے کہ بدن کے سکون حاصل کرنے کے بعد دوبارہ ذکر ادا کرے لیکن اگر اتنی کم حرکت کرے کہ بدن سکون کی حالت سے خارج نہ ہو یا انگلیوں کو ہلائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۱ اگر نماز پڑھنے والا اس سے پیشتر کہ رکوع جتنا جھکے اور اس کا بدن سکون حاصل کرلے جان بوجھ کر ذکرِ رکوع پڑھنا شروع کر دے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر جاہل قاصر ہو تو اس کی نماز اس اضافے کے اعتبار سے باطل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۰۴۲ اگر ایک شخص واجب ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اٹھا ائے تو اس کی نماز باطل ہے، مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو تو اس وجہ سے اس کی نماز باطل نہیں اور اگر سہواً سر اٹھا لے اور حالت رکوع سے نکلنے سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس نے ذکرِ رکوع ختم نہیں کیا تو ضروری ہے کہ بدن کے ساکن ہونے کے بعد ذکر پڑھے اور اگر اسے حالتِ رکوع سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۳ ضرورت کے وقت جائزھے کہ رکوع میں ایک "سبحان اللہ" پڑھی جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ باقی دو "سبحان اللہ" کو رکوع سے اٹھ تے ہوئے پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۰۴۴ جو شخص مرض وغیرہ کی وجہ سے رکوع میں اپنا بدن ساکن نہ رکھ سکے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ حالتِ رکوع سے نکلنے سے پہلے واجب ذکر پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۰۴۵ جو شخص شرعی رکوع کی حدتک نہ جھک سکتا ہو جیسے مسئلہ نمبر ۱۰۳۱ میں بیان کیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ کسی چیز کا سہارا لے کر شرعی رکوع بجالائے اور جب سہارے کے ذریعے بھی شرعی رکوع نہ کر سکے تو اگر عرفی رکوع کرنا اس کے لئے ممکن ہو تو عرفی رکوع کرے، اور سر سے بھی رکوع کے لئے اشارہ کرے اور اگر عرفی رکوع کی مقدارتک بھی نہ جھک سکتا ہو یا کسی طریقے سے بھی نہ جھک سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ رکوع کے وقت بیٹھ جائے اور بیٹھ کر رکوع بجالائے اور ایک نماز اور پڑھے جس میں رکوع کے لئے قیام کی حالت میں ہی سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۴۶ جس شخص کو رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرنا ضروری ہو اگر وہ اشارہ کرنے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے کہ رکوع کی نیت سے آنکھوں کو بند کرلے اور ذکرِ رکوع پڑھے اور رکوع سے اٹھنے کی نیت سے آنکھوں کو کھول دے اور اگر اس قابل بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ دل میں رکوع کی نیت کرے اور ذکر رکوع پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۴۷ جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ عرفی مقدارتک بھی رکوع نہیں کر سکتا اور صرف بیٹھنے کی حالت میں تھوڑا جھک سکتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے کی حالت میں عرفی مقدارتک جھک سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک نماز اور پڑھے اور رکوع کے وقت بیٹھ کر اس مقدار میں جھک جائے۔

مسئلہ ۱۰۴۸ اگر کوئی شخص رکوع کی حدتک جھکنے کے بعد سر اٹھ الے اور دوبارہ رکوع کرنے کی حدتک جھک جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

اور رکوع کی حدتک پہنچنے کے بعد اگر کوئی شخص اتنا اور جھک جائے کہ رکوع کی حد سے گذر جائے اور دوبارہ رکوع میں واپس آجائے تو اس صورت میں کہ وہ جھکے جھکے ہی رکوع کی حدتک پلٹا ہو اس کی نماز باطل نہیں۔

مسئلہ ۱۰۴۹ ضروری ہے کہ ذکرِ رکوع ختم ہونے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے اور جب اس کا بدن سکون حاصل کرلے اس کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جان بوجھ کر کھڑا ہونے سے پہلے یا بدن کے سکون حاصل کرنے سے پہلے سجدے میں جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۰ اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور سجدے کی حالت میں پہنچنے سے پہلے اسے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور پھر رکوع میں جائے اور اگر جھکے جھکے ہی رکوع کی جانب لوٹے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۱ اگر کسی شخص کو پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد یاد آئے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو اس کیلئے ضروری ہے کہ لوٹ جائے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع بجا لائے اور احتیاط واجب کی بنا پر اضافی سجدے کی وجہ سے دو سجدہ سہو بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دھرائے اور اگر اسے دوسرے سجدے میں یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۲ مستحب ہے کہ انسان رکوع میں جانے سے پہلے جب سیدھا کھڑا ہو تو تکبیر کہے، رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے رہے، پیٹھ کو ہموار رکھے، گردن کو کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے، نگاہ دونوں پاؤں کے درمیان ہو، ذکر سے پہلے یا بعد میں درود پڑھے اور جب رکوع کے بعد اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو بدن کے سکون کی حالت میں ہوتے ہوئے "سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہے۔

مسئلہ ۱۰۵۳ عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

سجود

مسئلہ ۱۰۵۴ نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے یعنی پیشانی کو خضوع کی نیت سے زمین پر رکھے اور نماز کے سجدے میں واجب ہے کہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے بھی زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۵۵ دو سجدے مل کر ایک رکن ہیں اور اگر کوئی شخص واجب نماز میں عمداً یا بھولے سے ایک ہی رکعت میں دونوں سجدے ترک کر دے یا دو سجدوں کا اضافہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۶ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر غلطی سے ایک سجدہ کم یا زیادہ کرے تو اس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۰۵۷ اگر جان بوجھ کر یا غلطی سے کوئی شخص پیشانی زمین پر نہ رکھے تو خواہ بدن کے دوسرے حصے زمین سے لگ بھی گئے ہوں، اس کا سجدہ ہوا ہی نہیں، لیکن اگر وہ پیشانی زمین پر رکھ دے اور غلطی سے بدن کے دوسرے حصے زمین پر نہ رکھے یا غلطی سے ذکر نہ پڑھے تو اس کا سجدہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۸ سجدے میں واجب ہے کہ بحالت اختیار میں سجدے میں تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ" یا اتنی مقدار کا کوئی بھی ذکر پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تسبیح کو دوسرے اذکار پر مقدم کرے۔ نیز ضروری ہے کہ ان کلمات کو صحیح عربی میں اور مسلسل پڑھا جائے اور مستحب ہے کہ "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" کو تین، پانچ یا سات مرتبہ یا اس بھی زیادہ مرتبہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۵۹ سجدے کی حالت میں واجب ذکر کی مقدار تک بدن کا ساکن ہونا ضروری ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر مستحب ذکر کہتے وقت بھی اگر اس نیت سے کہے کہ یہ وہ ذکر ہے جسے سجدے میں پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے، بدن کا ساکن ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۰ اگر پیشانی زمین پر لگنے اور بدن کے ساکن ہونے سے پہلے کوئی شخص جان بوجھ کر ذکرِ سجدہ پڑھے یا ذکر ختم ہونے سے پہلے جان بوجھ کر سجدے سے سر اٹھا لے تو اس کی نماز باطل ہے، لیکن اگر وہ جاہل قاصر ہو تو دونوں صورتوں میں اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۱ اگر پیشانی زمین پر لگنے سے پہلے کوئی شخص غلطی سے ذکر سجدہ پڑھے اور اس سے پہلے کہ سجدے سے سر اٹھا ائے اسے معلوم ہو جائے کہ اس نے غلطی کی ہے تو ضروری ہے کہ سکون کی حالت میں دوبارہ ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۶۲ اگر کسی شخص کو سجدے سے سر اٹھا لینے کے بعد معلوم ہو کہ اس نے ذکرِ سجدہ ختم ہونے سے پہلے سر اٹھا لیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۳ ذکرِ سجدہ پڑھنے کے دوران اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سات اعضائے سجدہ میں سے کسی ایک کو زمین پر سے اٹھا لے تو جاہل قاصر نہ ہونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی، لیکن جس وقت ذکر نہ پڑھ رہا ہو اگر پیشانی کے علاوہ کوئی اور عضو زمین پر سے اٹھا لے اور دوبارہ رکھ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۴ اگر ذکر سجدہ ختم ہونے سے پہلے کوئی شخص سہواً پیشانی زمین پر سے اٹھا لے تو اسے دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور ضروری ہے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے، لیکن اگر دوسرے اعضاء سہواً زمین پر سے اٹھا لے تو ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۶۵ پہلے سجدے کا ذکر ختم ہونے کے بعد ضروری ہے کہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کا بدن سکون حاصل کرے اور پھر دوبارہ سجدے میں جائے۔

مسئلہ ۱۰۶۶ ضروری ہے کہ نمازی کے پیشانی رکھنے کی جگہ، انگوٹھے کے سرے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے بھی اس مقدار سے زیادہ نیچی یا اونچی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۶۷ اس ڈھلوان جگہ میں جس کی ڈھلان صحیح طور سے معلوم نہ ہو اگر نمازی کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۸ اگر نماز پڑھنے والا اپنی پیشانی کو غلطی سے ایک ایسی چیز پر رکھ دے جو اس کے پاؤں کی انگلیوں کے سرے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند ہو اور اس جگہ کی بلندی اس قدر ہو کہ اسے سجدے کی حالت نہ کہا جا سکے تو ضروری ہے کہ سر کو اٹھا کر ایسی چیز پر رکھ دے جو بلند نہ ہو یا جس کی بلندی چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم ہو۔

اور اگر اس کی بلندی اس قدر ہو کہ اسے سجدے کی حالت کہا جائے تو ضروری ہے کہ پیشانی کو اس چیز سے کھینچ کر ایسی چیز تک لے جائے جس کی بلندی چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم ہو اور اگر پیشانی کو کھینچنا ممکن نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔ مسئلہ ۱۰۶۹ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کی پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ ہو۔ پس اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ کو نہ چھوئے تو اس کا سجدہ باطل ہے، لیکن اگر مثلاً سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۷۰ سجدے میں ضروری ہے کہ دونوں ہتھلیاں زمین پر رکھے اور مجبوری کی حالت میں ضروری ہے کہ ہاتھوں کی پشت زمین پر رکھے اور اگر ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ کلائیاں زمین پر رکھے اور اگر انہیں بھی نہ رکھ سکے تو پھر کہنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بازو زمین پر رکھ دے۔

مسئلہ ۱۰۷۱ سجدے میں ضروری ہے کہ پاؤں کے دونوں انگوٹھے زمین پر رکھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے اور اگر پاؤں کی دوسری انگلیاں یا پاؤں کا اوپر والا حصہ زمین پر رکھے یا ناخن لمبے ہونے کی بنا پر انگوٹھوں کے سرے زمین پر نہ لگیں تو نماز باطل ہے اور جس شخص نے جاہل مقصر ہونے کی وجہ سے اپنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں، ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ پڑھے، لیکن جاہل قاصر ہونے کی صورت میں اس کی نمازیں صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۰۷۲ جس شخص کے پاؤں کے انگوٹھوں کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہو ضروری ہے کہ جتنا باقی ہوا سے زمین پر رکھے اور اگر انگوٹھوں کا کچھ حصہ بھی نہ بچا ہو یا بہت کم بچا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ باقی انگلیوں کو زمین پر رکھے اور اگر اس کی کوئی بھی انگلی نہ ہو تو اس کا جتنا حصہ بھی باقی بچا ہو زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۷۳ اگر کوئی شخص معمول کے خلاف سجدہ کرے مثلاً سینے اور پیٹ کو زمین سے ملا دے یا پاؤں کو لمبا کر دے تو اگرچہ اس کے ساتوں اعضاء زمین پر لگے ہوں احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۷۴ سجدہ گاہ یا دوسری چیز جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ کرے ضروری ہے کہ پاک ہو، لیکن اگر مثال کے طور پر سجدہ گاہ کو نجس فرش پر رکھ دے یا سجدہ گاہ کی ایک طرف نجس ہو اور وہ پیشانی پاک طرف پر رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۷۵ اگر پیشانی پر پھوڑا وغیرہ ہو تو اگر ممکن ہو تو پیشانی کی صحیح وسالم جگہ سے سجدہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اس کو کھرچ کر اس کھرچی ہوئی جگہ میں پھوڑے والی جگہ رکھے اور پیشانی کی صحیح وسالم جگہ کی اتنی مقدار جو سجدے کے لئے کافی ہے اس چیز پر رکھ دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ کھرچنا زمین پر ہو۔

مسئلہ ۱۰۷۶ اگر پھوڑ ایا زخم تمام پیشانی پر پھیلا ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کی دو اطراف میں سے کسی ایک طرف اور ٹھوڑی سے سجدہ کرے اگرچہ اس کی وجہ سے نمازدو مرتبہ پڑھنی پڑے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو صرف ٹھوڑی سے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے اشارہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۷۷ جو شخص پیشانی زمین پر نہ رکھ سکتا ہو ضروری ہے کہ جس قدر بھی جھک سکتا ہو جھکے اور سجدہ گاہ یا کسی دوسری چیز کو جس پر سجدہ صحیح ہو کسی بلند چیز پر رکھے اور اپنی پیشانی اس پر اس طرح رکھے کہ لوگ کہیں کہ اس نے سجدہ کیا ہے لیکن ضروری ہے کہ ہتھیلیوں اور گھٹنوںاور پاؤں کے انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۰۷۸ اگر کوئی ایسی بلند چیز نہ ہو جس پر نماز پڑھنے والا سجدہ گاہ یا کوئی دوسری چیز جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو، رکھ سکے تو ضروری ہے کہ سجدہ گاہ یا دوسری چیز کو جس پر سجدہ کر رہا ہو ہاتھ سے اٹھ ائے اور سجدہ کرے اور اگر خود اس کے لئے ممکن نہ ہو تو کوئی دوسرا شخص اس سجدہ گاہ کو اٹھ ائے اور یہ شخص اس پر سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۷۹ اگر کوئی شخص بالکل ہی سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ آنکھوں سے اشارہ کرے اور اگر آنکھوں سے بھی اشارہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دل میں سجدے کی نیت کر کے سجدے کا ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۸۰ اگر کسی شخص کی پیشانی بے اختیار سجدہ گاہ سے اٹھ جائے تو ضروری ہے کہ حتی الامکان اسے دوبارہ سجدہ گاہ پر نہ جانے دے اور یہ ایک سجدہ شمار ہو گا خواہ ذکرِ سجدہ پڑھا ہو یا نہیں اور اگر سر کو نہ روک سکے اور بے اختیار دوبارہ سجدے کی جگہ پر پہنچ جائے تو ان دونوں کا ایک سجدہ شمار ہونا محلِ اشکال ہے اگرچہ اس کا ایک سجدہ تو یقینا ہو چکا ہے۔ پس اگر اس نے ذکر ادا نہ کیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی نیت سے جو چاہے واجب ہو یا مستحب، ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۱۰۸۱ جہاں انسان کے لئے تقیہ کرنا ضروری ہے وہاں وہ قالین یا اس طرح کی چیز پر سجدہ کر سکتا ہے اور نماز کی خاطر کسی دوسری جگہ جانا ضروری نہیں۔ ہاں، اگر چٹائی یا کسی دوسری چیز پر، جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو زحمت میں پڑے بغیر سجدہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ قالین یا اس جیسی چیزوں پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۸۲ اگر کوئی شخص پرندوں کے پروں سے بھرے گدے یا اسی قسم کی دوسری چیز پر سجدہ کرے جس پر ٹھہراؤ حاصل نہیں ہو سکتا تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۳ اگر انسان کیچڑ والی زمین میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو اور بدن اور لباس کی آلودگی اس کے لئے باعث حرج نہ ہو تو ضروری ہے کہ سجدہ اور تشہد معمول کے مطابق بجا لائے اور اگر باعث حرج ہو تو قیام کی حالت میں ہی سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشہد کھڑے ہو کر پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۴ احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان پہلی اور اس تیسری رکعت میں جس میں تشہد نہیں ہوتا مثلاً نماز ظہر، عصر و عشا کی تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکون سے بیٹھے اور پھر کھڑا ہو۔

مسئلہ ۱۰۸۵ ضروری ہے کہ سجدہ زمین یا زمین سے اگنے والی ایسی چیز پر ہو جو کھائی یا پہنی نہ جاتی ہوں مثلاً لکڑی اور درختوں کے پتے۔ کھانے اور پہننے کی چیزوں پر مثلاً گندم، جَو اور کپاس پر یا ان چیزوں پر جنہیں زمین یا زمین سے اگنے والی چیزیں نہیں کہا جا سکتا مثلاً سونا، چاندی، تارکول، زفت اور ان جیسی چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر قیمتی پتھروں مثلاً زمرد و فیروزہ پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۶ انگور کے پتوں پر اس وقت تک سجدہ کرنا صحیح نہیں جب تک وہ معمولاً کھائے جاتے ہوں۔

مسئلہ ۱۰۸۷ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر جو حیوانات کی خوراک ہیں مثلاً گھاس اور بھوسا، سجدہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۸۸ جن پھولوں کو کھایا نہیں جاتا ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور جو دوائیں زمین سے اگتی ہیں اگر وہ خود کھائی جاتی ہیں تو ان پر سجدہ کرنا صحیح نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان دواؤں پر بھی جنہیں ابال کر یا دم دے کر ان کا پانی استعمال کیا جاتا ہے ، سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۸۹ ان پودوں پر جو بعض علاقوں میں کھائے جاتے ہوں اور بعض جگہوں میں نہ کھائے جاتے ہوں سجدہ صحیح نہیں ۔کچے پھلوں پر بھی سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۰ چونے کے پتّھر اور جپسم پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں پکے ہوئے جپسم اور چونے یا اینٹ اور مٹی کے برتنوں اور ان سے ملتی جلتی چیزوں پر سجدہ نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۰۹۱ اگر کاغذ کو ایسی چیز سے بنایا گیا ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے بھوسا، تو اس پر سجدہ کیا جا سکتا ہے لیکن وہ کاغذ جو جو روئی یا ان جیسی چیزوں سے بنا ہو اس پر سجدہ کرنا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۲ سجدے کے لئے بہترین چیز خاک تربت حضرت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ہے، اس کے بعد مٹی، مٹی کے بعد پتّھر اور پتّھر کے بعد پودے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۹۳ اگر کسی کے پاس ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے یا اگر ہو لیکن سخت سردی یا گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اگر اس کا لباس ریشم سے نہ بُنا گیا ہو تو اس پر سجدہ کرے اور احوط یہ ہے کہ روئی اور اُسی سے بنائے گئے سے بنے ہوئے لباس پر مقدم رکھے۔ (mi n k) لباس کو ان کے علاوہ کسی چیز مثلاً اون اور منک اور اگر لباس میسر نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فیروزہ وعقیق اور ان جیسے پتّھر یا روئی سے بنے ہوئے کاغذ پر سجدہ کرے

اور اگر یہ بھی فراہم نہ ہو تو روئی یا ریشم سے بنے ہوئے کاغذ پر سجدہ کرے اور اگر یہ بھی نہ مل سکے تو ہر اس چیز پر سجدہ کر سکتا ہے جس پر حالتِ اختیار میں سجدہ کرنا جائز نہیں تھا۔ ہاں، احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب تک ہاتھ کی پشت پر سجدہ کرنا ممکن ہو کسی اور چیز پر جس پر سجدہ کرنا جائز نہیں، سجدہ نہ کرے اور اگر ہاتھ کی پشت بھی نہ ہو تو جب تک روئی، تارکول اور زفت موجود ہیں دوسری چیزوں پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۴ کیچڑ اور ایسی نرم مٹی پر جس پر پیشانی سکون سے نہ ٹک سکے سجدہ کرنا باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۵ اگر پہلے سجدے میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے اسے پیشانی سے چھڑا لینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۶ اگر نماز پڑھنے کے دوران سجدہ گاہ گم ہو جائے اور نماز پڑھنے والے کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو تو نماز کا وقت وسیع ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر" ۱۰۹۳ "میں بیان شدہ ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۷ جب کسی شخص کو سجدے کی حالت میں معلوم ہو کہ پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی ہے جس پر سجدہ کرنا باطل ہے تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور اس کے لئے صحیح چیز پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو اپنی پیشانی کو اس چیز سے اٹھا کر صحیح چیز پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدۂ سہو بھی بجا لائے اور اگر ممکن نہ ہو تو نماز دوبارہ پڑھے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر" ۱۰۹۳ "میں بیان شدہ ترتیب کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۰۹۸ اگر کسی شخص کو سجدے کے بعد معلوم ہو کہ اس نے اپنی پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھی تھی جس پر سجدہ کرنا باطل تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ صحیح چیز پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدۂ سہو بھی بجا لائے اور اگر ایک رکعت کے دونوں سجدوں میں یہ غلطی ہوئی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۹۹ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اور عوام میں سے بعض لوگ جو ائمہ علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ورنہ ایسا کرنا حرام ہے۔

سجدے کے مستحبات اور مکروہات

مسئلہ ۱۱۰۰ سجدے میں چند چیزیں مستحب ہیں :

۱) جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو وہ رکوع سے سر اٹھ انے کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے بعد پوری طرح بیٹھ کر سجدے میں جانے کے لئے تکبیر کہے۔

۲) سجدے میں جاتے وقت مرد پہلے اپنے ہاتھوں اور عورت پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھے۔

۳) ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو۔

۴) سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس رو بہ قبلہ رکھے۔

۵) سجدے میں دعا کرے، اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور یہ دعا پڑھے :

"یَا خَیْرَالْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرَالْمُعْطِیْنَ ارْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِی مِنْ فَضْلِکَ الْوَاسِعِ فَإِنَّکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ"۔

ترجمہ: اے بہترین سوال سننے والے ! اے بہترین عطا کرنے والے! مجھے اور میرے اہل وعیال کو اپنے وسیع فضل وکرم سے رزق عطا فرما۔ بے شک تو صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔

۶) سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کا اوپر والا حصہ بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

۷) ہر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کو سکون حاصل ہو جائے تو تکبیر کہے۔

۸) پہلے سجدے کے بعد جب بدن کو سکون حاصل ہو جائے تو "اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" کہے۔

۹) لمبا سجدہ کرے اور بیٹھتے وقت ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

۱۰) دوسرے سجدے میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں "اللہ اکبر" کہے۔

۱۱) سجدوں میں صلوات پڑھے۔

۱۲) سجدے سے قیام کے لئے اٹھتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں کے بعد زمین سے اٹھائے۔

۱۳) مرد کہنیوں اور پیٹ کو زمین سے نہ لگائیں اور بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھیں اور عورتیں کہنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضاء ایک دوسرے سے ملا لیں۔

ان کے علاوہ اور مستحبات بھی ہیں جنہیں تفصیلی کتابوں میں تحریر کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۱ سجدے میں قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے اور سجدے کی جگہ سے گرد وغبار دور کرنے کے لئے پھونک مارنا بھی مکروہ ہے بلکہ اگر پھونک مارنے کی وجہ سے ایک حرف بھی منہ سے عمداً نکل جائے تو اس کا حکم مبطلات ششم نماز میں ذکر ہوگا۔

ان کے علاوہ اور مکروہات کا ذکر بھی مفصل کتابوں میں آیا ہے۔

قرآن مجید کے واجب سجدے

مسئلہ ۱۱۰۲ قرآن مجید کی چار سورتوں یعنی "والنجم"، "اقرا"، "الم تنزیل" اور "حم سجدہ (فصلت)" میں سے ہر ایک میں ایک آیتِ سجدہ ہے جسے انسان پڑھے یا سنے تو آیت ختم ہونے کے فوراً بعد سجدہ کرنا ضروری ہے اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے سجدہ کرنا ۹۹۳ "اور" ۹۹۴ "میں بیان شدہ "، "ضروری ہے، لیکن اگر وہ شخص حالت نمازیں ہو تو مسئلہ نمبر" ۹۹۲

طریقے کے مطابق عمل کرے۔ہاں، غیر اختیاری حالت میں سجدے والی آیت سننے پر احتیاط مستحب یہ ہے کہ سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۳ اگر انسان سجدے کی آیت سننے کے وقت خود بھی وہ آیت پڑھے تو ضروری ہے کہ دو سجدے کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۴ اگر نماز کے علاوہ سجدے کی حالت میں کوئی شخص آیتِ سجدہ پڑھے یا سنے تو ضروری ہے کہ سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۰۵ اگر انسان کسی غیر ممیز بچے سے جو اچھے اور برے کی تمیز نہ رکھتا ہو یا کسی ایسے شخص سے جو قرآن پڑھنے کا قصد نہ رکھتا ہو یا گراموفون یا ٹیپ ریکارڈ سے سجدے کی آیت سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں۔ہاں، اگر کوئی شخص ریڈیو اسٹیشن سے براہ راست آیتِ سجدہ کو اس قصد سے پڑھے کہ یہ قرآن ہے اور انسان ریڈیو کے ذریعے اس آیت کو سنے تو اس پر سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۶ قرآن کا واجب سجدہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی جگہ غصبی نہ ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی پیشانی رکھنے کی جگہ اس کے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ اونچی نہ ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس نے وضو یا غسل کر رکھا ہو یا قبلہ رخ ہو یا اپنی شرمگاہ کو چھپائے یا اس کا بدن اور پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔ اس کے علاوہ بھی جو شرائط نماز پڑھنے والے کے لباس کے لیے ضروری ہیں وہ شرائط قرآن مجید کا واجب سجدہ ادا کرنے والے کے لباس کے لئے ضروری نہیں ہیں۔

مسئلہ ۱۱۰۷ قرآن مجید کے واجب سجدے میں ضروری ہے کہ انسان اپنی پیشانی سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کے سجدے میں بیان شدہ طریقے کے مطابق باقی اعضاء بھی زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۱۱۰۸ جب انسان قرآن مجید کا سجدہ کرنے کے لئے پیشانی زمین پر رکھ دے تو خواہ کوئی ذکر نہ بھی پڑھے تب بھی کافی ہے۔ ہاں، ذکر کا پڑھنا مستحب ہے اور بہتر ہے کہ یہ پڑھے:

"لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ حَقًّا حَقًّا، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ اِیْمَاناً وَّتَصْدِیْقًا، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ عُبُوْدِیَّةً وَ رِقًّا، سَجَدْتُ لَکَ یَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا، لاَ مُسْتَنْکِفاً وَّلاَ مُسْتَکْبِرًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ ضَعِیْفٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ"۔

تشہد

مسئلہ ۱۱۰۹ تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت، نماز مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر، عصر اور عشا کی چوتھی رکعت میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد تشہد پڑھے یعنی کہے: "اَشْھَدُ اَنْ لآَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَ رَسُوْلُہ اَللّٰھُمَّ صَل عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ" اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مذکورہ طریقے کے علاوہ کسی اور طرح نہ پڑھے۔

نماز وتر میں بھی تشہد پڑھنا ضروری ہے اور واجب نمازوں میں ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کی حالت میں تشہد پڑھے، لیکن مستحب نمازوں میں سجدے کے بعد بیٹھنا اور بدن کا ساکن ہونا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۰ ضروری ہے کہ تشہد کے جملے صحیح عربی میں اور معمول کے مطابق تسلسل سے کہے جائیں۔

مسئلہ ۱۱۱۱ اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جائے، اور رکوع سے پہلے یاد آئے کہ اس نے تشہد نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے، تشہد پڑھے اور پھر دوبارہ کھڑا ہو کر جو کچھ اس رکعت میں پڑھنا ضروری ہے پڑھے اور نماز تمام کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد بے جا قیام کے لئے دو سجدۂ سہو بجا لائے۔

اور اگر اسے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز تمام کرے اور نماز کے سلام کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدۂ سہو بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۱۲ مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے، دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے، تشہد سے پہلے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" یا "بِسْمِ اللّٰہ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ" کہے۔ یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے، انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ رکھے اور پہلے تشہد میں صلوات کے بعد کہے "وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ"۔

مسئلہ ۱۱۱۳ مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

نماز کا سلام

مسئلہ ۱۱۱۴ نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد جب نمازی بیٹھا ہو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ہو تو مستحب ہے کہ کہے: "اَلسَّــلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ" اور اس کے بعد ضروری ہے کہ کہے: "اَلسَّــلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ"، یا یہ کہے: "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ" اور مستحب ہے کہ "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ" کے ساتھ "وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہ" کا اضافہ کرے اور اگر "اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" پہلے کہے تو مستحب ہے کہ اس کے بعد "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہ" بھی کہے۔

مسئلہ ۱۱۱۵ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کہنا بھول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب ابھی نماز کی شکل ختم نہ ہوئی ہو اور اس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جسے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا، تو ضروری ہے کہ سلام کہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۶ اگر کوئی شخص نماز کا سلام کہنا بھول جائے اور اسے ایسے وقت یاد آئے جب اس نے کوئی ایسا کام کیا ہو جسے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کرنا، تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر ایسے وقت یاد آئے جب نماز کی شکل ختم ہو چکی ہو لیکن اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جسے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

ترتیب

مسئلہ ۱۱۱۷ جو شخص جان بوجھ کو نماز کی ترتیب الٹ دے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے مثلا سورے کو الحمد سے پہلے پڑھ لے، لیکن اگر ترتیب دو رکن کے علاوہ کسی چیز میں الٹی ہو اور وہ شخص بھی جاہل قاصر ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۸ اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن بھول کر اس کے بعد کا رکن انجام دے دے مثلا رکوع کرنے سے پہلے دو سجدے کرلے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۹ اگر کوئی شخص نماز کا کوئی رکن بھول جائے اور اس کے بعد والی ایسی چیز انجام دے دے جو رکن نہ ہو مثلاً اس سے پہلے کہ دو سجدے کرے تشہد پڑھ لے، تو ضروری ہے کہ رکن بجالائے اور جو کچھ بھول کر اس سے پہلے پڑھا تھا اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۲۰ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہ ہو اور اس کے بعد کا رکن بجالائے مثلاً الحمد بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۲۱ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز بھول جائے جو رکن نہ ہو اور اس چیز کو بجالائے جو اس کے بعد ہو اور وہ بھی رکن نہ ہو مثلاً الحمد بھول جائے اور سورہ پڑھ لے، تو ضروری ہے کہ جو چیز بھول گیا ہوا سے بجا لائے اور اس کے بعد وہ چیز جو بھول کر پہلے پڑھ لی ہو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۲۲ اگر کوئی شخص پہلا سجدہ اس خیال سے بجالائے کہ دوسرا سجدہ ہے یا دوسرا سجدہ اس خیال سے بجالائے کہ پہلا سجدہ ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس کا پہلا کیا ہو سجدہ،پہلا اور بعد میں کیا ہوا سجدہ، دوسرا سجدہ شمار ہو گا۔

موالات

مسئلہ ۱۱۲۳ ضروری ہے کہ انسان نماز موالات کے ساتھ پڑھے یعنی نماز کے افعال مثلا رکوع، سجود او رتشہد تسلسل کے ساتھ انجام دے اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ڈالے کہ نماز کی شکل ختم ہو جائے، اسی طرح جو چیز بھی نماز میں پڑھے معمول کے مطابق تسلسل سے پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ اسے نماز پڑھنا نہ کہا جائے تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسئلہ ۱۱۲۴ اگر کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر حروف یا الفاظ کے درمیان اتنا فاصلہ دے کہ لفظ کی شکل یا الفاظ کی جملہ بندی ہی ختم ہو جائے تو اس کی نماز باطل ہے ،مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو اور فاصلہ اس قدر ہو کہ نماز کی شکل ختم نہ ہو اور تکبیرۃالاحرام میں بھی نہ ہو۔

اور اگر بھولے سے حروف یا الفاظ کے درمیان فاصلہ دے اور فاصلہ اتنا نہ ہو کہ نماز کی شکل ختم ہوجائے اور تکبیرۃالاحرام میں بھی نہ ہو توچنانچہ اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ ان حروف یا الفاظ کو معمول کے مطابق دوبارہ پڑھے اور اگر ان کے بعد کوئی چیز پڑھ

چکا تھا تو اسے دوبارہ پڑھے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر حروف یا جملوں کے بعد کوئی رکن نہ ہو جیسے کہ آخری رکعت کا تشہد،تو سلام سے پہلے متوجہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس حصے اور اس کے بعد والی چیز کو دوبارہ پڑھے اور سلام کے بعد متوجہ ہونے کی صورت میں اس کی نماز صحیح ہے ۔

اور اگر سلام کے حروف یا الفاظ میں اس قدر فاصلہ دے کہ موالات ختم ہو جائے تو اس کا حکم وھی ہے جو سلام بھول جانے کے سلسلے میں مسئلہ نمبر" ۱۱۱۵ "اور" ۱۱۱۶ "میں بیان کیا گیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۲۵ رکوع و سجود کو طول دینا اور بڑی سورتیں پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا۔

قنوت

مسئلہ ۱۱۲۶ تمام واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں قرائت کے بعد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور نمازِ شفع میں احوط یہ ہے کہ اسے "رجاء مطلوبیت" کی نیت سے پڑھے اور نماز وتر کے ایک رکعت ہونے کے باوجود رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

نماز جمعہ کی ہر رکعت میں ایک قنوت، نماز آیات میں ۵ قنوت، نماز عید فطر و قربان کی پہلی رکعت میں ۵ اور دوسری رکعت میں ۴ قنوت ہیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ عید الفطر و قربان کی نمازوں میں قنوت ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۱۲۷ مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چہرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے، انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے۔

مسئلہ ۱۱۲۸ قنوت میں جو ذکر، دعا یا مناجات بھی انسان کی زبان پر آجائے چاہے ایک "سُبحَان اللہِ" ہی ہو تو کافی ہے اور بہتر ہے کہ یہ کہے:

"لَاۤاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَاۤاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

مسئلہ ۱۱۲۹ مستحب ہے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے، لیکن جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور امام جماعت اس کی آواز سن رہا ہو، اس کا بلند آواز سے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۰ اگر کوئی شخص عمداً قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں ہے اور اگر بھول جائے اور رکوع کی حد تک جھکنے سے پہلے اسے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ رکوع کے بعد قضا کرے اور اگر سجدے میں یاد آئے تو مستحب ہے کہ سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

نماز کا ترجمہ

۱۔سورہ حمد کا ترجمہ ﴿ بِسْمِ اللهِ ﴾ شروع کرتا ہوں اس ذات کے نام سے جس میں تمام کمالات یکجا ہیں، جو ہر قسم کے عیب ونقص سے منزّہ ہے اور عقل جس میں متحیّر ہے۔

﴿ اَلرَّحْمٰنِ ﴾ جس کی رحمت وسیع اور بے انتہا ہے، جو اس دنیا میں صاحبان ایمان اور کفار دونوں کے لئے ہے۔

﴿ اَلرَّحِيْم ﴾ جس کی رحمت ذاتی، ازلی اور ابدی ہے، جو آخرت میں صرف صاحبان ایمان کے لئے ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن ﴾ تعریف صرف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ﴾ (اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے)

﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ﴾ جو روزِ جزا کا مالک وحاکم ہے۔

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْن ﴾ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد کے طلبگار ہیں۔

﴿ اهدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم ﴾ ہمیں راہِ راست کی جانب ھدایت فرما۔

﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِم ﴾ ان لوگوں کے راستے کی جانب جنہیں تو نے نعمت عطا کی ہے (جو انبیاء، ان کے جانشین، شہداء، صدیقین اور خدا کے شایستہ بندے ہیں)۔

﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْن ﴾ نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ ان کا راستہ جو گمراہ ہیں۔

۲۔سورہ اخلاص کا ترجمہ

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ﴾ اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

﴿ قُلْ هو اللّٰهُ اَحَد ﴾ اے محمد ((ص)) آپ کہہ دیجئے کہ وہ خدا یکتا ہے۔

﴿ اَللّٰهُ الصَّمَد ﴾ وہ خدا جو تمام موجودات سے بے نیاز ہے اور تمام موجودات اس کے محتاج ہیں۔

﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَد ﴾ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔

﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّه كُفُوًا اَحَد ﴾ کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔

۳۔ رکوع، سجود اور دیگر اذکار کا ترجمہ

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ میرا عظیم پروردگار ہر عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ میرا پروردگار تمام موجودات سے بالاتر ہے اور ہر عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے اور میں اس کی ستائش میں مشغول ہوں۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ خدا ہر حمد وثنا کرنے والے کی ستائش کو سنے اور قبول کرے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ میں اس خدا سے معافی کا طلب گار ہوں جو میرا پالنے والا ہے اور جس کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت سے اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

۴۔ قنوت کا ترجمہ

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے جو صاحب حلم وکرم ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے جو بلند مرتبہ وبزرگ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پروردگار ہے۔

وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وہ ہر اس چیز کا پروردگار ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں اور ان کے مابین موجودھے،وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حمد وثنا اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۵۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ

پاک ومنزہ ہے اور حمد وثنا اسی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی توصیف کی جائے۔

۶۔ تشہد اور سلام کا ترجمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہ لاَ شَرِیْکَ لہ حمدوثنا صرف اللہ کے لئے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود وخدا نہیں جو یکتا اور لا شریک ہے۔

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَ رَسُوْلہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ((ص)) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ پیغمبر کی شفاعت قبول فرما اور ان کا درجہ بلند فرما۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ اے پیغمبر آپ پر درود و سلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اللہ کی طرف سے ہم نماز پڑھنے والوں اور اس کے تمام صالح بندوں پر سلامتی ہو۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ تم پر خدا کی طرف سے درود و سلام اور رحمت و برکت ہو۔(اور یہاں "تم" سے مراد اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں اگرچہ بعض روایات کے مطابق اس سے مراد دائیں بائیں جانب کے فرشتے اور مومنین ہیں)

تعقیباتِ نماز

مسئلہ ۱۱۳۱ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد انسان کچھ دیر کے لئے تعقیبات یعنی ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول رہے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرنے اور وضو، غسل یا تیمم باطل ہونے سے پہلے، رو بہ قبلہ ہو کر تعقیبات پڑھے۔ تعقیبات کا عربی میں پڑھنا ضروری نہیں لیکن بہتر ہے کہ دعاؤں کی کتب میں بتلائی گئی دعاؤں کو پڑھے۔

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ان تعقیبات میں سے ہے جن کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہ تسبیح اس ترتیب سے پڑھنی چاہیے: ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اس کے بعد ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اس کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

مسئلہ ۱۱۳۲ انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے بعد سجدہ شکر بجالائے اور اتنا کافی ہے کہ شکر کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے، لیکن بہتر ہے کہ سو مرتبہ، تین مرتبہ یا ایک مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہِ یا عَفْوًا کہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی نعمت ملے یا مصیبت ٹل جائے سجدہ شکر بجالائے۔

پیغمبر اکرم(ص) پر صلوات

مسئلہ ۱۱۳۳ جب بھی انسان حضرت رسول اکرم(ص) کا اسم مبارک مثلاً محمد(ص) اور احمد(ص) یا آنحضرت کا لقب وکنیت مثلاً مصطفی(ص) اور ابوالقاسم(ص) زبان سے ادا کرے یا سنے تو خواہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہو مستحب ہے کہ صلوات بھیجے۔

مسئلہ ۱۱۳۴ حضرت رسول اکرم(ص) کا اسم مبارک لکھتے وقت مستحب ہے کہ انسان صلوات بھی لکھے اور بہتر ہے کہ جب بھی آنحضرت(ص) کو یاد کرے تو صلوات بھیجے۔

مبطلات نماز

مسئلہ ۱۱۳۵ بارہ چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں اور انہیں مبطلات نماز کہتے ہیں :

۱) نماز کے دوران نماز کے شرائط میں سے کوئی شرط ختم ہو جائے مثلاً نماز پڑھتے وقت اسے معلوم ہو جائے کہ جس کپڑے سے اس نے شرمگاہ کو چھپا رکھا ہے وہ غصبی ہے۔

۲) انسان نماز کے دوران عمداً یا سہواً یا مجبوری سے کسی ایسی چیز سے دوچار ہو جو وضو یا غسل کو باطل کر دیتی ہے مثلاً اس کا پیشاب خارج ہو جائے۔ البتہ جو شخص اپنے آپ کو پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے سے محفوظ نہ رکھ سکتا ہو اور حالت نماز میں اس سے پیشاب یا پاخانہ خارج ہو جائے تو اگر اس نے احکام وضو میں بیان شدہ طریقے پر عمل کیا ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی اسی طرح اگر حالت نماز میں مستحاضہ عورت کو خون آجائے تو اگر وہ مستحاضہ کے لئے معین شدہ طریقے کے مطابق عمل کرتی رہی ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۶ جس شخص کو بے اختیار نیند آجائے اگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ نیند حالت نماز میں آگئی تھی یا اس کے بعد تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۳۷ اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ وہ اپنی مرضی سے سویا تھا لیکن شک کرے کہ نماز کے بعد سویا تھا یا نماز کی حالت میں یہ بھول گیا تھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور سو گیا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۸ اگر کوئی شخص حالت سجدہ میں نیند سے بیدار ہو اور شک کرے کہ یہ آخری سجدہ ہے یا سجدہ شکر تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

۳) انسان نماز کا حصہ سمجھتے ہوئے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھے مگر یہ کہ جاہل قاصر ہو۔ اسی طرح اگر بندگی کی نیت سے ہاتھ باندھے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہے مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو۔

مسئلہ ۱۱۳۹ اگر کوئی شخص بھول کر، مجبوری سے، تقیہ کی وجہ سے یا کسی اور کام کے لئے مثلاًہاتھ کو کھجانے کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھے تو کوئی حرج نہیں ۔

۴) الحمد پڑھنے کے بعد دعا کے ارادے کے بغیر یا نماز کا حصہ سمجھتے ہوئے آمین کہے بلکہ دعا کے ارادے سے بھی آمین کہنا محلِ اشکال ہے ، لیکن اگر جاہل قاصر ہو یا غلطی یا تقیہ کی وجہ سے آمین کہے تو کوئی حرج نہیں ۔

۵) جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پشت کرلے یا قبلے کی دائیں یا بائیں جانب گھوم جائے بلکہ اگر جان بوجھ کر اتنی مقدار میں گھومے کہ لوگ اسے رو بہ قبلہ نہ کہیں خواہ وہ داہنی یا بائیں سمت تک نہ بھی پہنچا ہو، اس کی نماز باطل ہے ۔

جہاں تک بھول چوک کا تعلق ہے تو اگر داہنی یا بائیں سمت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر پہنچ جائے اور اسے یاد آجائے تو اس صورت میں کہ نماز کا وقت خواہ ایک رکعت کے برابر ہی سہی، باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو یا نماز کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو اس نماز کی قضا نہیں ہے ۔ البتہ اگر پشت قبلہ کی جانب ہو گئی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قضا کرے۔

مسئلہ ۱۱۴۰ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنا سر اتنا گھمائے کہ وہ قبلہ کی دائیں یا بائیں طرف یا اس سے زیادہ مڑ جائے تو اس کی نماز باطل ہے ، لیکن اگر اتنا گھمائے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ قبلہ سے مڑگیا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر اتنا گھمائے کہ لوگ یہ کہیں کہ قبلہ سے منحرف ہو گیا ہے لیکن دائیں یا بائیں طرف نہ پہنچا ہو تو اگر ایسا کرنا جان بوجھ کر ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بھول کر ہو تو نماز صحیح ہے ۔

اور اگر بھول کر سر اتنا گھمائے کہ دائیں یا بائیں طرف پہنچ جائے اور اسے یاد آجائے تو اگر نماز کا وقت خواہ ایک رکعت کے برابر ہی سہی، باقی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھے اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو یا نماز کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو اس نماز کی قضا نہیں ہے اور اگر بھولے سے سر کو پشت بقبلہ کر لیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قضا کرے۔

۶) عمداً دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل کوئی ایسی بات کرے جس کے کوئی معنی ہوں چاہے اس معنی کا ارادہ بھی کیا ہو یا نہیں ، مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو تو اس کی نماز صحیح ہے ۔

اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر اگر دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل کوئی ایسی بات کرے جس کے کوئی معنی نہ ہوں تو بھی نماز باطل ہے ۔ ہاں، ان تمام صورتوں میں بھول کر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۴۱ اگر کوئی شخص ایسا لفظ کہے جس میں ایک ہی حرف ہو چنانچہ اگر وہ لفظ معنی رکھتا ہو مثلاً "قِ" کہ جس کے عربی زبان میں "حفاظت کرو" کے معنی ہیں تو اس صورت میں کہ وہ اس معنی کا قصد بھی رکھتا ہو، اس کی نماز باطل ہے ۔

اسی طرح اگر اس لفظ کے معنی جانتا ہو چاہے اس معنی کا قصد نہ رکھتا ہو یا اس کے کوئی معنی ہی نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۲ نماز کی حالت میں کھانسنے اور ڈکار لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نماز کی حالت میں جان بوجھ کر آہ وزاری کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو۔

مسئلہ ۱۱۴۳ اگر ایک شخص کوئی لفظ ذکر کے قصد سے کہے مثلاً ذکر کے قصد سے اللہ اکبر کہے اور اسے کہتے وقت آواز بلند کرے تاکہ دوسرے کو کسی چیز کی طرف متوجہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی کو کوئی چیز سمجھانے کی نیت سے کہے یا سمجھانے اور ذکر دونوں کی نیت سے کہے تو اس کی نماز باطل ہے، مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو اور وہ ذکر تکبیرۃ الاحرام نہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی لفظ ذکر کے قصد سے کہے لیکن یہ قصد کوئی بات کسی کو سمجھانے کی وجہ سے کیا ہو تو اس کی نماز باطل نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۴ نماز میں ان چار آیتوں کے علاوہ جن میں سجدہ واجب ہے قرآن کی نیت سے، نہ کہ نماز کا حصہ ہونے کی نیت سے، قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز نماز کی حالت میں دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں دعا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۴۵ اگر کوئی شخص نماز کا جز ہونے کی نیت کے بغیر جان بوجھ کر یا احتیاط کے طور پر الحمد، سورہ یا اذکار نماز کے کسی حصے کی تکرار کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن وسوسہ کی وجہ سے چند دفعہ تکرار کرے حرام تو ہے لیکن اس کی وجہ سے نماز کا باطل ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۶ انسان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اسے سلام کرے تو ضروری ہے کہ اسے اسی طریقے سے جواب دے مثلاً اگر وہ "سلام علیکم" کہے تو جواب میں یہ شخص بھی "سلام علیکم" کہے مگر "علیکم السلام" کے جواب میں احتیاط واجب یہ ہے کہ "سلام علیکم" ہی کہے۔

مسئلہ ۱۱۴۷ انسان کے لئے ضروری ہے کہ خواہ وہ نماز کی حالت میں ہو یا نہ ہو سلام کا جواب فوراً اس طرح دے کہ عرفاً اسے جواب سلام کہا جائے اور اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے جواب دینے میں اتنی دیر کرے کہ اسے جواب سلام نہ سمجھا جائے تو اگر وہ نماز کی حالت میں ہو تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر حالت نماز میں نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱۴۸ سلام کا جواب اس طرح دینا ضروری ہے کہ سلام کرنے والا سن لے، لیکن اگر سلام کرنے والا بہرا ہو یا سلام کرتا ہوا تیزی سے گزر جائے تو عام طریقے سے اس کا جواب دینا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۹ ضروری ہے کہ نمازی سلام کے جواب کو احترام کی نیت سے کہے، اگرچہ دعا کا قصد کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۱۱۵۰ اگر نامحرم عورت یا مرد یا ممیز بچہ یعنی وہ بچہ جو اچھے برے کی تمیز کر سکتا ہو، نمازی کو سلام کرے تو ضروری ہے کہ نمازی اس سلام کا جواب دے او راگر عورت "سلام علیک" کہہ کر سلام کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نمازی "سلام علیک" کہے اور "کاف" کو زیر یا زبر نہ دے۔

مسئلہ ۱۱۵۱ اگر نمازی سلام کا جواب نہ دے تو اگرچہ اس نے گناہ کیا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۲ اگر کوئی شخص نمازی کو اس طرح غلط سلام کرے کہ اسے سلام سمجھا جائے تو اس کا جواب دینا واجب ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سلام کا جواب صحیح دیا جائے لیکن اگر وہ سلام ہی نہ سمجھا جائے تو اس کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۳ کسی ایسے شخص کے سلام کا جواب دینا جو مذاق اور تمسخر کے طور پر سلام کرے واجب نہیں۔جب کہ احتیاط واجب کی بنا پر غیر مسلم مرد اور عورت کے سلام کا جواب دینا ضروری ہے اور ان کے جواب میں انسان لفظ "سلام" یا لفظ "علیک" پر اکتفا کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ جواب میں فقط لفظ "علیک" کہے۔

مسئلہ ۱۱۵۴ اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے تو ان سب پر سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر ان میں سے ایک شخص بھی جواب دے دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۵۵ اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے لیکن جسے سلام کرنے کا ارادہ نہ ہو وہ جواب دے دے تو باقی افراد کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۱۵۶ اگر کوئی شخص چند افراد کو سلام کرے اور ان میں سے جو شخص نماز میں مشغول ہو وہ شک کرے کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ جواب نہ دے اور اگر نماز پڑھنے والے کو یقین ہو کہ اس شخص کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا لیکن کوئی شخص سلام کا جواب دے دے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ سلام کرنے والے کا ارادہ اسے بھی سلام کرنے کا تھا اور کوئی دوسرا جواب نہ دے تو ضروری ہے کہ وہ نمازی سلام کا جواب دے۔

مسئلہ ۱۱۵۷ سلام کرنا مستحب ہے اور روایات میں تاکید کی گئی ہے کہ سوار پیدل کو، کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

مسئلہ ۱۱۵۸ اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے سلام کا جواب دے۔

مسئلہ ۱۱۵۹ نماز کی حالت کے علاوہ مستحب ہے کہ انسان سلام کا جواب اس سے بہتر الفاظ میں دے مثلاً اگر کوئی شخص "سلام علیکم" کہے تو جواب میں "سلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔

۷) آواز کے ساتھ جان بوجھ کر ھنسے مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو اور اگر جان بوجھ کر بغیر آواز سے یا سہوا آواز کے ساتھ ھنسے تو اس کی نماز میں کوئیحرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۰ اگر ھنسی کی آواز روکنے کی وجہ سے کسی شخص کی حالت بدل جائے مثلاً اس کا رنگ سرخ ہو جائے تو نماز کو دھرانا ضروری نہیں مگر یہ کہ کوئی اور مانع پیش آجائے مثلاً نماز کی شکل ہی ختم ہو جائے۔

۸) احتیاط واجب کی بنا پر دنیاوی کاموں کے لئے گریہ کرنا مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو اور اگر خوف خدا یا آخرت کے لئے روئے تو یہ بہترین اعمال میں سے ہے۔

۹) کوئی بھی ایسا کام کرنا جس سے نماز کی شکل اس طرح تبدیل ہو جائے کہ پھر عرفاً اسے نماز پڑھنا نہ کہا جا سکے مثلاً اچھلنا، کودنا وغیرہ چاہے عمداہویا بھولے سے، لیکن اس کام میں کوئی حرج نہیں جس سے نماز کی شکل تبدیل نہ ہوتی ہو مثلاًہاتھ سے اشارہ کرنا۔

مسئلہ ۱۱۶۱ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اتنی دیر خاموش ہو جائے کہ اسے نماز پڑھنا نہ کہا جا سکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۲ اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی کام کرے یا کچھ دیر خاموش رہے اور شک کرے کہ اس کی نماز ٹوٹ گئی یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دھرائے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پوری کرے اور پھر دوبارہ پڑھے۔

۱۰) کھانا اور پینا پس اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح کھائے یا پیئے کہ لوگ اسے نماز پڑھنا نہ کہیں تو خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، لیکن اگر اس طرح سے کھائے یا پیئے کہ اسے نماز پڑھنا کہا جائے تو اگر یہ کام جان بوجھ کر ہو تو احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے لیکن اگر جاہل قاصر ہو یا بھولے سے اس طرح کھائے پیئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اور جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان سے پہلے نماز وتر پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو اور اسے ڈر ہو کہ نماز کو پورا کرتے ہوئے صبح ہو جائے گی تو اگر پانی اس کے سامنے دو تین قدم کے فاصلے پر ہو تو وہ پانی پی سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام جو نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً قبلے سے منہ پھیرنا، انجام نہ دے۔

مسئلہ ۱۱۶۳ اگر کوئی شخص نماز کے دوران منہ یا دانتوں کے درمیان میں رہ جانے والی غذا نگل لے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر مصری، چینی یا ان ہی جیسی کوئی چیز منہ میں رہ گئی ہو اور نماز کی حالت میں آہستہ آہستہ گھل کر پیٹ میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱) نمازی دو رکعتی مثلاً صبح و مسافر کی نماز یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں یا چار رکعتی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کے بارے میں شک کرے جب کہ نماز پڑھنے والا شک کی حالت پر باقی بھی رہے۔

۱۲) جان بوجھ کر یا بھولے سے نماز کے واجبات رکنی میں سے کسی کو کم کردے یا جان بوجھ کر کسی واجب غیر رکنی کو کم یا زیادہ کردے مگر یہ کہ وہ جاہل قاصر ہو۔ اسی طرح اگر رکوع یا ایک ہی رکعت کے دو سجدے عمداً یا سہواً زیادہ کردے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن تکبیرۃالاحرام کو بھول کر زیادہ کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ بلکہ اگر جاہل قاصر جان بوجھ کر تکبیرۃالاحرام زیادہ کردے تو بھی اس کی نماز کا باطل ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۴ اگر نماز کے بعد شک کرے کہ دوران نماز اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں

مسئلہ ۱۱۶۵ نماز میں اپنا چہرہ دائیں یا بائیں جانب اتنا موڑنا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے اپنا منہ قبلہ سے موڑ لیا ہے مکروہ ہے، ورنہ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس کی نماز باطل ہے۔

یہ بھی مکروہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی آنکھیں بند کرے یا دائیں اور بائیں طرف گھمائے، اپنی داڑھی اور ہاتھوں سے کھیلے، انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے، تھوکے یا قرآن مجید یا کسی اور کتاب یا انگوٹھی کی تحریر کو دیکھے۔

یہ بھی مکروہ ہے کہ الحمد، سورہ اور ذکر پڑھتے وقت کسی کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جائے بلکہ ہر وہ کام جو خضوع و خشوع کو ختم کردے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۶۶ جب انسان کو نیند آرہی ہو یا جب اس نے پیشاب یا پاخانہ روک رکھا ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح نماز کی حالت میں ایسا تنگ موزہ پہننا بھی مکروہ ہے جو پاؤں کو دبائے۔ ان کے علاوہ دوسرے مکروہات بھی ہیں جو تفصیلی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

وہ صورتیں جن میں واجب نماز توڑی جا سکتی ہے

مسئلہ ۱۱۶۷ اختیاری حالت میں واجب نماز کو توڑنا حرام ہے، لیکن مال کی حفاظت اور مالی یا جسمانی ضرر سے بچنے کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰۶۸ اگر انسان کی اپنی جان کی حفاظت یا جس کی جان کی حفاظت واجب ہے یا ایسے مال کی حفاظت جس کی نگہداشت واجب ہے، نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے۔

مسئلہ ۱۰۶۹ اگر کوئی شخص وسیع وقت میں نماز پڑھنے لگے اور قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور وہ اس کا قرضہ نماز کے دوران ادا کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں اس کا قرضہ ادا کردے اور اگر بغیر نماز توڑے ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر اس کا قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۰ اگر نماز کے دوران معلوم ہو کہ مسجد نجس ہے، چنانچہ اگر وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو تمام کرے اور اگر وقت وسیع ہو اور مسجد پاک کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کے دوران اسے پاک کرے اور باقی نماز بعد میں پڑھے اور اگر نماز ٹوٹ جاتی ہو اور نماز کے بعد مسجد کو پاک کرنا ممکن ہو تو نماز توڑنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر مسجد کا نجس رہنا مسجد کی بے حرمتی کا باعث ہو یا نماز کے بعد مسجد پاک کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور مسجد کو پاک کرنے کے بعد نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۱ جس شخص کے لئے نماز کا توڑنا ضروری ہو اگر وہ نماز مکمل کرے تو گنہگار ہونے کے باوجود اس کی نماز صحیح ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۲ اگر کسی شخص کو رکوع کی حد تک جھکنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ، اذان اور اقامت کہنا بھول گیا ہے اور نماز کا وقت وسیع ہو تو مستحب ہے کہ انہیں کہنے کے لئے نماز توڑ دے۔

اسی طرح اگر اسے قرائت سے پہلے یاد آجائے کہ اقامت کہنا بھول گیا ہے ۔

شکیاتِ نماز

شکیاتِ نماز کی ۲۳ قسمیں ہیں ۔ ان میں سے آٹھ قسمیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں، اگرچہ ان میں سے بعض میں نماز کا باطل ہونا احتیاط کی بنا پر ہے اور چھ اس قسم کے شک ہیں جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے اور باقی نو قسم کے شک صحیح ہیں ۔

وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں

مسئلہ ۱۱۷۳ نماز کو باطل کرنے والے شک یہ ہیں :

۱) دو رکعتی واجب نماز مثلاً صبح اور مسافر کی نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک۔ البتہ مستحب نماز اور نمازِ احتیاط کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک نماز کو باطل نہیں کرتا۔

۲) تین رکعتی نماز کی رکعت کی تعداد کے بارے میں شک۔

۳) چار رکعتی نماز میں یہ شک کہ آیا ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ۔

۴) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کا ذکر مکمل ہونے سے پہلے یہ شک کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا زیادہ۔

۵) نماز کی رکعتوں میں یہ شک کہ معلوم ہی نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں ۔

۶) دو اور پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک، لیکن اس شک میں احتیاط واجب یہ ہے کہ دو رکعت سمجھ کر نماز مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔

۷) تین اورچھ یا تین اورچھ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک، لیکن اس شک میں احتیاط واجب یہ ہے تین رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرکے دوبارہ پڑھے۔

۸) چار اورچھ یا چار اورچھ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک، لیکن اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرکے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۷۴ اگر انسان کو نماز باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک پیش آئے تو ضروری ہے کہ جب تک اس کا شک پکا نہ ہوجائے غورو فکر کرے اور اس کے بعد اس کو اختیار ہے کہ نماز کو توڑ دے، مگر بہتر ہے کہ جب تک نماز کی صورت ختم نہ ہو جائے غورو فکر کرتا رہے۔

وہ شک جن کی پروا نہیں کرنی چاہیئے

مسئلہ ۱۱۷۵ جن شکوک کی پروا نہیں کرنی چاہیے وہ یہ ہیں :

۱) اس چیز میں شک جس کے بجالانے کا وقت گزر گیا ہو مثلاً انسان رکوع میں شک کرے کہ اس نے الحمد پڑھی ہے یا نہیں۔

۲) سلامِ نماز کے بعد شک۔

۳) نماز کا وقت گزر جانے کے بعد کا شک۔

۴) کثیر الشک کا شک یعنی اس شخص کا شک جو بہت زیادہ شک کرتا ہو۔

۵) رکعتوں کی تعداد کے بارے میں امام جماعت کا شک جب کہ ماموم ان کی تعداد جانتا ہو اور اسی طرح ماموم کا شک جب کہ امامِ جماعت نماز کی رکعتوں کی تعداد جانتا ہو۔

۶) مستحب نمازوں اور نمازِاحتیاط میں شک۔

۱۔جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا

مسئلہ ۱۱۷۶ اگر نماز کے دوران کوئی شک کرے کہ نماز کے واجب افعال میں سے کوئی فعل انجام دیا ہے یا نہیں مثلاً الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور اس کے بعد والے کام میں مشغول نہیں ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جس کے بجا لانے میں شک ہے اسے بجا لائے اور اگر اس کے بعد والے کام میں مشغول ہو چکا ہو مثلاً سورہ پڑھتے وقت شک کرے کہ الحمد پڑھی تھی یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۷۷ اگر نمازی کوئی آیت پڑھتے وقت شک کرے کہ اس سے پہلے والی آیت پڑھی ہے یا نہیں یا جس وقت آیت کا آخری حصہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ اس کا پہلا حصہ پڑھا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۷۸ اگر نمازی رکوع یا سجود کے بعد شک کرے کہ ان کے واجب افعال مثلاً ذکر پڑھنا اور اپنے بدن کو سکون کی حالت میں رکھنا، اس نے انجام دئے ہیں یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۷۹ اگر کوئی شخص سجدے میں جاتے ہوئے شک کرے کہ رکوع کیا یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے لئے ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور رکھڑا ہونے کے بعد رکوع بجا لائے اور نماز کو مکمل کرے، نیز نماز کا اعادہ بھی کرے، لیکن اگر شک یہ ہو کہ رکوع کے بعد کھڑا ہوا تھا یا نہیں تو ضروری ہے کہ واپس پلٹ کر کھڑا ہو جائے اور اس کے بعد سجدے میں جائے اور نماز مکمل کرے۔

مسئلہ ۱۱۸۰ اگر نمازی کھڑا ہوتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا یا نہیں تو ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور سجدہ یا تشہد بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۸۱ جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر الحمد یا تسبیحات پڑھتے وقت شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر الحمد یا تسبیحات میں مشغول ہونے سے پہلے شک کرے کہ سجدہ یا تشہد بجا لایا ہے یا نہیں تو چنانچہ وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس کی حالت مثلاً "بیٹھنا" آیا قیام کے بدلے میں ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ واپس پلٹے اور جس چیز کے بارے میں شک تھا اسے بجا لائے اور ر اگر یہ جانتا ہو کہ یہ "بیٹھنا" قیام کے بدلے میں ہے تو اگر شک تشہد کے بارے میں تھا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ قربت مطلقہ، یعنی وجوب یا استحباب کے قصد کے بغیر بجالائے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر شک سجدے کے بارے میں ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو مکمل کرے اور دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۸۲ اگر نمازی شک کرے کہ نماز کا کوئی واجب رکن انجام دیا یا نہیں اور اس کے بعد والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے مثلاً اگر تشہد پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ بجا لائے اور اگر بعد میں اسے یاد آجائے کہ وہ اس رکن کو انجام دے چکا تھا تو اگر وہ رکن، رکوع یا دو سجدے ہوں تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۳ اگر نمازی شک کرے کہ وہ اس عمل کو جو نماز کا رکن نہیں ہے بجا لایا ہے یا نہیں اور راس کے بعد آنے والے فعل میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے مثلاً اگر سورہ پڑھنے سے پہلے شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر اسے انجام دینے کے بعد یاد آجائے کہ اسے پہلے ہی انجام دے چکا تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۴ اگر نمازی شک کرے کہ رکن بجا لایا ہے یا نہیں اور بعد والے فعل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاً تشہد پڑھتے وقت یہ شک کرے کہ دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔ اب اگر بعد میں اسے یاد آئے کہ اس رکن کو انجام نہیں دیا تھا

تو اگر وہ رکن تکبیرۃ الاحرام ہو تو اس کی نماز باطل ہے خواہ وہ بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو یا نہیں اور اگر تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ کوئی رکن ہو تو اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے مثلاً اگر اسے اگلی رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے کہ دو سجدے بجا نہیں لایا ہے تو ضروری ہے کہ بجا لائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۵ اگر نمازی شک کرے کہ ایک غیر رکنی عمل بجا لایا ہے یا نہیں اور اس کے بعد والے عمل میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاً جس وقت سورہ پڑھ رہا ہو شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر اسے کچھ دیر میں یاد آجائے کہ اس عمل کو انجام نہیں دیا تھا اور ابھی بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس عمل کو بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اس بنا پر مثلاً اسے قنوت میں یاد آجائے کہ اس نے الحمد نہیں پڑھی تھی تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۶ اگر نمازی شک کرے کہ اس نے نماز کا سلام پڑھا ہے یا نہیں تو اگر وہ دوسری نماز پڑھنے میں مشغول ہو چکا ہو یا کوئی ایسا کام انجام دینے کی وجہ سے جو نماز کی صورت ہی ختم کر دیتا ہے، حالت نماز سے خارج ہو گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر ان صورتوں سے پہلے شک کرے تو ضروری ہے کہ سلام نماز پڑھے خواہ وہ تعقیبات نماز میں مشغول ہو چکا ہو۔ ھاں، اگر شک یہ ہو کہ سلام صحیح پڑھا ہے یا نہیں تو کسی بھی صورت میں اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۲۔ سلام کے بعد شک کرنا

مسئلہ ۱۱۸۷ اگر نمازی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ اس کی نماز صحیح تھی یا نہیں مثلا وہ شک کرے کہ آیا اس نے رکوع کیا تھا یا نہیں یا چار رکعتی نماز کے سلام کے بعد شک کرے کہ آیا چار رکعت پڑھی ہے یا پانچ رکعت، تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مشہور علما نے فرمایا ہے : "اگر نمازی کے شک کی دونوں صورتیں صحیح نہ ہوں مثلاً سلام کے بعد نمازی شک کرے کہ آیا تین رکعت پڑھی ہے یا پانچ رکعت، تو اس کی نماز باطل ہے"۔ لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک رکعت کا اضافہ کرے اور نماز کے سلام کے بعد دو سجدہ سہو بجا لائے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

۳۔ وقت کے بعد شک کرنا

مسئلہ ۱۱۸۸ اگر کوئی شخص نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز پڑھی ہے یا نہیں یا اسے گمان ہو کہ نہیں پڑھی تو اس نماز کا پڑھنا ضروری نہیں، لیکن اگر وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو خواہ گمان کرے کہ پڑھ چکا ہے پھر بھی ضروری ہے کہ نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۱۸۹ اگر کوئی شخص وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ اس نے نماز صحیح پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۰ اگر نماز ظہر و ع-صر کا وقت گزر جانے کے بعد نمازی جانتا ہو کہ اس نے چار رکعت نماز تو پڑھی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ ظہر کی نیت سے پڑھی ہے یا عصر کی نیت سے تو ضروری ہے کہ چار رکعت قضا نماز اس نماز کی نیت سے پڑھے جو اس پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۱ اگر مغرب اور عشا کی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نمازی جانتا ہو کہ اس نے ایک نماز پڑھی ہے لیکن وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت تو ضروری ہے کہ وہ مغرب اور عشا دونوں نمازوں کی قضا کرے۔

۴۔ کثیر الشک کا شک کرنا

مسئلہ ۱۱۹۲ کثیر الشک وہ شخص ہے جسے عرفاً زیادہ شک کرنے والا کہا جائے اور جس شخص کی حالت یہ ہو کہ ہر تین پے در پے نمازوں میں کم از کم ایک مرتبہ شک کرتا ہو تو یہ شخص کثیر الشک ہے اور اگر زیادہ شک کرنا غصے، خوف یا پریشانی کی وجہ سے نہ ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۳ اگر کثیر الشک نماز کے اجزاء یا شرائط میں سے کسی چیز کی انجام دہی کے بارے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ وہ یہی سمجھے کہ اسے انجام دے چکا ہے مثلاً اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں تو سمجھے کہ رکوع کر چکا ہے اور اگر کسی ایسی چیز کی انجام دہی کے بارے میں شک کرے جو مبطل نماز ہے مثلاً شک کرے کہ صبح کی نماز دو رکعت پڑھی ہے یا تین رکعت تو یہی سمجھے کہ نماز صحیح پڑھی ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۴ جو شخص نماز کی کسی خاص چیز میں زیادہ شک کرتا ہو، اگر اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس چیز میں شک کے احکام پر عمل کرے مثلاً جس شخص کو زیادہ تر شک یہ ہوتا ہو کہ سجدے کئے ہیں یا نہیں، اگر وہ رکوع بجا لانے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اس شک کے احکام پر عمل کرے یعنی اگر ابھی سجدے میں نہ گیا ہو تو رکوع کرے اور اگر سجدے میں چلا گیا ہو تو اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۵ جو شخص کسی مخصوص نماز مثلاً ظہر کی نماز میں زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ عصر کی نماز میں شک کرے تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۶ جو شخص کسی مخصوص جگہ پر نماز پڑھتے وقت زیادہ شک کرتا ہو اگر وہ کسی دوسری جگہ نماز پڑھے اور اسے شک پیدا ہو تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۷ اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ وہ کثیر الشک ہو گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور کثیر الشک کو جب تک یقین نہ ہو جائے کہ وہ عام لوگوں کی حالت پر لوٹ آیا ہے، اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۱۹۸ اگر کثیر الشک شک کرے کہ ایک رکن بجا لایا ہے یا نہیں اور وہ اس کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آجائے کہ وہ رکن بجا نہیں لایا اور وہ رکن تکبیرۃ الاحرام ہو تو نماز باطل ہے خواہ بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو یا نہیں اور اگر تکبیرۃالاحرام کے علاوہ کوئی رکن ہو تو اور اگر وہ بعد والے رکن میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اس رکن کو بجا لائے اور اگر بعد والے رکن میں مشغول ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ مثلاً اگر شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں اور پروا نہ کرے تو اگر دوسرے سجدے سے پہلے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ وہ واپس پلٹے اور رکوع کرے اور اگر دوسرے سجدے میں یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۱۹۹ اگر کثیر الشک کسی ایسے عمل کی انجام دھی کے بارے میں شک کرے جو رکن نہیں اور اس شک کی پروا نہ کرے اور بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ عمل انجام نہیں دیا تھا اور اسے انجام دینے کے مقام سے ابھی نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر اس مقام سے گزر گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے مثلاً اگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور شک کی پروا نہ کرے مگر قنوت پڑھتے وقت اسے یاد آجائے کہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۵۔پیش نماز اور مقتدی کا شک

مسئلہ ۱۲۰۰ اگر امام جماعت نماز کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک کرے مثلاً شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں اور مقتدی کو یقین یا گمان ہو کہ مثلاً چار رکعتیں پڑھی ہیں اور وہ یہ بات امام جماعت کے علم میں لے آئے تو امام کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو تمام کرے اور نماز احتیاط کا پڑھنا ضروری نہیں اور اگر امام کو یقین یا گمان ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور مقتدی نماز کی رکعتوں کے بارے میں شک کرے تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

۶۔ مستحب نماز میں شک

مسئلہ ۱۲۰۱ اگر کوئی شخص مستحب نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک کرے تو اگر شک کی زیادتی والی طرف نماز کو باطل کرتی ہو تو ضروری ہے کہ کم والی طرف پر بنا رکھے مثلاً اگر صبح کی نافلہ میں شک کرے کہ دو رکعت پڑھی ہے یا تین تو ضروری ہے کہ دو پر بنا رکھے اور اگر شک کی زیادتی والی طرف نماز کو باطل نہیں کرتی ہو مثلاً شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہے یا ایک رکعت تو شک کی جس طرف عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۲ رکن کی کمی مستحب نمازوں کو باطل کر دیتی ہے لیکن رکن کا اضافہ اسے باطل نہیں کرتا، لہذا اگر مستحب نماز کے افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے اور یہ بات اسے اس وقت یاد آئے جب وہ اس کے بعد والے رکن میں مشغول ہو چکا ہو تو ضروری ہے کہ اس فعل کو انجام دے اور دوبارہ اس رکن کو انجام دے مثلاً اگر رکوع کے دوران اسے یاد آئے کہ الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ واپس لوٹے اور الحمد پڑھے اور دوبارہ رکوع میں جائے۔

مسئلہ ۱۲۰۳ اگر کوئی شخص مستحبی نماز کے افعال میں کسی فعل کی انجام دھی کے بارے میں شک کرے خواہ وہ فعل رکنی ہو یا غیر رکنی چنانچہ اس کا موقع نہ گزرا ہو تو ضروری ہے کہ اسے انجام دے اور اگر موقع گزر گیا ہو تو اس کی پروانہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۰۴ اگر کسی شخص کو دو رکعتی مستحب نماز میں تین یا تین سے زیادہ رکعت کے پڑھ لینے کا گمان ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دو یا اس سے کم رکعت کا گمان ہو تو ضروری ہے کہ اسی گمان پر عمل کرے مثلاً اگر اسے گمان ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۰۵ اگر کوئی شخص مستحب نماز میں کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے واجب نماز میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے یا ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور نماز کے سلام کے بعد اسے یاد آئے تو اس کے لئے سجدہ سہو یا قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۶ اگر کوئی شخص شک کرے کہ مستحب نماز پڑھی ہے یا نہیں اور اس کا کوئی وقت مقرر نہ ہو جیسے حضرت جعفرِ طیار علیہ السلام کی نماز، تو وہ یہی سمجھے کہ وہ نماز نہیں پڑھی اور اگر اس نماز کا وقت مقررہ ہو جیسے روزانہ کی نمازوں کے نوافل اور وقت گزرنے سے پہلے شک کرے کہ اسے انجام دیا ہے یا نہیں تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ وہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروانہ کرے۔

صحیح شکوک

مسئلہ ۱۲۰۷ اگر کسی کو چار رکعتی نماز کی تعداد کے بارے میں شک ہو تو نو صورتوں میں ضروری ہے کہ غور وفکر کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر فکر کرنے میں تا خیر نہ کرے۔ پس اگر اسے شک کی کسی ایک طرف کے بارے میں یقین یا گمان ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسی طرف کو اختیار کرے اور نماز کو ختم کرے ورنہ آنے والے احکام کے مطابق عمل کرے:

اور وہ نو صورتیں یہ ہیں:

۱) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین، اس صورت میں ضروری ہے کہ تین رکعت پر بنا رکھتے ہوئے ایک رکعت اور پڑھ کر نماز کو مکمل کرے۔ نیز نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۲) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں، کہ اس صورت میں اگرچہ اس اختیار کی بھی گنجائش ہے کہ یا نئے سرے سے نماز پڑھے یا چار پر بنا رکھتے ہوئے نماز کو مکمل کرکے نماز احتیاط بجا لائے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۳) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین یا چار، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے۔

۴) دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو مکملکرے اور بعد میں دو سجدہ سہو بجا لائے۔

لیکن اگر نمازی کو پہلے سجدے کے بعد یا دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے سے پہلے مذکورہ چار شکوک میں سے کوئی ایک شک پیش آجائے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۵) نماز کے دوران کسی وقت بھی تین اور چار رکعت کے درمیان شک ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ چار رکعت پر بنا رکھ کر نماز کو مکمل کرے اور مشہور قول کے مطابق بعد میں ایک رکعت نمازِ احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجا لانے کو اختیار کرے۔

۶) قیام کے دوران چار اور پانچ رکعت کے درمیان شک کرے، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور سلام بجا لائے اور مشہور قول کے مطابق بعد میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجا لانے کو اختیار کرے۔

۷) قیام کے دوران تین اور پانچ رکعت کے درمیان شک، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ کر تشہد و سلام بجا لائے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجا لائے۔

۸) قیام کے دوران تین، چار اور پانچ رکعت کے درمیان شک، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد و سلام بجا لائے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر بجا لائے۔

۹) قیام کے دوران پانچ اور چھ رکعت کے درمیان شک کرے، کہ اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد و سلام بجا لائے اور دو رکعت سجدہ سہو بھی بجا لائے۔

نیز احتیاط مستحب کی بنا پر ان آخری چار صورتوں میں بے جا قیام کے لئے دو سجدہ سہو اور بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۰۸ اگر کسی شخص کو صحیح شکوک میں سے کوئی شک پیش آجائے تو اس کے لئے نماز توڑنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر اس شک کے احکام پر عمل نہ کرے اور کوئی ایسا کام انجام دینے سے پہلے جو نماز کو باطل کر دیتا ہے مثلاً قبلہ سے پھر جانا، دوسری نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی دوسری نماز بھی باطل ہے۔ ہاں، اگر نماز باطل کرنے والے کسی کام کو انجام دینے کے بعد دوسری نماز شروع کرے تو اس کی دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۹ اگر کسی شخص کو نماز میں ایک ایسا شک پیش آجائے جس کی وجہ سے نماز احتیاط واجب ہو جاتی ہو تو اس شخص کے لئے ضروری ہے کہ نماز مکمل کرنے کے بعد نماز احتیاط بجا لائے اور نئے سرے سے دوسری نماز نہ پڑھے اور اگر وہ نماز احتیاط نہ پڑھے اور کوئی ایسا کام انجام دینے سے پہلے جو نماز کو باطل کر دیتا ہے دوسری نماز پڑھنا شروع کر دے تو اس کی دوسری نماز بھی باطل ہے۔ ہاں، اگر نماز باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کے بعد دوسری نماز شروع کرے تو اس کی دوسری نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۰ جب نماز کو باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائے اور وہ جانتا ہو کہ بعد کی حالت میں منتقل ہو جانے پر اس کے لئے یقین یا گمان پیدا ہو جائے گا تو اس کے لئے شک کی حالت میں نماز جاری رکھنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً اگر قیام کی حالت میں شک کرے کہ نماز ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ اور وہ یہ جانتا ہو کہ اگر رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے کسی ایک طرف کا یقین یا گمان پیدا ہو جائے گا تو اس شخص کے لئے اس حالت میں رکوع کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۲۱۱ جب صحیح شکوک میں سے کوئی شک انسان کو لاحق ہو جائے تو جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ فوراً غور و فکر کرے۔ھاں، وہ چیزیں جن کی وجہ سے ممکن ہے کہ شک کی کسی ایک طرف یقین یا گمان ہو جائے اگر ختم نہ ہوتی ہوں اور فکر کرنے میں تھوڑی سی دیر کر دے پھر بھی کوئی حرج نہیں مثلاً اگر وہ سجدے میں کوئی شک کرے تو وہ سجدے کے بعد تک فکر کرنے میں تاخیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۲ اگر پہلے کسی شخص کا گمان ایک طرف ہو اور پھر اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہو جائیں تو ضروری ہے کہ شک کے احکام پر عمل کرے اور اگر پہلے اس کی نظر میں دونوں اطراف برابر ہوں اور اپنی ذمہ داری کے مطابق ایک طرف کو اختیار کرے اور بعد میں اس کا گمان دوسری طرف چلا جائے تو ضروری ہے کہ وہ اسی طرف کو اختیار کرلے اور اپنی ذمہ داری کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۳ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ایک طرف گمان ہے یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر ہیں تو ضروری ہے کہ وہ شک کے احکام پر عمل کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر شک صحیح شکوک میں سے ہو اور نمازِاحتیاط کا موقع ہو اور اس کا گمان بھی زیادہ پر ہو تو نماز گمان کے مطابق تمام کر کے نماز احتیاط پڑھے اور اگر شک صحیح شکوک میں سے نہ ہو یا گمان کم پر ہو تو نماز گمان کے مطابق مکمل کر کے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۱۴ جو شخص نماز کے بعد یہ تو جانتا ہو کہ نماز کے دوران وہ شک کی حالت میں تھا مثلاً اسے شک تھا کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں اور اس نے تین رکعتوں پر بنا رکھی تھی لیکن اسے یہ نہ معلوم ہو کہ اس کے گمان میں تین رکعتیںتھیں یا دونوں اطراف اس کی نظر میں برابر تھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نمازِ احتیاط پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۱۵ اگر تشہد پڑھتے وقت یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے کہ پچھلی رکعت کے دو سجدے ادا کئے تھے یا نہیں اور اسی وقت اسے ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جو اگر دو سجدے مکمل ہونے کے بعد لاحق ہوتا تو صحیح ہوتا مثلاً وہ شک کرے کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اور وہ اسی شک کے مطابق عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۶ اگر تشہد میں مشغول ہونے سے پہلے یا بغیر تشہد والی رکعتومیں کھڑے ہونے سے پہلے نمازی شک کرے کہ ایک یا دو سجدے بجا لایا ہے یا نہیں اور اسی حالت میں اس کو ان شکوک میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے جو دو سجدے مکمل ہونے کے بعد صحیح ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۷ اگر نمازی قیام کی حالت میں تین اور چار رکعتوں کے درمیان یا تین اور چار اور پانچ رکعتوں کے درمیان شک کرے اور اسے یہ یاد آجائے کہ اس نے پچھلی رکعت کا ایک سجدہ یا دونوں سجدے ادا نہیں کیے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱۸ اگر کسی کا ایک شک زائل ہو جائے اور کوئی دوسرا شک اسے لاحق ہو جائے مثلاً شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اور بعد میں شک کرے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو ضروری ہے کہ وہ دوسرے شک کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۲۱۹ جو شخص نماز کے بعد شک کرے کہ نماز کی حالت میں مثال کے طور پر اس نے دو اور چار رکعتوں کے درمیان شک کیا تھا یا تین اور چار رکعتوں کے درمیان، تو وہ نماز کو کالعدم قرار دے سکتا ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام مثلاً قبلہ سے منہ پھیرنا یا جان بوجھ کر گفتگو کرنا، انجام دینے کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔

اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں شکوک کے احکام پر عمل کرنے کے بعد نماز دھرائے۔

مسئلہ ۱۲۲۰ جو شخص نماز کے بعد یہ تو جانتا ہو کہ نماز کی حالت میں اسے کوئی شک لاحق ہو گیا تھا لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ شک نماز کو باطل کرنے والے شکوک میں سے تھا یا صحیح شکوک میں سے تھا اور اگر صحیح شکوک میں سے بھی تھا تو اس کا تعلق صحیح شکوک کی کون سی قسم میں سے تھا تو اس کے لئے جائز ہے کہ نماز کو کالعدم قرار دے اور نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کے بعد دوبارہ نماز پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ صحیح شکوک کے وظیفے پر عمل کرنے کے بعد نماز کو دھرائے۔

مسئلہ ۱۲۲۱ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر اسے ایسا شک لاحق ہو جائے جس کے لئے اسے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہو تو ضروری ہے کہ وہ ایک رکعت بیٹھ کر پڑھے اور اگر وہ ایسا شک کرے جس کے لئے اسے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے تو ضروری ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۲ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ نماز احتیاط پڑھتے وقت کھڑا ہونے سے عاجز ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط اس شخص کے حکم کے مطابق پڑھے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو جس کا حکم پچھلے مسئلے میں بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۳ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اگر وہ نماز احتیاط پڑھنے کے وقت کھڑا ہو سکے تو ضروری ہے کہ اس شخص کے وظیفے کے مطابق عمل کرے جو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے۔

نماز احتیاط

مسئلہ ۱۲۲۴ جس شخص پر نماز احتیاط پڑھنا واجب ہو ضروری ہے کہ وہ نماز کے سلام کے بعد فوراً نماز احتیاط کی نیت کرے اور تکبیر کہے، پھر الحمد پڑھے، رکوع میں جائے اور دو سجدے بجالائے۔ پس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے اور اگر اس پر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجا لائے اور تشہد کے بعد سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۵ نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ یہ نماز آہستہ پڑھے اور اس کی نیت زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی بسم اللہ بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۶ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ جو نماز پڑھی تھی وہ صحیح تھی تو نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں اور اگر نماز احتیاط کے دوران اس بات کا علم ہو جائے تو اس نماز کو مکمل کرنا ضروری نہیں، البتہ اسے دو رکعت نمازنافلہ کی نیت سے مکمل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۷ اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے نمازی کو معلوم ہو جائے کہ اس نے نماز کی رکعتیں کم پڑھی ہیں اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز کا جو حصہ نہ پڑھا ہو اسے پڑھے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا سلام کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔

اور اگر اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو مثلاً قبلے کی طرف پشت کی ہو، تو ضروری ہے کہ نمازدوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۲۸ اگر کسی کو نمازاحتیاط کے بعد معلوم ہو کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط کے برابر تھی مثلاً دو اور چار رکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے نماز کی دو رکعتیں پڑھی تہیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۹ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نماز میں جو کمی ہوئی تھی وہ نماز احتیاط سے کم تھی مثلاً دو رکعت اور چار رکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نمازاحتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تہیں تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۰ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط سے زیادہ تھی اور نماز احتیاط کے بعد اس نے کوئی ایسا کام کیا ہو جو نماز کو باطل کر دیتا ہے مثلاً قبلے کی طرف پشت کی ہو، تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر کوئی ایسا کام نہ کیا ھو جو نماز کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز میں جو کمی ہوئی تھی اس کو ملاتے ہوئے نماز کو مکمل کرے، نیز اصل نماز اور نماز احتیاط میں بے جا سلام پڑھنے کی وجہ سے اور اس طرح کی پیش آنے والی دوسری چیزوں میں سے ہر ایک کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے او ر نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۳۱ اگر کوئی شخص دو، تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نمازاحتیاط پڑھنے کے بعد اسے یاد آئے کہ اس نے نماز کی دو رکعتیں پڑھی تہیں تو اس کے لئے بیٹھ کردو رکعت نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۳۲ اگر کوئی شخص تین اور چار رکعتوں میں شک کرے اور جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کرپڑھ رہا ہو رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ نمازتین رکعت پڑھی ہے تو ضروری ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہو اسے شمار نہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر کھڑا ہو جائے اور جو کمی نماز میں ہوئی ہو اسے پورا کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر بے جا تشہد

انجام دیا ہو تو اس کے لئے بھی دو سجدہ سہو بجا لائے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے اور اگر پہلے رکوع کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۳۳ جو شخص دو، تین اور چار رکعتوں کے درمیان شک کرے اور جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہو دوسرے رکوع میں جانے سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس نے نماز تین رکعت پڑھی تھی تو احتیاط واجب کی بنا پر بیٹھ جائے اور نماز احتیاط کو ایک رکعت پر تمام کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدہ سہو اور بے جا تشہد کے لئے بھی، اگر تشہد پڑھا ہو، دو سجدہ سہو بجا لائے۔ نیز نماز کا اعادہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۴ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کے دوران معلوم ہو کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط سے زیادہ یا کم تھی اور وہ نماز احتیاط اس طریقے سے ادا نہ کر سکتا ہو کہ نماز کی کمی پوری ہو جائے مثلاً تین اور چار رکعت کے درمیان شک کی صورت میں جس وقت وہ دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر پڑھ رہا ہو اسے یاد آجائے کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے تو اس صورت میں چونکہ بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنے کو کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھنے کے برابر شمار نہیں کر سکتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نماز احتیاط کو چھوڑ دے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کی کمی کو پورا کرے اور بے جا سلام کی وجہ سے دو سجدہ سہو اور بے جا تشہد کی وجہ سے بھی، اگر تشہد پڑھا ہو، دو سجدہ سہو بجا لائے۔

نیز نماز دوبارہ پڑھے۔ یہ حکم اس وقت ہے جب اسے یہ بات رکوع سے قبل ہی معلوم ہو گئی ہو اور اگر رکوع کے بعد معلوم ہوئی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۳۵ اگر کوئی شخص شک کرے کہ جو نماز احتیاط اس پر واجب تھی وہ اسے بجا لایا ہے یا نہیں تو نماز کا وقت گزر جانے کی صورت میں اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اگر وقت باقی ہو تو اگر شک اور نماز کے درمیان زیادہ وقفہ بھی نہ گزرا ہو اور اس نے نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام جیسے قبلہ سے منہ موڑنا، بھی انجام نہ دیا ہو تو ضروری ہے کہ نماز احتیاط پڑھے اور اگر نماز کو باطل کرنے والا کوئی کام کر چکا ہو یا نماز اور شک کے درمیان زیادہ وقفہ ہو گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۳۶ اگر کوئی شخص نماز احتیاط میں ایک رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھ لے یا کسی رکن کا اضافہ کر دے تو نماز احتیاط باطل ہے اور دوبارہ اصل نماز پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۳۷ اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھتے ہوئے اس نماز کے افعال میں سے کسی کے متعلق شک ہو جائے تو اگر اس کا وقت نہ گزرا ہو تو اسے انجام دینا ضروری ہے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے مثلاً اگر شک کرے کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں اور ابھی رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ الحمد پڑھے اور اگر رکوع میں جا چکا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۳۸ اگر کوئی شخص نماز احتیاط کی رکعتوں میں شک کرے اور زیادہ رکعتوں کی طرف والا شک نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کی بنیاد کم رکعتوں پر رکھے اور اگر زیادہ رکعتوں کی طرف والا شک نماز کو باطل نہ کرتا ہو تو نماز کی بنا زیادہ رکعات پر رکھے، مثلاً جب وہ دو رکعت نماز احتیاط پڑھ رہا ہو اگر شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو چونکہ زیادہ کی طرف والا شک نماز کو باطل کرتا ہے اس لئے اسے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں پڑھی ہیں تو چونکہ زیادتی کی طرف والا شک نماز کو باطل نہیں کرتا اس لئے اسے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۳۹ اگر نماز احتیاط میں غلطی سے کوئی ایسا عمل کم یا زیادہ کردے جو رکن نہ ہو تو اس کے لئے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ،سوائے ان چیزوں کے جن کا تذکرہ مسئلہ نمبر " ۱۲۴۱ " میں کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۲۴۰ اگر نماز احتیاط کے سلام کے بعد نماز کے اجزاء یا شرائط میں سے کسی کے بارے میں شک کرے کہ اسے انجام دیا ہے یا نہیں تو وہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۱ اگر کوئی شخص نماز احتیاط میں تشہد پڑھنا یا ایک سجدہ کرنا بھول جائے اور اس تشہد یا سجدے کا اپنی جگہ پر بجا لانا بھی ممکن نہ ہو تو نماز کے سلام کے بعد تشہد بھولنے کے صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لائے اور سجدہ بھولنے کے صورت میں ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۴۲ اگر کسی شخص پر نماز احتیاط کے ساتہ ایک سجدے یا تشہد کی قضا،یا دو سجدہ سہو واجب ہوجائیں تو ضروری ہے کہ پہلے نماز احتیاط بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۴۳ نماز کی رکعتوں کے بارے میں گمان یقین ہی کی طرح ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ نہ جانتا ہو کہ نماز ایک رکعت پڑھی ہے یا دو اور وہ گمان کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ سمجھے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اگر چار رکعتی نمازمیں گمان کرے کہ چار رکعتیںپڑھی ہیں تو اسے نماز احتیاط پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ افعال کے بارے میں گمان شک کی طرح ہے لہذا اگر اسے گمان ہو کہ رکوع کرچکا ہے اور وہ سجدے میں داخل نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ رکوع انجام دے اور اگر اسے گمان ہو کہ الحمد نہیں پڑھی اور سورے میں داخل ہو چکا ہو تو اپنے گمان کی پروا نہ کرے اور نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۴ روزانہ کی واجب نمازوں اور دوسری نمازوں میں شک، سہو اور گمان کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو نماز آیات کے دوران شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعتیں تو چونکہ اس کا شک دو رکعتی نماز میں ہے لہذا اس کی نماز باطل ہے اور اگر وہ گمان کرے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا ایک رکعت پڑھی ہے تو اپنے گمان کے مطابق نماز کو تمام کرے۔

سجدہ سہو

مسئلہ ۱۲۴۵ ضروری ہے کہ انسان پانچ چیزوں کے لئے اس طریقے کے مطابق جس کا بیان آئندہ ہو گا سلام نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجا لائے:

۱) نماز کے دوران سہواً کلام کرنا۔

۲) تشہد بھول جانا۔

۳) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کا واجب ذکر ختم ہونے کے بعد شک کرنا کہ چار رکعت پڑھی ہے یا پانچ یا حالت قیام میں پانچ اور چھ رکعت کے درمیان شک کرنا جیسا کہ مسئلہ نمبر ۱۲۰۷ "کی چوتھی اور نویں صورت میں گزر چکا ہے۔"

۴) احتیاط واجب کی بنا پر جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے، وہاں بھول کر سلام پڑھنا، مثلاً پہلی رکعت میں سلام پڑھے۔

۵) احتیاط واجب کی بنا پر ایک سجدہ بھول جانا اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جو نماز میں غلطی سے کم یا زیادہ ہو گئی ہو۔

اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جہاں بیٹھنا ضروری ہو اگر وہاں کھڑا ہو جائے یا جہاں کھڑا ہونا ضروری ہو اگر وہاں بیٹھ جائے تو دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۴۶ اگر انسان غلطی سے یا اس خیال سے کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے کلام کرے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۴۷ اس آواز کے لئے جو کھانسنے اور آہ بھرنے سے پیدا ہوتی ہے سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ ہاں، اگر غلطی سے مثلاً لفظ "آخ" یا "آہ" کہے تو سجدہ سہو بجا لانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۸ اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز جو اس نے غلط پڑھی ہو دوبارہ صحیح طریقے سے پڑھے تو اس کے غلط پڑھنے پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۹ اگر کوئی شخص نماز میں غلطی سے کچھ دیر باتیں کرتا رہے اور عموماً اسے ایک مرتبہ بات کرنا سمجھا جاتا ہو تو اس کے لئے نماز کے سلام کے بعد دو سجدہ سہو کافی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۰ اگر کوئی شخص غلطی سے تسبیحات اربعہ نہ پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۱ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے اگر کوئی شخص غلطی سے "اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلىٰ عِبَادِاللهِ الصَّالِحِيْنَ" یا "اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه"

کہہ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لائے، بلکہ اگر غلطی سے ان دو سلاموں کی کچھ مقدار پڑھ لے تب بھی یہی حکم ہے۔ البتہ اگر غلطی سے "اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ" کہہ دے تو احتیاط مستحب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۲ جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے وہاں اگر کوئی شخص غلطی سے تینوں سلام پڑھ لے تو اس کے لئے دو سجدہ سہو کافی ہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۳ جو شخص ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور بعد والی رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر بجا لائے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۴ جس شخص کو رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ وہ اس سے پہلے والی رکعت میں ایک سجدہ بھول گیا ہے تو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے بعد سجدے کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بھی بجا لائے اور اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ اس سے پہلی رکعت میں تشہد بھول گیا ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بھی بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۵۵ جو شخص نماز کے سلام کے بعد جان بوجھ کر سجدہ سہو نہ کرے تو وہ گنہگار ہے اور جس قدر جلدی ہو اسے ادا کرنا واجب ہے اور اگر اس نے بھول کر سجدہ سہو نہیں کیا تو جس وقت بھی اسے یاد آئے ضروری ہے کہ فوراً سجدہ کرے اور اس کے لئے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۶ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس پر سجدہ سہو واجب ہوا ہے یا نہیں تو اس کا بجا لانا اس پر ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۵۷ اگر کوئی شخص شک کرے کہ مثلاً اس پر دو سجدہ سہو واجب ہوئے ہیں یا چار تو اگر وہ دو سجدے کر لے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۵۸ جس شخص کو علم ہو کہ دو سجدہ سہو میں سے ایک سجدہ بجا نہیں لایا اور اس کی بر محل ادائیگی بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر اسے علم ہو کہ اس نے سہواً تین سجدے کئے ہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ دو سجدہ سہو کرے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ ۱۲۵۹ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے سلام کے بعد انسان فوراً سجدہ سہو کی نیت کرے اور پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھ دے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشانی کے علاوہ دوسرے اعضاء کو بھی زمین پر رکھے اور یہ ذکر پڑھے "بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ السَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ" اس کے بعد ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر مذکورہ بالا ذکر پڑھے اور بیٹھ جائے اور تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تشہد عام طریقے کے مطابق بجا لائے اور سلام میں "اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ" کہے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا

مسئلہ ۱۲۶۰ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا کے وقت، جسے نماز کے بعد انجام دیا جاتا ہے اور اسی طرح بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو انجام دیتے وقت نماز کے تمام شرائط مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونے اور رو بہ قبلہ ہونے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۱ اگر انسان چند سجدے کرنا بھول جائے مثلاً ایک سجدہ پہلی اور ایک سجدہ دوسری رکعت میں بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد ان دونوں سجدوں کی قضا بجا لائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ان دونوں کی قضا کے بعد ہر ایک کے لئے دو سجدہ سہو بھی بجا لائے اور انسان کے لئے یہ معین کرنا ضروری نہیں ہے کہ وہ کون سے سجدے کی قضا کر رہا ہے یا کون سے سجدے کے لئے سجدہ سہو کر رہا ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۲ اگر کوئی شخص ایک سجدہ اور تشہد بھول جائے تو سجدے کی قضا واجب ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدے کی قضا تشہد کی قضا سے پہلے بجا لائے اور ضروری ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر بھولے ہوئے سجدے کے لئے بھی دو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ ۱۲۶۳ اگر انسان دو رکعتوں سے دو سجدے بھول جائے تو قضا کرتے وقت انہیں ترتیب سے بجا لانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۴ اگر انسان نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلے کی طرف پیٹھ کر لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سجدے کی قضا کے بعد دوبارہ نماز پڑھے، یہی حکم وہاں پر بھی ہے جب تشہد کی قضا کے طور پر دو سجدہ سہو انجام دے۔

مسئلہ ۱۲۶۵ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جسے عمداً یا سہواً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلے کی طرف پشت کرنا، تو ضروری ہے کہ پلٹ کر نماز کو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا سلام کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔ اسی طرح اگر وہ ایک سجدہ بھول گیا ہو اور سلام سے پہلے تشہد بھی پڑھا ہو تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۶ اگر ایک شخص نماز کے سلام اور سجدے کی قضا کے درمیان کوئی ایسا کام کرے جس کے لئے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے مثلاً بھولے سے کلام کرنا، تو ضروری ہے کہ سجدے کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو کلام کرنے کی وجہ سے اور دو سجدے بھولے ہوئے سجدے کے لئے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۶۷ اگر کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ نماز میں ایک سجدہ بھولا ہے یا دوسری رکعت کا تشہد تو ضروری ہے کہ سجدے کی قضا کرے اور دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۶۸ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ سجدہ یا تشہد بھولا ہے یا نہیں تو اس کے لئے ان کی قضا کرنا یا سجدہ سہو بجا لانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۹ جو شخص یہ تو جانتا ہو کہ سجدہ یا تشہد بھول گیا ہے لیکن شک کرے کہ بعد والی رکعت کے رکوع سے پہلے اسے یاد آیا تھا اور وہ اسے بجا لایا تھا یا اس کو یاد نہیں آیا تھا تو سجدہ بھولنے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے اور تشہد کو بھولنے کی صورت میں ضروری ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۰ جس شخص پر سجدے کی قضا ضروری ہو اگر کسی دوسرے کام کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو بھی واجب ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کے بعد پہلے سجدے کی قضا کرے اور بعد میں سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۱ اگر کسی شخص کو شک ہو کہ نماز پڑھنے کے بعد بھولے ہوئے سجدے کی قضا بجا لایا ہے یا نہیں، چنانچہ اگر اسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک ہوا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر سجدے کی قضا بجا لائے اور اگر شک نماز کے وقت کے دوران ہوا ہو تو ضروری ہے کہ اسے بجا لائے۔

نماز کے اجزاء یا شرائط کو کم یا زیادہ کرنا

مسئلہ ۱۲۷۲ جب بھی نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کی جائے تو خواہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲۷۳ اگر کوئی شخص کوتاہی کی بنا پر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز میں کوئی چیز کم یا زیادہ کردے تو اس کی نماز باطل ہے لیکن جاہل قاصر اور بھولے سے نماز کے غیر رکنی واجبات کو کم یا زیادہ کرنے والے کی نماز صحیح ہے اور واجب رکنی کا حکم مسئلہ نمبر" ۹۵۱ "میں بیان کیا جا چکا ہے ۔اور اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے صبح، مغرب یا عشا کی نماز میں الحمد اور سورہ آھستہ پڑھے یا نماز ظہر اور عصر میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے یا سفر میں ظہر، عصر اور عشا کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے تو خواہ اس کا مسئلہ نہ جاننا کوتاہی کی وجہ سے ہو پھر اس کی نماز صحیح ہے ۔

مسئلہ ۱۲۷۴ جس شخص کو نماز کے دوران یا نماز کے بعد معلوم ہو کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا یا وہ وضو یا غسل کئے بغیر نماز پڑھنے لگا تھا تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ دوبارہ وضو یا غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر نماز کا وقت گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔

مسئلہ ۱۲۷۵ اگر کسی شخص کو رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے کہ وہ پچھلی رکعت کے دونوں سجدے بھول گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر یہ بات اسے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ واپس پلٹ کر دو سجدے بجا لائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد وسورہ یا تسبیحات اربعہ پڑھے اور نماز کو مکمل کرنے کے بعد قرائت یا تسبیحات میں سے جو بھی اضافی انجام دی ہو اس کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے اور احتیاط مستحب کی بنا پر بے جا قیام کے لئے بھی دو سجدہ سہو انجام د ے۔

مسئلہ ۱۲۷۶ اگر کسی شخص کو "السلام علینا "یا "السلام علیکم "کہنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا ہے تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجا لائے، دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور احتیاط واجب کی بنا پر بے جا تشہد کے لئے دو سجدہ سہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۷ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام سے پہلے یاد آئے کہ اس نے نماز کے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ بھول گیا ہو اسے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۸ اگر کسی شخص کو نماز کے سلام کے بعد یاد آئے کہ اس نے نماز کے آخری حصے کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں اور اس سے ایسا کام بھی سرزد ہو چکا ہو کہ اگر وہ نماز میں عمداً یا سہواً سرزد ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً اس نے قبلے کی طرف پیٹھ کرلی ہو، تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا عمدا یا سہوا کرنا نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا حصہ پڑھنا بھول گیا ہو اسے فوراً بجا لائے اور زائد سلام کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے اور اسی طرح دو سجدہ سہو اگر اضافی تشہد انجام دیا ہو بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۷۹ جب کوئی شخص نماز کے سلام کے بعد ایک ایسا کام انجام دے جو اگر نماز کے دوران عمداً یا سہواً کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہو مثلاً قبلے کی طرف پشت کرلے، اور بعد میں اسے یاد آئے کہ وہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو اس کی نماز باطل ہے ۔ ہاں، اگر نماز باطل کرنے والا کوئی کام کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آئے تو ضروری ہے کہ ان بھولے ہوئے دونوں سجدوں کو انجام دے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھے اور بے جا سلام کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو کرے اور اسی طرح دو سجدہ سہو بے جا تشہد کے لئے بھی بجا لائے، اگر اضافی تشہد انجام دیا ہو۔

مسئلہ ۱۲۸۰ اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس نے پوری نماز وقت سے پہلے پڑھ لی ہے تو ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا کرے اور اگر نماز کا کچھ حصہ وقت سے پہلے پڑھا ہو تو اس کا حکم مسئلہ نمبر "۷۵۱" میں بیان ہو چکا ہے ۔

اور اگر یہ معلوم ہو کہ نماز رو بہ قبلہ ہو کر نہیں پڑھی تو دائیں اور بائیں سمت کی حدود کے اندر قبلے سے ہٹنے کی صورت میں اس کی نماز صحیح ہے اور اس صورت کے علاوہ اگر وقت گزرنے سے پہلے یہ بات معلوم ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت گزر گیا ہو تو اس کی قضا ضروری نہیں ، لیکن اگر قبلے کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھی ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا کرنا ضروری ہے ۔

اور مذکورہ بالا تمام صورتوں میں اگر مسئلہ شرعی نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں پڑھی ہو تو اس کی نماز باطل ہے ۔

مسافر کی نماز

ضروری ہے کہ مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں آٹھ شرائط کے ساتھ قصر بجا لائے یعنی دو رکعت پڑھے:

پہلی شرط

اس کا سفر آٹھ فرسخ شرعی سے کم نہ ہو اور فرسخِ شرعی تقریباً ساڑھے پانچ کلو میٹر سے قدرے کم ہوتا ہے ۔

مسئلہ ۱۲۸۱ جس شخص کے جانے اور آنے کا مجموعی فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ ہو تو اگر اس کا صرف جانا اور اسی طرح صرف واپس آنا چار فرسخ سے کم نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

لہٰذا اگر کسی شخص کے جانے کی مسافت مثال کے طور پر تین فرسخ اور واپس آنے کی مسافت پانچ فرسخ ہو یا اس کے برعکس ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۲ اگر کسی شخص کا جانا چار فرسخ اور واپس آنا بھی چار فرسخ ہو تو اگرچہ جس دن ہو گیا ہو اسی دن یا اسی رات واپس نہ لوٹے، ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور روزہ نہ رکھے۔

البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ پوری نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۳ اگر ایک مختصر سفر آٹھ فرسخ سے تھوڑا کم ہو یا انسان کو علم نہ ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر شک کرے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۴ اگر ایک عادل یا ایسا قابل اعتماد شخص جس کی کہی ہوئی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو، کسی کو بتائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۵ وہ شخص جسے یقین ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے اگر نماز قصر کر کے پڑھے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ آٹھ فرسخ نہیں تھا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے اور وقت گزرنے کی صورت میں اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۲۸۶ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ جس جگہ وہ جانا چاہتا ہے، وہاں کا سفر آٹھ فرسخ نہیں یا شک ہو کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہیں اور راستے میں معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو اگرچہ تھوڑا سا سفر بھی باقی ہو ضروری ہے کہ نماز قصر کر کے پڑھے اور اگر پوری نماز پڑھ چکا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ قصر پڑھے، لیکن وقت گزرنے کی صورت میں قضا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۲۸۷ اگر دو جگہوں کا درمیانی فاصلہ چار فرسخ سے کم ہو اور کوئی شخص چند مرتبہ ان کے درمیان آئے جائے تو خواہ ان تمام مسافتوں کا فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ ہو بھی جائے، پھر بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۸ اگر کسی جگہ جانے کے دو راستے ہوں جن میں سے ایک راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو اور دوسرا آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو تو اگر انسان اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو آٹھ فرسخ نہیں ہے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۸۹ اگر کسی شہر کے گرد دیوار ہے تو آٹھ فرسخ کی ابتدا اسی دیوار سے ہوگی اور دیوار نہ ہونے کی صورت میں آٹھ فرسخ کی ابتدا شہر کے آخری گھروں سے ہوگی۔

دوسری شرط

مسافر اپنے سفر کی ابتدا سے ہی آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر وہ اس جگہ تک کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور وہاں پہنچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جس کا فاصلہ طے کردہ فاصلے سے ملا کر آٹھ فرسخ ہو جاتا ہو تو چونکہ وہ شروع سے آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے، لیکن اگر وہ وہاں سے آٹھ فرسخ آگے جانے کا ارادہ کرے یا چار فرسخ آگے کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جہاں اس کا سفر ٹوٹ نہ رہا ہو مثلاً وہاپر اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا نہ ہو اور پھر چار فرسخ طے کرکے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ واپس آنا چاہتا ہو جہاں اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۰ جو شخص نہ جانتا ہو کہ اسے کتنے فرسخ سفر طے کرنا پڑے گا مثلاً کسی گم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کے لئے سفر کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ اسے پالینے کے لئے کہاں تک جانا پڑے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے، لیکن اگر واپسی میں اس کے وطن یا اس جگہ تک کا فاصلہ جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔ نیز اگر وہ سفر کے دوران ارادہ کرے کہ چار فرسخ دور اس جگہ جائے گا جہاں اس کا سفر ٹوٹ نہ رہا ہو، مثلاً اس کا وہاں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، اور چار فرسخ واپس آتے ہوئے طے کرے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۱ ضروری ہے کہ مسافر اس صورت میں نماز قصر پڑھے جب اس کا آٹھ فرسخ کا فاصلہ طے کرنے کا پختہ ارادہ ہو لہٰذا اگر کوئی شخص شہر سے باہر جا رہا ہو اور مثال کے طور پر اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر کوئی ساتھی مل گیا تو آٹھ فرسخ تک جاؤں گا اور اسے اطمینان ہو کہ ساتھی مل جائے گا تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۲ جو شخص آٹھ فرسخ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اگرچہ وہ ہر روز تھوڑا فاصلہ طے کرے تو حد ترخص تک پہنچ جانے کی صورت میں، جس کے معنی آٹھ ویں شرط میں بیان کئے جائیں گے، ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر ہر روز اتنا فاصلہ طے کرے کہ عرفاً لوگ اسے مسافر نہ کہیں جیسے دس یا بیس میٹر تو ضروری ہے کہ وہ اپنی نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۳ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو مثلاً نوکر جو اپنے مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہو اگر اسے علم ہو کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر اسے علم نہ ہو تو پوری پڑھے اور اس بارے میں پوچھنا ضروری نہیں اور اگر پوچھ لے تو مالک کے لئے جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۹۴ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو اگر وہ جانتا ہو یا گمان رکھتا ہو یا حتی تردید رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے ہی اس سے جدا ہو جائے گا تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۵ جو شخص سفر میں کسی دوسرے کے اختیار میں ہو اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا نہ ہونے کا اطمینان نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے اگرچہ اس کا مطمئن نہ ہونا اس احتمال کی وجہ سے ہو کہ سفر میں کوئی رکاوٹ پیش آجائے گی، لیکن اگر اسے اطمینان ہو کہ وہ اس سے جدا نہیں ہو گا تو غیر متوقعہ رکاوٹوں کے احتمال سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

تیسری شرط

راستے میں مسافر اپنا ارادہ توڑ نہ دے لہٰذا اگر وہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنا ارادہ بدل دے یا تردید کی کیفیت میں آجائے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۶ اگر چار فرسخ تک پہنچنے کے بعد کوئی شخص اپنا سفر ترک کر دے تو اگر وہ اس جگہ رہنے کا یا دس دن گزار کر پلٹنے کا پختہ ارادہ کر لے یا رہنے اور واپس جانے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۷ اگر چار فرسخ پہنچنے کے بعد کوئی شخص اپنا سفر ترک کر دے اور واپس جانے کا پختہ ارادہ کر لے تو اگر اس دوران سفر کو توڑنے والی کوئی چیز مثلاً دس دن رہنے کا ارادہ، اس کے لئے پیش نہ آئی ہو تو اس شرط کے ساتھ کہ واپسی کا فاصلہ بھی چار فرسخ سے کم نہ ہو، ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۸ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانے کے لئے جو آٹھ فرسخ دور ہو سفر شروع کر دے اور کچھ راستہ طے کرنے کے بعد کسی اور جگہ جانا چاہے تو اگر جس جگہ سے اس نے سفر شروع کیا تھا وہاں سے اس جگہ تک جہاں وہ اب جانا چاہتا ہے آٹھ فرسخ ہوتے ہوں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۹۹ اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جو آٹھ فرسخ دور ہو اور چار فرسخ طے کرنے کے بعد متردد ہو جائے کہ باقی سفر طے کرے یا کسی جگہ پر دس روز رہے بغیر اپنے علاقے میں واپس آجائے، تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے، خواہ تردّد کے وقت اس نے کچھ فاصلہ طے کیا ہو یا نہیں اور خواہ بعد میں آگے جائے یا پلٹ جانے کا فیصلہ کر لے۔

مسئلہ ۱۳۰۰ اگر کوئی شخص چار فرسخ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد متردد ہو جائے کہ آٹھ فرسخ کے سفر کا باقی ماندہ حصہ طے کرے یا واپس اپنے علاقے میں چلا جائے لیکن اسے اس بات کا احتمال ہو کہ جس مقام پر وہ متردد ہوا ہے یا کسی اور جگہ دس روز رہے گا تو اگرچہ وہ یہ فیصلہ بھی کر لے کہ دس روز رہے بغیر بقیہ راستہ طے کروں گا، پھر بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔ اور اگر تردید کے بعد اس کا فیصلہ یہ ہو کہ اب نئے سرے سے آٹھ فرسخ سفر کرے گا یا چار چار فرسخ آنا جانا کرے گا تو سفر شروع کرنے کے بعد اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۰۱ اگر کوئی شخص چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے متردد ہو جائے کہ بقیہ راستہ طے کرے یا نہیں اور بعد میں بقیہ راستہ طے کرنے کا فیصلہ کرلے تو اگر اس کا باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا جانا اور آنا چار چار فرسخ ہوں تو (دوبارہ) سفر شروع کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اپنی نمازیں قصر پڑھے۔

چوتھی شرط

آٹھ فرسخ مکمل کرنے سے پہلے مسافر اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا کسی جگہ دس یا زیادہ دن اس کا ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہٰذا وہ شخص جو چاہتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے یا دس روز کسی جگہ پر ٹھہرے، ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۲ جس شخص کو یہ علم نہ ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں یا دس روز کسی جگہ ٹھہرنے کا قصد کرے گا یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۳ جو شخص آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنا چاہتا ہو یا کسی جگہ دس دن ٹہرنا چاہتا ہو نیز وہ شخص جو وطن سے گزرنے یا کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کے بارے میں متردد ہو اگر وہ کسی جگہ دس دن ٹھہرنے یا اپنے وطن سے گزرنے کا ارادہ ترک بھی کردے تب بھی ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔ ہاں، اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا چار فرسخ ہو لیکن چار فرسخ پر سفر توڑے بغیر پلٹنا چاہتا ہو اور واپسی بھی چار فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

پانچویں شرط

سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو لہٰذا اگر کسی حرام کام مثلاً چوری یا ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کرنے یا کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے سفر کرے یا خود اس کا سفر ہی حرام ہو مثلاً اس نے شرعی قسم کھائی ہو کہ سفر پر نہیں جائے گا یا سفر پر جانا ایسے ضرر کا باعث ہو جسے برداشت کرنا حرام ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۴ جو سفر انسان پر واجب نہ ہو، اگر ماں باپ کے لئے اذیت کا باعث ہو تو حرام ہے اور ایسے سفر میں ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

مسئلہ ۱۳۰۵ جس شخص کا سفر حرام نہ ہو اور وہ کسی حرام کام کے لئے بھی سفر نہ کر رہا ہو اگرچہ وہ سفر میں گناہ بھی کرے مثلاً غیبت کرے یا شراب پئے تب بھی ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۶ اگر کوئی شخص کسی واجب کام کو ترک کرنے کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لہٰذا مقروض شخص اگر اپنا قرضہ لوٹا سکتا ہو اور قرض خواہ بھی اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہو، چنانچہ سفر میں وہ اپنا قرضہ نہ لوٹا سکتا ہو

اور قرض سے فرار اختیار کرنے کے لئے سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے، لیکن اگر واجب کام کو چھوڑنے کے لئے سفر نہ کرے اگرچہ وہ سفر کے دوران واجب کام کو چھوڑ دے تب بھی ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۷ اگر کسی شخص کا سفر حرام نہ ہو لیکن وہ جس زمین پر سفر کر رہا ہو وہ غصبی ہو یا سواری کا جانور یا کوئی دوسری چیز جس پر سفر کر رہا ہو، غصبی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے البتہ اگر وہ سواری کو لوٹانے سے بچنے کی خاطر اس سواری پر سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۰۸ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ سفر کر رہا ہو اگر وہ مجبور نہ ہو اور اس کا سفر ظالم کے ظلم میں مدد کا سبب ہو یا اس ظالم کی شان وشوکت یا اس کے حکم میں قوت کا سبب ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر مجبور ہو یا مثال کے طور پر کسی مظلوم کو نجات دینے کے لئے اس ظالم کے ساتھ سفر کرے تو اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۰۹ اگر کوئی شخص سیر وتفریح یا گھومنے پھرنے کے لئے سفر کرے تو اس کا سفر حرام نہیں ہے اور ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۰ اگر کوئی شخص لہو اور خوش گذرانی کے لئے شکار پر جائے تو اس کا سفر جاتے وقت حرام ہے اور اسے پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔ ہاں، پلٹتے وقت اگر اس کا سفر آٹھ فرسخ ہو اور عیاشی والے شکار کے لئے نہ ہو تو اس کی نماز قصر ہے۔

اور اگر روزی کمانے کے لئے شکار پر جائے تو اس کی نماز قصر ہے۔ اسی طرح اگر تجارت کی غرض سے شکار پر جائے تب بھی یہی حکم ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی، اسی طرح روزہ بھی رکھے اور اس کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۳۱۱ جس شخص نے گناہ کے لئے سفر کیا ہو اگر اس کی واپسی کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔ ہاں، احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر اس نے توبہ نہ کی ہو تو نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۲ جس شخص کا سفر گناہ کا سفر ہو اگر وہ سفر کے دوران گناہ کرنے کا ارادہ ترک کر دے، چنانچہ اگر باقی ماندہ سفر آٹھ فرسخ ہو یا کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جو چار فرسخ کے فاصلے پر ہو اور اتنا ہی واپس بھی آنا چاہتا ہو تو سفر شروع کرنے کے بعد ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۳ جس شخص نے گناہ کا سفر نہ کیا ہو اگر وہ سفر کے دوران یہ ارادہ کرے کہ بقیہ سفر گناہ کرنے کی غرض سے طے کروں گا تو سفر شروع کرنے کے بعد سے ضروری ہے کہ اپنی نمازیں پوری پڑھے اور وہ نمازیں جو قصر پڑھ چکا ہے اس صورت میں صحیح ہیں کہ جب طے شدہ مقدار، شرعی سفر شمار ہوتی ہو ورنہ احتیاط واجب کی بنا پر وقت ہونے کی صورت میں ان نمازوں کو دھرائے اور وقت گزر جانے کی صورت میں ان کی قضا کرے۔

چھٹی شرط

یہ کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو خانہ بدوش ہیں، جیسے وہ صحرا نشین جو بیابانوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں پر بھی اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے آب ودانہ دیکھتے ہیں وہیں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور چند روز بعد پھر کسی دوسری جگہ پر چلے جاتے ہیں اور ایسے لوگ کہ جن کا گھراور لوازمات زندگی ہر وقت ان کے ساتھ ہوتے ہیں ضروری ہے کہ پوری نمازیں پڑھیں۔

مسئلہ ۱۳۱۴ اگر کوئی صحرا نشین اپنے حیوانات کے لئے جائے قیام اور چراگاہ تلاش کرنے کے لئے سفر کرے اور خیمہ و لوازمات زندگی اس کے ساتھ ہوں تو اس کی نماز پوری ہوگی ورنہ اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۵ اگر صحرا نشین زیارت، حج، تجارت یا ان جیسے دوسرے کاموں کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

ساتویں شرط

سفر کرنا اس کا پیشہ نہ ہو، لہذا اس بنا پر ساربان، ڈرائیور، ملاح اور انہیں جیسے دوسرے افراد خواہ اپنے گھر کا سامان لے جانے کے لئے سفر کریں، ضروری ہے کہ پوری نمازیں پڑھیں اور سفر کا پیشہ ہونے کا دارومدار اس بات پر ہے کہ عرفاً لوگ یہ کہیں کہ اس کا پیشہ سفر ہے مثلاً یہ کہیں کہ اس کا کام ساربانی یا گاڑی چلانا ہے۔

اسی طرح ضروری ہے کہ اس کا پیشہ سفر میں نہ ہو مثلاً جس شخص کی رہائش ایک جگہ پر ہو اور اس کا پیشہ جیسے تجارت، تدریس اور طبابت کسی دوسری جگہ پر ہو اور کیفیت یہ ہو کہ اسے زیادہ تر یا ایک دن چھوڑ کر ایک دن مثلاً سفر کرنا پڑتا ہو۔

مسئلہ ۱۳۱۶ جس شخص کا پیشہ سفر کرنا ہو اگر وہ کسی دوسرے کام مثلاً زیارت یا حج کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے، لیکن اگر مثلاً ڈرائیور اپنی گاڑی کرائے پر چلائے اور ضمناً خود بھی زیارت کرے تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۷ قافلہ سالار مثلاً وہ جو حاجیوں کو مکہ پہنچانے کے لئے سفر کرتا ہو، اگر اس کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن اگر اس کا پیشہ سفر کرنا نہ ہو اور اس کے سفر کی مدت بھی کم ہو مثلاً وہ ہوائی جہاز سے جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر اس کے سفر کی مدت زیادہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۸ جس شخص کا پیشہ ہی قافلہ لے جانا ہو اور مثلاً وہ دور دراز علاقوں سے حاجیوں کو مکہ لے جاتا ہو اگر وہ پورا سال یا سال کا اکثر حصہ سفر میں گزارتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۱۹ جس شخص کا پیشہ سال کے کچھ حصے میں سفر کرنا ہو مثلاً ایک ڈرائیور جو صرف گرمیوں یا سردیوں کے ایام میں اپنی گاڑی کرائے پر چلاتا ہو تو ضروری ہے کہ اس دوران اگر وہ اپنے کام کے لئے بھی سفر کرے تو نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اپنی نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۰ ڈرائیور اور ٹھیلے والا وغیرہ جو شہر کے آس پاس دو تین فرسخ کے فاصلے پر آتا جاتا ہو اگر وہ اتفاقاً سفر شرعی جتنی مسافت طے کرلے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۱ وہ سوداگر جو چوپائے پر سامان لاد کر بیچتا ہے جس کا پیشہ سفر ہے اگر وہ اپنے وطن میں دس دن یا زیادہ ٹھہر جائے چاہے ابتدا سے دس دن رکنے کا ارادہ رکھتا ہو یا بغیر قصد کے رک جائے، دس دن کے بعد جب پہلا سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر پڑھے، لیکن دوسرے لوگ جن کا پیشہ سفر ہو یا سفر میں پیشہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز کو پوری اور قصر دونوں طرح پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۲ وہ سوداگر جو چوپائے پر سامان لاد کر بیچتا ہے اگر وہ اپنے وطن کے علاوہ کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ ٹھہر جائے تو اگر ابتدا سے دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ دس دن کے بعد جب وہ پہلے سفر پر جائے تو نماز قصر پڑھے لیکن وہ دوسرے اشخاص جن کا پیشہ سفر ہو یا سفر میں ہو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اس سفر میں پوری نماز بھی پڑھیں اور قصر بھی پڑھیں ۔

مسئلہ ۱۳۲۳ جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر وہ شک کرے کہ اپنے وطن یا کسی دوسری جگہ پر دس روز ٹھہرا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۴ جو شخص مختلف شہروں کی سیاحت کرتا ہو اور اس نے اپنے لئے کوئی وطن اختیار نہ کیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۵ جس شخص کا پیشہ سفر نہ ہو اگر کسی شہر یا گاؤں میں اس کی کوئی چیز ہو جسے لانے کے لئے وہ پے درپے سفر کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے، البتہ اگر اس کا سفر اس کے وطن میں قیام سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۲۶ وہ شخص جو اپنا وطن چھوڑ کر کوئی دوسرا وطن اپنانا چاہتا ہے اگر اس کا پیشہ سفر نہ ہو تو ضروری ہے کہ سفر میں نماز قصر کرے۔

آٹھ ویں شرط

یہ کہ مسافر حد ترخص تک پہنچ جائے یعنی اپنے شہر سے اتنا دور ہو جائے کہ وہاں کی اذان نہ سنے اور اگر کوئی شہر والوں کو نہ دیکھ رہا ہو تو یقیناوہ حد ترخص تک پہنچ چکا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو لیکن اپنے وطن کے علاوہ دوسرے مقامات میں جیسے ہی وہ اپنی اقامتگاہ سے نکلے اس کی نماز قصر ہے ۔اسی طرح وہ جگہ جہاں پر اس نے تیس روز تردید کی حالت میں گزارے ہیں وہاں سے جیسے ہی نکلے اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۲۷ وہ مسافر جو شہر واپس آرہا ہو اگر وہ اپنے شہر کی اذان کی آواز سن لے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے لیکن وہ مسافر جو کسی جگہ پر دس روز ٹہرنا چاہتا ہے جب تک اس جگہ نہ پہنچ جائے اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۸ جو شہر اتنی بلندی پر واقع ہو کہ دور سے ہی اس کے رہنے والے دکھائی دیں یا اس قدر نشیب میں ہو کہ اگر انسان تھوڑا سا دور جائے تو وہاں کے رہنے والوں کو نہ دیکھ سکے، اگر وہاں کا رہنے والا سفر کرے تو حد ترخص جس کے معنی آٹھ ویں شرط میں بیان ہو چکے ہیں، تک پہنچنے کا یقین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اتنا دور ہو جائے کہ اگر اس کا شہر ہموار زمین پر ہوتا تو اس کے رہنے والے نظر نہ آتے۔ نیز اگر راستہ معمول سے زیادہ بلند یا نشیبی ہو تو حد ترخص تک پہنچنے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ معمول کو مد نظر رکھے۔

مسئلہ ۱۳۲۹ اگر جو شخص کسی ایسی جگہ سے سفر کرے جہاں پر کوئی نہ رہتا ہو تو جب وہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ اگر شہر میں کوئی رہتا تو وہاں سے نظر نہ آتا تو وہ یقیناحد ترخص تک پہنچ گیا ہے اور نماز قصر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۳۳۰ جو شخص اتنا دور نکل جائے کہ اب اسے یہ معلوم نہ ہو کہ جو آواز وہ سن رہا ہے وہ اذان کی آواز ہے یا کوئی دوسری آواز ہے، ضروری ہے کہ وہ نماز قصر پڑھے ہاں اگر اس کو معلوم ہو کہ اذان دی جا رہی ہے لیکن وہ اذان کے الفاظ سمجھ نہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۱ اگر کوئی شخص اتنا دور نکل جائے کہ وہ گھروں کی اذان نہ سن سکتا ہو لیکن شہر کی اذان کو جو معمولاً بلند مقام سے دی جاتی ہے سن سکتا ہو تو وہ نماز قصر نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ ۱۳۳۲ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ شہر کی اس اذان کو جو معمولاً بلند مقام سے دی جاتی ہے نہ سن سکتا ہو لیکن اس اذان کو سن سکتا ہو جو بہت اونچے مقام سے دی جا رہی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۳ اگر کسی شخص کا کان یا اذان کی آواز معمول کے مطابق نہ ہوں تو ضروری ہے کہ اس مقام سے نماز قصر پڑھے جہاں سے ایک عام انسان کا کان اس آواز کو جو معمول کے مطابق ہو نہ سن سکے۔

مسئلہ ۱۳۳۴ اگر سفر پر جاتے ہوئے شک کرے کہ آیا حد ترخص تک پہنچا یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر وطن پلٹنے والا مسافر شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچا یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے، مگر یہ کہ جاتے وقت ہی اس کو اس بات کا علم ہو کہ پلٹتے ہوئے بھی اس مقام پر یہی شک پیش آئے گا تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے یا تو آتے اور جاتے وقت اس مقام سے گزرنے کے بعد نماز پڑھے تاکہ حد ترخص سے گزرنے کا یقین ہو جائے اور یا پھر نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی، خواہ آنا اور جانا ایک ہی نماز کے وقت میں ہو یا پلٹتے وقت پہلی نماز کا وقت گزر چکا ہو۔

مسئلہ ۱۳۳۵ جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن سے گزر رہا ہو، حد ترخص تک پہنچنے کے بعد ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۶ جو مسافر سفر کے دوران اپنے وطن پہنچ گیا ہو جب تک وہ اس جگہ پر ہے نماز پوری پڑھے، لیکن اگر وہ اس جگہ سے آٹھ فرسخ آگے جانا چاہتا ہو یا چار فرسخ جانا اور چار فرسخ واپس آنا چاہتا ہو تو حد ترخص تک پہنچنے کے بعد ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۳۷ وہ جگہ جسے انسان اپنی سکونت و رہائش کے لئے اختیار کرے وہ اس کا وطن ہے، لیکن اگر وہ اسی جگہ پیدا ہوا ہو اور اس کے ماں باپ کا وطن ہو تو رہائش کے لئے اختیار کرنے کی شرط بھی نہیں بلکہ جب تک وہ اس جگہ کو ترک کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اس کا وطن ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۸ اگر کوئی شخص کچھ عرصے کے لئے ایک ایسی جگہ رہنا چاہے جو اس کا اصلی وطن نہ ہو اور بعد میں کہیں اور جانے کا ارادہ ہو تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۳۹ وہ جگہ جسے انسان نے اپنی زندگی گزارنے کے لئے منتخب کیا ہو اور وہاں کے مقامی باشندوں کی طرح زندگی گزار رہا ہو مثلاً اگر اس کے لئے کوئی سفر پیش آئے تو واپسی پر اسی جگہ پلٹتا ہو تو خواہ وہ ہمیشہ وہاں پر رہنے کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو، وہ اس کا وطن نہیں ہے لیکن اس پر وطن کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۴۰ جو شخص دو مقامات پر زندگی گزارتا ہو مثلاً چھ مہینے ایک شہر اور چھ مہینے دوسرے شہر میں رہتا ہو تو دونوں مقامات اس کا وطن ہیں۔یہی حکم اس وقت ہے جب وہ زیادہ مقامات پر اس طرح زندگی گزارتا ہو کہ عرفاً ان جگھوں کو اس کی دائمی رہائش گاہ کہا جاتا ہو۔

مسئلہ ۱۳۴۱ جو شخص کسی جگہ پر ایک ایسے مکان کا مالک ہو جہاں اس نے مسلسل چھ مہینے رہنے کا قصد کیا ہو اور یہ مدت گزار بھی چکا ہو لیکن فی الحال اس کا وہاں رہنے کا ارادہ نہ ہو تو اس جگہ پر وطن کے احکام جاری نہیں ہوں گے، اگرچہ احتیاط مؤکد یہ ہے کہ جب بھی وہاں جائے نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی۔

مسئلہ ۱۳۴۲ اگر کوئی شخص کسی ایسے مقام پر پہنچے جو پہلے اس کا وطن رہا ہو لیکن اب اس جگہ کو ترک کر چکا ہو تو اس جگہ پر وطن کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۴۳ جس مسافر کا کسی جگہ پر مسلسل دس دن رہنے کا ارادہ ہو یا وہ جانتا ہو کہ غیر اختیاری طور پر دس دن تک ایک جگہ رہنا پڑے گا تو ضروری ہے کہ وہا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۴ اگر کوئی مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ اس کا ارادہ پہلی رات یا گیارہویں رات وہاں رہنے کا ہو بلکہ جونہی وہ ارادہ کرلے پہلے دن کی ابتدا سے جو کہ احتیاط واجب کی بنا پر طلوع فجر صادق کا وقت ہے، دسویں دن کا سورج غروب ہونے تک وہاں رہے گا ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر اس کا ارادہ پہلے دن کی ظہر سے گیارہویں دن کی ظہر تک وہاں رہنے کا ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۳۴۵ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو، اس کے لئے پوری نماز پڑھنا اس صورت میں ضروری ہے کہ جب وہ سارے دن ایک ہی جگہ رہنا چاہتا ہو، پس اگر وہ مثال کے طور پر چاہے کہ دس دن نجف اور کوفہ یا تہران اور شمیران میں گزارے، جب کہ لوگوں کی نگاہ میں یہ دو الگ جگہیں ہوں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۶ جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنا چاہتا ہو اگر وہ ابتدا سے ہی یہ ارادہ رکھتا ہو کہ ان دس دنوں میں اس جگہ کے آس پاس ایسی جگہوں پر جائے گا جو حد ترخص سے چار فرسخ کے اندر ہوں تو اگر اس کے آنے اور جانے کی مدت عرف کی نظر میں اس کے وہاں دس دن قیام کے منافی نہ ہو مثلاً ایک یا دو گھنٹہ، تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر اس سے زیادہ مدت ہو تو پورا ایک دن یا پوری ایک رات ہونے کی صورت میں بھی نماز قصر پڑھے، لیکن اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

مسئلہ ۱۳۴۷ اگر کسی مسافر کا کسی جگہ دس دن رہنے کا پختہ ارادہ نہ ہو مثلاً اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اس کا ساتھی آگیا یا رہنے کا اچھا مکان مل گیا تو دس دن وہاں رہے گا ورنہ نہیں تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۸ جب کوئی شخص کسی جگہ دس دن رہنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو اگر اسے اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے وہاں رہنے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی اور اس کا یہ احتمال عقلاء کے نزدیک صحیح ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۴۹ اگر مسافر کو معلوم ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں دس دن یا اس سے زیادہ دن باقی ہیں اور وہ مہینے کے آخر تک کسی جگہ رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے بلکہ اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں اور مہینے کے آخر تک وہاں رہنے کا ارادہ کرلے تو اس صورت میں کہ اسے یہ تو معلوم ہو کہ مہینے کا آخری دن مثلاً جمعہ ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ جس دن وہ ارادہ کر رہا ہے وہ جمعرات کا دن ہے تاکہ نو دن بنیں یا بدھ کا دن ہے تاکہ دس دن بنیں اور اسی طرح بعد میں یہ معلوم ہو جانے کی صورت میں بھی کہ جس دن اس نے قیام کا ارادہ کیا تھا وہ بدھ کا دن تھا ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اس صورت کے علاوہ اس کی ذمہ داری ہے کہ نماز قصر پڑھے خواہ ارادہ کرنے کے دن سے آخر تک حقیقت میں دس یا اس سے زیادہ روز ہی ہوتے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۵۰ اگر مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے یا متردد ہوجائے کہ وہاں رہے یا کہیں اور چلا جائے تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے لیکن اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد وہاں رہنے کا ارادہ ترک کرے یا متردد ہوجائے تو ضروری ہے کہ جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے۔

اس مسئلے اور بعد والے مسائل میں چار رکعتی نماز سے مراد وہ نماز ھے جو ادا کے طور پر پڑھی جا رہی ہو۔

مسئلہ ۱۳۵۱ وہ مسافر جس نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اور روزہ رکھ لے، اگر ظہر کے بعد وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے چنانچہ اگر اس نے ایک چار رکعتی نماز پڑھ لی ہو تو جب تک وہاں رہے اس کے روزے صحیح ہیں اور ضروری ہے کہ اپنی نماز یں بھی پوری پڑھے اور اگر چار رکعتی نماز نہ پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روزکا روزہ پورا کرے اور اس کی قضا بھی کرے، جب کہ نمازوں کو ضروری ہے کہ قصر پڑھے اور بعد والے دنوں میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتا ھے۔ ھاں، اگر سورج غروب ہونے کے بعد اور چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے اپنا ارادہ ترک کر دے تو اس روز کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۲ وہ مسافر جس نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہاں رہنے کا ارادہ ترک کر دے اور اس ترک ارادہ سے پہلے یا اس کے بعد شک کرے کہ ایک چار رکعتی نماز پڑھ چکا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اپنی نمازیں قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۳ اگر کوئی مسافر قصر کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران وہ فیصلہ کرلے کہ دس یا اس سے زیادہ دن وہاں رہے گا تو ضروری ہے کہ اپنی نماز چار رکعت پر ختم کرے۔

مسئلہ ۱۳۵۴ جس مسافر نے ایک جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ پہلی چار رکعت نماز کے دوران اپنا ارادہ ترک کر دے اور ابھی تیسری رکعت میں مشغول نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ نماز دو رکعتی پڑھ کر تمام کرے اور اپنی بقیہ نمازیں قصر کر کے پڑھے اور اسی طرح اگر تیسری رکعت میں مشغول ہوگیا ہو لیکن رکوع میں نہ گیا ہو تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز قصر پڑھ کر تمام کرے اور اضافی قرائت یا تسبیح انجام دینے کی صورت میں احتیاط واجب کی بناپر دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر وہ شخص تیسری رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ قصر پڑھے اور جب تک اس جگہ پر رہے اپنی نمازیں قصر کر کے پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۵ جس مسافر نے دس دن کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر وہ وہاں دس دن سے زیادہ رہے تو جب تک وہاں سے سفر نہ کرے ضروری ہے کہ اپنی نمازیں پوری پڑھتا رہے اور دوبارہ دس دن رہنے کا ارادہ کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۵۶ جس مسافر نے کسی مقام پر دس دن قیام کا ارادہ کیا ہو ضروری ہے کہ اپنے واجب روزے رکھے جب کہ مستحب روزے بھی رکھ سکتا ہے اور ظہر، عصر اور عشا کے نوافل بھی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۷ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہے اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے یا دس روز رہنے کے بعد خواہ اس نے ایک نماز بھی پوری نہ پڑھی ہو، کسی ایسی جگہ جا کر واپس آنا اور دوبارہ دس دن یا اس سے کم رہنا چاہتا ہو جس کا جانا اور آنا چار فرسخ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ جانے سے واپسی تک اور واپسی کے بعد بھی اپنی نمازیں پوری پڑھے، لیکن اگر اس جگہ واپسی صرف اس لئے ہو کہ اس کے راستے میں پڑتی ہے اور اس کا سفر شرعی مسافت (۸ فرسخ) جتنا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۸ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی اور جگہ جانا چاہے جس کا فاصلہ آٹھ فرسخ سے کم ہو اور دس دن وہاں رہنے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ جانے کے دوران اور اس جگہ جہاں پر وہ دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو اپنی نمازیں پوری پڑھے، لیکن جس جگہ وہ جانا چاہتا ہو اگر آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ دور ہو تو ضروری ہے کہ جانے کے دوران اپنی نمازیں قصر پڑھے اور اگر وہاں دس دن نہ رہنا چاہتا ہو تو جتنے دن وہاں رہے ضروری ہے کہ ان دنوں کی نمازیں بھی قصر پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۵۹ جس مسافر نے کسی جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کیا ہو اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانا چاہتا ہو جو چار فرسخ سے کم فاصلہ پر ہو لیکن وہ متردد ہو کہ پہلی جگہ پر واپس آئے یا نہیں یا اس جگہ واپس آنے سے بالکل غافل ہو یا واپس تو آنا چاہتا ہو لیکن متردد ہو کہ دس دن رہے یا نہیں یا اس جگہ دس دن رہنے اور وہاں سے سفر کرنے سے غافل ہو تو ضروری ہے کہ جانے سے لے کر واپسی تک اور واپسی کے بعد بھی اپنی نمازیں پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۰ اگر کوئی مسافر اس خیال سے کہ اس کے ساتھی کسی جگہ دس دن رہنا چاہتے ہیں وہ بھی اس جگہ دس دن رہنے کا ارادہ کرے اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کے ساتھیوں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تو اگرچہ وہ خود بھی وہاں رہنے کا خیال ترک کر دے، ضروری ہے کہ جب تک وہاں رہے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۱ اگر کوئی مسافر اتفاقاً کسی جگہ تیس دن رہ جائے اس طرح سے کہ تیس کے تیس دنوں میں وہاں سے چلے جانے یا وہاں رہنے کے بارے میں متردد ہو تو تیس دن گزرنے کے بعد اگرچہ وہ تھوڑی سی مدت ہی وہاں رہے ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۲ جو مسافر نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے ایک جگہ رہنا چاہتا ہو اگر وہ اس جگہ نو دن یا اس سے کم مدت گزارنے کے بعد نو دن یا اس سے کم مدت کے لئے دوبارہ وہاں رہنے کا ارادہ کرے اور اسی طرح تیس دن گزر جائیں تو ضروری ہے کہ اکتیسویں دن سے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۳ تیس دن گزرنے کے بعد مسافر کے لئے پوری نماز پڑھنا اس صورت میں ضروری ہے جب وہ تیس دن ایک ہی جگہ رہا ہو لہٰذا اگر اس نے اس مدت کا کچھ حصہ ایک جگہ اور کچھ دوسری جگہ گزارا ہو تو تیس دن کے بعد بھی ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

نماز مسافر کے مختلف مسائل

مسئلہ ۱۳۶۴ مسافر قدیم شہر مکہ جو "عقبہ مدنیین" سے "ذی طوی" تک ہے، حضرت رسول خدا(ص) کے دور کے مدینے، شہر کوفہ اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مطہر میں اپنی نمازیں پوری بھی پڑھ سکتا ہے اور قصر بھی جب کہ پوری نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی(ص) سے باہر حتی ائمہ علیہم السلام کے دور کے بعد کی توسیعات میں اور مسجد کوفہ سے باہر اور حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی ضریح مقدس کے اطراف سے دور احوط یہ ہے کہ نماز پوری نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۶۵ جو شخص جانتا ہو کہ مسافر ہے اور اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے اگر سابقہ مسئلہ میں مذکورہ چار جگہوں کے علاوہ کسی مقام پر جان بوجھ کر اپنی نماز پوری پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ ھاں، اگر یہ بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہے اور پوری پڑھ لے تو وقت گزرنے سے پہلے یاد آنے کی صورت میں ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت کے بعد یاد آئے تو اس کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۳۶۶ جو شخص جانتا ہو کہ مسافر ہے اور اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے اگر بھول کر پوری نماز پڑھ لے تو وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہونے کی صورت میں اس کی نماز باطل ہے، البتہ اگر وقت کے بعد متوجہ ہو تو اس کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۳۶۷ جس مسافر کو یہ علم نہ ہو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے اگر وہ پوری پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۸ جس مسافر کو یہ تو علم ہو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے لیکن وہ نماز قصر کی بعض خصوصیات سے واقف نہ ہو مثلاً نہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ کے سفر میں قصر پڑھنی ضروری ہے، چنانچہ اگر وہ نماز پوری پڑھ لے اور وقت کے اندر یہ بات اسے معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے اور دوبارہ نہ پڑھنے کی صورت میں قضا کرے، البتہ اگر وقت گزرنے کے بعد یہ بات معلوم ہو تو قضا نہیں کرنی۔

مسئلہ ۱۳۶۹ جس مسافر کو یہ علم ہو کہ اس کے لئے قصر نماز پڑھنا ضروری ہے اگر یہ گمان کرتے ہوئے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ سے کم ہے پوری نماز پڑھے اور وقت کے اندر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ تھا تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ قصر پڑھے اور دوبارہ نہ پڑھنے کی صورت میں اس کی قضا کرے، البتہ اگر وقت گزرنے کے بعد معلوم ہو تو قضا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۷۰ اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافر ہے اور نماز پوری پڑھ لے اور وقت کے اندر یہ بات یاد آجائے تو ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ قصر کر کے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس کی قضا کرے لیکن اگر نماز کے وقت کے بعد یہ بات یاد آئے تو اس کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۳۷۱ وہ شخص جسے نماز پوری پڑھنی ضروری ہے اگر وہ اس نماز کو قصر بجالائے تو اس کی نماز باطل ہے، لیکن اگر وہ مسافر جو کسی جگہ دس دن قیام کا ارادہ رکھتا ہو اور مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر بجا لائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ دوبارہ پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۲ جو شخص چار رکعتی نماز میں مشغول ہو اور دوران نماز اسے یاد آئے کہ وہ مسافر ہے یا اس بات کی جانب متوجہ ہو جائے کہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہے تو تیسری رکعت کے رکوع میں نہ جانے کی صورت میں ضروری ہے کہ نماز کو دو رکعت پر ختم کردے اور اگر اضافی قرائت یا تسبیحات اربعہ پڑھی ہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بھی بجا لائے۔

اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔پس اگر اس کے پاس ایک رکعت جتنا بھی وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نئے سرے سے قصر نماز پڑھے اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو قصر نماز کی قضا انجام دے۔

مسئلہ ۱۳۷۳ جو مسافر نماز مسافر کی بعض خصوصیات سے واقف نہ ہو مثلاً نہ جانتا ہو کہ چار فرسخ جانے اور چار فرسخ واپس آنے کی صورت میں نماز قصر پڑھنا ضروری ہے، اگر وہ چار رکعت کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور تیسری رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ اپنی نماز دو رکعت پر ختم کردے اور اضافی قرائت یا تسبیحات اربعہ انجام دینے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے اور اگر مسئلہ اسے رکوع میں معلوم ہو تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر اس کے پاس ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت بھی باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے اور اگر ایک رکعت کا وقت بھی باقی نہ ہو تو اس نماز کی قضا قصر بجا لائے۔

مسئلہ ۱۳۷۴ وہ مسافر جسے پوری نماز پڑھنی ضروری ہے اگر مسئلے سے لاعلمی کی وجہ سے دو رکعت کی نیت سے نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور نماز کے دوران اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ نماز کو چار رکعت مکمل کرے۔

مسئلہ ۱۳۷۵ وہ مسافر جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اگر وہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا ارادہ دس روز رہنے کا ہو تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور وہ شخص جو مسافر نہیں ہے اگر اول وقت میں اس نے نماز نہ پڑھی ہو اور سفر پر جائے تو ضروری ہے کہ وہ سفر میں قصر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۷۶ وہ مسافر جس کے لئے نماز قصر پڑھنی ضروری ہے اگر اس کی ظہر، عصر یا عشا کی نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بھی دو رکعت ہی پڑھے اگرچہ اس وقت قضا کرے جب سفر میں نہ ہو اور جو شخص مسافر نہیں ہے اگر اس کی تینوں میں سے کوئی ایک نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بھی چار رکعت ہی پڑھے چاہے قضا پڑھتے وقت سفر میں ہو۔

مسئلہ ۱۳۷۷ نمازی کے لئے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد تیس مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّاللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ" کہے اور مسافر کے لئے قصر نمازوں کے بعد یہ ذکر پڑھنا مستحب مؤکد ہے۔

قضا نماز

مسئلہ ۱۳۷۸ جس شخص نے واجب نمازیں ان کے وقت میں نہ پڑھی ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اگرچہ وہ نماز کے پورے وقت میں سوتا رہا ہو یا مستی یا اختیاری بے ہوشی کی وجہ سے نماز نہ پڑھ پایا ہو، لیکن جو نمازیں عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب نہیں ہے خواہ وہ پنجگانہ نمازیں ہوں یا کوئی اور نماز، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ زلزلے اور گرج چمک کی وجہ سے واجب ہونے والی نماز آیات کو ادا وقضا کی نیت کے بغیر بجا لائے۔

مسئلہ ۱۳۷۹ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد کسی کو یہ علم ہو جائے کہ جو نماز اس نے پڑھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۳۸۰ وہ شخص جس پر کسی نماز کی قضا واجب ہے ضروری ہے کہ اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے لیکن یہ بھی واجب نہیں ہے کہ فوراً ان کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۳۸۱ جس شخص پر کسی نماز کی قضا واجب ہو وہ مستحب نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۲ اگر انسان کو احتمال ہو کہ اس کے ذمے قضا نماز باقی ہے یا یہ احتمال ہو کہ جو نمازیں اس نے پڑھی تھیں وہ صحیح نہیں تھیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۳۸۳ پنجگانہ نماز کی قضا میں ترتیب ضروری نہیں ہے سوائے ان نمازوں میں جن میں ترتیب ضروری ہے جیسے ایک ہی دن کی ظہر و عصر یا مغرب و عشا کی نماز، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کے علاوہ دوسری نمازوں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔

مسئلہ ۱۳۸۴ جو شخص پنجگانہ نمازوں کے علاوہ چند دوسری نمازوں جیسے نماز آیات کی قضا کرنا چاہے یا مثال کے طور پر یہ چاہے کہ کسی ایک پنجگانہ نماز اور چند دوسری نمازوں کی قضا کرے تو اسے ترتیب سے بجا لانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۵ اگر کوئی شخص قضا شدہ نمازوں کی ترتیب بھول جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ اسے یقین ہو جائے کہ جس ترتیب سے وہ قضا ہوئی تھیں اسی ترتیب سے انجام دی گئیں ہیں، مثلاً اگر ایک ظہر اور ایک مغرب کی نماز کی قضا اس پر واجب ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سی پہلے قضا ہوئی تھی تو پہلے ایک نماز مغرب، پھر اس کے بعد ایک ظہر اور دوبارہ نماز مغرب پڑھے یا پہلے ایک نماز ظہر، پھر ایک نماز مغرب اور دوبارہ نماز ظہر پڑھے تاکہ اسے یہ یقین ہو جائے کہ جو نماز پہلے قضا ہوئی تھی وہ پہلے پڑھی گئی ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۶ اگر کسی شخص کی ایک دن کی نماز ظہر اور کسی دوسرے دن کی نماز عصر یا دو نماز ظہر یا دو نماز عصر قضا ہوئی ہوں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سی نماز پہلے قضا ہوئی ہے تو اگر وہ شخص دو چار رکعتی نمازیں اس نیت سے پڑھے کہ ان میں پہلی پہلے دن کی قضا ہے اور دوسری دوسرے دن کی قضا ہے تو یہ ترتیب حاصل ہونے کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۷ اگر کسی شخص کی ایک نمازِ ظہر اور ایک نماز عشا قضا ہو جائے یا ایک نماز عصر اور ایک نماز عشا قضا ہو جائے اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ پہلے کون سی قضا ہوئی ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ انہیں اس طرح سے پڑھے کہ ترتیب حاصل ہو جائے اور ترتیب کے بارے میں یقین پیدا کرنے کے لئے مثلاً ظہر و عشا کی مثال میں وہ اس طرح کر سکتا ہے کہ پہلے نماز ظہر اور پھر اس کے بعد نماز عشا اور دوبارہ نماز ظہر پڑھے یا پہلے نماز عشا پھر نماز ظہر اور دوبارہ نماز عشا پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۸۸ جو شخص یہ تو جانتا ہو کہ اس نے ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ وہ ظہر کی نماز ہے یا عصر کی تو اگر وہ ایک چار رکعتی نماز اس قضا نماز کی نیت سے بجا لائے جو اس نے نہیں پڑھی تو یہی کافی ہے۔ اسی طرح اگر وہ یہ نہ جانتا ہو کہ جو نماز نہیں پڑھی وہ ظہر کی تھی یا عشا کی تب بھی یہی حکم ہے اور اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ وہ نماز بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۳۸۹ جس شخص کی مسلسل پانچ نمازیں قضا ہو جائیں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون سی نماز پہلے قضا ہوئی تھی، اگر وہ نو نمازیں ترتیب سے پڑھے مثلاً نماز صبح سے ابتدا کرتے ہوئے ظہر، عصر، مغرب و عشا پڑھنے کے بعد دوبارہ نماز صبح، ظہر، عصر اور مغرب پڑھے تو اسے ترتیب حاصل ہونے کا یقین ہو جائے گا۔ اسی طرح جس شخص کی مسلسل چھ نمازیں قضا ہوئی ہوں اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون سی نماز پہلے قضا ہوئی تھی تو ترتیب کا یقین حاصل کرنے کے لئے دس نمازیں ترتیب سے پڑھے۔ اسی طرح قضا نمازوں کی تعداد میں بڑھنے والی ہر نماز کے لئے جو ترتیب سے قضا ہوئی ہوں ایک نماز کا اضافہ کرتا چلا جائے تاکہ ترتیب حاصل ہونے کا یقین ہو جائے۔

مسئلہ ۱۳۹۰ جس شخص کو علم ہو کہ پنجگانہ نمازوں میں سے ہر نماز کسی ایک دن قضا ہوئی ہے لیکن وہ ان کی ترتیب نہ جانتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پانچ دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اگر کسی شخص کی چھ نمازیں چھ دنوں میں قضا ہوئی ہوں تو چھ دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اسی طرح قضا نمازوں کی تعداد میں بڑھنے والی ہر نماز کے لئے ایک دن کی نماز قضا کرے۔ اس طرح اسے ترتیب حاصل ہونے کا یقین ہو جائے گا، مثلاً اگر سات نمازیں سات دنوں میں قضا ہوئی ہیں تو سات دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

ہر دن کی نماز کے لئے یہ بھی کافی ہے کہ اگر نماز ان دنوں میں قضا ہوئی ہے جب وہ وطن یا اس کے حکم میں تھا تو ایک دو رکعتی، ایک تین رکعتی اور ظہر و عصر و عشا کے لئے ایک چار رکعتی نماز پڑھ لے، جب کہ اگر نماز سفر کے دنوں میں قضا ہوئی ہو تو ایک تین رکعتی اور فجر و ظہر و عصر و عشا کے لئے ایک دو رکعتی نماز پڑھ لے۔

مسئلہ ۱۳۹۱ جس شخص کی مثلاً چند صبح یا ظہر کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور اسے ان کی تعداد کا علم نہ ہو یا ان کی تعداد بھول گیا ہو مثال کے طور پر وہ نہ جانتا ہو کہ تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوئی ہیں، اگر وہ شخص کم مقدار کے اعتبار سے بھی وہ نمازیں پڑھ لے تو کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی نمازیں پڑھے کہ اسے یہ یقین ہو جائے کہ ساری قضا نمازیں پڑھ لی ہیں خصوصا جب اسے پہلے مقدار کے بارے میں یقین تھا اور بعد میں بھول گیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۹۲ جس شخص کی گذشتہ دنوں میں صرف ایک نماز قضا ہوئی ہو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امکان کی صورت میں پہلے اسے بجا لائے اس کے بعد اس دن کی نماز پڑھے۔ نیز اگر گذشتہ دنوں میں کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو لیکن اسی دن کی ایک یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہوں تب بھی امکان کی صورت میں مستحب ہے کہ اس دن کی قضا نماز، ادا نماز سے پہلے پڑھے اور دونوں صورتوں میں اگر کیفیت یہ ہو کہ پنجگانہ نماز کی فضیلت کا وقت گزر جائے گا تو بہتر یہ ہے کہ پہلے پنجگانہ نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ ۱۳۹۳ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ بات یاد آجائے کہ اس کی اس دن کی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں قضا ہوئی ہیں یا گذشتہ دنوں کی صرف ایک قضا نماز باقی ہے تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو اور نیت کو قضا نماز کی طرف پلٹانا ممکن ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ قضا نماز کی نیت کر لے مثلاً اگر کسی شخص کو ظہر کی نماز میں تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے یہ بات یاد آجائے کہ اس دن کی صبح کی نماز قضا ہو گئی ہے اور نماز کا وقت کم نہ ہو تو اپنی نیت صبح کی نماز کی طرف پلٹا دے اور نماز دو رکعت پر تمام کرے اور اس کے بعد نماز ظہر پڑھے لیکن اگر وقت کم ہو یا قضا نماز کی طرف نیت پلٹانا ممکن ہی نہ ہو مثلاً اسے نمازِ ظہر کی تیسری رکعت کے رکوع میں یہ بات یاد آئے کہ اس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی ہے تو چونکہ نماز صبح کی طرف نیت کرنے سے ایک رکوع جو کہ رکن ہے، زیادہ ہو جائے گا، لہذا ضروری ہے کہ نماز صبح کی طرف نیت نہ پلٹائے۔

مسئلہ ۱۳۹۴ اگر کسی شخص کی گذشتہ دنوں کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور اس دن کی بھی ایک یا ایک سے زیادہ نمازیں اس سے قضا ہوئی ہوں اور ان سب کو بجا لانے کے لئے اس کے پاس وقت نہ ہو یا وہ سب نمازوںکو اس روز نہ پڑھنا چاہتا ہو تو مستحب ہے کہ ادا نماز سے پہلے اسی روز کی قضا نمازیں پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گذشتہ دنوں کی نمازیں پڑھنے کے بعد ان قضا نمازوں کو جواس دن ادا نماز سے پہلے پڑھی تھیں دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۱۳۹۵ جب تک انسان زندہ ہے کوئی دوسرا شخص اس کی قضا نمازیں نہیں پڑھ سکتا ہے خواہ وہ اپنی نمازیں پڑھنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۳۹۶ قضا نماز باجماعت پڑھی جا سکتی ہے خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ دونوں ایک ہی نماز پڑہیں بلکہ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص صبح کی قضا نماز کو امام کی ظہر یا عصر کے ساتہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۷ مستحب ہے کہ ممیز بچے کو یعنی وہ بچہ جو اچھے برے کی تمیز رکھتا ہو، نماز پڑھنے اور دوسری عبادات بجا لانے کی عادت ڈالی جائے بلکہ مستحب ہے کہ اسے قضا شدہ نمازیں پڑھنے کے لئے بھی کہا جائے۔

باپ کی قضا نماز جو بڑے بیٹے پر واجب ہے

مسئلہ ۱۳۹۸ اگر باپ نے اپنی واجب نمازوںکو انجام نہ دیا ہو جب کہ وہ ان کی قضا کرنے پر قادر تھا اور چاہے، احتیاط کی بناپر، خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے انہیں ترک کیا ہو یا وہ نمازیں صحیح نہ بجا لایا ہو تو اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اس کے مرنے کے بعد خود ان نمازوں کو انجام دے یا کسی شخص سے اجرت پر پڑھوائے، لیکن ماں کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر واجب نہیں ہیں اگرچہ احوط ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۹ اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ باپ کے ذمے قضا نمازیں تہیں یا نہیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۴۰۰ اگر بڑے بیٹے کو یہ تو معلوم ہو کہ باپ کی قضا نمازیں تہیں لیکن شک کرے کہ وہ انہیں بجا لایا تھا یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۴۰۱ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کون ہے تو باپ کی قضا نمازیں کسی بیٹے پر بھی واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ نمازیں واجبِ کفائی کے طور پر بجا لائیں یا آپس میں تقسیم کر لیں یا اس کو انجام دینے کے لئے قرعہ اندازی کر لیں۔

مسئلہ ۱۴۰۲ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی قضا نمازوں کے لئے کسی شخص کو اجیر بنایا جائے تو اجیر کے صحیح طریقے سے نمازیں پڑھ لینے کے بعد بڑے بیٹے پر کچھ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۳ اگر بڑا بیٹا اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں پڑھنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داری کے مطابق عمل کرے، مثال کے طور پر وہ اپنی ماں کی صبح، مغرب اور عشا کی قضا نمازیں بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۰۴ جس شخص کے ذمے قضا نماز ہو اگر وہ اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں بھی پڑھنا چاہے تو جسے بھی پہلے بجا لائے صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۵ اگر بڑا بیٹا باپ کی موت کے وقت نابالغ یا دیوانہ ہو تو ضروری ہے کہ بالغ یا عاقل ہونے کے بعد باپ کی قضا نمازیں پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۰۶ اگر بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے ہی مرجائے تو دوسرے بیٹوں پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

نماز جماعت

مسئلہ ۱۴۰۷ مستحب ہے کہ واجب نمازوں خصوصا پنچگانہ نمازوں کو باجماعت پڑھا جائے اور صبح اور عشا کی نمازیں اور مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کے لئے اور اس شخص کے لئے جو اذان کی آواز سن رہا ہو نماز جماعت کی بہت تاکید کی گئی ہے اور اسی طرح بعض روایات کے مطابق نماز مغرب با جماعت پڑھنے کی بھی بہت تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۸ نماز جماعت فرادیٰ نماز سے چوبیس (۲۴) درجہ افضل ہے اور پچیس (۲۵) نمازوں کے برابر ہے اور بعض روایات میں اس طرح آیا ہے کہ رسول اکرم (ص) نے فرمایا: "جو شخص نماز جماعت پڑھنے کے لئے کسی مسجد میں جائے تو ہر قدم کے بدلے اس کو ستر ہزار حسنہ ملیں گے اور اسی طرح ستر ہزار درجات بھی ملیں گے اور اگر وہ ایسی حالت میں مرجائے تو خداوند عالم اس کے اوپر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کی قبر پر جائیں اور اس کو جنت کی خوشخبری دیں اور قبر کی تنہائی میں اس کے مونس ویاور ہوں اور اس کے لئے اس دن تک استغفار کریں جس دن اس کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔

مسئلہ ۱۴۰۹ لاپرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں حاضر نہ ہونا جائز نہیں ہے اور بغیر کسی عذر کے نماز جماعت کو ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۰ مستحب ہے کہ انسان صبر کرے تاکہ نماز با جماعت پڑھے اور جب تک نماز کی فضیلت کا وقت باقی ہو، نماز جماعت اس فرادیٰ نماز سے بہتر ہے جو اول وقت میں پڑھی جا رہی ہو اور اسی طرح وہ نماز جماعت جو مختصر طور پر پڑھی جا رہی ہو اس فرادیٰ نماز سے بہتر ہے جو طول دے کر پڑھی جا رہی ہو۔

مسئلہ ۱۴۱۱ جس شخص نے اپنی نماز پڑھ لی ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ جب جماعت قائم ہو تو وہ اپنی نماز دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر نماز کے بعد اسے یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۲ اگر پیش امام یا مقتدی ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد دوبارہ اپنی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو اگر پہلی والی نماز باطل ہونے کا احتمال نہ ہو تو جائز نہیں ہے، البتہ اگر دوسری جماعت میں امام بن کر نماز پڑھائے اور اقتدا کرنے والوں میں ایسے افراد بھی ہوں جنہوں نے ابھی تک واجب نماز نہ پڑھی ہو تو امام کے لئے دوبارہ نماز پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۳ جس شخص کو نماز میں اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ اس کی نماز باطل ہو جاتی ہو اور صرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس کا وسوسہ دور ہوتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھے اور اگر وسوسہ سے نماز باطل نہیں ہوتی تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۱۴ اگر ماباپ اپنے بیٹے کو حکم دیں کہ وہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے تو نماز جماعت سے نہ پڑھنا اگر ماں یا باپ کی اذیت کا سبب بنتا ہو تو ان کی مخالفت حرام ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۵ مستحب نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جا سکتی، لیکن نماز استسقا جو کہ بارش آنے کے لئے پڑھتے ہیں، اسے جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ نماز جو پہلے واجب رہی ہو اور بعد میں کسی وجہ سے مستحب ہوگئی ہو جیسے عید فطر اور عید قربان کی نماز کہ جو امام علیہ السلام کے زمانے میں واجب تھی اور غیبت کی وجہ سے مستحب ہوگئی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۶ جب امام نماز پنجگانہ میں سے کوئی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز پنجگانہ میں سے کوئی بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۷ اگر امام اپنی یا کسی دوسرے شخص کی نماز پنجگانہ قضا پڑھ رہا ہو اور اس نماز کا قضا ہونا بھی یقینی ہو تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے لیکن اگر امام احتیاطا قضا پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ماموم بھی احتیاطاً نماز پڑھ رہا ہو اور دونوں کی احتیاط کا سبب بھی ایک ہی ہو۔

مسئلہ ۱۴۱۸ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ کوئی شخص جو نماز پڑھ رہا ہے وہ یومیہ واجب نماز ہے یا کوئی مستحب نماز ہے تو اس کے پیچھے اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۴۱۹ نماز جماعت کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح ایک ماموم اور دوسرے ایسے ماموم کے درمیان جو امام اور ماموم کے درمیان واسطہ ہے کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو جو دیکھنے میں رکاوٹ ہو۔ مثلاً پردہ یا دیوار وغیرہ پس اگر نماز کی تمام یا بعض حالتوں میں امام او رماموم یا ماموم اور ایسے دوسرے ماموم کے درمیان جو اتصال کا ذریعہ ہو کوئی چیز حائل ہو تو نماز جماعت باطل ہے اور جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا عورت اس حکم سے مستثنی ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۰ اگر پہلی صف لمبی ہونے کی وجہ سے اس کے دونوں اطراف کھڑے ہوئے اشخاص امام جماعت کو نہ دیکھ سکیں تب بھی ان کی جماعت صحیح ہے اور اسی طرح کسی بھی صف کی لمبائی کی وجہ سے اس کے دونوں طرف کھڑے ہوئے اشخاص اگر اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ سکیں تو ان کی بھی جماعت صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۱ اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص دروازے پر صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہے۔ اور ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ہے جو اس شخص کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں بلکہ وہ لوگ جو دونوں اطراف میں کھڑے ہیں اور جماعت سے متصل ہیں، ان کی بھی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۲ جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہو اگر وہ دائیں یا بائیں جانب سے کسی مقتدی کے ذریعے امام سے متصل نہ ہو تو وہ اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۴۲۳ ضروری ہے کہ امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموم کی جگہ سے اونچی نہ ہو لیکن اگر معمولی سی مثلاً ایک بالشت سے کم اونچی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ نیز اگر زمین ڈھلوان والی ہو اور امام اونچی طرف کھڑا ہو تو اگر ڈھلوان زیادہ نہ ہو اور اس زمین کو ہموار کہا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۲۴ اگر ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ہو تو کوئی اشکال نہیں البتہ اگر اتنی اونچی ہو کہ اسے جماعت کہنا ہی مشکوک ہو جائے تو جماعت کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔

مسئلہ ۱۴۲۵ اگر ایک صف میں کھڑے ہوئے افراد کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہو جس کی نماز باطل ہے یا ایسا ممیز بچہ موجود ہو جس کی نماز صحیح ہونے کا علم نہ ہو تو اس صورت میں کہ دوسرے ماموم کے ذریعے سے اتصال برقرار نہ ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اقتدا نہیں کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۶ امام جماعت کے تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد اگر آگے والی صف نماز اور تکبیرۃ الاحرام کہنے کے لئے تیار ہو تو وہ شخص جو بعد والی صف میں کھڑا ہو وہ تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ انتظار کرے تاکہ وہ شخص یا اشخاص جو آگے والی صف میں اس کے اتصال کا ذریعہ ہوں تکبیر کہہ لیں۔

مسئلہ ۱۴۲۷ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ آگے والی صفوں میں سے کسی ایک صف کی نماز باطل ہے تو وہ بعد والی صفوں میں اقتدا نہیں کر سکتا، لیکن اگر وہ نہ جانتا ہو کہ ان کی نماز صحیح ہے یا نہیں تو اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۸ جب کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ امام جماعت کی نماز باطل ہے مثلاً اسے یہ معلوم ہو جائے کہ امام جماعت نے وضو نہیں کیا ہے تو اگرچہ خود امام اس چیز کی طرف متوجہ نہ ہو اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۹ اگر نماز کے بعد ماموم کو یہ علم ہو جائے کہ امام جماعت عادل نہ تھا یا کافر تھا یا کسی اور وجہ سے اس کی نماز باطل تھی مثلاً اس نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی تھی تو ماموم کی نماز اس صورت میں صحیح ہے کہ اس نے کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس کی وجہ سے فرادیٰ نماز باطل ہوجاتی ہو، جیسے رکوع زیادہ کرنا۔

مسئلہ ۱۴۳۰ اگر نماز کے دوران کوئی شخص شک کرے کہ اقتدا کی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ نماز کو فرادیٰ کی نیت سے پورا کرے، لیکن اگر کسی وجہ سے اسے اطمینان ہوجائے کہ جماعت کی نیت کی ہے تو نماز کو جماعت کی نیت سے پورا کرے۔

مسئلہ ۱۴۳۱ اگر کوئی شخص نماز جماعت میں تشہد کے دوران اور امام کے سلام کہنے سے پہلے فرادیٰ نماز کی طرف عدول کرنا چاہے تو اگر وہ ابتدا سے عدول کی نیت سے نہ رکھتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عذر رکھتا ہو تو وہ تشہد سے پہلے تک عدول کر سکتا ہے، لیکن ان دو صورتوں کے علاوہ عدول کرنا محل اشکال ہے، خواہ وہ ابتدا سے عدول کی نیت رکھتا ہو یا نماز کے دوران عدول کی نیت کرے، البتہ اگر وہ فرادیٰ شخص کے وظیفے پر عمل کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص قرائت کا موقع گزر جانے کے بعد فرادیٰ نماز کی طرف عدول کرے اور ابتدا سے فرادیٰ کا قصد نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز قرائت چھوڑنے کے اعتبار سے صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۲ اگر مقتدی امام کی الحمد اور سورہ ختم ہونے سے پہلے نماز فرادیٰ کی نیت کرے تو خواہ امام الحمد یا سورہ کا کچھ حصہ پڑھ چکا ہو، ضروری ہے کہ مقتدی الحمد اور سورہ دوبارہ پڑھے۔

اور اسی طرح اگر امام کی الحمد اور سورہ ختم ہونے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے اگر وہ فرادیٰ کی نیت کرے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۳۳ اگر کوئی شخص نماز جماعت کے ساتھ فرادیٰ کی نیت کرے تو دوبارہ جماعت کی نیت نہیں کر سکتا، البتہ اگر وہ متردد ہوجائے کہ فرادیٰ کی نیت کرے یا نہیں تو اگرچہ وہ بعد میں نماز جماعت کے ساتھ تمام کرنے کا مصمم ارادہ بھی کر لے، اس کی جماعت محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۴ اگر کوئی شخص شک کرے کہ نماز کے دوران اس نے فرادیٰ کی نیت کی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس نے فرادیٰ کی نیت نہیں کی ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۵ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہو اور وہ امام کے رکوع میں پہنچ جائے تو خواہ امام نے رکوع کا ذکر پڑھ لیا ہو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ہیں اور یہ ایک رکعت شمار ہوگی، البتہ اگر وہ رکوع کی مقدار تک جھکے لیکن امام کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۶ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہو اور وہ رکوع کی مقدار تک جھکے اور شک کرے کہ امام کے رکوع میں پہنچا ہے یا نہیں تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۷ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام رکوع میں ہو اور اس سے پہلے کہ رکوع کی حد تک جھکے امام رکوع سے سر اٹھا لے تو ضروری ہے کہ امام کے ساتھ ہی سجدے میں جائے اور امام کی اگلی رکعت کو اپنی پہلی رکعت قرار دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کی پیروی کے بعد جب (اگلی رکعت کے لئے) کھڑا ہو تو قربت مطلقہ کی نیت سے، جو چاہے تکبیرۃ الاحرام ہو یا ذکر، تکبیر کہے۔

مسئلہ ۱۴۳۸ اگر کوئی شخص نماز کی ابتدا ہی سے یا الحمد اور سورے کے درمیان اقتدا کرے اور رکوع کی مقدار میں جانے سے پہلے ہی امام اپنا سر رکوع سے اٹھا لے تو اگر وہ تاخیر کرنے میں عذر رکھتا ہو تو اس کی نماز اور جماعت صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۴۳۹ اگر کوئی شخص جماعت کے لئے اس وقت پہنچے جب امام جماعت کا آخری تشہد پڑھ رہا ہو اور وہ شخص یہ چاہتا ہو کہ جماعت کا ثواب حاصل کرے تو ضروری ہے کہ اقتدا کی نیت اور تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اور تشہد کو احتیاط واجب کی بنا پر قربت مطلقہ کی نیت سے واجب تشہد یا ذکر کی نیت کے بغیر امام کے ساتھ پڑھے، لیکن سلام نہ پھیرے اور انتظار کرے تاکہ امام نماز کا سلام پڑھ لے۔ اس کے بعد وہ شخص کھڑا ہو جائے اور دوبارہ نیت اور تکبیرۃ الاحرام کہے بغیر الحمد اور سورہ پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پہلی رکعت شمار کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۰ ضروری ہے کہ ماموم امام سے آگے نہ کھڑا ہو اور اگر ماموم صرف ایک شخص ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور اس کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہاں، اگر کسی شخص کا قد امام سے بلند ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ اس طرح کھڑا ہو کہ رکوع اور سجدے میں امام سے آگے نہ ہو اور اگر ماموین زیادہ ہوں تو اس کا حکم ''مسئلہ ۱۴۸۸ ''میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۴۴۱ اگر امام مرد اور ماموم عورت ہو تو اگر اس عورت اور امام کے درمیان یا اس عورت اور دوسرے مقتدی مرد کے درمیان جو اس عورت کے اتصال کا ذریعہ ہے، کوئی پردہ یا اس جیسی کوئی دوسری چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۲ اگر نماز جماعت شروع ہونے کے بعد امام اور ماموم کے درمیان یا امام اور اس شخص کے درمیان جو امام سے اتصال کا ذریعہ ہو پردہ یا کوئی اور چیز حائل ہو جائے تو جماعت باطل ہے اور اس کی نماز فرادیٰ ہو جائے گی اور ضروری ہے کہ وہ فرادیٰ نماز پڑھنے والے کے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۳ اقوی یہ ہے کہ مقتدی کے سجدے کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان ایک بڑے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ اسی طرح اگر انسان ایک ایسے مقتدی کے واسطے سے جو اس کے آگے کھڑا ہو امام سے متصل ہو تب بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو) اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماموم کے سجدے کی جگہ اور اس سے آگے کھڑے ہونے والے شخص کی جگہ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۴۴۴ اگر ماموم ایک ایسے شخص کے ذریعے سے امام سے متصل ہو جس نے اس کی دائیں یا بائیں سمت میں اقتدا کی ہے اور سامنے سے امام سے متصل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس شخص سے جو اس کی دائیں یا بائیں سمت کھڑا ہو ایک بڑے قدم سے زیادہ فاصلہ نہ رکھے۔

مسئلہ ۱۴۴۵ اگر نماز کے دوران امام اور ماموم کے درمیان یا ماموم اور دوسرے ماموم کے درمیان جو اس کے سامنے کھڑا ہے ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تو جماعت باطل ہے اور ضروری ہے کہ فرادیٰ کی نیت کرے اور نماز کو فرادیٰ پڑھے۔ اسی طرح اگر ایک ماموم اور دوسرے ایسے ماموم کے درمیان جو اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہے اور امام سے اتصال کا ذریعہ ہے ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ ہوجائے تب بھی بنابر احتیاط واجب یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۴۴۶ اگر اگلی صف میں کھڑے ہوئے تمام لوگوں کی نماز ختم ہوجائے اور بعد والی صف میں کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان اور جن کی نماز تمام ہوئی ہے ان سے اگلی صف میں کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان کا فاصلہ ایک بڑے قدم کے برابر یا اس سے کم ہو تو جن لوگوں کی نماز ختم ہوئی ہے اگر وہ فورا دوسری نماز کے لئے امام کی اقتدا کر لیں تو بعد والی صف کی جماعت صحیح ہے اور اگر مذکورہ مقدار سے زیادہ فاصلہ ہو تو بعد والی صف کی جماعت باطل ہے اور ان کی نماز فرادیٰ ہوجائے گی۔

مسئلہ ۱۴۴۷ اگر کوئی شخص اس وقت اقتداء کرے جب امام کی دوسری رکعت ہو تو اس سے الحمد اور سورہ ساقط ہیں اور ضروری ہے کہ امام سے پہلے رکوع میں نہ جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ امام کے تشہد سے پہلے کھڑا نہ ہو اور وہ شخص قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کے تشہد کے وقت اپنی ہاتھ کی انگلیوں اور پاؤں کے تلوے کے اگلے حصے کو زمین پر رکھے اور اپنے گھٹنوں کو اٹھا لے اور ضروری ہے کہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کا وقت نہ ہو تو الحمد کو تمام کرے اور امام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ کا قصد کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۸ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت میں ہو تو ضروری ہے کہ اپنی نماز کی دوسری رکعت میں جو کہ امام کی تیسری رکعت ہے، دو سجدے کرنے کے بعد بیٹھ جائے اور واجب مقدار کی حد تک تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور اگر تین مرتبہ تسبیحات اربعہ نہ پڑھ سکتا ہو تو ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھ کر امام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ پائے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۹ اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں مشغول ہو اور ماموم یہ جانتا ہو، بلکہ صرف احتمال دے رہا ہو کہ اگر وہ اقتدا کرلے اور الحمد پڑھے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچ پائے گا تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ انتظار کرے تاکہ امام رکوع میں چلا جائے اور اس کے بعد اقتدا کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۰ اگر کوئی شخص اس وقت اقتدا کرے جب امام تیسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں ہو تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ کے لیے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف الحمد پڑھے اور امام کے رکوع میں پہنچ جائے اور اگر کوئی رکوع میں نہ پہنچ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۱ جو شخص جانتا ہو کہ اگر وہ سورہ یا قنوت کو تمام کرے تو امام کے رکوع میں نہیں پہنچ سکے گا اور وہ عمداً سورہ یا قنوت پڑھے اور رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن ضروری ہے کہ فرادیٰ شخص کے وظیفے کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۲ جس شخص کو اطمینان ہو کہ اگر سورہ شروع کرے یا اسے تمام کرے تو امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ شروع کرے یا اگر شروع کر لیا ہو تو اسے مکمل کرے، لیکن اگر امام کے رکوع میں نہ پہنچ پا رہا ہو تو سورہ شروع کرنے کی صورت میں ضروری ہے کہ اسے تمام نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۳ جو شخص یقین رکھتا ہو کہ اگر وہ سورہ پڑھے تو امام کے رکوع میں پہنچ جائے گا اور سورہ پڑھ لے اور امام کے رکوع میں نہ پہنچ سکے تو اس کی جماعت صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۴ اگر امام قیام کی حالت میں ہو اور ماموم یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کون سی رکعت میں ہے تو وہ اقتدا کر سکتا ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ الحمد اور سورہ جزء نماز یا قرائت قرآن کی عمومی نیت کے ساتھ پڑھے، اگرچہ بعد میں معلوم ہو جائے کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت تھی۔

مسئلہ ۱۴۵۵ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں ہے الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور رکوع کے بعد اسے یہ معلوم ہوجائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر رکوع سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے تو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے اور وقت کم ہونے کی صورت میں صرف الحمد پڑھے اور رکوع میں پہنچ جائے اور اگر الحمد پڑھنے کا بھی وقت نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر فرادیٰ نماز کا قصد کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۶ اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہے الحمد یا سورہ پڑھ لے اور رکوع سے پہلے یا اس کے بعد اسے یہ معلوم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر الحمد اور سورہ پڑھنے کے درمیان یہ معلوم ہو جائے تو ضروری ہے کہ بقیہ حصہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۵۷ اگر کوئی شخص مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز کو تمام کرلے تو جماعت کو پالے گا تو مستحب ہے کہ وہ شخص مستحب نماز کو چھوڑ دے اور جماعت میں شریک ہوجائے، بلکہ اگر اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ پہلی رکعت میں شریک ہوسکے گا تب بھی مستحب ہے کہ اسی حکم پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۴۵۸ اگر کوئی شخص تین رکعتی یا چار رکعتی نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت قائم ہوجائے، تو اگر ابھی تیسری رکعت کے رکوع میں نہ گیا ہو اور اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ اگر نماز کو تمام کرلے تو جماعت میں شریک ہو جائے گا، مستحب ہے کہ وہ شخص مستحب نماز کی نیت سے اپنی نماز کو دو رکعت پر تمام کرے اور جماعت میں شریک ہوجائے۔

مسئلہ ۱۴۵۹ اگر امام کی نماز ختم ہو جائے اور ماموم تشہد یا پہلا سلام پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری نہیں کہ فرادیٰ نماز کی نیت کرے۔

مسئلہ ۱۴۶۰ اگر کوئی شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہو اور جس وقت امام آخری رکعت کا تشہد پڑھ رہا ہو وہ فرادیٰ نماز کا قصد نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اپنی انگلیوں اور پاؤں کے تلووں کا اگلا حصہ زمین پر رکھے اور گھٹنوں کو اٹھا کر رکھے اور امام کے سلام پڑھنے کا انتظار کرے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے اور اگر اسی وقت فرادیٰ نماز کا قصد کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر ابتدا ہی سے فرادیٰ کا قصد تھا تو محل اشکال ہے۔

امام جماعت کے شرائط

مسئلہ ۱۴۶۱ ضروری ہے کہ امام جماعت بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو۔

اسی طرح اگر اقتدا نماز کی ابتدائی دو رکعات میں ہو اور ماموم کی قرائت صحیح ہو تو ضروری ہے کہ امام کی قرائت بھی صحیح ہو۔

اس کے علاوہ صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔ نیز اگر ماموم مرد ہو تو ضروری ہے کہ امام بھی مرد ہو اور نماز میت کے علاوہ کسی دوسری نماز میں عورت کا کسی دوسری عورت کی امامت کرنا مکروہ ہے۔ ھاں، نماز میت میں اگر عورت سے زیادہ میت کے لئے کوئی دوسرا سزاوار نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے اور ممیز بچہ جو اچھے اور برے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے کسی دوسرے ممیز بچے کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتا ہے اور جماعت کا اثر مترتب ہونا وجہ سے خالی نہیں لیکن احوط اثر کا مترتب نہ ہونا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۲ اگر کوئی شخص کسی امام کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پر باقی ہے یا نہیں تو وہ اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۳ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو لیٹ کر نماز پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۴ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور اسی طرح جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو وہ کسی ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہو۔ اسی طرح جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو وہ ایسے شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہو، لیکن جو شخص لیٹ کر نماز پڑھتا ہو وہ ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو۔

مسئلہ ۱۴۶۵ اگر امام جماعت کسی مجبوری کی وجہ سے نجس لباس یا تیمم یا وضو جبیرہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۶ اگر امام کسی بیماری کی وجہ سے اپنا پیشاب یا پاخانہ نہ روک سکتا ہو تو اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے اور جو عورت مستحاضہ نہ ہو وہ مستحاضہ عورت کی اقتدا کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۷ وہ شخص جو جذام یا برص کا مریض ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ شخص جس پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو اس کی اقتدا کرنا جائز نہیں ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ ۱۴۶۸ ضروری ہے کہ ماموم نماز کی نیت کرتے وقت امام کو معین کرے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں مثلا اگر وہ نیت کرے کہ میں موجودہ امام کی اقتدا کرتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۹ ضروری ہے کہ ماموم الحمد اور سورہ کے علاوہ تمام اذکار خود پڑھے، لیکن اگر ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت، امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو الحمد اور سورہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۰ اگر ماموم نماز صبح، مغرب و عشا کی پہلی یا دوسری رکعت میں امام کے الحمد اور سورہ پڑھنے کی آواز سن رہا ہو خواہ وہ ان کلمات کو سمجھ نہ رہا ہو، ضروری ہے کہ وہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور اگر امام کی آواز نہ سن رہا ہو تو مستحب ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے لیکن ضروری ہے کہ نماز کا جزء سمجھ کر نہ پڑھے اور ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر سہواً اونچی آواز سے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۷۱ اگر ماموم امام کے الحمد اور سورہ کے بعض کلمات سن رہا ہو تو جن کلمات کو نہ سن سکے انہیں پڑھ سکتا ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۷۲ اگر ماموم بھول کر الحمد اور سورہ پڑھ لے یا اس خیال سے کہ جو آواز وہ سن رہا ہے وہ امام کی آواز نہیں ہے الحمد اور سورہ پڑھ لے اور بعد میں اسے معلوم ہوجائے کہ وہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۳ اگر ماموم شک کرے کہ امام کی آواز سن رہا ہے یا نہیں یا جو آواز سن رہا ہے اس کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو کہ یہ امام کی آواز ہے یا کسی اور کی آواز ہے تو وہ الحمد اور سورہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۴ ضروری ہے کہ ماموم، نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ کوئی دوسرا ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۷۵ ضروری ہے کہ ماموم تکبیرۃالاحرام کو امام سے پہلے نہ کہے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام کی تکبیر مکمل نہ ہوجائے تکبیر نہ کہے۔

مسئلہ ۱۴۷۶ اگر ماموم بھول کر امام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے، بلکہ اگر جان بوجھ کر بھی امام سے پہلے سلام پڑھ لے تو اس صورت میں کہ ابتدا ہی سے عدول کا ارادہ نہ رکھتا ہو، اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۷ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ دوسرے اذکار کو امام سے پہلے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر انہیں سن رہا ہو یا یہ جانتا ہو کہ امام انہیں کس وقت کہے گا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ کہے۔

مسئلہ ۱۴۷۸ ضروری ہے کہ ماموم نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں کے علاوہ دوسرے افعال مثلاً رکوع و سجود، امام کے ساتھ یا امام کے تھوڑی دیر بعد بجا لائے اور اگر جان بوجھ کر امام کے بعد یا اس کی کچھ مدت کے بعد انجام دے تو اس کی جماعت باطل ہوجائے گی، لیکن اگر اس نے فرادیٰ شخص کے وظیفے پر عمل کیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۴۷۹ اگر ماموم بھول کر امام سے پہلے ہی رکوع سے سر اٹھ ائے اور امام رکوع میں ہی ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھ الے اور اس صورت میں رکوع کا زیادہ ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا، لیکن اگر رکوع میں واپس جائے اور اس سے پہلے کہ وہ امام کے رکوع میں پہنچے امام سر اٹھ الے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۰ اگر ماموم غلطی سے سجدے سے سر اٹھ الے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدے میںہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ سجدے میں جائے اور اگر دونوں سجدوں میں اتفاقاً ایسا ہی ہو جائے تو دو سجدے زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۴۸۱ جو شخص غلطی سے امام سے پہلے اپنا سر سجدے سے اٹھ الے اور واپس سجدے میں جائے اور اس سے پہلے کہ وہ سجدے میں پہنچے امام اپنا سر اٹھ الے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اگر دونوں سجدوں میں یہی اتفاق پیش آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۲ اگر غلطی سے کوئی شخص اپنا سر رکوع یا سجدے سے اٹھ الے اور بھول کریا اس خیال سے کہ امام کے سجدے یا رکوع میں نہیں پہنچ پائے گا رکوع یا سجدے میں نہ جائے تو اس کی جماعت اور نماز دونوں صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۴۸۳ اگر کوئی شخص اپنا سر سجدے سے اٹھ الے اور دیکھے کہ امام بھی سجدے میں ہے چنانچہ اس خیال سے کہ یہ امام کا پہلا سجدہ ہے اور وہ شخص اس نیت سے کہ امام کے ساتہ سجدہ کرے، سجدے میں چلا جائے اورا سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ہے تو یہ اس شخص کا دوسرا سجدہ ہی شمار ہوگا اور اگر اس خیال سے کہ یہ امام کا دوسرا سجدہ ہے سجدے میں چلا جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ امام کا پہلا سجدہ ہے تو ضروری ہے کہ امام کے ساتہ سجدہ کرنے کی نیت سے سجدہ کرے اور دوبارہ امام کے ساتہ سجدے میں جائے اور دونوں صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتہ پڑھنے کے بعد دوبارہ بھی پڑھے۔

مسئلہ ۱۴۸۴ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور حالت یہ ہو کہ اگر وہ اپنا سر اٹھ الے تو امام کی قرائت کے کچھ حصے میں پہنچ جائے گا تو اگر وہ اپنا سر اٹھ الے اور امام کے ساتہ رکوع میں چلاجائے تو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ہیں اور اگر جان بوجہ کر اپنا سر نہ اٹھ ائے تو اس کی نماز کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۵ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے او رحالت یہ ہو کہ اگر وہ اپنا سر اٹھ الے تو وہ امام کی قرائت میں نہیں پہنچ سکے گا، اگر امام کی پیروی کرتے ہوئے اپنا سر اٹھ الے اور امام کے ساتہ رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ہیں اور اگر وہ انتظار کرلے تاکہ امام اس کے رکوع میں پہنچ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اس کی جماعت محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۶ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے اور امام کی پیروی کرنے کی نیت سے اپنا سر اٹھ الے اور امام کے ساتہ سجدے میں جائے تو اس کی نماز اور جماعت دونوں صحیح ہیں اور اگر انتظار کرے تاکہ امام اس کے سجدے میں پہنچ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اس کی جماعت محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۷ اگر امام غلطی سے ایسی رکعت میں قنوت پڑھ لے جس میں قنوت نہیں ہے یا جس رکعت میں تشہد نہیں ہے اس میں تشہد پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو ضروری ہے کہ ماموم قنوت اور تشہد نہ پڑھے لیکن وہ امام سے پہلے رکوع میں نہیں جا سکتا اور امام سے پہلے قیام نہیں کرسکتا ہے بلکہ ضروری ہے کہ انتظار کرے تاکہ امام کا قنوت اور تشہد تمام ہوجائے اور اپنی بقیہ نماز کو امام کے ساتھ پڑھے۔

نماز جماعت میں امام اور ماموم کا وظیفہ

مسئلہ ۱۴۸۸ اگر ماموم ایک مرد ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا چند عورتیں ہوں تو مرد دائیں طرف اور بقیہ عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ہوں تو مرد امام کے پیچھے اور عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر ایک یا چند عورتیں ہوں تو امام کے پیچھے کھڑی ہوں اور ایک عورت ہونے کی صورت میں مستحب ہے کہ امام کے پیچھے دائیں سمت میں اس طرح کھڑی ہو کہ اس کی سجدے کی جگہ امام کے گھٹنوں یا قدم کے مقابل ہو۔

مسئلہ ۱۴۸۹ اگر ماموم اور امام دونوں عورتیں ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ سب ایک دوسرے کے برابر میں کھڑی ہوں اور امام ان سے آگے نہ ہو۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مستحب ہیں

مسئلہ ۱۴۹۰ مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں کھڑا ہو اور صاحبان علم، کمال اور تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

مسئلہ ۱۴۹۱ مستحب ہے کہ جماعت کی صفیں منظّم ہوں اور ایک صف میں کھڑے ہوئے نمازیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو اور ان کے کاندھے ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔

مسئلہ ۱۴۹۲ مستحب ہے کہ "قد قامت الصلاۃ" کہنے کے بعد ماموین کھڑے ہوجائیں۔

مسئلہ ۱۴۹۳ مستحب ہے کہ امام اس ماموم کی حالت دیکھ کر نماز پڑھائے جو ماموین میں سب سے زیادہ ضعیف ہو اور قنوت، رکوع، اور سجدے کو طول نہ دے، لیکن اگر جانتا ہو کہ تمام ماموین طول دینے کی طرف مائل ہیں تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۱۴۹۴ مستحب ہے کہ امام جماعت الحمد، سورہ، اور بلند آواز سے پڑھے جانے والے اذکار نماز میں اپنی آواز اتنی اونچی کرے کہ دوسرے ماموین سن لیں، لیکن ضروری ہے کہ اپنی آواز حد سے زیادہ اونچی نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴۹۵ اگر امام کو رکوع کے دوران یہ معلوم ہوجائے کہ کوئی ماموم ابھی ابھی آیا ہے اور اقتدا کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ رکوع کو اپنے معمول سے دگنا طول دے اور اس کے بعد کھڑا ہوجائے، اگرچہ اسے یہ معلوم ہوجائے کہ کوئی اور بھی اقتدا کے لئے آیا ہے۔

وہ چیزیں جو نماز جماعت میں مکروہ ہیں

مسئلہ ۱۴۹۶ اگر جماعت کی صفوں کے درمیان جگہ خالی ہو تو مکروہ ہے کہ انسان اکیلا کھڑا ہو۔

مسئلہ ۱۴۹۷ ماموم کا اذکارِ نماز کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۸ جس مسافر کو نماز ظہر، عصر اور عشا دو رکعت پڑھنا ہیں، اس کے لئے کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو مسافر نہیں ہے مکروہ ہے اور جو شخص مسافر نہیں اس کے لئے کسی ایسے شخص کی اقتدا کرنا جو مسافر ہو مکروہ ہے۔

نماز آیات

مسئلہ ۱۴۹۹ نماز آیات کہ جس کے پڑھنا کا طریقہ بعد میں بیان ہوگا چار چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے:

۱) سورج گرہن۔

۲) چاند گرہن۔ اگرچہ ان کے کچھ حصے کو ہی گرہن لگے اور اس کی وجہ سے کوئی خوف زدہ بھی نہ ہوا ہو۔

۳) زلزلہ، اگرچہ کوئی خوف زدہ بھی نہ ہوا ہو۔

۴) گرج چمک اور سرخ وسیاہ آندھی اور ان جیسی دوسری آسمانی نشانیاں، اس صورت میں کہ اکثر لوگ ان سے خوف زدہ ہوجائیں۔ جہاں تک زمینی حادثات کا تعلق ہے جیسے کہ دریا کا پانی خشک ہوجانا اور پہاڑ کا گرنا جو کہ اکثر لوگوں کہ خوف زدہ ہونے کا باعث ہوتا ہے، تو ان میں نماز آیات پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۰ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ ایک سے زیادہ ہو جائیں تو ضروری ہے کہ انسان ان میں سے ہر ایک کے لئے نماز آیات پڑھے۔ مثلاً سورج گرہن بھی ہو اور زلزلہ بھی آجائے تو ضروری ہے کہ ایک نماز آیات سورج گرہن کے لئے اور ایک نماز آیات زلزلے کے لئے پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۰۱ جس شخص پر ایک سے زیادہ نماز آیات کی قضا واجب ہو خواہ وہ ایک چیز کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں جیسے کہ تین مرتبہ سورج گرہن ہوا ہو اور اس شخص نے تینوں مرتبہ نماز آیات نہ پڑھی ہو، یا چند چیزوں کی وجہ سے واجب ہوئی ہوں جیسے کہ سورج گرہن بھی ہوا ہو اور چاند گرہن بھی، ان کی قضا بجا لاتے وقت ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص یہ معین کرے کہ کون سی نماز کی قضا کر رہا ہوں، البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگرچہ اجمالا ہی سہی، انہیں معین کرے مثلاً یہ نیت کرے کہ جو پہلی نماز آیات یا دوسری نماز آیات جو مجھ پر واجب ہوئی تھی اس کی قضا بجا لا رہا ہوں۔

مسئلہ ۱۵۰۲ جن چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ کسی جگہ واقع ہوجائیں تو صرف اسی جگہ کے لوگوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اور دوسرے مقامات کے لوگوں کے لئے اس کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۳ سورج یا چاند کو گرہن لگنے کی صورت میں نماز آیات پڑھنے کا وقت اسی وقت سے شروع ہوتا ہے جب سورج یا چاند کو گہن لگنا شروع ہوجائے اور اس وقت تک باقی رہتا ہے جب سورج یا چاند مکمل طور پر گرہن سے نکل آئیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ سورج یا چاند گرہن سے نکلنا شروع ہوجائیں، بلکہ گرہن کی ابتدا میں ہی نماز آیات پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۴ اگر کوئی شخص نماز آیات پڑھنے میں اتنی تاخیر کرے کہ چاند یا سورج گرہن سے نکلنا شروع ہو جائیں تو اس کی نماز ادا ہے، لیکن پورا سورج یا چاند، گرہن سے نکل جانے کی صورت میں اس کی نماز قضا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۵ اگر چاند گرہن یا سورج گرہن کی مدت ایک رکعت کے برابر یا اس سے بھی کم ہو تو نماز آیات واجب اور ادا ہے ۔اسی طرح اگر گرہن کی مدت ایک رکعت سے زیادہ ہو اور انسان نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ ایک رکعت کے برابر یا اس سے بھی کم وقت باقی رہ گیا ہو تب بھی نماز آیات واجب اور ادا ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۶ انسان کے لئے واجب ہے کہ زلزلہ، گرج چمک اور انہی جیسی دوسری چیزوں کے وقوع کے وقت نماز آیات پڑھے اور ضروری ہے کہ نماز کو اتنی دیر سے نہ پڑھے کہ عرفا لوگ اسے تاخیر کہیں اور تاخیر کرنے کی صورت میں اپنی نماز پڑھے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ادا یا قضا کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۰۷ اگر کسی شخص کو سورج یا چاند گرہن لگنا معلوم نہ ہو اور ان کے گرہن سے نکلنے کے بعد پتہ چلے کہ پورے چاند یا سورج کو گرہن لگا تھا تو ضروری ہے کہ نماز آیات کی قضا بجا لائے، لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ ان کی کچھ مقدار کو گرہن لگا تھا تو قضا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۸ اگر کچھ لوگ کہیں کہ سورج یا چاند کو گرہن لگا ہے اور انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان پیدا نہ ہو اور اس گروہ میں سے کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جس کا شرعی طور پر کوئی اعتبار ہو اور انسان نماز آیات نہ پڑھے اور بعد میں یہ معلوم ہو کہ ان لوگوں نے صحیح کہا تھا تو پورے چاند یا سورج کو گرہن لگنے کی صورت میں ضروری ہے کہ نماز آیات بجا لائے، لیکن اگر ان کے کچھ حصے کو گرہن لگا ہو تو نماز آیات پڑھنا ضروری نہیں ہے۔اسی طرح اگر دو اشخاص کہ جن کے عادل ہونے کا علم نہ ہو یا ایک شخص کہ جس کے قابل اعتماد ہونے کا علم نہ ہو، اگر یہ کہیں کہ سورج یا چاند کو گرہن لگا ہے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ وہ دونوں عادل تھے یا وہ ایک شخص ایسا قابل اعتماد تھا کہ جس کے قول کے بر خلاف بات کا گمان نہ تھا تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۹ اگر انسان کو ان لوگوں کے کہنے سے جو علمی قاعدے کی رو سے چاند گرہن یا سورج گرہن کے بارے میں بتاتے ہیں ، اطمینان پیدا ہوجائے کہ سورج یا چاند گہن ہوا ہے تو ضروری ھے_کہ نماز آیات پڑھے۔ نیز اگر وہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں وقت

سورج یا چاند کو گہن لگے گا اور فلاں وقت تک رہے گا اور انسان کو ان کے کہنے سے اطمینان پیدا ہوجائے تو ضروری ہے کہ وہ اپنے اطمینان پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۵۱۰ اگر کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ جو نماز آیات پڑھی تھی وہ باطل تھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور وقت گذرنے کی صورت میں ضروری ہے کہ قضا کرے۔

مسئلہ ۱۵۱۱ اگر پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں کسی شخص پر نماز آیات بھی واجب ہو جائے اور دونوں نمازوں کے لئے وقت وسیع ہو تو وہ پہلے کوئی بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ہو تو جس نماز کا وقت تنگ ہو ضروری ہے کہ اسے پہلے پڑھے اور اگر دونوں کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۱۲ اگر کسی شخص کو پنجگانہ نمازوں کے درمیان یہ معلوم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے اور نماز پنجگانہ کا وقت بھی تنگ ہو تو ضروری ہے کہ اسے مکمل کرنے کے بعد نماز آیات پڑھے اور اگر نماز یومیہ کا وقت تنگ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے چھوڑ دے اور پہلے نماز آیات پڑھے اور اس کے بعد نماز یومیہ بجا لائے۔

مسئلہ ۱۵۱۳ اگر نماز آیات کے دوران کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہے تو ضروری ہے کہ وہ نماز آیات کو چھوڑ دے اور نماز یومیہ شروع کر دے اور نماز مکمل کرنے کے بعد، کوئی ایسا کام انجام دینے سے پہلے جو نماز کو باطل کر دیتا ہو ضروری ہے کہ نماز آیات جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے مکمل کرے۔

مسئلہ ۱۵۱۴ اگر کسی عورت کے حیض یا نفاس کی حالت میں سورج یا چاند کو گہن لگ جائے تو اس پر نماز آیات اور اس کی قضا واجب نہیں ہے لیکن غیر موقت جیسے کہ زلزلہ اور گرج چمک میں عورت کے پاک ہونے کے بعد ادا یا قضا کی نیت کے بغیر نماز آیات بجالانا ضروری ہے۔

نماز آیات کا طریقہ

مسئلہ ۱۵۱۵ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیت کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہے اور ایک مرتبہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، پھر رکوع سے سر اٹھ الے اور دوبارہ ایک مرتبہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح پانچ رکوع کرے اور پانچویں رکوع سے سر اٹھ انے کے بعد دو سجدے کرے اور کھڑا ہوجائے اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

مسئلہ ۱۵۱۶ نماز آیات میں الحمد پڑھنے کے بعد انسان یہ بھی کر سکتا ہے کہ ایک سورے کے پانچ حصے کرے اور ایک آیت یا اس سے کم یا زیادہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، پھر رکوع سے اٹھ کر الحمد پڑھے بغیر اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے اور اسی طرح یہ عمل دھراتا رہے۔یہاں تک کہ پانچویں رکوع سے پہلے سورہ مکمل کر لے۔

مثلا سورہ قل ہو اللہ احد کی نیت سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے اور رکوع میں جائے اور اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور "قل ہو اللہ احد" کہے اور دوبارہ رکوع میں جائے اور رکوع کے بعد کھڑا ہوا اور "اللہ الصمد" کہے پھر رکوع میں جائے اور کھڑا ہوا اور "لم یلد ولم یولد" کہے اور رکوع میں چلا جائے اور رکوع سے سر اٹھ الے اور "ولم یکن لہ کفوا احد" کہے اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں چلا جائے، رکوع سے سر اٹھ انے کے بعد دو سجدے کرے۔ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور دوسرے سجدے کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز مکمل کرے۔ نیز یہ بھی جائز ہے کہ ایک سورے کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جب بھی سورہ مکمل کرے ضروری ہے کہ بعد والی رکوع سے پہلے الحمد پڑھے اور اس کے بعد ایک سورہ یا اس کا کچھ حصہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۱۷ اگر کوئی شخص نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک دفعہ الحمد اور سورے کو پانچ حصوں میں تقسیم کردے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۱۸ جو چیزیں پنجگانہ نمازیں واجب اور مستحب ہیں وہ نماز آیات میں بھی واجب اور مستحب ہیں البتہ اگر نماز آیات جماعت کے ساتھ ہو رہی ہو تو اذان اور اقامت کے بجائے تین دفعہ بطور رجاء "الصلاۃ" کہا جائے۔

مسئلہ ۱۵۱۹ نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ پانچویں اور دسویں رکوع سے سر اٹھ انے کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھے۔ نیز ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے، لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۰ مستحب ہے کہ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھ ویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور اگر صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۱ اگر کوئی شخص نماز آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعت پڑھی ہے اور کسی نتیجے پر نہ پہنچے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۲ اگر شک کرے کہ پہلی رکعت کے آخری رکوع میں ہے یا دوسری رکعت کے پہلے رکوع میں اور کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے ۔ھاں، اگر رکوع کی تعداد میں شک کرے تو کم پر بنا رکھے مگر یہ کہ شک کرے کہ چار رکوع بجا لایا ہے یا پانچ کہ اس صورت میں اگر سجدے میں جانے کے لئے جھکا نہ ہو تو ضروری ہے کہ جس رکوع کے لئے جھک گیا تھا اسے بجا لائے اور اگر سجدے میں جانے کے لئے جھک جانے کے بعد اور سجدے میں پہنچنے سے پہلے شک ہوا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر واپس پلٹ آئے اور رکوع بجا لائے اور نماز مکمل کر کے دوبارہ بجا لائے، لیکن اگر سجدے میں پہنچ گیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۲۳ نماز آیات کا ہر رکوع ایک رکن ہے اور اگر ان میں عمداً یا سہواً کمی یا بیشی ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

عید فطر و عید قربان کی نمازیں

مسئلہ ۱۵۲۴ امام علیہ السلام کے زمانے میں عید فطر و عید قربان کی نمازیں واجب ہیں اور ضروری ہے کہ یہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں لیکن ہمارے زمانے میں جب کہ امام عصر علیہ السلام پردہ غیبت میں ہیں، یہ نمازیں مستحب ہیں اور باجماعت اور فرادیٰ دونوں طرح پڑھی جا سکتی ہیں۔ ہاں، با جماعت پڑھنے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر نمازیوں کی تعداد پانچ افراد سے کم نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۲۵ عید فطر و عید قربان کی نماز کا وقت عید کے روز طلوع آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ ۱۵۲۶ عید قربان کی نماز سورج چڑھ آنے کے بعد مستحب ہے اور عید فطر میں مستحب ہے کہ سورج چڑھ آنے کے بعد افطار کیا جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر فطرہ دینے کے بعد نماز عید ادا کی جائے۔

مسئلہ ۱۵۲۷ عید فطر و قربان کی نماز دو رکعت ہے جس کی پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ پڑھنے کے بعد ضروری ہے کہ پانچ تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد احتیاط واجب کی بنا پر ایک قنوت پڑھے۔ پانچویں قنوت کے بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور دو سجدوں کے بعد اٹھ کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے، پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، رکوع کے بعد دو سجدے بجا لائے اور تشہد و سلام پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۲۸ عید فطر و قربان کی نماز کے قنوت میں جو دعا اور ذکر بھی پڑھا جائے کافی ہے، لیکن بہتر ہے کہ وہ دعا جو شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح المتہجد میں نقل کی ہے، پڑھی جائے اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَ اَھْلَ الْجُوْدِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ اَھْلَ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَةِ وَ اَھْلَ التَّقْوٰی وَ الْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَه لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْداً وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِه ذُخْراً وَّ شَرَفاً وَّ کَرَامَةً وَّ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَئَلَکَ بِه عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ (الْمُخْلِصُوْنَ، الْمُخْلَصُوْنَ)

اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ وہ دعا جو شیخ طوسی نے اپنی کتاب تہذیب میں معتبر سند کے ساتھ ذکر کی ہے، اسے پڑھا جائے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَه لاَ شَـرِيْکَ لَه وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَ رَسُـوْلُه، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَهْلُ الْکِبْرِيَاءِوَالْعَظَمَةِ وَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ الْقُدْرَةِ وَ السُّـلْطَانِ وَ الْعِزَّةِ، اَسْئَلُکَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَه لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلیَّ اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه ذُخْراً وَّ مَزِيْداً، اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مَلائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَائِکَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَ لِجَمِيْعِ الْمُوْمِنِيْنَ وَ الْمُوْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اْلاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ اْلاَمْوَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِیّ اَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَکَ عِبَادُکَ الْمُرْسَلُوْنَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِه عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ، اَللهُ اَکْبَرُ اَوَّلُ کُلِّ شَيْیٍ وَّ آخِرُه وَ بَدِيْعُ کُلِّ شَيْیٍ وَّ مُنْتَهَاهُ وَ عَالِمُ کُلِّ شَـيْیٍ وَّ مَعَادُه وَ مَصِيْرُ کُلِّ شَـيْیٍ إِلَيْهِ وَ مَرَدُّه وَ مُدَبِّرُ اْلاُمُوْرِ وَ بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، قَابِلُ اْلاَعْمَالِ مُبْدِی الْخَفِيَّاتِ مُعْلِنُ السَّرَائِرِ، اَللهُ اَکْبَر عَظِيْمُ الْمَلَکُوْتِ شَدِيْدُ الْجَبَرُوْتِ حَیٌّ لاَّ يَمُوْتُ دَائِمٌ لاَّ يَزُوْلُ إِذَا قَضیٰ اَمْراً فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَه کُنْ فَيَکُوْنُ، اَللهُ اَکْبَر خَشَعَتْ لَکَ اْلاَصْوَاتُ وَ عَنَتْ لَکَ الْوُجُوْهُ وَ حَارَتْ دُوْنَکَ اْلاَبْصَارُ وَ کَلَّتِ اْلاَلْسُنُ عَنْ عَظَمَتِکَ وَ النَّوَاصِیَ کُلُّهَا بِيَدِکَ وَ مَقَادِيْرُ اْلاُمُوْرِ کُلُّهَا اِلَيْکَ، لاَ يَقْضِیْ فِيْهَا غَيْرُکَ وَ لاَ يَتِمُّ مِنْهَا شَيْیءٌ دُوْنَکَ، اَللهُ اَکْبَرُ اَحَاطَ بِکُلِّ شَيْیٍ حِفْظُکَ وَ قَهَرَ کُلَّ شَيْیٍ عِزُّکَ وَ نَفَذَ کَلَّ شَيْیٍ اَمْرُکَ وَ قَامَ کُلُّ شَيْیٍ بِکَ وَ تَوَاضَعَ کُلُّ شَيْیٍ لِعَظَمَتِکَ وَ ذَلَّ کُل شَيْیٍ لِعِزَّتِکَ وَ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَيْیٍ لِقُدْرَتِکَ وَ خَضَعَ کُلُّ شَيْیٍ لِمُلْکِکَ، اَللهُ اَکْبَرُ

مسئلہ ۱۵۲۹ امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ غیبت میں اگر نماز عید جماعت سے پڑھی جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں اور بہتر یہ ہے کہ عید فطر کے خطبے میں فطرے کے احکام بیان ہوں اور عید قربان میں قربانی کے احکام بیان ہوں۔

مسئلہ ۱۵۳۰ عید کی نماز کے لئے کوئی سورہ مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ سبح اسم ربک الاعلی (سورہ: ۸۷) پڑھا جائے اور دوسری رکعت میں سورہ والشمس (سورہ: ۹۱) پڑھا جائے اور سب سے افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ والشمس اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ (سورہ: ۸۸) پڑھا جائے۔

مسئلہ ۱۵۳۱ نماز عید صحرا میں پڑھنا مستحب ہے، لیکن مکہ مکرمہ میں مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔

مسئلہ ۱۵۳۲ مستحب ہے کہ امام جماعت اور ماموم نماز سے پہلے غسل کریں اور روئی سے بُنا ہوا سفید عمامہ سر پر باندھیں کہ جس کا ایک سرا سینے پر اور دوسرا سرا دونوں شانوں کے درمیان ہو اور مستحب ہے کہ نماز کے لئے پیدل، ننگے پیر اور باوقار طریقے سے جایا جائے۔

مسئلہ ۱۵۳۳ مستحب ہے کہ عید کی نمازیں زمین پر سجدہ کیا جائے، تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے اور امام جماعت بلند آواز سے قرائت کرے۔

مسئلہ ۱۵۳۴ مستحب ہے کہ عید فطر کی رات کو مغرب وعشا کی نماز کے بعد اور عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد یہ تکبیریں کہی جائیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَاهَدَانَا۔

مسئلہ ۱۵۳۵ عید قربان میں دس نمازوں کے بعد جن میں سے پہلی نماز، عید کے دن کی نماز ظہر ہے اور آخری نماز بارہویں ذی الحجہ کی نماز صبح ہے، ان تکبیرات کا پڑھنا مستحب ہے جن کا ذکر سابقہ مسئلہ میں ہو چکا ہے اور ان کے بعد "اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلاَنَا" کہے، لیکن اگر عید قربان کے موقع پر انسان منیٰ میں ہو تو مستحب ہے کہ یہ تکبیریں پندرہ نمازوں کے بعد پڑھے جن میں سے پہلی نماز عید کے دن کی نماز ظہر ہے اور آخری تیرہویں ذی الحجہ کی نماز صبح ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۶ احتیاط مستحب ہے کہ عورتیں نماز عید پڑھنے کے لئے نہ جائیں، لیکن یہ احتیاط عمر رسیدہ عورتوں کے لئے نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۷ نماز عید میں بھی دوسری نمازوں کی طرح مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے باقی اذکار خود پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۳۸ اگر ماموم اس وقت پہنچے جب امام نماز کی کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو امام کے رکوع میں جانے کے بعد ضروری ہے کہ جتنی تکبیریں اور قنوت اس نے امام کے ساتھ نہیں پڑھیں انہیں پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے اور اگر ہر قنوت میں ایک مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" یا ایک مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہہ دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۹ اگر کوئی شخص نماز عید میں اس وقت پہنچے جب امام رکوع میں ہو تو وہ نیت کرکے اور پہلی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاسکتا ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ نماز کو رجاء کی نیت سے بجا لائے۔

مسئلہ ۱۵۴۰ اگر نماز عید میں آخری رکعت کا ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور اس نے کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس سے نماز باطل ہوجاتی ہے تو ضروری ہے کہ واپس پلٹ کر اس کو بجا لائے اور اگر وہ کسی اور رکعت کا سجدہ بھول گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی قضا بجا لائے۔

اسی طرح کسی بھی صورت میں اگر اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جس کے لئے نماز پنجگانہ میں، چاہے احتیاط کی بنا پر، سجدہ سہو لازم ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو بجا لائے۔

نماز کے لئے اجیر بنانا

مسئلہ ۱۵۴۱ انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جنہیں اس نے اپنی زندگی میں انجام نہ دیا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے، یعنی اسے اجرت دی جائے تاکہ وہ انہیں بجا لائے اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان عبادات کو بجا لائے تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۲ انسان بعض مستحب کاموں مثلاً روضہ رسول(ص) کی زیارت یا قبور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اس معنیٰ میں کہ اجارہ میں ان اشخاص کی طرف سے ان مخصوص کاموں میں نیابت کا قصد رکھتا ہو، چنانچہ یہ شخص انہیں کاموں کو بغیر اجرت لئے بھی انجام دے سکتا ہے۔ نیز یہ بھی کر سکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مردہ یا زندہ اشخاص کو ھدیہ کر دے۔

مسئلہ ۱۵۴۳ جو شخص میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے مسائل میں یا تو وہ خود مجتھد ہو یا نماز، تقلید کے مطابق صحیح طریقے سے ادا کرسکے یا احتیاط پر عمل کر سکے۔

مسئلہ ۱۵۴۴ ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت "میت" کو معین کرے۔ ھاں، یہ ضروری نہیں ہے میت کا نام جانتا ہو، پس اگر وہ نیت کرے کہ یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۵ ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجا لائے اس کے لئے نیت کرے کہ جو کچھ میت کے ذمے ہے وہ بجا لا رہا ہوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور اس کا ثواب میت کو ھدیہ کرے تو یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۶ ضروری ہے کہ اجیر کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جس کے بارے میں جانتے ہوں یا ان کے پاس شرعی حجت ہو کہ وہ عمل کو بجالائے گا مثلاً وہ اطمینان رکھتے ہوں یا دو عادل شخص یا ایک قابل اطمینان شخص جس کے قول کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو، خبر دیں کہ وہ عمل کو بجا لائے گا۔

مسئلہ ۱۵۴۷ جس شخص کو میت کی نمازوں کے لئے اجیر بنایا جائے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عمل کو بجا نہیں لایا ہے یا باطل طریقے سے بجا لایا ہے تو ضروری ہے دوبارہ کسی شخص کو اجیر مقرر کیا جائے۔

مسئلہ ۱۵۴۸ اگر کوئی شخص شک کرے کہ اجیر نے عمل انجام دیا ہے یا نہیں تو اگر وہ قابل اطمینان ہو اور یہ کہے کہ میں نے انجام دے دیا ہے یا کوئی شرعی گواہی یا کسی ایسے قابل اعتماد شخص کا قول موجود ہو کہ جس کے قول کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو تو کافی ہے اور اگر وہ شک کرے کہ اس اجیر کا عمل صحیح تھا یا نہیں تو وہ اس کے عمل کو صحیح سمجھ لے۔

مسئلہ ۱۵۴۹ جو شخص کوئی عذر رکھتا ہو مثلاً تیمم کرکے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اسے میت کی نمازوں کے لئے اجیر مقرر نہیں کیا جاسکتا خواہ میت کی نمازیں بھی اسی طرح قضا ہوئی ہوں۔

مسئلہ ۱۵۵۰ مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے اجیر بن سکتے ہیں۔ نیز نماز کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے میں ضروری ہے کہ اجیر اپنے وظیفے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۵۵۱ میت کی قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ترتیب کا خیال رکھا جائے، لیکن اُن نمازوں میں ترتیب ضروری ہے کہ جن کی ادا میں ترتیب ضروری ہے مثلا ایک دن کی نماز ظہر وعصر یا مغرب وعشا۔

مسئلہ ۱۵۵۲ اگر اجیر کے ساتھ طے کیا جائے کہ عمل کو ایک مخصوص طریقے سے انجام دے گا تو ضروری ہے کہ اس عمل کو اسی طریقے سے انجام دے مگر یہ کہ اس عمل کے صحیح نہ ہونے کا علم رکھتا ہو کہ اس صورت میں اس عمل کے لئے اجیر نہیں بن سکتا اور اگر کچھ طے نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ وہ عمل اپنے وظیفے کے مطابق بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفے اور میت کے وظیفے میں سے جو بھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اسی پر عمل کرے، مثلاً اگر میت کا وظیفہ تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا تھا اور اس کی اپنی تکلیف ایک بار پڑھنا ہو تو تین بار پڑھے۔

مسئلہ ۱۵۵۳ اگر اجیر کے ساتہ یہ طے نہ کیا جائے کہ نماز کے مستحبات کتنی مقدار میں پڑھے گا تو ضروری ہے کہ عموماً جتنے مستحبات نماز میں پڑھے جاتے ہیں انہیں بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۵۴ اگر انسان میت کی قضا نمازوں کے لئے کئی اشخاص کو اجیر مقرر کرے تو جو کچھ مسئلہ ۱۵۵۱ میں بتایا گیا ہے اس کی بنا پر ضروری نہیں کہ وہ ہر اجیر کے لئے وقت معین کرے۔

مسئلہ ۱۵۵۵ اگر کوئی شخص اجیر بنے کہ مثال کے طور پر ایک سال میں میت کی نمازیں پڑھ دے گا اور سال ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کے لئے جن کے بارے میں علم ہو کہ وہ انہیں بجا نہیں لایا، کسی اور شخص کو اجیر مقرر کیا جائے اور جن نمازوں کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ انہیں بجانہیں لایا تھا احتیاط واجب کی بنا پر ان کے لئے بھی اجیر مقرر کیا جائے۔

مسئلہ ۱۵۵۶ جس شخص کو میت کی قضا نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا ہو اگر وہ ساری نمازیں پڑھنے سے پہلے مرجائے اور اس نے ان سب نمازوں کی اجرت بھی وصول کرلی ہو تو اگر اس کے ساتہ یہ طے کیا گیا ہو کہ ساری نمازیں وہ خود ہی پڑھے گا اور وہ ان کے بجالانے پر قادر بھی تھا تو اجارہ کا معاملہ صحیح ہے اور اجرت دینے والا باقی نمازوں کی اجرت المثل واپس لے سکتا ہے یا اجارہ کو فسخ کرتے ہوئے اس مقدار کی اجرت المثل جو ادا ہو چکی ہے، دے کر باقی مقدار کی اجرت واپس لے سکتا ہے اور اگر وہ ان نمازوں کی ادائیگی پر قادر نہیں تھا تو مرنے کے بعد والی نمازوں میں اجارہ باطل ہے اور اجرت دینے والا باقی ماندہ نمازوں کی اجرت مُسمّیٰ لے سکتا ہے یا پہلے والی مقدار کے اجارہ کو فسخ کرتے ہوئے اس مقدار کی اجرت المثل ادا کرسکتا ہے اور اگر یہ طے نہ کیا گیا

ہو کہ وہ خود پڑھے گا تو ضروری ہے کہ اجیر کے ورثاء اس کے مال سے کسی اور کو اجیر بنائیں، لیکن اگر اس نے کوئی مال نہ چھوڑا ہو تو اس کے ورثاء پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۷ اگر اجیر میت کی قضا نمازیں پڑھنے سے پہلے مر جائے اور اس کی اپنی بھی نمازیں قضا ہوئی ہوں تو سابقہ مسئلے میں جو طریقہ بتایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے بعد اگر اس کے مال سے کچھ بچے تو اس صورت میں کہ جب اس نے وصیت کی ہو اور اس کی نمازوں کی اجرت اس کے تمام مال کے تیسرے حصے سے زیادہ ہو تو ورثاء کے اجازت دینے کی صورت میں اس کی تمام نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا جا سکتا ہے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں اس کے مال کا تیسرا حصہ اس کی نمازوں پر خرچ کریں۔

روزے کے احکام

روزہ یہ ہے کہ انسان اذانِ صبح سے مغرب تک، ان چیزوں سے کہ جن کا بیان بعد میں آئے گا، قصد قربت، جس کا بیان وضو کے مسائل میں گزر چکا اور اخلاص کے ساتھ، پرہیز کرے۔

اس مسئلے اور بعد میں آنے والے مسائل میں احتیاط واجب کی بنا پر مغرب سے مراد وہ وقت ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد مشرق کی جانب سے نمودار ہونے والی سرخی انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے۔

نیت

مسئلہ ۱۵۵۸ روزے کی نیت میں ضروری نہیں ہے کہ انسان نیت کے الفاظ کو دل سے گزارے یا مثلاً یہ کہے کہ میں کل روزہ رکھوں گا، بلکہ اگر صرف یہی ارادہ رکھتا ہو کہ قربت کی نیت اور اخلاص کے ساتھ اذان صبح سے مغرب تک، ان کاموں کو انجام نہ دے گا جو روزے کو باطل کر دیتے ہیں تو کافی ہے۔ اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ اس پوری مدت میں روزے سے تھا ضروری ہے کہ اذانِ صبح سے کچھ دیر پہلے اور مغرب کے کچھ دیر بعد بھی روزے کو باطل کر دینے والے کاموں سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۱۵۵۹ انسان ماہ رمضان کی ہر رات میں اس کے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے اور اسی طرح مہینے کی پہلی رات کو ہی سارے روزوں کی نیت بھی کر سکتا ہے اور پھر دوبارہ ہر رات نیت دھرانا ضروری نہیں ہے اور اسی نیت پر باقی رہنا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۰ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت پہلی رات میں، رات کی ابتدا سے اذان صبح تک ہے اور پہلی رات کے علاوہ دوسری راتوں میں رات کی ابتدا سے پہلے بھی نیت کی جا سکتی ہے، مثلاً پہلے دن عصر کے وقت نیت کرے کہ اگلے دن قربۃ الی اللہ روزہ رکھے گا اور اسی نیت پر باقی رہے اگرچہ اذان صبح کے بعد تک سوتا رہے۔

مسئلہ ۱۵۶۱ مستحب روزے کی نیت کا وقت رات کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سورج غروب ہونے میں نیت کرنے کی مقدار کا وقت باقی رہ جائے، پس اگر اس وقت تک روزے کو باطل کردینے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو اور مستحب روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر سورج غروب ہوجائے تو روزے کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۲ جو شخص روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سوجائے، اگر ظہر سے پہلے بیدار ہو اور روزے کی نیت کرے تو اگر اس کا روزہ ایسا واجب روزہ ہو کہ جس کا وقت معین ہے، چاہے ماہ رمضان کا روزہ یا ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ، جیسے اس نے نذر کی ہو کہ کسی معین دن روزہ رکھے گا، تو روزے کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور اگر اس کا روزہ ایسا واجب ہو کہ جس کا وقت معین نہ ہو تو روزہ صحیح ہے۔

اور اگر ظہر کے بعد بیدار ہو تو واجب روزے کی نیت نہیں کرسکتا ہے چاہے واجب غیر معین ہو، لیکن ماہ رمضان کی قضا میں ظہر سے عصر تک نیت کا جائز نہ ہونا احتیاط کی بنا پر ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۳ جو شخص ماہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس روزے کو معین کرے، مثلاً نیت کرے کہ قضا، نذر یا کفارے کا روزہ رکھتا ہوں، لیکن ماہ رمضان میں یہ ضروری نہیں کہ ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرے، بلکہ اگر اسے علم نہ ہو کہ رمضان ہے یا بھول جائے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرلے تب بھی وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۶۴ اگر کوئی جانتا ہو کہ ماہ رمضان ہے اور جان بوجھ کر رمضان کے علاوہ کسی اور روزے کی نیت کرلے تو وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا اور اسی طرح بنابر احتیاط واجب جس روزے کی نیت کی ہے وہ بھی روزہ شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۶۵ اگر پہلے روزے کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری تاریخ تھی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۶ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے اور بے ہوش ہوجائے اور دن میں کسی وقت ہوش آئے تو بنابر احتیاط واجب ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کو پورا کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۶۷ اگر اذان صبح سے پہلے نیت کرے پھر اس پر نشہ طاری ہو جائے اور دن میں ہوش آئے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۵۶۸ اگر اذانِ صبح سے پہلے نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۶۹ اگر کسی کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ ماہ رمضان ہے تو اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دیا ہو یا ظہر کے بعد متوجہ ہو کہ ماہ رمضان ہے تو اس کا روزہ باطل ہے، لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے اور رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۰ اگر بچہ ماہ رمضان میں اذانِ صبح سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس دن کا روزہ رکھنا اس پر ضروری ہے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ظہر سے پہلے بالغ ہو اور اس نے روزے کی نیت کر رکھی ہو تو روزہ پورا کرے اور اگر نیت نہ بھی کی ہو اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو تو نیت کرے اور روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۵۷۱ جو شخص کسی میت کے روزے اجرت لے کر رکھ رہا ہو اس کے لئے مستحب روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جس شخص کے ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں وہ مستحب روزے نہیں رکھ سکتا اور اگر رمضان کے علاوہ کوئی اور واجب روزہ اس کے ذمّے ہو پھر بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

اور اگر بھولے سے مستحب روزہ رکھ لے اور ظہر سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اس کا مستحب روزہ باطل ہے لیکن وہ اپنی نیت کو غیر معین واجب روزے کی طرف پلٹا سکتا ہے، جب کہ معین واجب روزے کی طرف نیت کو پلٹانا محل اشکال ہے اور اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو تو وہ اپنی نیت کو واجب روزے کی طرف نہیں پلٹا سکتا اگرچہ واجب غیر معین ہی کیوں نہ ہو اور یہ حکم ماہِ رمضان کے قضا روزوں میں زوال کے بعد سے عصر تک احتیاط واجب کی بنا پر ہے۔ ہاں، اگر مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کا مستحب روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۲ اگر کسی شخص پر رمضان کے علاوہ کوئی معین روزہ واجب ہو مثلاً نذر کی ہو کہ مقررہ دن روزہ رکھوں گا اور جان بوجھ کر اذانِ صبح تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے یا بھول جائے تو اگرچہ ظہر سے پہلے یاد آجائے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو، بنا بر احتیاط اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۳ اگر غیر معین واجب روزے مثلاً کفارے کے روزے کے لئے، ظہر کے نزدیک تک عمداً نیت نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر نیت سے پہلے پختہ ارادہ رکھتا ہو کہ روزہ نہیں رکھے گا یا متردد ہو کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے تو اگر روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو اور ظہر سے پہلے نیت کر لے تو اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۴ اگر کوئی کافر ماہ رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے تو چاہے اس نے اذان صبح سے اس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو، پھر بھی اس کا روزہ صحیح نہیں۔

مسئلہ ۱۵۷۵ اگر کوئی مریض ماہ رمضان کے دن کے وسط میں ظہر سے پہلے یا اس کے بعد تندرست ہو جائے تو اِس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے خواہ اُس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔

مسئلہ ۱۵۷۶ جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا تو اُس پر واجب نہیں کہ وہ اس دن روزہ رکھے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا، نہ ہی یہ نیت کر سکتا ہے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ اور اگر رمضان نہیں تو قضا یا اس جیسا کوئی اور روزہ رکھ رہا ہوں، بلکہ ضروری ہے کہ کسی واجب روزے مثلاً قضا کی نیت کرلے یا مستحب روزے کی نیت کرے۔ چنانچہ بعد میں پتہ چلے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔ ہاں، اگر وہ یہ نیت کرے کہ جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کو انجام دے رہا ہوں اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تو یہ کافی ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۷ جس دن کے بارے میں شک ہو کہ شعبان کا آخری دن ہے یا رمضان کا پہلا دن، اگر اُس دن قضا یا اس کی مانند کوئی واجب یا مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ ۱۵۷۸ اگر کسی واجب معین روزے میں جیسے ماہ رمضان کے روزے میں انسان اپنی نیت سے کہ مبطلات روزہ سے خدا کی خاطر بچے، پلٹ جائے یا پلٹنے کے بارے میں متردد ہو یا یہ نیت کرے کہ روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے کسی کو انجام دے یا متردد ہو کہ ایسی کوئی چیز انجام دے یا نہ دے تو اُس کا روزہ باطل ہے، اگرچہ جو ارادہ کیا ہو اُس سے توبہ بھی کرے اور نیت کو روزے کی طرف بھی پھیر دے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی انجام نہ دے۔

مسئلہ ۱۵۷۹ وہ بات جس کے بارے میں پچھلے مسئلے میں بتایا گیا کہ واجب معین روزے کو باطل کردیتی ہے، غیر معین واجب روزے مثلاً کفارے یا غیر معین نذر کے روزے کو باطل نہیں کرتی، لہٰذا اگر ظہر سے پہلے دوبارہ اپنی نیت کو روزے کی طرف پھیر دے تو اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مبطلاتِ روزہ

مسئلہ ۱۵۸۰ نو چیزیں روزے کو باطل کردیتی ہیں، اگرچہ ان میں سے بعض چیزوسے روزہ احتیاط کی بنا پر باطل ہوتا ہے:

۱) کھانا اور پینا

۲) جماع

۳) استمناء۔ استمنا یہ ہے کہ انسان اپنے یا کسی دوسرے کے ساتھ جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرے کہ اس کی منی خارج ہو جائے۔

۴) خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔

۵) احتیاط واجب کی بنا پر غبار کا حلق تک پہنچانا۔

۶) پورے سر کو پانی میں ڈبونا۔

۷) اذانِ صبح تک جنابت حیض یا نفاس پر باقی رہنا۔

۸) کسی بہنے والی چیز سے انیما کرنا۔

۹) قے کرنا۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ کھانا اور پینا

مسئلہ ۱۵۸۱ اگر روزہ دار اس طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہ روزے سے ہے جان بوجھ کر کوئی چیز کھائے یا پئے تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا، خواہ وہ ایسی چیز ہو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا ہو جیسے روٹی اور پانی یا ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا نہ جاتا ہو جیسے مٹی اور درخت کا شیرہ، خواہ کم ہو یا زیادہ، حتی اگر تری کو منہ سے نکالے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور نگل لے تو روزہ باطل ہو جائے گا، سوائے اس کے کہ یہ تری تھوک سے مل کر اِس طرح ختم ہو جائے کہ پھر اسے باہر کی تری نہ کہا جا سکے۔

مسئلہ ۱۵۸۲ اگر کھانا کھانے کے دوران معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ لقمہ اگل دے اور اگر عمداً نگل لے تو اُس کا روزہ باطل ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب ہو جائے گا جس کی تفصیلات آگے آئیگی۔

مسئلہ ۱۵۸۳ اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھا یا پی لے تو اُس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۵۸۴ دوا کی جگہ استعمال ہونے والے یا عضو کو بے حس کردینے والے انجکشن کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ روزہ دار اُس انجکشن سے پرہیز کرے کہ جو پانی اور غذا کی جگہ استعمال ہوتا ہے ۔

مسئلہ ۱۵۸۵ اگر روزہ دار دانتوں کے درمیان میں رہ جانے والی چیز کو اپنے روزے کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود عمداً نگل لے تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۸۶ روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اذان سے پہلے اپنے دانتوں میں خلال کرے، لیکن اگر جانتا ہو یا اطمینان ہو کہ جو غذا دانتوں کے درمیان میں رہ گئی ہے وہ دن میں اندر چلی جائے گی، چنانچہ وہ خلال نہ کرے اور وہ چیز پیٹ کے اندر چلی جائے تو اُس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۵۸۷ لعاب دھن کو نگلنا، اگرچہ کھٹائی یا اس کی مانند چیزوں کے تصور سے منہ میں جمع ہوجائے، روزے کو باطل نہیں کرتا۔

مسئلہ ۱۵۸۸ سر اور سینے کے بلغم کو نگلنے میں، جب تک کہ وہ منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے، کوئی حرج نہیں، لیکن اگر منہ میں آجائیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں نہ نگلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۸۹ اگر روزہ دار اِس قدر پیاسا ہوجائے کہ اسے خوف ہو کہ وہ پیاس کی وجہ سے مر جائے گا تو اس پر اتنا پانی پینا واجب ہے کہ مرنے سے نجات مل جائے، لیکن اُس کا روزہ باطل ہوجائے گا اور اگر رمضان ہو تو باقی دن روزہ باطل کر دینے والے کاموں سے پرہیز ضروری ہے۔ اِسی طرح اگر اُسے خوف ہو کہ پانی نہ پینے کی وجہ سے اُسے قابلِ ذکر ضرر پہنچے گا یا پانی نہ پینا اُس کے لئے ایسی مشقّت کا باعث بنے گا جو عرفاً قابل برداشت نہ ہو تو اِن دو صورتوں میں اِس قدر پانی پی سکتا ہے کہ اُس کا ضرر اور مشقّت دور ہو جائے۔

مسئلہ ۱۵۹۰ بچے یا پرندے کے لئے غذا کو چبانا اور غذا اور ان جیسی چیزوں کو چکھنا جو عام طور پر حلق تک نہیں پہنچتیں، اگرچہ اتفاق سے حلق تک پہنچ جائیں روزہ کو باطل نہیں کرتا، لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ہو یا مطمئن ہو کہ حلق تک پہنچ جائیں گی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور حلق تک پہنچنے کی صورت میں اس پر کفارہ بھی واجب ہے

مسئلہ ۱۵۹۱ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا، لیکن اگر کمزوری اِس حد تک ہو کہ روزہ دار کے لئے عام طور پر قابل برداشت نہ ہو تو پھر روزہ چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۔ جماع

مسئلہ ۱۵۹۲ جماع روزے کو باطل کر دیتا ہے اگرچہ صرف ختنہ گاہ کے برابر داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو۔ اور بیوی کے علاوہ کسی اور سے جماع کی صورت میں اگر منی خارج نہ ہو تو یہ حکم احتیاط کی بنا پر ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۳ اگر ختنہ گاہ سے کم مقدار داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۹۴ اگر کوئی شخص عمداً جماع کرے اور ختنہ گاہ کے برابر داخل کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو اور پھر شک کرے کہ اُس مقدار کے برابر دخول ہوا ہے یا نہیں تو اُس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا کرنا ضروری ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ باقی دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرے، لیکن کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵۹۵ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرلے یا بے اختیار جماع کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا، لیکن اگر دوران جماع اُسے یاد آجائے یا اُسے اختیار حاصل ہو جائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع کو ترک کردے اور اگر ترک نہ کرے تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۳۔ استمنا

مسئلہ ۱۵۹۶ اگر روزہ دار استمنا کرے، یعنی جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرے کہ اُس کی منی خارج ہو، تو اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۹۷ اگر بے اختیار، انسان کی منی خارج ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۹۸ جو روزہ دار جانتا ہو کہ اگر دن میں سو گیا تو محتلم ہو جائے گا یعنی نیند میں اس کے جسم سے منی خارج ہو جائے گی، تو اُس کے لئے سونا جائز ہے اور اگر محتلم ہو جائے تو اُس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ ھاں، احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ نہ سوئے خصوصاً جب نہ سونے کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۹۹ اگر روزہ دار منی خارج ہونے کی حالت میں نیند سے بیدار ہوجائے تو اس کو خارج ہونے سے روکنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۶۰۰ جب روزہ دار محتلم ہوجائے تو وہ پیشاب اور استبرا کر سکتا ہے اگرچہ وہ جانتا ہو کہ پیشاب اور استبرا کی وجہ سے باقی ماندہ منی نالی سے باہر آجائے گی۔

مسئلہ ۱۶۰۱ جو روزہ دار محتلم ہو گیا ہو اگر وہ جانتا ہو کہ نالی میں منی باقی رہ گئی ہے اور غسل سے پہلے پیشاب نہ کرنے کی صورت میں غسل کے بعد منی خارج ہوگی تو بناء بر احتیاط واجب ضروری ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

مسئلہ ۱۶۰۲ جو شخص یہ جاننے کے باوجود کہ عمداً منی خارج کرنا روزے کو باطل کر دیتا ہے، اگر منی کے باہر آنے کی نیت سے مثلاً بیوی سے ھنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کرے تو چاہے منی خارج نہ بھی ہو اُس کا روزہ باطل ہوجائے گا اور ضروری ہے کہ قضا کرے اور بنا بر احتیاطِ واجب بقیہ دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۳ اگر روزہ دار منی خارج ہونے کا ارادہ کئے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور ھنسی مذاق کرے، چنانچہ اگر اطمینان رکھتا ہو کہ اُس سے منی خارج نہ ہوگی اگرچہ اتفاق سے منی خارج ہو بھی جائے تو اُس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر اطمینان نہ ہو تو منی خارج ہونے کی صورت میں اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۴۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے جھوٹ منسوب کرنا

مسئلہ ۱۶۰۴ اگر روزہ دار زبان سے، لکھ کر، اشارے سے یا کسی اور طریقے سے خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام سے عمداً کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ فوراً یہ کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرلے، اُس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ جب کہ باقی انبیاء (علی نبینا و آلہ و علیہم السلام) اور ان کے اوصیاء کی طرف جھوٹی نسبت دینا احتیاطِ واجب کی بنا پر روزے کو باطل کر دیتا ہے، مگر یہ کہ ان سے دی ہوئی یہ جھوٹی نسبت اللہ تعالیٰ سے منسوب ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

یہی حکم حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف جھوٹی نسبت دینے کا ہے سوائے اس کہ کے یہ جھوٹی نسبت خدا، رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام میں سے کسی سے منسوب ہو جائے، کہ اس صورت میں روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۰۵ اگر کوئی ایسی حدیث نقل کرنا چاہے جس کے متعلق نہ جانتا ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ اور اُس حدیث کے معتبر ہونے پر دلیل بھی نہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جو اِس حدیث کا راوی ہے یا مثال کے طور پر جس کتاب میں یہ حدیث تحریر ہے، اس کا حوالہ دے۔

مسئلہ ۱۶۰۶ اگر کسی روایت کو سچ سمجھتے ہوئے، خدا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ جھوٹ تھی تو اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۰۷ جو شخص جانتا ہو کہ خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام سے جھوٹ منسوب کرنا روزے کو باطل کردیتا ہے اگر کسی چیز کو جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ جھوٹ ہے، ان حضرات سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ جو کچھ کہا تھا سچ تھا تو بھی اس کا روزہ باطل ہے اور بنا بر احتیاطِ واجب بقیہ دن روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۱۶۰۸ کسی دوسرے کے گڑھے ہوئے جھوٹ کو اگر جان بوجھ کر خدا، پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام سے منسوب کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر جس نے جھوٹ گڑھا ہے اس کا قول نقل کرے تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۰۹ اگر روزہ دار سے پوچھا جائے کہ آیا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا کسی ایک امام علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے، اور وہ جواب میں جان بوجھ کر ہاں کی جگہ نہیں اور نہیں کی جگہ ہاں کہے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۱۰ اگر خدا یا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا کسی امام علیہ السلام سے کوئی سچ بات نقل کرے، بعد میں کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا یا رات کو ان حضرات سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اور اگلے دن روزے کے عالم میں کہے کہ جو میں نے کل رات کہا تھا وہ سچ ہے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۵۔ غبار حلق تک پہنچانا

مسئلہ ۱۶۱۱ احتیاط کی بنا پر غبار کا حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کردیتا ہے خواہ غبار اس چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہے جیسے آٹا یا ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہے جیسے مٹی۔

مسئلہ ۱۶۱۲ اگر ہوا کی وجہ سے کوئی غبار پیدا ہو اور انسان متوجہ ہونے کے باوجود دھیان نہ رکھے اور غبار حلق تک پہنچ جائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۱۳ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ روزہ دارگاڑھی بھاپ اور سگریٹ و تمباکو جیسی چیزوں کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

مسئلہ ۱۶۱۴ اگر دھیان نہ رکھے اور غبار، دھواں، گاڑھی بھاپ یا اس جیسی چیزیں حلق میں داخل ہوجائیںتو اگرا سے یقین یا اطمینان تھا کہ یہ چیزیں حلق میں نہ پہنچیں گی تو اُس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگرا سے گمان تھا کہ یہ حلق تک نہیں پہنچیں گی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۱۵ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور دھیان نہ رکھے یا بے اختیار غبار یا اس جیسی چیز اُس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۶۔ سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ ۱۶۱۶ اگر روزہ دار جان بوجھ کر سارا سر پانی میں ڈبودے تو اگرچہ باقی بدن پانی سے باہر رہے، اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے ، لیکن اگر سارا بدن پانی میں ڈوب جائے اور سر کا کچھ حصہ باہر رہے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۱۷ اگر آدھے سر کو ایک بار اور اس کے دوسرے آدھے حصے کو دوسری بار پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۱۸ اگر شک کرے کہ پورا سر پانی کے نیچے چلا گیا ہے یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح ہے ، لیکن اگر سارا سر ڈبونے کی نیت سے پانی کے نیچے چلا جائے اور شک کرے کہ پورا سر پانی میں ڈوبا یا نہیں تو اس کا روزہ باطل ہوگا اگرچہ کفارہ نہیں ۔

مسئلہ ۱۶۱۹ اگر پورا سر پانی کے نیچے چلا جائے لیکن بالوں کی کچھ مقدار باہر رہ جائے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۲۰ پانی کے علاوہ دیگر بہنے والی چیزوں مثلاً دودھ اور آب مضاف میں سر کو ڈبونا روزے کو باطل نہیں کرتا اور احتیاطِ واجبہ ہے کہ سر کو عرق گلاب میں ڈبونے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۱۶۲۱ اگر روزہ دار بے اختیار پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی میں ڈوب جائے یا وہ بھول جائے کہ روزے سے ہے اور سر کو پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۲۲ اگر روزہ دار یہ سمجھ کر اپنے آپ کو پانی میں گرادے کہ اس کا سر پانی میں نہیں ڈوبے گا لیکن اس کا سارا سر پانی میں ڈوب جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۳ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور سر کو پانی میں ڈبودے یا کوئی دوسرا شخص زبردستی اس کا سر پانی میں ڈبودے، چنانچہ اگر پانی کے اندر اُسے یاد آجائے کہ روزے سے ہے یا وہ شخص اپنا ہاتھ ہٹالے تو ضروری ہے کہ اِسی وقت فوراً سر کو باہر نکالے اور اگر باہر نہ نکالے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۲۴ اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبودے تو اُس کا روزہ اور غسل دونوں صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۶۲۵ اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ روزے سے ہے جان بوجھ کر غسل کے لئے اپنا سر پانی میں ڈبودے تو اگر اُس کا روزہ رمضان کا ہو تو اس کا روزہ اور غسل دونوں باطل ہیں اور رمضان کے قضا روزے کے لئے بھی جبسے اپنے لئے انجام دے رہا ہو، احتیاط کی بنا پر زوال کے بعد یہی حکم ہے، لیکن اگر مستحب روزہ ہو یا کوئی اور واجب روزہ ہو خواہ واجب معین ہو جیسے کہ کسی معین دن روزہ رکھنے کی نذر کی ہو، خواہ واجب غیر معین ہو جیسے کفارے کا روزہ، تو اس صورت میں اُس کا غسل صحیح ہے اور روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۶ اگر روزہ دار کسی شخص کو ڈوبنے سے بچانے کی خاطر سر کو پانی میں ڈبودے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا خواہ اس شخص کوڈوبنے سے بچانا واجب ہی کیوں نہ ہو۔

۷۔ جنابت، حیض اور نفاس پر اذان صبح تک باقی رہنا

مسئلہ ۱۶۲۷ اگر جنب جان بوجھ کر ماہ رمضان میں اذان صبح تک غسل نہ کرے یا اگر اس کی ذمہ داری تیمم ہو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور ماہ رمضان کی قضا کا حکم بعد میں آئے گا۔

مسئلہ ۱۶۲۸ اگر جنب ماہ رمضان اور اس کی قضا کے علاوہ مستحبی یا واجب روزوں میں کہ جن کا وقت معین ہو جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب روزے میں جان بوجھ کر حالتِ جنابت پر باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۱۶۲۹ اگر کوئی شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میں جنب ہوجائے تو اگر وہ عمداً غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تیمم کرکے روزہ رکھے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ ۱۶۳۰ اگر جنب ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور اگر کئی دنوں بعد یاد آئے تو جتنے دن جنب ہونے کا یقین تھا ان کی قضا کرے، مثال کے طور پر اگر وہ نہ جانتا ہو کہ تین دن جنب تھا یا چار دن؟ تو ضروری ہے کہ تین دن کے روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۱ جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں غسل اور تیمم میں سے کسی کا وقت نہ رکھتا ہو اگر وہ اپنے آپ کو جنب کرے تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور اس پر قضا اور کفارہ واجب ہیں، لیکن جس کی ذمہ داری غسل ہو، اگر تیمم کرنے کے لئے وقت رکھتا ہو چنانچہ اپنے آپ کو جنب کرے تو بنا بر احتیاطِ واجب ضروری ہے کہ تیمم کرکے روزہ رکھے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۲ اگر اس چیز کا پتہ لگانے کے لئے کہ وقت ہے یا نہیں جستجو کرے اور یہ گمان حاصل کرنے کے بعد کہ غسل کے لئے وقت ہے ، اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے ، اور اگر جستجو کئے بغیر گمان کرے کہ وقت ہے اور اپنے آپ کو جنب کرلے اور بعد میں پتہ چلے کہ وقت تنگ تھا اور تیمم کے ساتھ روزہ رکھ لے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۳ جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سوگیا تو صبح تک بیدار نہیں ہوگا، اس کے لئے ضروری ہے کہ غسل کئے بغیر نہ سوئے اور اگر غسل سے پہلے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۱۶۳۴ جب بھی جنب ماہ رمضان کی کسی شب میں بیدار ہو، اِس صورت میں کہ اطمینان نہ رکھتا ہو کہ اذان صبح سے پہلے غسل کے لئے بیدار ہو سکے گا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے سے پہلے نہ سوئے۔

مسئلہ ۱۶۳۵ جو شخص ماہ رمضان کی کسی شب میں جنب ہو اور یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ اگر سوگیا تو اذانِ صبح سے پہلے بیدار ہوجائے گا، چنانچہ پختہ ارادہ رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے سے سو جائے اور اذانِ صبح تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۶ جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اُسے علم ہو یا احتمال ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہوجائے گا، اگر وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعداس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے، اس صورت میں کہ وہ سوجائے اور صبح کی اذان تک سوتا رہے، تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۳۷ جو شخص ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اُسے یقین ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر سوگیا تو اذانِ صبح سے پہلے بیدار ہوجائے گا لیکن بیدار ہونے کے بعد وہ غسل نہ کرنا چاہتا ہو یا تردد کا شکار ہو کہ غسل کرے یا نہیں تو اس صورت میں اگر سو جائے اور بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ اس پر واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۶۳۸ اگر جنب ماہ رمضان کی کسی رات میں سو کر بیدار ہوجائے اور اسے معلوم ہو یا اس بات کا احتمال دے کہ اگر دوبارہ سوجائے تو اذانِ صبح سے پہلے بیدار ہوگا اور مصمم ارادہ بھی رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا، چنانچہ دوبارہ سوجائے اور اذانِ صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ہو اور تیسری مرتبہ کے لئے سوجائے اور اذانِ صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اِس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔

مسئلہ ۱۶۳۹ محتلم ہونے کی صورت میں پہلی نیند سے مراد، وہ نیند ہے کہ جس میں بیدار ہونے کے بعد سوجائے، یعنی وہ نیند کہ جس میں محتلم ہوا ہے پہلی نیند شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۶۴۰ اگر روزہ دار دن میں محتلم ہوجائے تو فوری طور پر غسل کرنا واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۶۴۱ اگر ماہ رمضان میں اذانِ صبح کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ محتلم ہو گیا ہے تو اگرچہ جانتا ہو کہ اذان سے پہلے محتلم ہوا تھا، اس کا روزہ صحیح ہے ۔

مسئلہ ۱۶۴۲ جو شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھنا چاہتا ہو، اگر وہ اذانِ صبح تک جنب رہے خواہ جان بوجھ کر نہ بھی ہو، اس کا روزہ باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۴۳ جو شخص ماہ رمضان کا قضا روزہ رکھنا چاہتا ہو، اگر وہ اذانِ صبح کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ محتلم ہوگیا ہے اور جانتا ہو کہ اذان سے پہلے محتلم ہوا ہے تو بنا بر احتیاط اس کا روزہ باطل ہوگا، لیکن اگر روزے کی قضا کا وقت دوسرے ماہ رمضان کے آنے تک تنگ ہو، مثال کے طور پر رمضان کے پانچ روزے قضا ہوں اور رمضان آنے میں محض پانچ دن رہ گئے ہوں تو بنا بر احتیاطِ واجب اس دن روزہ رکھے اور ایک اور روزہ ماہ رمضان کے بعد بھی رکھے۔

مسئلہ ۱۶۴۴ اگر ماہ رمضان کے قضا روزوں کے علاوہ ایسے واجب روزوں میں جن کا وقت معین نہ ہو مثلاً کفارے کے روزے، جان بوجھ کر اذانِ صبح تک جنابت کی حالت میں رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے علاوہ کسی دوسرے دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۶۴۵ اگر عورت ماہ رمضان میں اذانِ صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور جان بوجھ کر غسل نہ کرے یا اگر اُس کی ذمہ داری تیمم ہو اور جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو اُس کا روزہ باطل ہے اور اگر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ ہو تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل کرلے۔

مسئلہ ۱۶۴۶ اگر عورت ماہ رمضان میں اذانِ صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور غسل کے لئے وقت نہ رکھتی ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اذان صبح تک جاگتی رہے اور جس جنب شخص کی ذمہ داری تیمم ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۶۴۷ اگر عورت ماہ رمضان میں اذانِ صبح کے قریب حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اُس کا روزہ صحیح ہے ۔

مسئلہ ۱۶۴۸ اگر عورت اذانِ صبح کے بعد حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے یا دن میں کسی وقت خون حیض یا نفاس دیکھے اگرچہ مغرب کا وقت نزدیک ہو، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۴۹ اگر عورت غسلِ حیض یا نفاس کرنا بھول جائے اور ایک یا کئی دنوں کے بعد اسے یاد آئے تو جو روزے اس نے رکھے ہوں وہ صحیح ہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۵۰ اگر عورت ماہ رمضان میں اذانِ صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور کوتاہی کرتے ہوئے اذانِ صبح تک غسل نہ کرے اُس کا روزہ باطل ہے، لیکن اگر کوتاہی نہ کرے مثلاً زنانہ حمام کے میسر ہونے کا انتظار کرے تو خواہ اس مدت میں وہ تین بار سوئے اور اذان تک غسل نہ کرے تو تیمم کرلینے کی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اُس کا روزہ بغیر تیمم کے بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۱ جو عورت استحاضہ کثیرہ کی حالت میں ہو اگر وہ اپنے غسلوں کو احکام استحاضہ میں گذری ہوئی تفصیل کے مطابق انجام دے تو اُس کا روزہ صحیح ہے اور استحاضہ متوسطہ میں اگرچہ غسل نہ کرے تب بھی اُس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۲ جس نے میت کو مس کیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ میت کے بدن سے لگایا ہو تو وہ غسلِ مِس میت انجام دئے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں بھی میت کو مس کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۸۔ حقنہ لینا

مسئلہ ۱۶۵۳ بہنے والی چیز سے انیما لینا اگرچہ مجبوری اور علاج کے لئے ہو، روزے کو باطل کردیتا ہے۔

۹۔ قے کرنا

مسئلہ ۱۶۵۴ اگر روزے دار عمداً قے کرے اگرچہ بیماری یا ایسی ہی کسی چیز کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، لیکن اگر بھولے سے یا بے اختیار قے کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۵۵ اگر رات میں کوئی ایسی چیز کھالے کہ جس کے بارے میں جانتا ہو کہ اس کی وجہ سے دن میں بے اختیار قے کردے گا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۶۵۶ اگر روزہ دار قے روک سکتا ہو تو ضرر اور مشقت نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ قے کو روکے۔

مسئلہ ۱۶۵۷ اگر مثلاً روزے دار کے حلق میں مکھی چلی جائے اور قے کئے بغیر اُسے باہر نکالنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ باہر نکالے اور اُس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر ممکن نہ ہو تو اگر اسے نگلنا، کھانا کہا جائے تو ضروری ہے کہ اُسے باہر نکالے اگرچہ قے کے ذریعے ہو اور اس کا روزہ باطل ہے اور اگر نگلنے کو کھانا نہ کہا جائے تو ضروری ہے کہ باہر نہ نکالے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۸ اگر بھولے سے کسی چیز کو نگل لے اور حلق سے گزر جائے اور پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اِس کو یاد آجائے کہ روزہ ہے تو اس کا باہر نکالنا ضروری نہیں ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۶۵۹ اگر یقین ہو کہ ڈکار لینے کی وجہ سے کوئی چیز گلے سے باہر آجائے گی تو بنا بر احتیاطِ واجب جان بوجھ کر ڈکار نہ لے، لیکن اگر یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۶۶۰ اگر ڈکار لینے سے کوئی چیز منہ میں آجائے تو باہر اگل دینا ضروری ہے اور اگر بے اختیار اندر چلی جائے تو روزہ صحیح ہے۔

روزہ باطل کرنے والی چیزوں کے احکام

مسئلہ ۱۶۶۱ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اور اختیار سے روزہ باطل کردینے والے کسی بھی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ ہاں، اگر جان بوجھ کر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر جنب سو جائے اور مسئلہ "۱۶۳۶" میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اذانِ صبح تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۶۶۲ اگر روزہ دار بھولے سے روزہ باطل کرنے والے کاموں میں سے کوئی کام انجام دے اور اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہوگیا ہے وہ عمداً دوبارہ ان میں سے کسی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۶۳ اگر کوئی چیز زبردستی روزہ دار کے گلے میں ڈال دی جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا، لیکن اگر اسے روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے مثلاً اس سے کہا جائے: "اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو ہم تمہیں جانی یا مالی نقصان پہنچائیں گے" اور وہ نقصان سے بچنے کے لیے خود کوئی چیز کھا لے تو اس کا روزہ باطل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۶۶۴ ضروری ہے کہ روزہ دار ایسی جگہ نہ جائے جس کے بارے میں جانتا ہو یا اطمینان رکھتا ہو کہ کوئی چیز اس کے حلق میں ڈال دی جائے گی یا اُسے اپنا روزہ باطل کرنے پر مجبور کیا جائے گا لہٰذا اگر وہ چلا جائے اور کوئی چیز اس کے گلے میں ڈال دی جائے یا وہ خود مجبوری کی بنا پر روزہ باطل کرنے والے کسی کام کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، بلکہ اگر صرف جانے کا ارادہ کرے اگرچہ نہ جائے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

مسئلہ ۱۶۶۵ کچھ چیزیں روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱) آنکھوں میں دوائی ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ ان کا مزہ یا بو حلق تک پہنچ جائے۔

۲) کسی بھی ایسے کام کو انجام دینا جو کمزوری کا باعث ہو مثلاً خون نکالنا یا حمام جانا۔

۳) ناس کھینچنا بشرطیکہ معلوم نہ ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی اور اگر معلوم ہو کہ حلق تک پہنچ جائے گی تو جائز نہیں ہے۔

۴) خوشبودار جڑی بوٹیوں کو سونگھنا۔

۵) عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

۶) خشک چیز سے انیما کرنا۔

۷) بدن پر موجود لباس کو تر کرنا۔

۸) دانت نکالنا اور ہر وہ کام جس کی وجہ سے منہ سے خون نکل آئے۔

۹) تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

۱۰) بلاوجہ پانی یا کوئی بہنے والی چیز منہ میں ڈالنا۔

اور یہ بھی مکروہ ہے کہ انسان منی خارج کرنے کا ارادہ کئے بغیر اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنی شہوت کو ابھارنے والا کوئی بھی کام انجام دے اور اگر منی خارج کرنے کا ارادہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

قضا و کفارہ واجب ہونے کے مقامات مسئلہ ۱۶۶۶ اگر کوئی شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے اور مسئلہ "۱۶۳۶ "میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق بیدار ہو کر دوبارہ سو جائے اور اذانِ صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف اس روزے کی قضا کرے لیکن اگر روزہ دار مبطلاتِ روزہ میں سے کوئی اور کام عمداً انجام دے جب کہ وہ جانتا ہو کہ یہ کام روزے کو باطل کر دیتا ہے تو قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہو جائیں گے۔یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب جانتا ہو کہ یہ کام حرام ہے چاہے یہ نہ جانتا ہو کہ یہ روزے کو باطل بھی کر دیتا ہے جیسے خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی پر جھوٹ باندھنا۔

مسئلہ ۱۶۶۷ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مبطلاتِ روزہ میں سے کسی کام کو اس عقیدے کے ساتھ کہ یہ عمل روزے کو باطل نہیں کرتا، انجام دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں۔

روزے کا کفارہ

مسئلہ ۱۶۶۸ ماہِ رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ:

۱) ایک غلام کو آزاد کرے، یا

۲) آنے والے مسئلے میں بیان کردہ طریقے کے مطابق دو ماہ کے روزے رکھے، یا

۳) ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ہر فقیر کو ایک مُد، جو تقریباً ساڑھے سات سو گرام بنتا ہے گندم، آٹا، روٹی، کھجور یا ان جیسی کوئی کھانے کی چیز دے۔

اور اگر یہ چیزیں ممکن نہ ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر جس قدر ممکن ہو صدقہ دے اور استغفار بھی کرے اور اگر صدقہ دینا بھی ممکن نہ ہو تو استغفار کرے اگرچہ صرف ایک مرتبہ "استغفر اللہ" کہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ جب بھی ممکن ہو کفارہ بھی دے۔

مسئلہ ۱۶۶۹ جو شخص ماہِ رمضان کے کفارے میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مہینہ مکمل اور اگلے مہینے کا پہلا دن مسلسل روزے رکھے جب کہ باقی روزے اگر مسلسل نہ بھی ہوں تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۱۶۷۰ جو شخص رمضان کے کفارے میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتا ہو ضروری ہے کہ ایسے وقت میں شروع نہ کرے جب جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عیدِ قربان کی طرح کوئی ایسا دن بھی ہے جس کا روزہ حرام ہے ۔

مسئلہ ۱۶۷۱ جس کے لئے مسلسل روزے رکھنا ضروری ہوں اگر درمیان میں بغیر کسی عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے یا ایسے وقت روزے رکھنا شروع کرے جب جانتا ہو کہ درمیان میں ایک ایسا دن آرہا ہے کہ جس میں روزہ رکھنا اس پر واجب ہے ، مثلاً وہ دن آرہا ہے جس میں روزہ رکھنے کی نذر کر رکھی ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ شروع سے روزے رکھے۔

مسئلہ ۱۶۷۲ اگر ان دنوں میں جب مسلسل روزے رکھنا ضروری ہیں ، بے اختیار کوئی عذر پیش آجائے جیسے حیض یا نفاس یا کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے، تو عذر ختم ہونے کے بعد نئے سرے سے روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ باقی روزوں کو عذر ختم ہونے کے بعد بجا لائے۔

مسئلہ ۱۶۷۳ اگر کسی حرام چیز سے اپنے روزے کو باطل کر دے خواہ وہ چیز بذاتِ خود حرام ہو جیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو گئی ہو جیسے اپنی حائضہ بیوی سے مقاربت کرنا تو احتیاط کی بنا پر اس پر کفارہ جمع واجب ہو جائے گا یعنی ضروری ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، دو مہینے کے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا بھی کھلائے یا ان میں سے ہر ایک کو ایک مُد طعام دے۔

اور اگر یہ تینوں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ضروری ہے کہ ان میں سے جو ممکن ہو انجام دے اور بنا بر احتیاطِ واجب استغفار بھی کرے۔

مسئلہ ۱۶۷۴ اگر روزہ دار جان بوجھ کر خدا، پیغمبر(ص) یا ائمہ معصومین علیہم السلام سے جھوٹی بات منسوب کرے تو احتیاط کی بنا پر کفارہ جمع اس پر واجب ہو جائے گا جس کی تفصیل گذشتہ مسئلے میں بیان کی گئی ہے ۔

مسئلہ ۱۶۷۵ اگر روزہ دار ماہِ رمضان کے ایک ہی دن میں کئی بار جماع یا استمنا کرے تو بنا بر احتیاط اس پر ہر مرتبہ کے لئے کفارہ واجب ہو جائے گا اور اگر اس کا جماع یا استمنا حرام ہو تو بنا بر احتیاط ہر مرتبہ کیلئے ایک کفارہ جمع اس پر واجب ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۷۶ اگر روزہ دار ماہِ رمضان کے ایک دن میں جماع اور استمنا کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہو چند بار انجام دے تو ان سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے ۔

مسئلہ ۱۶۷۷ اگر روزہ دار جماع اور استمنا کے علاوہ روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں اپنے لئے حلال عورت سے جماع یا استمنا کرے تو پہلے کام کے لئے ایک کفارہ اور جماع یا استمنا کے لئے بنا بر احتیاط ایک دوسرا کفارہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۷۸ اگر روزہ دار جماع اور استمنا کے علاوہ کوئی اور ایسا حلال کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہو انجام دے مثلاً پانی پئے پھر جماع یا استمنا کے علاوہ کوئی ایسا حرام کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہو انجام دے مثلاً حرام کھانا کھالے تو ایک کفارہ کافی ہے ۔

مسئلہ ۱۶۷۹ اگر روزے دار کے ڈکار لینے سے کوئی غذا اس کے منہ میں آجائے اور وہ اسے عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ڈکار لینے سے منہ میں آنے والی چیز غذا کے مرحلے سے نکل چکی ہو اگرچہ اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ جمع دے اور اگر ڈکار لینے سے ایسی چیز منہ میں آجائے کہ جس کا کھانا حرام ہے جیسے خون اور اسے عمداً نگل لے تو روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس دن کی قضا کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر کفارہ جمع بھی دے۔

مسئلہ ۱۶۸۰ اگر نذر کرے کہ ایک معین دن روزہ رکھے گا اور اس دن جان بوجہ کر اپنا روزہ باطل کر دے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور نذر توڑنے کا کفارہ وھی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے جسے مسئلہ نمبر "۲۷۳۴" میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۸۱ اگر روزہ دار کسی ایسے شخص کے کہنے پر جس کا کہنا ہو کہ مغرب ہو گئی ہے جب کہ شرعاً اس شخص کی بات قابلِ اعتبار نہ ہو، افطار کرلے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا یا شک کرے کہ مغرب ہوئی تھی یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ واجب ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۱۶۸۲ جو شخص جان بوجہ کر اپنا روزہ توڑ دے اگر وہ ظہر کے بعد سفر کرے یا کفارے سے بچنے کے لئے ظہر سے پہلے سفر کرے تو اس سے کفارہ ساقط نہیں ہو گا اور ظہر سے پہلے سفر پیش آجانے پر بھی بنا بر اقویٰ یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۶۸۳ اگر جان بوجہ کر اپنا روزہ توڑدے اور بعد میں کوئی عذر جیسے حیض یا نفاس یا کوئی بیماری اسے لاحق ہو جائے تو بنا بر احتیاط اس پر کفارہ واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۶۸۴ اگر کسی کو یقین یا اطمینا ن ہو یا شرعی گواہی قائم ہو جائے کہ ماہِ رمضان کا پہلا دن ہے اور جان بوجہ کر اپنے روزے کو باطل کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ شعبان کا آخری دن تھا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۶۸۵ اگر انسان شک کرے کہ رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی اور جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کردے اور بعد میں معلوم ہو کہ شوال کی پہلی تھی تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۶۸۶ اگر روزہ دار رمضان میں اپنی روزہ دار بیوی سے جماع کرے جبکہ اس نے بیوی کو جماع پر مجبور کیا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے اور بنا بر احتیاط اپنی بیوی کے روزے کا کفارہ دے اور اگر بیوی جماع پر راضی تھی تو ہر ایک پر ایک کفارہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۸۷ اگر عورت اپنے روزے دار شوہر کو جماع کرنے پر مجبور کرے تو اس پر شوہر کے روزے کا کفارہ دینا واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۶۸۸ اگر روزے دار ماہِ رمضان میں اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرے اور جماع کے دوران عورت راضی ہو جائے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر مرد دو کفارے اور عورت ایک کفارہ دے۔

مسئلہ ۱۶۸۹ اگر روزے دار ماہِ رمضان میں اپنی سوئی ہوئی روزہ دار بیوی سے جماع کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ہو گا جب کہ بیوی کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۰ اگر مرد اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو جماع کے علاوہ روزہ باطل کرنے والا کوئی اور کام انجام دینے پر مجبور کرے تو ان میں سے کسی پر کفارہ واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۹۱ جو شخص سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ رہا ہو وہ اپنی روزے دار بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا، لیکن اگر مجبور کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۲ ضروری ہے کہ انسان کفارے کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے، البتہ اسے فوراً ادا کرنا بھی ضروری نہیں ۔

مسئلہ ۱۶۹۳ اگر انسان پر کفارہ واجب ہوئے چند سال گذر جائیں اور کفارہ انجام نہ دیا ہو تو اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۹۴ جو شخص ایک دن کے کفارے کے لئے ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا چاہتا ہو، وہ یہ نہیں کر سکتا کہ ان میں سے ایک فقیر کو دو یا اس سے زیادہ بار پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انہیں ایک مُد سے زیادہ طعام دے اور زیادہ کو کفارہ میں شمار کرے۔ ہاں، وہ یہ کر سکتا ہے کہ فقیر کو اس کے اہل و عیال کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا کھلائے جو چاہے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں لیکن عمر کے اعتبار سے اتنے ہوں کہ انہیں کھلانے کو کھانا کھلانا کہا جاسکے یا بچے کے ولی کو بچے کے لئے ایک مُد دے دے۔

مسئلہ ۱۶۹۵ جس شخص نے ماہِ رمضان کا قضا روزہ رکھا ہو اگر وہ ظہر کے بعد عمداً روزہ توڑنے والا کوئی کام انجام دے تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو ایک ایک مُد طعام دے اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو تین دن روزے رکھے جو بنا بر احتیاط مسلسل ہوں۔

وہ مقامات کہ جن میں صرف روزے کی قضا واجبہے

مسئلہ ۱۶۹۶ چند صورتوں میں انسان پر روزے کی صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے:

۱) ماہ رمضان کی رات میں جنب ہو اور مسئلہ نمبر "۱۶۳۸" میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اذانِ صبح تک دوسری اور تیسری نیند سے بیدار نہ ہو۔

۲) روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریاکاری کرے، یا روزے سے نہ ہونے کا ارادہ کرے یا روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کا ارادہ کرے اور انجام نہ دے۔

۳) ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور اسی حالت میں ایک یا چند دن روزہ رکھے۔

۴) ماہ رمضان میں یہ جستجو کئے بغیر کہ صبح ہوگئی ہے یا نہیں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی۔ اسی طرح اگر جستجو کرنے کے بعد یہ گمان ہو کہ صبح ہو گئی ہے یا شک کرے کہ صبح ہوئی یا نہیں اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو اس روزے کی قضا اس پر واجب ہے۔

۵) کسی کے یہ کہنے پر کہ صبح نہیں ہوئی انسان روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی۔

۶) کسی کے یہ کہنے پر کہ صبح ہوگئی ہے یقین نہ کرتے ہوئے یا اس خیال سے کہ وہ مذاق کر رہا ہے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۷) نا بینا یا اس جیسا کوئی شخص کسی اور کے کہنے پر افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔

۸) مطلع صاف ہو اور تاریکی کی وجہ سے اس یقین کے ساتھ کہ مغرب ہو گئی ہے افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی، لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو اور اس گمان کے ساتھ کہ مغرب ہو گئی ہے افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا ضروری نہیں ہے۔

۹) ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا بلاوجہ کلی کرے اور بے اختیار پانی منہ کے اندر چلا جائے لیکن اگر بھول جائے کہ روزہ سے ہے اور پانی اندر لے جائے یا واجب نماز کے وضو کے لئے کلی کرے اور بے اختیار پانی اندر چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں۔

۱۰) کوئی زبردستی یا مجبوری یا تقیہ کی وجہ سے افطار کرے۔

مسئلہ ۱۶۹۷ اگر پانی کے علاوہ کوئی اور چیز منہ میں ڈالے اور وہ بے اختیار اندر چلی جائے یا پانی ناک میں ڈالے اور بے اختیار اندر چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۹۸ روزہ دار کے لئے زیادہ ناک میں پانی ڈالنا یا کلی کرنا مکروہ ہے اور اگر کلی کرنے کے بعد لعاب دھن کو نگلنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ اس سے پہلے تین مرتبہ لعاب دھن کو تھوک دے۔

مسئلہ ۱۶۹۹ اگر انسان جانتا ہو کہ کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کی وجہ سے بے اختیار یا بھولے سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ نہ کلی کرے اور نہ ناک میں پانی ڈالے۔

مسئلہ ۱۷۰۰ اگر ماہ رمضان میں جستجو کرنے کے بعد اس یقین کے ساتھ کہ صبح نہیں ہوئی، روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۱ اگر انسان شک کرے کہ مغرب ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ افطار نہیں کر سکتا ہے، لیکن اگر شک کرے کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو جستجو سے پہلے بھی وہ روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے سکتا ہے۔

قضا روزے کے احکام

مسئلہ ۱۷۰۲ اگر دیوانہ عاقل ہو جائے تو دیوانگی کے وقت کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۳ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے وقت کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے تو جو روزے کفر کے زمانے میں اس نے نہیں رکھے ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر مسلمان بھی ہو جائے تو اسلام لانے کی وجہ سے اس پر سے کوئی چیز ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۷۰۴ جو روزہ انسان سے نشہ کی حالت میں چھوٹ گیا ہو اس کی قضا ضروری ہے اگرچہ جس چیز کی وجہ سے اس پر نشہ طاری ہوا ہو اسے علاج کے لئے کھایا ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۵ اگر کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزہ نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کس وقت ختم ہوا تھا تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس زیادہ مقدار کے روزوں کی قضا کرے جس میں روزے نہ رکھنے کا احتمال ہے۔ مثلاً جس نے ماہ رمضان سے پہلے سفر کیا ہو اور نہ جانتا ہو کہ پانچویں رمضان کو پہنچا تھا یا چھٹی رمضان کو تو بنا بر احتیاطِ واجب چھ روزے رکھے، لیکن جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ کس وقت عذر پیش آیا تھا تو وہ کم مقدار کی قضا کر سکتا ہے مثال کے طور پر ماہ رمضان کے آخری ایام میں سفر کرے اور رمضان کے بعد لوٹے اور نہ جانتا ہو کہ پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو وہ کم مقدار یعنی پانچ دن کی قضا پر اکتفا کر سکتا ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۰۶ جس پر چند رمضان کے مہینوں کے روزوں کی قضا ہو تو کسی کی بھی قضا پہلے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر آخری ماہ رمضان کے قضا روزوں کا وقت تنگ ہو مثلا آخری رمضان کے پانچ روزوں کی قضا اس پر ہو اور رمضان آنے میں بھی پانچ دن رہ گئے ہوں تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ پہلے آخری رمضان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۰۷ جس شخص پر کئی رمضان کے مہینوں کے روزوں کی قضا واجب ہو، اس کے لئے قضا کرتے وقت یہ معین کرنا ضروری نہیں ہے کہ یہ کس رمضان کے روزوں کی قضا ہے مگر یہ کہ دونوں روزوں میں اثر کے اعتبار سے اختلاف ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۸ انسان ماہِ رمضان کے قضا روزے میں ظہر سے پہلے اپنا روزہ باطل کر سکتا ہے، لیکن اگر قضا کرنے کا وقت تنگ ہو تو احتیاطِ واجب کی بناپر اپنا روزہ باطل نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۷۰۹ جس نے کسی میت کا قضا روزہ رکھا ہو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زوال کے بعد روزہ نہ توڑے۔

مسئلہ ۱۷۱۰ اگر بیماری، حیض یا نفاس کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے مکمل ہونے سے پہلے یا رمضان ختم ہونے کے بعد اور قضا پر قدرت حاصل کرنے سے پہلے مر جائے تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۱ جس شخص نے بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں اور اس کی بیماری اگلے سال کے رمضان تک باقی رہے تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے، لیکن اگر اس نے کسی اور عذر مثلاً سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں اور اس کا عذر اگلے رمضان تک باقی رہے تو ضروری ہے کہ چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۲ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس کی بیماری تو ختم ہو جائے لیکن کوئی دوسرا عذر پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے اگلے رمضان تک روزے کی قضا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ نہ رکھے ہوئے روزوں کی قضا کرے۔

اسی طرح اگر اس نے ماہ رمضان میں بیماری کے علاوہ کسی اور عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں اور رمضان کے بعد اس کا عذر تو برطرف ہو جائے لیکن اگلے سال کے رمضان تک بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ نہ رکھے ہوئے روزوں کی قضا کرے۔ اور دونوں صورتوں میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۳ جو شخص ماہ رمضان میں کسی عذر کی وجہ سے روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد عذر برطرف ہوجانے کے باوجود اگلے سال کے رمضان تک عمداً ان روزوں کی قضا نہ کرے تو ضروری ہے کہ ان روزوں کی قضا بھی کرے اور ہر دن کے لئے فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

مسئلہ ۱۷۱۴ اگر روزوں کی قضا کرنے میں اتنی کوتاہی کرے کہ وقت تنگ ہوجائے اور وقت کی تنگی میں عذر پیش آجائے تو ضروری ہے کہ قضا روزے رکھے اور ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ اسی طرح اگر عذر کے وقت پختہ ارادہ رکھتا ہو کہ عذر کے زائل ہونے کے بعد اپنے روزوں کی قضا کرے گا لیکن اس سے پہلے کہ قضا کرے وقت کی تنگی میں عذر پیش آجائے تو ضروری ہے کہ ان روزوں کی قضا بھی کرے اور ہر دن کے لئے احتیاطِ واجب کی بنا پر ایک مدطعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۵ اگر کسی انسان کی بیماری کئی سال تک طولانی ہوجائے تو صحت یاب ہونے کے بعد ضروری ہے کہ آخری رمضان کے روزے قضا کرے اور پچھلے سالوں کے ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۷۱۶ جس شخص پر ہر دن کے لئے ایک مُد طعام فقیر کو دینا ضروری ہو تو وہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱۷ اگر رمضان کے قضا روزوں کو چند سالوں تک انجام نہ دے تو ضروری ہے کہ قضا کرے اور پہلے سال کی تاخیر کی وجہ سے ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے، البتہ بعد کے چند سالوں کی تاخیر کی وجہ سے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۱۸ اگر رمضان کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بھی انجام دے اور ہر دن کے لئے یا ایک غلام کو آزاد کرے یا ساٹھ فقیروں کو طعام دے یا دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر آئندہ رمضان تک ان روزوں کی قضا انجام نہ دے تو ہر دن کے لئے فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

مسئلہ ۱۷۱۹ اگر رمضان کا روزہ جان بوجھ کر نہ رکھے اور دن میں چند مرتبہ جماع یا استمنا کرے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ہر بار کے لئے کفارہ دے، لیکن اگر چند مرتبہ روزہ باطل کرنے والا کوئی اور کام انجام دے مثلاً چند مرتبہ کھانا کھائے تو ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۲۰ باپ کے مرنے کے بعد ضروری ہے کہ اس کا بڑا بیٹا مسئلہ نمبر "۱۳۹۸" میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اس کے روزوں کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۷۲۱ اگر باپ نے رمضان کے علاوہ کوئی اور واجب روزہ مثلاً نذر کا روزہ نہ رکھا ہو تو واجب ہے کہ بڑا بیٹا اس کی بھی قضا کرے، لیکن اگر باپ کسی کے روزے رکھنے کے لئے اجیر بنا ہو اور ان کو نہ رکھا ہو تو بڑے بیٹے پر اس کی قضا ضروری نہیں۔

مسافر کے روزوں کے احکام

مسئلہ ۱۷۲۲ جس مسافر کی ذمہ داری ہے کہ چار رکعتی نمازوں کو سفر میں دو رکعت پڑھے، ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور جس مسافر کو اپنی نمازیں پوری پڑھنا ہیں ، مثلاًوہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو یا اس کا سفر گناہ کا سفر ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۲۳ ماہ رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن مکروہ ہے ، چاہے روزے سے فرار کرنے کے لئے نہ ہو، مگر یہ کہ سفر اس کی ضرورت کی وجہ سے ہو یا جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے حج یا عمرہ کے لئے ہو۔

مسئلہ ۱۷۲۴ اگر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا معین روزہ انسان پر واجب ہو جس کا تعلق حق الناس سے ہو مثلاً یہ کہ انسان اجیر بنا ہو کہ کسی معین دن میں روزہ رکھے گا تو وہ اس دن سفر نہیں کر سکتا۔یہی حکم احتیاطِ واجب کی بنا پر نذر کے علاوہ دوسرے واجب معین روزوں جیسے اعتکاف کے تیسرے دن کے روزے کا ہے ۔ہاں، اگر کوئی روزہ نذر کی وجہ سے معین ہوا ہو تو اقوی یہ ہے کہ وہ اس دن سفر کرکے اس کے بجائے کسی اور دن روزہ رکھ سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۷۲۵ اگر کوئی روزہ رکھنے کی نذر کرے لیکن معین نہ کرے کہ کس دن روزہ رکھے گا تو اس روزے کو سفر میں انجام نہیں دے سکتا، لیکن اگر نذر کرے کہ سفر میں کسی معین دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے کہ اس روزے کو سفر میں انجام دے ۔اسی طرح اگر نذر کرے کہ فلاں دن روزہ رکھے گا خواہ سفر ہو یا نہ ہو تو ضروری ہے کہ چاہے سفر میں ہو اس دن روزہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۲۶ مسافر طلب حاجت کی غرض سے تین دن مدینہ منورہ میں مستحب روزے رکھ سکتا ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ وہ تین دن بدھ، جمعرات اور جمعہ ہوں۔

مسئلہ ۱۷۲۷ جو شخص نہ جانتا ہو کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اگر وہ سفر میں روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ باطل ہے ، لیکن اگر مغرب تک معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے ۔

مسئلہ ۱۷۲۸ اگر بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہے اور سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے ۔

مسئلہ ۱۷۲۹ اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ اپنا روزہ پورا کرے اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو حد ترخص تک پہنچنے پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر اس سے پہلے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۳۰ اگر مسافر ماہ رمضان میں خواہ فجر سے پہلے ہی سفر میں ہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے، اگرظہر سے پہلے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا دس دن رہنے کا ارادہ ہو اور اس نے روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس دن روزہ رکھے اور اگر انجام دے دیا ہو تو اس دن کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۱ اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پہنچے کہ جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو تو اس دن کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۲ مسافر اور روزہ رکھنے سے معذور افراد کے لئے ماہِ رمضان کے دن میں جماع کرنا، ضرورت سے زیادہ کھانا اور خود کو مکمل طور پر سیراب کرنا مکروہ ہے۔

وہ افراد جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں

مسئلہ ۱۷۳۳ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا اس کے لئے روزہ رکھنا مشقّت کا باعث ہو تو اس پر سے روزے کی ذمہ داری کو اٹھا لیا گیا ہے۔ ہاں، دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے جو کہ ایک مد طعام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ گندم دے۔

مسئلہ ۱۷۳۴ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے، اگر ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھنے پر قادر ہوجائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۵ اگر انسان کو ایسی بیماری ہو کہ اسے زیادہ پیاس لگتی ہو اور اس کے لئے پیاس کو برداشت کرنا ممکن نہ ہو یا باعث مشقت ہو تو اس سے روزے کی ذمہ داری کو اٹھا لیا گیا ہے، لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے اور احتیاط مستحب یہ ھے کہ مجبوری سے زیادہ مقدار میں پانی نہ پئے اور ماہ رمضان کے بعد اگر روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۳۶ جس عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو اور روزہ اس کے حمل یا خود اس عورت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کا روزہ صحیح نہیں اور پہلی صورت میں ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔یہی حکم احتیاط مستحب کی بنا پر دوسری صورت کے لئے ہے اور جو روزے نہیں رکھے ہیں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۳۷ جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ ہو، اجرت کے ساتہ دودھ پلائے یا بغیر اجرت کے، اگر روزہ اس بچے کے لئے یا خود اس عورت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس عورت کا روزہ صحیح نہیں ہے اور پہلی صورت میں ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔یہی حکم احتیاطِ مستحب کی بنا پر دوسری صورت کے لئے بھی

ہے اورجو روزے نہیں رکھے ان کی قضا ضروری ہے اور یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بچے کے دودھ کے لئے کوئی اور طریقہ میسر نہ ہو اور اگر میسر ہو تو واجب ہے کہ وہ عورت روزہ رکھے۔

مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ

مسئلہ ۱۷۳۸ مہینے کی پہلی تاریخ چند چیزوں سے ثابت ہوتی ہے:

۱) انسان خود چاند دیکھے۔

۲) اتنے لوگ جن کے کہنے پر یقین یا اطمینان آجاتا ہے، کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ اسی طرح ہر وہ چیز جس کی وجہ سے یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے۔

۳) دو عادل مرد کہیں کہ ہم نے ایک ہی رات میں چاند دیکھا ہے لیکن اگر چاند کی خصوصیت ایک دوسرے سے مختلف بیان کریں تو مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی۔ یہی حکم اس وقت ہے جب یہ دونوں تصدیق کے قابل نہ ہوں مثلاً جب مطلع صاف ہو، چاند دیکھنے والے افراد زیادہ ہوں اور ان دو کے علاوہ باقی افراد کوشش کے باوجود نہ دیکھ پائیں۔

۴) ماہِ شعبان کی پہلی سے تیس دن گزر جائیں جس سے ماہِ رمضان کی پہلی ثابت ہو جاتی ہے اور ماہِ رمضان کی پہلی سے تیس دن گزر جائیں جس سے شوال کی پہلی ثابت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۱۷۳۹ مہینے کی پہلی کا حاکم شرع کے حکم سے ثابت ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۰ مہینے کی پہلی نجومیوں کی پیشن گوئی سے ثابت نہیں ہوتی، لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان حاصل ہو جائے تو اس پر عمل ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۱ چاند کا اونچا ہونا یا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ گذشتہ رات مہینے کی پہلی رات تھی، لیکن اگر ظہر سے پہلے چاند نظر آئے تو یہ مہینے کا پہلا دن شمار ہو گا اور چاند کے گرد حلقے کے ذریعے پچھلی رات کا چاند رات ثابت ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۲ اگر کسی کے لئے ماہِ رمضان کی پہلی ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں ثابت ہوجائے کہ گذشتہ رات ہی چاند رات تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ ۱۷۴۳ اگر کسی شہر میں مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہوجائے تو دوسرے شہروں میں بھی خواہ دور ہوں یا نزدیک، خواہ ان کا افق ایک ہو یا نہ ہو، رات مشترک ہونے کی صورت میں چاند ثابت ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۴ مہینے کی پہلی ٹیلی گرام سے ثابت نہیں ہوتی مگر یہ کہ انسان جانتا ہو کہ ٹیلی گرام، شرعی دلیل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۵ جس دن کے بارے میں انسان کو معلوم نہ ہو کہ رمضان کا آخری دن ہے یا شوال کا پہلا دن، ضروری ہے کہ روزہ رکھے لیکن اگر مغرب سے پہلے معلوم ہو جائے کہ شوال کی پہلی ہے تو ضروری ہے کہ افطار کرلے۔

مسئلہ ۱۷۴۶ اگر قید میں موجود شخص کے پاس ماہِ رمضان ثابت ہونے کا کوئی طریقہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنے گمان پر عمل کرے چاہے کسی بھی طریقے سے حاصل ہوا ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس مہینے کے متعلق احتمال ہو کہ ماہِ رمضان ہے، صحیح ہے کہ روزہ رکھ لے، لیکن ضروری ہے کہ اس مہینے سے گیارہ مہینے گذرنے کے بعد دوبارہ ایک مہینہ روزہ رکھے اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ جس چیز کا اس نے گمان کیا تھا یا جسے اختیار کیا تھا وہ ماہِ رمضان نہیں تھا تو اگر یہ معلوم ہو کہ ماہِ رمضان اس مہینے سے پہلے تھا تو یہ کافی ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ ماہِ رمضان اس مہینے کے بعد تھا تو ضروری ہے کہ قضا کرے۔

حرام اور مکروہ روزے

مسئلہ ۱۷۴۷ عید فطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ نیز جس دن کے بارے میں انسان کو معلوم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی، اگر پہلی رمضان کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۸ اگر بیوی کے مستحب روزہ رکھنے کی وجہ سے شوہر کا حق ضائع ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر شوہر کا حق ضائع نہ بھی ہو تب بھی شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ ۱۷۴۹ اولاد کا مستحب روزہ رکھنا اگر ماں باپ کی اذیت کا سبب ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۰ اگر اولاد باپ کی اجازت کے بغیر کوئی مستحب روزہ رکھ لے اور دن میں باپ اسے منع کرے، اگر بچے کی مخالفت کرنا باپ کی اذیت کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ افطار کرلے۔یہی حکم اس وقت ہے جب ماں اسے منع کرے اور اس کی مخالفت کرنا اذیت کا باعث ہو۔

مسئلہ ۱۷۵۱ جو شخص جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر نہیں اگرچہ ڈاکٹر کہے کہ نقصان دہ ہے، ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور جس شخص کو قابل ذکر ضرر کا یقین یا گمان ہو یا اس چیز کا خوف ہو جس کا خوف عقلا کے نزدیک صحیح ہو تو چاہے ڈاکٹر کہے کہ ضرر نہیں ہے ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر روزہ رکھ بھی لے تو صحیح نہیں ہے، مگر یہ کہ روزہ اس کے لئے مضر نہ تھا اور اس نے قصدِ قربت کیا تھا کہ اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۲ اگر انسان کو احتمال ہو کہ روزہ اس کے لئے قابلِ ذکر ضرر کا باعث ہے اور اس احتمال کی وجہ سے اسے خوف ہو جائے، اگر اس کا احتمال عقلا کی نظر میں صحیح ہو تو ضروری ہے کہ روزہ نہ رکھے اور اگر روزہ رکھ لے تو باطل ہوگا مگر یہ کہ روزہ مضر نہ ہو اور اس نے قصدِ قربت کیا ہو۔

مسئلہ ۱۷۵۳ جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ روزہ اس کے لئے قابل توجہ ضرر کا باعث نہیں اگروہ روزہ رکھ لے اور مغرب کے بعد معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے قابلِ توجہ ضرر کا باعث تھا تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ ۱۷۵۴ مذکورہ روزوں کے علاوہ اور حرام روزے بھی ہیں جنہیں مفصّل کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۵ عاشور کے دن کا روزہ بنا بر احتیاطِ واجب جائز نہیں اور اس دن کا روزہ مکروہ ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا۔

مستحب روزے

مسئلہ ۱۷۵۶ مذکورہ حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال کے تمام دنوں کا روزہ مستحب ہے، جب کہ بعض ایام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں :

۱) ہر ماہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دسویں تاریخ کے بعد آنے والا پہلا بدھ اور اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھے تو مستحب ہے کہ قضا کرے اور اگر بالکل روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو ۱۲,۶)سکہ دار چنے کے برابر چاندی فقیر کو)

مستحب ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد طعام یا پھر ۶۔ ۱۲ دے۔

۲) ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ۔

۳) رجب اور شعبان کا پورا مہینہ، اور ان دو مہینوں میں سے کچھ دن اگرچہ ایک ہی دن ہو۔

۴) عید نوروز کا دن۔

۵) شوال کی چوتھی تاریخ سے نویں تاریخ تک کے ایام۔

۶) ذی القعدہ کی پچیسویں اور انتیسویں کا دن۔

۷) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں (روزِ عرفہ) تک، لیکن اگر روزے کی کمزوری کی وجہ سے روزِ عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ مکروہ ہے۔

۸) عید غدیر کا مبارک دن (۱۸ / ذی الحجہ)۔

۹) روزِ مباہلہ (۲۴ / ذی الحجہ)۔

۱۰) محرم کے پہلے، تیسرے اور ساتویں دن۔

۱۱) پیغمبر اکرم (ص) کی ولادت باسعادت کے دن (۱۷ / ربیع الاول)۔

۱۲) ۱۵ / جمادی الاوّل کے دن۔

۱۳) حضرت رسول اکرم (ص) کی بعثت کے دن (۲۷ / رجب)۔

اگر کوئی شخص مستحب روزہ رکھے تو اسے پورا کرنا واجب نہیں، بلکہ اگر اس کا مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دے تو مستحب ہے کہ اس کی دعوت قبول کرلے اور دن میں ہی چاہے ظہر کا وقت گذر چکا ہو روزہ افطار کرلے۔

وہ صورتیں جن میں مبطلاتِ روزہ سے پرہیز مستحبہے

مسئلہ ۱۷۵۷ چند افراد کے لئے مستحب ہے کہ ماہِ رمضان میں چاہے روزے سے نہ ہوں، روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کریں:

۱) وہ مسافر جس نے سفر میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو اور ظہر سے پہلے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں اس کا دس دن قیام کا ارادہ ہو۔

۲) وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن قیام کرنا چاہتا ہو۔

۳) وہ مریض جو ظہر کے بعد تندرست ہو جائے۔یہی حکم ہے جب وہ ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے چکا ہو۔

۴) وہ عورت جو دن میں کسی وقت حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷۵۸ مستحب ہے کہ روزہ دار نماز مغرب وعشا کو افطار سے پہلے پڑھے، لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس کا منتظر ہو یا وہ کھانے کی زیادہ خواہش رکھتا ہو کہ جس کی وجہ سے وہ قلبی توجہ کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے، لیکن جس قدر ممکن ہو نماز کو وقت فضیلت میں پڑھے۔

اعتکاف

اعتکاف عبادات میں سے ہے اور شرعاً اعتکاف یہ ہے کہ انسان قربۃ الی اللہ کی نیت سے مسجد میں توقف وقیام کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کا قیام کسی عبادت مثلاً نماز کو انجام دینے کی نیت سے ہو اور اعتکاف کے لئے کوئی خاص وقت معین نہیں ہے بلکہ جب بھی روزہ رکھنا صحیح ہے اعتکاف کرنا بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۹ اعتکاف میں کچھ چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱) اعتکاف کرنے والا عاقل ہو اور ممیز بچے کا اعتکاف کرنا صحیح ہے۔

۲) قصدِ قربت جیسا کہ وضو کے باب میں بیان کیا گیا ہے۔

۳) روزہ، لہٰذا جس شخص کا روزہ باطل ہے جیسے وہ مسافر جس نے دس دن قیام کا ارادہ نہ کیا ہو، وہ اعتکاف نہیں کر سکتا۔

۴) یہ کہ مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد کوفہ، مسجد بصرہ یا جامع مسجد میں ہو۔

۵) اس فرد کی اجازت سے ہو جس کی اجازت ضروری ہے ، لہذا بیوی کا اعتکاف شوہر کی اجازت کے بغیر جب کہ شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہو، صحیح نہیں ہے ۔

۶) تین دن اور اُن تین دنوں کے درمیان کی دو راتیں اسی مسجد میں گزارے جس میں اعتکاف کر رہا ہے اور بغیر کسی ضروری کام کے مسجد سے باہر نہ جائے۔ البتہ مریض کی عیادت، تشیع جنازہ اور تجہیزِ میت جیسے غسلِ میت، نماز اور دفن کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے ۔

جن صورتوں میں مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے ، اس کام کی انجام دھی کے وقت سے زیادہ باہر نہ ٹھ ھرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر نزدیک ترین راستے سے مسجد کو لوٹے اور مسجد سے باہر نہ بیٹھے اور اگر بیٹھنے پر مجبور ہو جائے تو ممکنہ صورت میں سائے میں نہ بیٹھے۔

مسئلہ ۱۷۶۰ اعتکاف شروع کرنے کے بعد اس کے واجب معین، مثلاً جب اس نے نذر کی ہو کہ کسی خاص وقت میں اعتکاف کرے گا، نہ ہونے کی صورت میں دو روز گذرنے سے پہلے وہ اعتکاف سے پلٹ سکتا ہے اور اسے توڑ سکتا ہے ، لیکن اگر نیت کے وقت ہی شرط لگا دی ہو کہ کوئی کام پیش آنے کی صورت میں اس کو اعتکاف توڑنے کا اختیار ہو تو دو دن گزرنے کے بعد بھی اعتکاف توڑ سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۷۶۱ اعتکاف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خود کو چند چیزوں سے بچائے اور ان چیزوں کو انجام دینے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے ، لیکن جماع کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کا ترک کرنا اس صورت میں جبکہ اعتکاف واجب معین نہ ہو احتیاط کی بنا پر ہے :

۱) جماع کرنا اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ استمنا، عورت کو شہوت کے ساتھ مس کرنے اور شہوت کے ساتھ بوسہ لینے سے بھی اجتناب کرے۔

۲) خوشبو لگانا۔

۳) خرید وفروخت، کہ اس سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے البتہ سودا باطل نہیں ہوتا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر قسم کی تجارت سے، چاہے مصالحت، مضاربہ اور اجارہ یا ان جیسی چیزوں کے ذریعے ہو، اجتناب کرے اور اگر کسی چیز کی خرید وفروخت پر مجبور ہو جائے اور اس کے لئے کوئی وکیل بھی نہ مل سکے تو جائز ہے ۔

۴) کسی پر غالب ہونے اور اپنے فضل کا اظہار کرنے کے لئے ممارات یعنی جدال کرنا، چاہے دنیوی امور میں ہو یا اخروی امور میں ۔

مسئلہ ۱۷۶۲ اگر واجب اعتکاف میں جان بوجھ کر جماع کرے، چاہے دن میں ہو یا رات میں ، اس پر کفارہ واجب ہوجائے گا اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اور جماع کے علاوہ دوسرے ان امور کی ادائیگی سے جن سے بچنا ضروری ہے ، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۷۶۳ اگر اعتکاف کرنے والا غلطی سے اعتکاف باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو اس کے اعتکاف کا صحیح ہونا محلِ اشکال ہے ۔

مسئلہ ۱۷۶۴ اگر مذکورہ بالا چیزوں میں سے کسی کے ذریعے اعتکاف باطل کرے تو اعتکاف کے واجبِ غیرِ معین ہونے کی صورت میں ، مثلاً جب اس نے وقت معین کئے بغیر اعتکاف کرنے کی نذر کی ہو، ضروری ہے کہ اسے دوبارہ انجام دے اور اگر اعتکاف واجب معین ہو مثلاً اس نے معین وقت میں اعتکاف کرنے کی نذر کی ہو یا اعتکاف تو مستحب ہو لیکن اسے باطل کرنے والا کام دو دن گزرنے کے بعد انجام دیا ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور اگر دو دن مکمل ہونے سے پہلے اعتکاف مستحب کو باطل کیا ہو تو اس کی قضا نہیں ۔

مسئلہ ۱۷۶۵ ایک اعتکاف سے دوسرے اعتکاف کی طرف نیت پھیرنا جائز نہیں ہے ، چاہے دونوں اعتکاف واجب ہوں، مثلاً ایک نذر اور دوسرا قسم کے ذریعے خود پر واجب کیا ہو، یا دونوں مستحب ہوں، یا ایک واجب اور دوسرا مستحب ہو، یا ایک خود کے لئے ہو اور دوسرے میں کسی کا نائب یا اجیر ہو، یا دونو کسی کی نیابت میں ہوں۔

مسئلہ ۱۷۶۶ اگر اعتکاف کرنے والا شخص غصبی قالین پر بیٹھے تو گنہگار ہے لیکن اس کا اعتکاف باطل نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ سبقت کر کے اپنی جگہ بنا چکا ہو اور اعتکاف کرنے والا اس کی رضایت کے بغیر اس سے وہ جگہ لے لے تو اس جگہ اس کا اعتکاف باطل ہے ۔

مسئلہ ۱۷۶۷ اگر اعتکاف کرنے والے پر غسل واجب ہو جائے تو اگر مسجد میں اس غسل کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسے غسلِ مس میت انجام دینا، لیکن اگر اس غسل کو مسجد میں کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو جیسے غسل جنابت جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان جنابت کے ساتھ مسجد میں رہے، تو ضروری ہے کہ مسجد سے نکلے ورنہ اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

خمس کے احکام

مسئلہ ۱۷۶۸ سات چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے :

۱) کمانے سے حاصل ہونے والا فائدہ

۲) کان

۳) دفینہ

۴) حلال مال جو حرام مال سے مخلوط ہو جائے

۵) جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوتے ہیں

۶) جنگ کا مالِ غنیمت

۷) وہ زمین جو کافر ذمی مسلمان سے خریدے اور ان کے احکام مندرجہ ذیل مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ کمانے سے حاصل ہونے والا منافع

مسئلہ ۱۷۶۹ جب بھی انسان تجارت، صنعت یا دوسرے پیشوں سے مال حاصل کرے چاہے مثال کے طور پر وہ کسی میّت کے لئے انجام دئے گئے نماز اور روزے کی اجرت ہی کیوں نہ ہو اور وہ مال اس کے اور اس کے اہل وعیال کے سال بھر کے اخراجات کے بعد بچ جائے تو ضروری ہے کہ اس مال کا خمس یعنی پانچواں حصہ، بعد میں بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۷۰ اگر کمائے بغیر کوئی مال دستیاب ہو مثلاً کوئی چیز اسے بخش دی جائے اور وہ چیز لوگوں کی نگاہوں میں قابلِ توجہ قدر و قیمت کی حامل ہو تو ضروری ہے کہ سال بھر کے اخراجات کے بعد اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۷۱ عورت کے مہر اور مرد کو طلاقِ خلع کے عوض ملنے والے مال پر خمس نہیں ہے۔

اسی طرح وارث کو ملنے والی میراث پر بھی خمس نہیں ہے۔ہاں، اگر مثال کے طور پر کسی شخص سے رشتہ داری رکھتا ہو لیکن اس سے میراث ملنے کا گمان نہ ہو تو ضروری ہے کہ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہونے کی صورت میں اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۷۲ اگر ایسے شخص کی میراث سے انسان کو کچھ مال ملے جو خمس کا اعتقاد رکھتا ہو اور انسان جانتا ہو کہ مرحوم نے خمس ادا نہیں کیا تھا تو ضروری ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے اس مال کا خمس نکالے اور اگر خود اس مال پر خمس نہ ہو لیکن وارث جانتا ہو کہ مرحوم کے ذمے خمس واجب الادا ہے تو دوسرے قرضوں کی طرح خمس بھی اُس مال میں آجائے گا کہ جب تک اسے ادا نہ کردے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ جب مال سے خمس نکالنا چاہے تو ضروری ہے کہ حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ ۱۷۷۳ اگر کفایت شعاری کی وجہ سے سال بھر کے اخراجات میں سے کوئی چیز بچ جائے تو اس کا خمس نکالنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۷۷۴ جس شخص کے تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص دیتا ہو ضروری ہے کہ حاصل ہونے والے تمام مال کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۷۵ اگر کسی جائیداد کو معین افراد پر مثلاً اپنی اولاد پر وقف کردے اور اس جائیداد میں کھیتی باڑی اور شجر کاری کرے اور اس سے کوئی چیز حاصل ہو جو ان کے سال بھر کے اخراجات سے زائد ہو تو ان پر اس کا خمس دینا ضروری ہے ۔ اسی طرح اگر کسی اور طریقے سے بھی اس جائیداد سے کوئی منافع حاصل کریں، مثلاً اس کا کرایہ وصول کریں تو ان پر سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۷۷۶ جو مال فقیر نے بطورِ خمس و زکات لیا ہو اگر سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر فقیر اس لئے ہوئے مال سے کوئی منافع حاصل کرے مثلاً بطور خمس لئے ہوئے درخت سے پھل حاصل ہوں اور وہ اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوں تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور کسی سے بطور صدقہ لیا جانے والا مال بھی اگر سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۷۷۷ جس رقم کا خمس نہ دیا گیا ہو اگر عین اس رقم سے کوئی چیز خریدے یعنی فروخت کرنے والے سے کہے کہ "یہ چیز میں اس رقم سے خریدتا ہوں"، تو اگر حاکم شرع اس سودے کے پانچویں حصے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہو گا اور خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز کا خمس حاکم شرع کو دے اور اگر حاکم شرع اجازت نہ دے تو اس سودے کا پانچواں حصہ باطل ہے ۔ اب اگر وہ رقم جو بیچنے والے نے لی تھی تلف نہ ہوگئی ہو تو حاکمِ شرع اس رقم سے خمس لے گا اور اگر وہ رقم تلف ہو جائے تو فروخت کرنے والے یا خریدار سے اس کے عوض کا مطالبہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۷۷۸ اگر کسی چیز کو ذمے پر خریدے اور سودا ہو جانے کے بعد اس کی قیمت ایسی رقم سے ادا کرے جس کا خمس نہ نکالا گیا ہو تو سودا صحیح ہے جب کہ خریدار اس رقم کے پانچویں حصے کی بہ نسبت فروخت کرنے والے کا مقروض ہو گا۔ ہاں، جو رقم فروخت کرنے والے کو ملی ہے اگر وہ تلف نہ ہو گئی ہو تو حاکم شرع اسی رقم سے خمس لے گا جب کہ تلف ہو جانے کی صورت میں خریدار یا فروخت کرنے والے سے اس کے عوض کا مطالبہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۷۷۹ اگر کوئی ایسا مال کہ جس کا خمس نہ دیا گیا ہو خریدے اور حاکم شرع اس چیز کے پانچویں حصے کے سودے کی اجازت نہ دے تو اتنی مقدار کا سودا باطل ہے اور حاکم شرع اس مال کا پانچواں حصہ لے سکتا ہے اور اگر اجازت دے دے تو سودا صحیح ہے اور خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس مال کے عوض کا پانچواں حصہ حاکم شرع کو دے اور اگر بیچنے والے کو دے چکا ہے تو اس سے واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۰ انسان کوئی ایسی چیز جس کا خمس نہ دیا گیا ہو، کسی کو بخش دے تو اس چیز کا پانچواں حصہ اس تک منتقل ہی نہیں ہو تا۔

مسئلہ ۱۷۸۱ اگر کافر یا کسی ایسے شخص سے جو خمس دینے کا عقیدہ ہی نہ رکھتا ہو کوئی مال شیعہ اثنا عشری کے ہاتھ آئے تو اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۲ تاجر، کاروباری، صنعت کار اور ان جیسے افراد جس وقت سے منافع حاصل کریں، جو کہ ان کے سال کی ابتدا ہے، ایک سال گزرنے کے بعد ضروری ہے کہ سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دیں۔ ہاں، جو شخص کاروباری نہ ہو اگر اتفاقاً اسے منافع مل جائے تو ضروری ہے کہ نفع حاصل ہونے کے ایک سال بعد سال بھر کے اخراجات سے زائد مقدار کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۸۳ سال بھر میں جب بھی کوئی منفعت کسی شخص کے ہاتھ آئے جو اس کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس اسی وقت دے سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ سال کے آخر تک خمس کی ادائیگی میں تاخیر کردے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ قمری سال کو خمس کا سال قرار دے۔

مسئلہ ۱۷۸۴ جس شخص کا تاجر اور کاروباری شخص کی طرح خمس دینے کے لئے سال مقرر ہو، اگر کوئی منفعت حاصل کرے اور دوران سال اس کا انتقال ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے مرنے کے وقت تک کے اخراجات کو اس منفعت سے نکال کر باقی مقدار کا خمس دیا جائے۔

مسئلہ ۱۷۸۵ اگر تجارت کی غرض سے خریدی ہوئی چیز کی قیمت بڑھ جانے کے باوجود اسے فروخت نہ کرے اور سال مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کی قیمت گر جائے تو قیمت کی بڑھی ہوئی مقدار کا خمس اس پر واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۷۸۶ اگر تجارت کی غرض سے خریدی ہوئی چیز کی قیمت بڑھ جائے اور سال مکمل ہونے کے بعد تک اس امید پر اسے فروخت نہ کرے کہ ابھی قیمت اور بڑھے گی اور اس کی قیمت گر جائے تو اگر اس نے تاجروں کے درمیان رائج وقت تک ہی اس چیز کو رکھا ہو تو قیمت کی بڑھی ہوئی مقدار کا خمس واجب نہیں ہے، لیکن اگر اس سے زیادہ مدت تک کسی عذر کے بغیر اس چیز کو رکھا تھا تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۸۷ اگر مال تجارت کے علاوہ کوئی دوسرا مال اس کے پاس ہو جس پر خمس نہ ہو تو یہ مال وراثت کے ذریعے ملنے کی صورت میں اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو چاہے اسے بیچ بھی دے، بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دینا واجب نہیں۔ یہی حکم اس وقت ہے جب عوض دئے بغیر کسی چیز کا مالک بن جائے چاہے اس چیز پر شروع سے خمس نہ ہو مثلاً ایسا گھر اسے بخش دیا گیا ہو جس کی اسے ضرورت بھی ہو اور سال کے خرچے میں وہ گھر استعمال بھی ہوا ہو یا اس چیز پر خمس ہو لیکن اسی مال سے اس کا خمس بھی دیا جا چکا ہو، مثلاً حیازت کے ذریعے کسی چیز کا مالک بنا ہو اور اس کا خمس بھی دے چکا ہو۔

لیکن اگر عوض دے کر مالک بنا ہو اور اس کی قیمت بڑھ جائے تو جب تک اس چیز کو فروخت نہ کرے اس کا خمس نہیں ہے اور اگر فروخت کر دے تو اخراجات کا حصہ نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے اور اخراجات کا حصہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑھی ہوئی مقدار کا خمس دے اور دونوں صورتوں میں اگر سال کے اخراجات میں ہی ختم ہو جائے تو اس کا خمس نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۸ اگر کوئی شخص اس ارادے سے باغ لگائے کہ قیمت بڑھنے کے بعد اسے فروخت کر دے گا تو ضروری ہے کہ پھل، درختوں کی نشوونما اور باغ کی بڑھی ہوئی قیمت کا خمس دے اور اگر اس کا ارادہ یہ ہو کہ باغ کے پھلوں سے تجارت کرے گا تو ضروری ہے کہ پھل اور درخت کی نشوونما کا خمس دے اور اگر اس کا ارادہ ان پھلوں کو اپنے ذاتی استعمال میں لانے کا ہو تو ضروری ہے کہ استفادے سے زیادہ ہونے کی صورت میں پھلوں کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۸۹ اگر بید، چنار یا ان جیسے درخت لگائے، اگر ان کا خمس دے چکا ہو تو ضروری ہے کہ ہر سال ان کے بڑھنے کا خمس دے۔ اسی طرح اگر درخت کی ان شاخوں سے کوئی منفعت حاصل کرے جو ہر سال کاٹی جاتی ہیں اور صرف ان شاخوں کی قیمت یا دوسری آمدنیوں کے ساتھ مل کر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ سال کے آخر میں ان کا خمس ادا کرے۔ ہاں، اگر اصل درختوں کا خمس ہی نہ نکالا ہوا ہو اور وہ درخت بڑھے بھی ہوں تو ضروری ہے کہ اصل درخت کا خمس، اس خمس کے حصے کے بڑھے ہوئے حصے کا خمس اور اصل درخت کے بڑھے ہوئے حصے کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۷۹۰ جس شخص کی آمدنی کے متعدد ذرائع ہوں، مثلاً جائیداد کا کرایہ لیتا ہو، خرید و فروخت اور کھیتی باڑی بھی کرتا ہو، ضروری ہے کہ سال بھر کی کمائی کے بعد اخراجات سے زائد منافع کا خمس ادا کرے اور اگر ایک پیشے سے منافع حاصل ہو، جب کہ دوسرے پیشے سے نقصان ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ منافع کا خمس نکال دے۔

مسئلہ ۱۷۹۱ جو اخراجات انسان فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے، مثلاً دلالوں اور سامان اٹھانے والے مزدوروں کا خرچہ، یہ منفعت حاصل کرنے کا خرچہ حساب ہوگا اور اسے منفعت سے نکالا جاسکتا ہے اور اتنی مقدار کا خمس واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۷۹۲ آمدنی کا جو حصہ سال بھر میں خوراک، لباس، گھریلو سامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کے جہیز، زیارات اور ان جیسی چیزوں کے لئے خرچ ہوجائے، اگر اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہوں تو ان پر خمس واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۷۹۳ جو مال انسان نذر اور کفارے پر خرچ کرے وہ اس کے سالانہ اخراجات کا حصہ ہے ۔ اسی طرح وہ مال بھی جو انسان کسی کو تحفے یا انعام کے طور پر دے، اگر اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو تو اس کے سالانہ اخراجات میں شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۹۴ اگر انسان کسی ایسے شہر میں زندگی گزارتا ہو جہاں لڑکیوں کے جہیز کے لئے معمولاًہر سال کچھ نہ کچھ تیار کیا جاتا ہے ، اگر انسان اس طریقے کے بغیر لڑکی کا جہیز تیار نہ کر سکتا ہو اور جہیز نہ دینا بھی اس کی حیثیت کے منافی ہو تو دوران سال اسی سال کی آمدنی سے جہیز خریدنے پر کوئی خمس واجب نہیں ، لیکن اگر اس سال کی منفعت سے اگلے سال میں جہیز لے تو اس کا خمس دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۷۹۵ جو مال انسان حج وزیارات کے لئے خرچ کرتا ہے وہ اسی سال کے اخراجات میں شمار ہوتے ہیں جس سال خرچ کر رہاہے اور اگر اس کا سفر اگلے سال تک طوالانی ہوجائے تو پچھلے سال کی جتنی آمدنی اگلے سال میں خرچ کرے، اس کا خمس نکالنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۷۹۶ جو شخص اپنے پیشے یا کاروبار سے منفعت حاصل کرے اور اس کے پاس کچھ ایسا مال بھی موجود ہو جس پر خمس واجب الادا نہ ہو تو وہ اپنے سال بھر کے اخراجات کا حساب صرف اپنی آمدنی سے کر سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۷۹۷ جو اشیائے خورد و نوش انسان نے اپنی آمدنی سے سال بھر کے خرچ کے لئے خریدی ہوں، اگر سال کے آخر میں اس سے کچھ بچ جائے تو اس کا خمس نکالنا ضروری ہے اور اگر اس کی قیمت خمس کے طور پر دینا چاہے تو خریداری کے وقت سے قیمت بڑھ جانے کی صورت میں ضروری ہے کہ سال کے آخر میں جو قیمت ہو اس کے حساب سے خمس دے۔

مسئلہ ۱۷۹۸ اگر خمس کی ادائیگی سے پہلے کوئی شخص اپنی آمدنی سے گھر کے لئے کوئی سامان خریدے تو جس وقت اس سامان کی ضرورت باقی نہ رہے خمس واجب نہیں ۔یہی حکم خواتین کے زیورات کے لئے ہے جب ان کے لئے ان زیورات کو زینت کے لئے استعمال کرنے کا وقت گزر چکا ہو۔

مسئلہ ۱۷۹۹ اگر کسی سال کوئی فائدہ حاصل نہ ہو تو اس سال کے اخراجات کو اگلے سال کی آمدنی سے نہیں نکالا جا سکتا۔

مسئلہ ۱۸۰۰ اگر سال کی کی ابتدا میں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو اور سرمایہ استعمال کرنا پڑجائے پھر سال مکمل ہونے سے پہلے فائدہ حاصل ہوجائے تو سرمائے سے اٹھ ائی ہوئی مقدار کو فائدے سے نہیں نکالا جا سکتا۔

مسئلہ ۱۸۰۱ اگر تجارت یا اس جیسی چیزوں میں سرمائے کی کچھ مقدار تلف ہو جائے تو تلف سے پہلے حاصل ہونے والے منافع سے اس مقدار کو نکال سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۲ اگر کسی شخص کی سرمائے کے علاوہ کوئی ملکیت تلف ہو جائے تو حاصل ہونے والے فائدے سے اسے مہیا نہیں کرسکتا، مگر یہ کہ اسی سال میں اس چیز کی ضرورت ہو کہ اس صورت میں دوران سال حاصل ہونے والی آمدنی سے اسے مہیا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۳ اگر سال کی ابتدا میں اپنے اخراجات کے لئے قرضہ لے اور سال مکمل ہونے سے پہلے کوئی منفعت حاصل ہو جائے تو اس منفعت سے قرضے کی مقدار نہیں نکال سکتا، مگر یہ کہ منفعت حاصل ہونے کے بعد قرضہ لیا گیا ہو۔ البتہ وہ دوران سال حاصل ہونے والے فائدے سے اپنا قرضہ ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۴ اگر پورے سال کوئی فائدہ حاصل نہ ہو اور اخراجات کے لئے قرضہ لینا پڑے تو اگلے سال کی آمدنی سے اس قرضے کی مقدار کو نہیں نکال سکتا۔ ہاں، دوران سال کی آمدنی سے قرضہ ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۵ اگر مال میں اضافے یا ایسی جائیداد جس کی ضرورت نہ ہو، خریدنے کے لئے قرضہ لے، تو آمدنی سے اس قرضے کو ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں، اگر قرض لیا ہوا مال یا اس قرض سے خریدی ہوئی چیز ضائع ہو جائے تو دوران سال کی آمدنی سے یہ قرضہ ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۶ انسان ہر چیز کا خمس اسی چیز سے یا واجب مقدار میں رائج کرنسی سے دے سکتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کسی اور چیز سے خمس نہ دے۔

مسئلہ ۱۸۰۷ جس شخص کے مال پر خمس واجب ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو جب تک وہ خمس ادا نہ کر دے حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا چاہے اس کا خمس دینے کا ارادہ ہی ہو۔ ہاں، اپنے حصے میں اعتباری تصرفات جیسے فروخت کرنا، صلح کرنا وغیرہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰۸ جس شخص پر خمس واجب ہو وہ یہ نہیں کر سکتا کہ خمس اپنے ذمے لے لے یعنی خود کو خمس کے مستحقین کا مقروض سمجھ لے اور پچھلے مسئلے میں بیان شدہ اعتبار سے اپنے مال میں تصرف کرے اور اگر تصرف کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۰۹ جس شخص پر خمس واجب ہو اگر وہ حاکم شرع سے مصالحت کر کے خمس اپنے ذمے لے لے تو اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے اور مصالحت کے بعد جو فائدہ بھی اس سے حاصل ہو گا وہ اسی کا ہو گا۔

مسئلہ ۱۸۱۰ جو شخص کسی کے ساتھ شریک ہو اور اپنے حصے کے فائدے سے خمس دے دے، جب کہ اس کا شریک اپنے منافع کا خمس نہ دے اور اگلے سال خمس نہ دئے ہوئے مال سے شراکت کے لئے سرمایہ دے تو دونوں میں سے کوئی بھی اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا، مگر یہ کہ خمس نہ دینے والا شریک خمس پر عقیدہ ہی نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں دوسرا شریک اس مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۱ اگر نابالغ بچہ سرمائے کا مالک ہو اور اس سے فائدہ بھی حاصل ہو تو اس پر خمس واجب ہو جاتا ہے اور ولی پر اس مال کا خمس نکالنا واجب ہے اور اگر ولی نہ دے تو ضروری ہے کہ بچہ بالغ ہونے کے بعد ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۱۲ جس شخص کو کسی سے کوئی مال ملے اور اسے یقین ہو کہ اس نے اس مال کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا، مگر یہ کہ وہ شخص خمس پر عقیدہ ہی نہ رکھتا ہو۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت ہے جب شک ہو کہ اس نے اس مال کا خمس دیا ہے یا نہیں۔

مسئلہ ۱۸۱۳ اگر کوئی شخص اپنی آمدنی سے دوران سال کوئی ایسی جائیداد یا ملکیت خریدے جو اس کی سالانہ ضرورت اور اخراجات میں شمار نہ ہو تو سال مکمل ہونے پر اس کا خمس دینا واجب ہے اور اگر خمس نہ دے اور اس کی قیمت بڑھ جائے تو ضروری ہے کہ اس کی موجودہ قیمت کا خمس دے۔یہی حکم جائیداد کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاًقالین وغیرہ کا ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۴ اگر خمس نہ نکالے ہوئے مال سے مثلاً کوئی جائیداد خریدے اور اس کی قیمت بڑھ جائے، تو اگر اس نے اس جائیداد کو قیمت بڑھ جانے پر بیچنے کے لئے نہ خریدا ہو مثلاً کسی زمین کو زراعت کے لئے خریدا ہو تو اس صورت میں کہ اس نے یہ ملکیت اپنے ذمے پر خریدی ہو اور خمس نہ نکالے ہوئے مال سے اس کی قیمت ادا کی ہو، ضروری ہے کہ خریدی ہوئی قیمت سے اس کا خمس ادا کرے، لیکن اگر خمس نہ نکالی ہوئی رقم بیچنے والے کو یہ کہہ کر دی ہو کہ جائیداد میں اس مال سے خرید رہا ہوں، تو حاکم شرع کے اس سودے کے پانچویں حصے کی اجازت دینے کی صورت میں ضروری ہے کہ خریدار اس جائیداد کی موجودہ قیمت کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۱۵ جس شخص نے مکلف ہونے کے بعد شروع سے خمس نہ دیا ہو اگر اس نے اپنے کاروبار کے منافع سے کوئی ایسی چیز خریدی ہو جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور اسے منفعت کمائے ایک سال گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر اس نے گھر کا سازوسامان اور ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدی ہوں اور جانتا ہو کہ اس نے یہ چیزیں سال کے دوران ہونے والے منافع سے خریدی ہیں جس سال میں اسے فائدہ ہوا ہے تو ان پر خمس دینا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے یہ چیزیں سال کے دوران خریدی ہیں یا سال ختم ہونے کے بعد تو احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع سے مصالحت کرے۔

۲۔ معدنی کانیں

مسئلہ ۱۸۱۶ اگر کوئی شخص سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوھے، پیٹرولیم، کوئلے، فیروزے، عقیق، پھٹکری، نمک اور دوسری معدنی کانوں سے کوئی چیز نکالے اور وہ چیز نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۱۷ کان سے نکلی ہوئی چیز کا نصاب ۱۵ مثقال رائج سکہ دار سونا ہے۔ یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انہیں نکال کر جو باقی بچے اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۱۸ اگر کان سے نکالی ہوئی چیز کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک نہ پہنچے تو اس پر خمس دینا اس صورت میں ضروری ہے کہ جب صرف یہ منفعت یا اس کے دوسرے کاروباری منافع سے اس منفعت کو ملاکر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۱۹ چونا، جپسم، چکنی مٹی اور سرخ مٹی پر معدنی چیزوں کے حکم کا اطلاق نہیں ہوتا اور انہیں باہر نکالنے والے پر اس صورت میں خمس دینا ضروری ہے جب صرف یہ یا اس کے دوسرے کاروباری منافع سے اس منفعت کو ملاکر، اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸۲۰ جو شخص کان سے کوئی چیز نکالے تو ضروری ہے کہ خمس دے، خواہ وہ کان زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر اور خواہ ایسی زمین میں ہو جو اس کی ملکیت ہو یا ایسی زمین میں ہو جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۲۱ اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ جو چیز اس نے کان سے نکالی ہے اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے کے برابر ہے یا نہیں تو احتیاط کی بنا پر اگر ممکن ہو تو وزن کرکے یا کسی اور طریقے سے اس کی قیمت معلوم کرے اور ممکن نہ ہونے کی صورت میں اس پر خمس نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۲۲ اگر کئی افراد مل کر کان سے کوئی چیز نکالیں اور اس کی قیمت ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے اگرچہ ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس مقدار سے کم ہو پھر بھی احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اس پر کیا ہوا خرچہ نکالنے کے بعد اس کا خمس دیں۔

مسئلہ ۱۸۲۳ اگر کوئی شخص معدنی چیز کو اس زمین سے جو دوسرے کی ملکیت میں ہو، مالک کی اجازت کے بغیر نکالے تو جو چیز نکالی جائے وہ اسی مالک کی ہے اور اگر نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ جو چیز نکالی گئی ہو، مالک اس پوری چیز کا خمس دے۔

۳۔ دفینہ

مسئلہ ۱۸۲۴ وہ مال جو زمین، درخت، پہاڑ یا دیوار میں چھپا ہوا ہو اور کوئی اسے وہاں سے نکالے اور اس کی صورت یہ ہو کہ لوگ اسے دفینہ کہیں ۔ تو وہ اگر نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۲۵ اگر انسان کو کسی ایسی زمین سے دفینہ ملے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس کا اپنا مال ہے اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۲۶ دفینے کا نصاب، اگر چاندی ہو تو ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی اور اگر سونا ہو تو ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہے ۔ یعنی ان دو میں سے جو چیز ملے اگر اس کی قیمت حد نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس پر جو اخراجات آئے ہوں انہیں نکالنے کے بعد ان کا خمس دے اور اگر سونے اور چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اگرچہ ان دو کی حد تک نہ پہنچے ضروری ہے کہ اخراجات نکالنے کے بعد اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۲۷ اگر کسی شخص کو ایسی زمین سے دفینہ ملے جو اس نے کسی اور سے خریدی ہو اور اسے معلوم ہو کہ یہ ان لوگوں کا مال نہیں ہے جو اس سے پہلے اس زمین کے مالک تھے تو وہ خود اس کا ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔ لیکن اگر احتمال دے کہ سابقہ مالکوں میں سے کسی ایک کا مال ہے تو احتیاط کی بنا پر اسے اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ اس کا مال نہیں ہے تو جو اس سے پہلے زمین کا مالک تھا اسے اطلاع دے اور اسی ترتیب سے ان سب کو اطلاع دے جو اس سے پہلے زمین کے مالک تھے اور اگر معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کسی کا مال نہیں ہے تو وہ مال خود اس کا ہو جائے گا اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۲۸ اگر کسی شخص کو ایسے کئی برتنوں سے مال ملے جو ایک جگہ دفن ہوں اور اس مال کی مجموعی قیمت چاندی میں ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی یا سونے میں ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہو تو ضروری ہے کہ اس مال کا خمس دے، لیکن اگر مختلف مقامات سے دفینے ملیں تو ان میں سے جس دفینے کی قیمت مذکورہ مقدار تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ اس مال کا خمس دے اور جس دفینے کی قیمت مذکورہ مقدار تک نہ پہنچے اس پر خمس نہیں ہے ۔ ہاں، اگر دفینہ سونے چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہو تو دونوں صورتوں میں احتیاط واجب کی بنا پر نصاب کو ملاحظہ کئے بغیر اس مال کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۲۹ جب کسی دو افراد کو ایسا دفینہ ملے جو سونا یا چاندی ہو، اگر اس کی قیمت چاندی میں ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی یا سونے میں ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے خواہ ان میں سے ہر ایک کا حصّہ اس مقدار جتنا نہ ہو احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کا خمس دیں۔ اسی طرح جب وہ دفینہ سونے چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز ہو تو اگرچہ نصاب تک نہ پہنچے اس کا خمس دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۸۳۰ اگر کوئی شخص جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے اسے کوئی مال ملے تو اگر وہ جانور، بیچنے والے کا پالتو ھو مثلاً مچھلیاں جنہیں پالا جاتا ہے یا جانور جنہیں گھر یا باغ میں چارہ دیا جاتا ہے تو واجب ہے کہ بیچنے والے کو اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ وہ مال اس کا نہیں ہے تو یہ مال خریدار کا ہوگا اور اگر اس کے سال کے مخارج میں خرچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اس صورت کے علاوہ مثلاً مچھلی جسے شکاری نے سمندر سے شکار کیا ہو یا جانور جسے صحرا سے شکار کیا گیا ہو اگر احتمالِ عقلائی ہو کہ بیچنے والے کا مال ہے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے اطلاع دے اور اگر معلوم ہو کہ اس کا مال نہیں ہے تو یہ مال خریدار کا ہو گا اور اگر اس کے سال کے مخارج میں خرچ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۴۔حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے

مسئلہ ۱۸۳۱ اگر حلال مال، حرام مال کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کر سکے اور حرام مال کے مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے کم ہے یا زیادہ تو تمام مال کا خمس دینا ضروری ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس خمس کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی نیت سے، خمس اور صدقہ کی نیت کے بغیر، ایسی جگہ استعمال کرے جہاں خمس اور صدقہ استعمال کیا جاتا ہے اور خمس دینے کے بعد باقی مال حلال ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۲ اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو جستجو کے بعد بھی نہ پہچانے تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار اس مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کردے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے بھی اجازت لے۔

مسئلہ ۱۸۳۳ اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار نہ جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو پہچانتا ہو، تو اس صورت میں کہ ان دو مالوں کا ملنا آپس میں شراکت کا باعث بن جائے، مثلاً حلال گھی حرام گھی کے ساتھ مل جائے، تو ایک دوسرے کو راضی کرلینے کی صورت میں جس بات پر راضی ہوجائیں، وھی معیّن ہو جائے گی، لیکن اگر ایک دوسرے کو راضی نہ کر سکیں تو جس مقدار کا یقین ہے کہ وہ دوسرے کی ہے ضروری ہے کہ وہ مقدار اسے دے دے۔

اور جب دو مالوں کا ملنا شراکت کا باعث نہ ہو مثلاً وہ کوئی ایسا مال ہو جس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہوں تو ضروری ہے مقدار کے اعتبار سے جس مقدار کا یقین ہے اتنی مقدار اسے دے اور خصوصیت کے اعتبار سے قرعہ اندازی کے ذریعے طے کریں۔

ہاں، دونوں صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس مقدار کا احتمال دے کہ اس کی ہے، اس سے زیادہ مقدار میں دے۔

مسئلہ ۱۸۳۴ اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے اور بعد میں اسے پتہ چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی اور معلوم ہو جائے کہ کتنا زیادہ تھی تو ضروری ہے اسے اس کے مالک کی طرف سے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت سے صدقہ دے اور اگر مقدار معلوم نہ ہو تو پہلا خمس دینے کے بعد باقی بچنے والے مال میں مسئلہ "۱۸۳۱" کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ ۱۸۳۵ اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے یا ایسا مال جس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو، مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اسے کوئی چیز دینا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۱۸۳۶ اگر حلال مال، حرام مال سے مل جائے اور حرام کی مقدار معلوم ہو اور انسان جانتا ہو کہ اس کا مالک چند معلوم لوگوں میں سے ہی کوئی ایک ہے لیکن یہ نہ جان سکے کہ کون ہے تو امکان کی صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر سب کو راضی کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ مالک کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعہ ہو۔

۵۔ غوطہ خوری کے ذریعے حاصل ہونے والے موتی

مسئلہ ۱۸۳۷ اگر غوطہ خوری کے ذریعے یعنی سمندر میں غوطہ لگا کر موتی اور مرجان یا دوسرے جواہرات نکالے جائیں، خواہ وہ اگنے والی چیزوں سے ہوں یا معدنیات میں سے، اگر ان کی قیمت ۱۸ سکہ دار سونے کے چنوں کے برابر ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دیا جائے، اگرچہ اس پر خرچ ہونے والے اخراجات کو نکالنے کے بعد خمس دینا ہوگا۔ خواہ انہیں ایک دفعہ میں سمندر سے نکالا گیا ہو یا ایک سے زیادہ دفعہ میں اس طرح سے کہ عرف عام میں اسے ایک غوطہ کہا جاتا ہو اور خواہ باہر نکالی جانے والی چیز ایک جنس ہو یا چند اجناس ہوں، ایک غوطہ خور باہر لایا ہو یا احتیاطِ واجب کی بنا پر چند غوطہ خور باہر لائے ہوں۔

مسئلہ ۱۸۳۸ اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر دوسرے ذرائع سے جواہر و موتی نکالے جائیں تو احتیاط کی بنا پر سابقہ مسئلے میں بیان شدہ طریقے کے مطابق اس پر خمس واجب ہے، لیکن اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے موتی حاصل کرے تو ان کا خمس اس صورت میں دینا ضروری ہے کہ جب حاصل شدہ موتی تنہا یا اس کے کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہوں۔

مسئلہ ۱۸۳۹ مچھلیوں اور ان جیسے دوسرے جانوروں کا خمس جنہیں انسان سمندر سے حاصل کرتا ہے اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب ان چیزوں سے حاصل کردہ منافع تنہا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۸۴۰ اگر انسان کسی چیز کے نکالنے کا ارادہ کئے بغیر سمندر میں غوطہ لگائے اور اتفاق سے کوئی موتی اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اسے اپنی ملکیت میں لینے کا ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے بلکہ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ہر حال میں اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۴۱ اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں سے اسے کوئی موتی ملے جس کی قیمت ۱۸ مسکوک سونے کے چنوں کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اگر وہ جانور سیپی کی مانند ہو جس کے پیٹ میں عموماً موتی ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر کوئی ایسا جانور ہو جس نے اتفاقاً موتی نگل لیا ہو تو اس کا خمس اسی صورت میں واجب ہوتا ہے جب اس سے حاصل کردہ فائدہ تنہا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۴۲ اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں میں غوطہ لگائے اور موتی نکال لائے تو اگر اس دریا میں موتی پیدا ہوتے ہوں تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ ۱۸۴۳ اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ عنبر نکال لائے جس کی قیمت ۱۸ سکہ دار سونے کے چنوں کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر پانی کی سطح یا سمندر کے کنارے سے ملے ہوں، تو اگرچہ ان کی قیمت ۱۸ سونے کے چنوں سے کم ہو احتیاط کی بنا پر اس کا خمس دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۴ جس شخص کا پیشہ غوطہ خوری، دفینہ نکالنا یا کان کنی ہو، اگر وہ ان کا خمس ادا کر دے اور پھر اس کے سال بھر کے اخراجات سے کچھ بچ جائے تو دوبارہ خمس دینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۵ اگر بچہ کوئی معدنی چیز نکالے یا اس کے پاس حلال مال میں حرام مال ملا ہو یا اسے کوئی دفینہ مل جائے یا سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکال لائے تو ضروری ہے کہ بچے کا ولی اس کا خمس دے اور اگر ولی خمس ادا نہ کرے تو ضروری ہے کہ بچہ بالغ ہونے کے بعد خود خمس ادا کرے۔

۶۔مال غنیمت

مسئلہ ۱۸۴۶ اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں اور کچھ چیزیں جنگ میں ان کے ہاتھ لگیں تو انہیں غنیمت کہا جاتا ہے۔ ان میں منتقل ہونے والی چیزوں میں سے اس مال کی حفاظت یا حمل و نقل وغیرہ کے مصارف، جو کچھ امام علیہ السلام اپنی مصلحت کے مطابق خرچ کریں اور جو مال، خاص امام علیہ السلام کا حق ہے، ضروری ہے کہ ان (تین چیزوں) کو علیحدہ کرنے کے بعد باقی ماندہ کا خمس ادا کیا جائے اور اگر امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر جنگ کریں اور غنیمت ان کے ہاتھ

لگے، تو اگر امام علیہ السلام کے ہوتے ہوئے ہو تو سارا مال امام علیہ السلام کا ہے اور اگر زمانہ غیبت میں ہو تو اخراجات نکالنے کے بعد احتیاط کی بنا پر اس کا خمس ادا کریں۔

۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے

مسئلہ ۱۸۴۷ اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو ضروری ہے کہ وہ کافر اس کا خمس اسی زمین سے یا اپنے دوسرے مال سے مسئلہ "۱۸۰۶" میں ذکر شدہ بیان کے مطابق دے، اگرچہ اس زمین پر عمارت وغیرہ تعمیر ہو مثلاً گھر اور دکان کی زمین۔ اسی طرح اگر سودا گھر، دکان یا ان جیسی کسی چیز کا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ خمس ادا کرنے کے لئے قصد قربت ضروری نہیں ہے بلکہ حاکم شرع کے لئے بھی، جو اس سے خمس لیتا ہے، قصد قربت ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۸ اگر کافر ذمی مسلمان سے خریدی ہوئی زمین کسی دوسرے مسلمان کے ہاتھوں فروخت کردے تو کافر کی گردن سے خمس ساقط نہیں ہوتا۔یہی حکم اس وقت ہے جب کافر مرجائے اور وہ زمین کسی مسلمان کو بطورِ میراث ملے۔

مسئلہ ۱۸۴۹ اگر کافر ذمی زمین خریدتے وقت شرط کرے کہ خمس نہ دے یا شرط کرے کہ بیچنے والا خمس دے تو اس کی یہ شرط فاسد ہے اور ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔ھاں، اگر شرط کرے کہ بیچنے والا، اس کی طرف سے خمس کی مقدار، خمس کے مالکوں تک پہنچائے تو بیچنے والے پر واجب ہے کہ شرط پر عمل کرے لیکن جب تک بیچنے والا خمس ادا نہ کردے، ذمی خریدار سے ساقط نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۸۵۰ اگر مسلمان زمین کو خرید و فروخت کے بغیر کافر ذمی کی ملکیت بنائے اور اس کا عوض لے مثلاً اس کے ساتھ مصالحت کرے، تب بھی ضروری ہے کہ کافر ذمی اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۵۱ اگر کافر ذمی نابالغ ہو اور اس کا ولی اس کے لئے زمین خریدے، اس پر بھی خمس واجب ہے۔

خمس کا استعمال

مسئلہ ۱۸۵۲ ضروری ہے کہ خمس دو حصّوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کا ایک حصّہ سادات کا حق ہے جو ضروری ہے کہ یا کسی یتیم و فقیر سید کے ولی کو دیا جائے تاکہ اس کے اخراجات میں صرف کرے یا کسی فقیر سید کو یا کسی ایسے سید کو جو سفر میں ناچار ہوگیا ہو، دیا جائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سہم سادات، عادل فقیہ کی اجازت سے دیا جائے۔ جبکہ خمس کا دوسرا حصّہ امام علیہ السلام کا ہے جو موجودہ زمانے میں ضروری ہے کہ اس کے مصارف کی معرفت رکھنے والے عادل فقیہ کو دیا جائے یا کسی ایسی جگہ استعمال کیا جائے جہاں خرچ کرنے کی وہ اجازت دے اور احتیاط کی بنا پر اس فقیہ عادل کا اعلم ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۵۳ جس یتیم سید کو خمس دیا جائے ضروری ہے کہ وہ فقیر ہو، لیکن جو سید سفر میں ناچار ہو جائے خواہ وہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۵۴ جو سید سفر میں ناچار ہوگیا ہو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر ہو تو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ ۱۸۵۵ جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ ۱۸۵۶ جو سید گناہکار ہو اگر اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے اور جو سید اعلانیہ گناہ کرتا ہو اگرچہ اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد نہ ہوتی ہو احتیاطِ واجب کی بنا پر اسے خمس نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ ۱۸۵۷ جو شخص کہے کہ میں سید ہوں اسے خمس نہیں دیا جا سکتا، مگر یہ کہ دو عادل اس کے سید ہونے کی تصدیق کردیں یا لوگوں کے درمیان اس طرح مشہور ہو کہ انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین یا اطمینان ہو جائے اور بعید نہیں ہے کہ کسی کا سید ہونا ایک قابل اعتماد شخص کی بات سے بھی ثابت ہو جائے جب کہ اس کی کہی ہوئی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۸ جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اگرچہ انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین یا اطمینان نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۵۹ اگر کسی شخص کی بیوی سیدانی ہو تو وہ اسے اپنے اخراجات پر صرف کرنے کے لئے خمس نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر کچھ اور لوگوں کی کفالت اس کی بیوی پر واجب ہو اور وہ ان کے اخراجات نہ دے سکتی ہو تو انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو خمس دے تاکہ وہ زیر کفالت افراد پر خرچ کرے۔ اسی طرح اپنی سیدانی بیوی کو واجب نفقہ کے علاوہ دوسرے اخراجات پر صرف کرنے کے لئے بھی خمس دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۰ اگر انسان پر کسی سید یا ایسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں جو اس کی بیوی نہ ہو، تو وہ خوراک، پوشاک اور باقی واجب اخراجات اپنے خمس سے نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر خمس کی کچھ رقم اس غرض سے دے کہ وہ غیر واجب اخراجات پر خرچ کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۸۶۱ جس فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ اس سید کے اخراجات نہ دے سکتا ہو یا دینے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ دیتا ہو تو اس سید کو خمس دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۲ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ کسی ایک فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۶۳ اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو اور اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں بھی نہیں ملے گا یا مستحق سید کے ملنے تک خمس کی حفاظت کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ خمس دوسرے شہر لے جائے اور مستحق کو پہنچا دے اور خمس دوسرے شہر لے جانے کے اخراجات خمس میں سے لے سکتا ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ یہ اخراجات حاکم شرع کی اجازت

سے لے اور خمس تلف ہو جانے کی صورت میں اگر اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتی ہو تو ضامن ہے اور اگر کوتاہی نہ برتی ہو تو ضامن نہیں۔

مسئلہ ۱۸۶۴ اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق سید نہ ہو تو اگرچہ اسے یقین یا اطمینان ہو کہ بعد میں مل جائے گا اور اس مستحق کے ملنے تک خمس کی حفاظت کرنا بھی ممکن ہو تب بھی وہ خمس دوسرے شہر لے جاسکتا ہے اور اگر وہ خمس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتے اور وہ تلف ہو جائے تو ضامن نہیں، لیکن وہ خمس دوسری جگہ لے جانے کے اخراجات خمس میں سے نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۸۶۵ اگر کسی شخص کے اپنے شہر میں خمس کا مستحق مل جائے تو اس صورت میں اسے بھی دوسرے شہر لے جایا جا سکتا ہے کہ اسے خمس دینے میں سستی نہ کہا جاسکے، اور مستحق کو پہنچائے لیکن ضروری ہے کہ اسے لے جانے کے اخراجات خود ادا کرے اور اس صورت میں اگر خمس تلف ہو جائے تو اگرچہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ برتی ہو وہ اس کا ضامن ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۶ اگر کوئی شخص حاکم شرع کی اجازت سے خمس دوسرے شہر لے جائے اور تلف ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حاکم شرع کے وکیل یا کسی ایسے فرد کو دے دے جسے حاکم شرع نے خمس وصول کرنے کی اجازت دی ہو اور وہ خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جائے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۸۶۷ جیسا کہ مسئلہ "۱۸۰۶" میں بتایا گیا ہے کہ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر رائج کرنسی کے علاوہ کوئی دوسری جنس خمس کے بدلے دینا احتیاطِ واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے اور جائز ہونے کی صورت میں مثلاً حاکم شرع اجازت دے دے، جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے زیادہ لگا کر اسے بطور خمس دیا جائے، اگرچہ مستحق اس قیمت پر راضی ہو۔

مسئلہ ۱۸۶۸ جس شخص کو خمس کے مستحق سے کچھ لینا ہو احتیاط کی بنا پر اپنا قرضہ خمس کی رقم سے حساب نہیں کر سکتا لیکن ایسا کر سکتا ہے کہ اس مستحق کو خمس دے دے اور بعد میں وہ مستحق اپنا قرضہ اسے چکا دے۔ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ مستحق سے وکالت لے کر خود اس کی طرف سے خمس وصول کرے اور پھر اپنا قرض اس سے حساب کر لے۔

مسئلہ ۱۸۶۹ مستحق خمس لے کر واپس مالک کو نہیں بخش سکتا جب کہ واپس بخشنے سے حق امام علیہ السلام اور حق سادات ضائع ہو رہا ہو۔ ھاں، اس صورت کے علاوہ واپس بخش دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً جس شخص کے ذمے خمس کی زیادہ رقم واجب ہو اور وہ فقیر ہوگیا ہو اور چاہتا ہو کہ خمس کے مستحق لوگوں کا مقروض نہ رہے تو اگر خمس کا مستحق راضی ہو جائے کہ اس سے خمس لے کر اسی کو بخش دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زکات کے احکام

مسئلہ ۱۸۷۰ زکات نو چیزوں پر واجب ہے :

(۱) گیہوں

(۲) جو

(۳) کھجور

(۴) کشمش

(۵) سونا

(۶) چاندی

(۷) اونٹ

(۸) گائے

(۹) بھیڑ اور جو شخص ان نو چیزوںمیں سے کسی ایک کا مالک ہو تو ضروری ہے کہ بعد میں .بیان کی جانے والی شرائط کے مطابق مقررہ مقدار کو کسی ایسے مقام پر خرچ کرے کہ جن کا حکم دیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۱ "سلت-"جو ایک ایسا دانہ ہے کہ نرمی میں گیہوںکی طرح ہوتا ہے اور جوکی خاصیت رکھتا ہے اور "علس" جو گیہوں کی طرح ہوتا ہے، احتیاط مستحب ہے کہ ان کی زکات دی جائے۔

زکات واجب ہونے کے شرائط

مسئلہ ۱۸۷۲ زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ جب مال مقررہ نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے،جس کا تذکرہ بعد میں آئے گا اور اس کا مالک بالغ،عاقل اور آزاد ہو اور اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہو۔

مسئلہ ۱۸۷۳ اگر انسان گیارہ مہینے گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک ہو تو ضروری ہے کہ بارہویں مہینے کی پہلی تاریخ کو اس کی زکات ادا کرے لیکن اگلے سال کی ابتدا کا حساب بارہواں مہینہ ختم ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ ۱۸۷۴ اگر گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک سال کے دوران بالغ ہو جائے مثلاًکوئی بچہ محرم کی پہلی کو چالیس بھیڑوں کا مالک بنے اور دو مہینے گزرنے کے بعد بالغ ہو جائے تو محرم کی پہلی سے گیارہ مہینے گزرنے کے بعداس پرکوئی زکات واجب نہیں بلکہ بالغ ہونے کے گیارہ ماہ گزرنے کے بعد اس پر زکات واجب ہوگی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ محرم کی پہلی سے گیارہ مہینے گزرنے کے بعد اگر زکات کی باقی شرائط موجود ہوں تو ان کی زکات ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۷۵ گندم اور جَو کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب انہیں گندم اور جو کہا جا سکے اور کشمش کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب انہیں انگور کہا جا سکے اور کھجور کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب عرب انہیں "تمر" (کھجور) کہیں ۔ گندم اور جَو میں زکات دینے کا وقت وہ ہے جب دانے کو بھو سے سے الگ کیا جائے اور کھجور اور کشمش میں اس وقت ہے کہ جب وہ خشک ہو گئے ہوں اور اگر زکات ادا کرنے میں اس وقت سے، بغیر کسی سبب کے، تاخیر کرے جب کہ مستحق بھی موجود ھو تو وہ ضامن ہو گا۔

مسئلہ ۱۸۷۶ گندم، جو، کشمش اور کھجور کی زکات واجب ہونے کے وقت، کہ جس کا تذکرہ پچھلے مسئلے میں کیا گیا، اگر ان کا مالک بالغ، عاقل، آزاد اور اپنے مال میں تصرف کرنے میں صاحب اختیار ہو تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے، اگرچہ اس وقت سے پہلے تمام یا کچھ شرائط نہ رکھتا ہو اور اگر اس وقت کوئی ایک بھی شرط نہ ہو تو زکات واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۷۷ اگر گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک پورے سال یا اس کے کچھ حصہ میں دیوانہ رہا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۷۸ اگر گائے، بھیڑ، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک سال کے کچھ حصے میں نشہ میں یا بے ہوش رہا ہو تو اس پر سے زکات ساقط نہیں ہو گی۔ یہی حکم اس وقت ہے کہ جب گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات واجب ہونے کے وقت وہ بے ہوش ہو۔

مسئلہ ۱۸۷۹ جس مال کو انسان سے غصب کر لیا گیا ہو اور وہ اس میں تصرف نہ کر سکتا ہو اس میں زکات نہیں، لیکن اگر غصب شدہ مال گندم یا جَو کی زراعت، کھجور کا درخت یا انگور کی بیل ہو اور زکات واجب ہونے کے وقت غاصب کے ہاتھ میں ہو تو جس وقت بھی مالک کو یہ مال مل جائے احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ زکات دے۔

مسئلہ ۱۸۸۰ اگر سونا، چاندی یا کوئی دوسری چیز جس پر زکات واجب ہے، قرض کے طور پر لے اور وہ ایک سال اس کے پاس رہے تو ضروری ہے کہ قرض لینے والا اس کی زکات دے، جب کہ قرض دینے والے پر زکات واجب نہیں ۔

گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات

مسئلہ ۱۸۸۱ گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب وہ نصاب کی مقدار تک پہنچ جائیں اور ان کا نصاب ۳۰۰ صاع ہے اور ہر صاع ۶۱۴٫۲۵ مثقال صیرفی ہے کہ جو تقریباً ۸۴۷ کلو گرام ہوتا ہے ۔

مسئلہ ۱۸۸۲ جس انگور، کھجور، جو اور گندم پر زکات واجب ہو گئی ہو، اگر ان میں سے زکات دینے سے پہلے خود مالک یا اس کے اہل و عیال کھائیں یا فقیر کو زکات کے علاوہ کسی اور نیت سے دے تو استعمال شدہ مقدار کی زکات دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۸۸۳ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی زکات واجب ہونے کے بعد اس کا مالک مرجائے تو ضروری ہے کہ زکات کی مقدار کو اس کے مال سے دیا جائے، لیکن اگر زکات کے واجب ہونے سے پہلے مر جائے تو ورثاء میں سے جس وارث کا حصہ نصاب تک پہنچ جائے اس کے لئے اپنے حصے کی زکات دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۴ جو شخص حاکم شرع کی جانب سے زکات کی جمع آوری پر مامور ہو وہ خرمن بنانے کے موقع پر، جب گندم اور جو کو بھو سے سے الگ کیا جاتا ہے، اسی طرح تازہ کھجور کے خشک ہونے کے بعد اور انگور کے کشمش ہونے کے بعد زکات کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر مالک نہ دے اور جس چیز پر زکات واجب ہو گئی ہو وہ تلف ہو جائے تو اس کا عوض دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۵ اگر کھجور کے درخت، انگور کی بیل یا گندم اور جو کی زراعت پر ان کا مالک بننے کے بعد زکات واجب ہو جائے تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ ۱۸۸۶ اگر گندم، جو، کھجور یا انگور کی زکات کے واجب ہونے کے بعد زراعت وغیرہ کو فروخت کر دے تو فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی زکات ادا کرے۔

مسئلہ ۱۸۸۷ اگر انسان سارا گندم، جو، کھجور یا انگور خریدے اور جانتا ہو کہ فروخت کرنے والے نے اس کی زکات دے دی ہے تو اس پر زکات واجب نہیں ہے اور اگر جانتا ہے کہ اس کی زکات نہیں دی، تو اس صورت میں کہ فروخت کرنے والا اس کی زکات ادا کردے سودا صحیح ہے، اسی طرح اگر خریدار زکات ادا کردے، جسے وہ فروخت کرنے والے سے لے سکتا ہے۔

ان دو صورتوں کے علاوہ اگر حاکم شرع واجب زکات والی مقدار کے سودے کی اجازت نہ دے تو اس مقدار کا سودا باطل ہو گا اور حاکم شرع زکات کی مقدار کو خریدار سے لے سکتا ہے اور اگر واجب زکات والی مقدار کے سودے کی اجازت دے دے تو سودا صحیح ہو گا اور خریدار کے لئے ضروری ہے کہ اس مقدار کی قیمت حاکم شرع کو دے اور جبکہ اس مقدار کی قیمت فروخت کرنے والے کو بھی دی ہو تو اس سے واپس لے سکتا ہے۔

اور اگر خریدار شک کرے کہ بیچنے والے نے اس کی زکات ادا کی ہے یا نہیں تو فی الحال اس مال پر زکات واجب نہ ہونے کا حکم لگانا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۸ اگر گندم، جو، کھجور اور کشمش کا وزن تازہ ہونے کے وقت نصاب تک پہنچ جائے اور خشک ہو جانے کے بعد اس مقدار سے کم ہو جائے تو ان کی زکات واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ ۱۸۸۹ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کو خشک ہونے سے پہلے استعمال میں لائے، چنانچہ یہ مقدار خشک ہونے کی صورت میں نصاب تک پہنچ رہی ہو تو ان کی زکات دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۰ کھجور تین قسموں پر مشتمل ہے:

۱) وہ کھجور کہ جسے خشک کیا جاتا ہے اور اس کی زکات کا حکم بیان ہو چکا ہے۔

۲) وہ کھجور کہ جسے اس کے "رطب" (تازہ) ہونے کی حالت میں کھایا جاتا ہے۔

۳) وہ کھجور کہ جسے اس کی کچی حالت میں کھایا جاتا ہے۔

دوسری قسم کی مقدار اگر اتنی ہو کہ خشک ہونے کی حالت میں نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے تو بنا بر احتیاطِ واجب اس کی زکات واجب ہوگی، البتہ تیسری قسم کی کھجوریں زکات واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۸۹۱ جس گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات دے دی گئی ہو اگر وہ کئی سالبھی اس کے پاس رہیں تو اس پر دوبارہ زکات واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۸۹۲ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور بارش یا نہر کے پانی سے پہلے پھولییا زمین کی ۱۰) ہوگی اور اگر ڈول یا اس جیسی چیز سے / نمی سے استفادہ کریں تو ان کی زکات دسواں حصہ(۱

۲۰) ہوگی۔ / آبیاری ہو تو ان کی زکات بیسواں حصہ(۱

مسئلہ ۱۸۹۳ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کو بارش وغیرہ کا پانی بھی دیا جائے اور وہ ڈول اور اس جیسی چیز کے پانی سے بھی استفادہ کریں تو اگر اس طرح ہو کہ عرف میں کہا جائے کہ ان کی ۲۰) ہوگی اور اگر کہا / آبیاری ڈول اور اس جیسی چیز سے ہوئی ہے تو ان کی زکات بیسواں حصہ(۱

(۱۰ / جائے کہ ان کی آبیاری بارش اور ان جیسی چیزوں سے ہوئی ہے تو ان کی زکات دسواں حصہ(۱

۴۰)واں حصہ ہوگی۔ / ہوگی اور اگر کہا جائے کہ دونوں سے آبیاری ہوئی ہے تو ان کی زکات (۳

مسئلہ ۱۸۹۴ چنانچہ شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ عرف کی نگاہوں میں دونوں سے آبیاری ہوئی ۴)واں حصہ دینا کافی ہے۔ /۳ ہے یا یہ کہ مثلاً بارش سے ہوئی ہے تو اس صورت میں (۰

مسئلہ ۱۸۹۵ اگر شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ عرف کہ نگاہوں میں دونوں سے آبیاری ہوئی ہو ۲۰) دینا کافی / یا یہ کہ ڈول اور اس جیسی چیز سے آبیاری ہوئی ہے تو اس صورت میں بیسواں حصہ(۱ ھو گا۔ اسی طرح اگر ساتہ میں کوئی تیسرا احتمال بھی آجائے کہ عرف کہے کہ بارش کے پانی سے آبیاری ہوئی ہے تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۶ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کی آبیاری بارش اور اس جیسی چیزوں سے ہوئی ہو اور ڈول یا اس جیسی چیز سے آبیاری کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو اس کے باوجود ڈول کا پانی بھی دیا جائے جب کہ ڈول کا پانی فصل کے زیادہ ہونے میں مددگار ثابت نہ ہو تو ان کی زکات دسواں حصہ ۱۰) ہوگی، اور اگر ڈول اور اس کی مانند چیز سے آبیاری ہو اور بارش یا اس جیسے پانی کی / ۱)

ضرورت نہ ہو لیکن بارش یا اس کی مانند پانی سے بھی آبیاری ہو اور وہ فصل کے زیادہ ہونے میں مدد ۲۰) ہو گی۔ / نہ کرے تو ان کی زکات بیسوا ںحصہ (۱

مسئلہ ۱۸۹۷ اگر کسی زراعت کی آبیاری ڈول اور اس جیسی چیزوں سے کی جائے اور اس کے برابر والی زمین میں دوسری زراعت ہو جو پہلی زمین کی نمی سے استفادہ کرلے اور اسے آبیاری کی ضرورت ہی پیش نہ آئے تو جس زراعت کی آبیاری ڈول وغیرہ کے پانی سے ہوئی ہو اس کی زکات ۲۰) اور اس کے برابر والی زراعت اگر کسی اور مالک کی ہو تو اس کی زکات دسواں / بیسواں حصہ (۱

۱۰) ہے اور اگر دوسری زراعت بھی پہلے مالک ہی کی ہو تو بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی / حصہ (۱ حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۸۹۸ نصاب کو دیکھتے وقت گندم، جو، کھجور اور انگور پر کئے گئے اخراجات کو فصل سے نکالا نہیں جا سکتا، لہٰذا اگر ان میں سے ایک بھی اخراجات کے حساب سے پہلے حدِ نصاب تک پہنچ جائے تو اس کی زکات دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۸۹۹ جس بیج کو زراعت کے لئے استعمال کیا گیا ہو خواہ اس کا اپنا ہو یا خریدا ہوا، نصاب کو دیکھتے وقت اسے فصل سے نکالا نہیں جا سکتا بلکہ جتنی فصل حاصل ہوئی ہو اسے مکمل طور پر شامل کرتے ہوئے نصاب کو دیکھا جائے گا۔

مسئلہ ۱۹۰۰ جو چیز حکومت اصل مال سے لیتی ہے اس پر زکات واجب نہیں، مثال کے طور پر اگر زراعت کا حاصل ۸۵۰ کلوگرام ہو اور حکومت ۵۰ کلوگرام بطور ٹیکس لے تو زکات صرف ۸۰۰ کلوگرام پر واجب ہو گی۔

مسئلہ ۱۹۰۱ وہ اخراجات جو انسان نے زکات واجب ہونے سے پہلے کئے ہو احتیاطِ واجب کی بنا پر زکات دیتے وقت اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اتنی مقدار الگ کرلے اور باقی کی زکات دے دے۔

مسئلہ ۱۹۰۲ زکات واجب ہونے کے بعد جو اخراجات کئے جائیں اور جو کچھ زکات کی مقدار کی نسبت خرچ کرے، حاکم شرع سے اجازت لے کر اسے زکات سے جدا کر سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۹۰۳ زکات واجب ہونے سے پہلے زکات دینا جائز نہیں ہے اور زکات واجب ہونے کے بعد ضروری نہیں ہے کہ گندم اور جو کی فصل کاٹے جانے اور دانے و بھوسے کے جدا ہونے یا کھجور اور انگور کے خشک ہونے تک صبر کرے، بلکہ زکات واجب ہوتے ہی زکات کی مقدار کی قیمت معلوم کر کے اسے زکات کی نیت سے دے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۹۰۴ زکات واجب ہو جانے کے بعد اصل زراعت یا کھجور اور انگور کو فصل کی کٹائی یا چننے سے پہلے ہی مستحق، حاکم شرع یا ان کے وکیل کو بطور مشاع دے سکتا ہے اور اس کے بعد کے اخراجات میں وہ بھی شریک ہو نگے۔

مسئلہ ۱۹۰۵ اس صورت میں کہ جب زراعت، کھجور یا انگور میں سے اصل مال ہی حاکم شرع، مستحق یا ان کے وکیل کے حوالے کردے تو فصل کی کٹائی یا کھجور و انگور کے خشک ہونے کا وقت آنے تک، ان چیزوں کو اپنی زمینوں پر رہنے دینے کے لئے اجرت طلب کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۶ اگر کسی شخص کے پاس چند شہروں میں کہ جن میں فصل پکنے کا موسم ایک دوسرے سے مختلف ہو اور ان کی زراعت اور پھل ایک ساتھ حاصل نہ ہوتے ہوں، گندم، جو، کھجور یا انگور ہو اور وہ سب کے سب ایک ہی سال کی فصل شمار ہو تو اگر پہلے والی چیز نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس فصل کے پکنے پر اس کی زکات دے دے اور باقی فصلوں کی زکات ان کی تیاری کے وقت ادا کرے اور اگر پہلے پکنے والی چیز نصاب کے برابر نہ ہو تو صبر کرے یہاں تک کہ اس کی بقیہ فصلیں پک جائیں، اب اگر ساری فصلیں مجموعی طور پر نصاب تک پہنچ جائیں تو اس کی زکات واجب ہوگی اور اگر نصاب تک نہ پہنچے تو اس کی زکات واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۰۷ اگر انگور یا کھجور کا درخت ایک سال میں دو مرتبہ پھل دے تو مجموعی طور پر نصاب تک پہنچنے کی صورت میں احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی زکات واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۰۸ اگر کسی کے پاس تازہ کھجور یا انگور کی اتنی مقدار ہو کہ جس کی خشک شدہ مقدار نصاب تک پہنچ جاتی ہو، تو اگر زکات کی نیت سے اس تازہ مقدار میں سے اتنی مقدار زکات کے مصرف میں لائے جو اگر خشک ہوتی تو واجب زکات کے برابر ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹۰۹ اگر خشک کھجور یا کشمش کی زکات کسی پر واجب ہو تو خود پر واجب شدہ زکات کی نیت سے تازہ کھجور یا انگور نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اگر تازہ کھجور یا انگور کی زکات اس پر واجب ہو تو خود پر واجب شدہ زکات کی نیت سے خشک کھجور یا کشمش نہیں دے سکتا۔ اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر یہ بھی نہیں کر سکتا کہ ان میں سے تازہ کی جگہ خشک اور خشک کی جگہ تازہ کو قیمت زکات کے طور پر دے دے۔

مسئلہ ۱۹۱۰ جو شخص مقروض ہو اور اس کے پاس ایسا مال بھی ہو جس پر زکات واجب ہو چکی ہو اگر وہ مر جائے تو ضروری ہے کہ پہلے اس کے مال سے واجب شدہ زکات کو ادا کیا جائے اس کے بعد اس کے قرض کو ادا کیا جائے۔

مسئلہ ۱۹۱۱ جو شخص مقروض ہو اور اس کے پاس جوَ، گندم، کھجور یا انگور بھی ہو اگر وہ مر جائے اور اس سے پہلے کہ ان کی زکات واجب ہو وارث اس کے قرض کو کسی دوسرے مال سے دے دیں تو جس وارث کا حصہ حد نصاب تک پہنچے اس کے لئے زکات دینا ضروری ہے اور اگر زکات واجب ہونے سے پہلے اس کا قرضہ نہ دیں تو اگر مرنے والے کا سارا مال اس کے قرض جتنا

ہو تو زکات واجب نہیں ہوگی اور اگر مرنے والے کا مال اس کے قرض سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ جس مال پر زکات واجب ہوا سے تمام مال کی نسبت دیکھا جائے جیسے آدھی ایک تہائی یا ایک چوتھائی وغیرہ کی نسبت اور اسی نسبت سے (قرضے کی مقدار) زکات والے مال سے نکالی جائے اور باقی وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے اور اس کے بعد اب جس وارث کا حصہ نصاب کی حد تک پہنچے گا اس پر زکات واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۱۲ اگر جس گندم، جو، کھجور اور کشمش پر زکات واجب ہو چکی ہو اس میں گھٹیا اور اعلیٰ دونوں قسمیں ہوں تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اعلیٰ قسم کی زکات گھٹیا قسم سے نہ دے۔

سونے اور چاندی کا نصاب

مسئلہ ۱۹۱۳ سونے کے دو نصاب ہیں :

۱) سونے کا پہلا نصاب ۲۰ مثقال شرعی ہے کہ جس کا ہر مثقال ۱۸ چنے کے برابر ہے جو بنا بر مشہور صیرفی (معمولی) مثقال کا تین چوتھائی ہے ، لہٰذا جب سونے کی مقدار ۲۰ مثقال شرعی، جو ۱۵ مثقال صیرفی ہوتا ہے ،تک پہنچ جائے تو باقی شرائط کے ہوتے ہوئے جن کا تذکرہ گزر چکا ۴۰)جو ۹ چنے کے برابر ہوتا ہے ،زکات کی بابت دے / ہے ،انسان پر ضروری ہو کہ چالیسواں حصہ(۱ اور اگر سونا اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکات واجب نہیں ۔

۲) سونے کا دوسرا نصاب ۴ مثقال شرعی ہے جو تین مثقال صیرفی (معمولی)ہوتا ہے ،یعنی اگر پندرہ مثقال پر تین مثقال کا اضافہ ہو جائے تو پورے اٹھ ارہ مثقال کی زکات چالیسویں حصے کے اعتبار سے دینا ضروری ہے اور اگر تین مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو صرف پندرہ مثقال کی زکات دے دے اور اس سے زیادہ پر زکات نہیں ۔ اسی طرح جس قدر اضافہ ہوتا جائے یعنی اگر پورے تین مثقال کا اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ سارے سونے کی زکات دی جائے اور اگر اس سے کم کا اضافہ ہو تو جتنی مقدار کا اضافہ ہو اس پر زکات نہیں ۔

مسئلہ ۱۹۱۴ چاندی کے دو نصاب ہیں :-

۱) چاندی کا پہلا نصاب ۱۰۵ صیرفی (معمولی) مثقال ہے یعنی اگر چاندی کی مقدار ۱۰۵ مثقال تک پہنچے اور گذشتہ باقی تمام شرائط بھی موجود ہوں تو انسان پر واجب ہے کہ اس کا چالیسواں حصہ جو دو مثقال اور پندرہ چنے کے برابر ہوتا ہے ، زکات کی بابت دے اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکات واجب نہیں ۔

۲) چاندی کا دوسرا نصاب ۲۱ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال پر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو جائے تو پورے ۱۲۶ مثقال کی زکات چالیسویں حصے کے اعتبار سے دینا ضروری ہے اور اگر ۲۱ مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو صرف ۱۰۵ مثقال کی زکات دینا ضروری ہے اور اس سے زیادہ پر زکات نہیں ۔ اسی طرح جس قدر اضافہ ہوتا جائے یعنی اگر پورے ۲۱ مثقال کا اضافہ ہو تو ان تمام کی زکات دینا ضروری ہے اور اگر اس سے کم کا اضافہ ہو تو ۲۱ مثقال سے کم اضافہ شدہ مقدار پر زکات نہیں، لہٰذا انسان کے پاس جتنا سونا اور چاندی ہو تو اگر اس کا چالیسواں حصہ دے دے تو اس نے نہ صرف یہ کہ واجب شدہ زکات دے دی ہے بلکہ بعض اوقات تو واجب مقدار سے بھی زیادہ ادائیگی ہو جاتی ہے مثلاً جس شخص کے پاس ۱۱۰ مثقال چاندی ہو اگر وہ اس کا چالیسواں حصہ دے دے تو ۱۰۵ مثقال کی زکات جو اس پر واجب تھی وہ تو دے ہی دی اور کچھ مقدار اس ۵ مثقال کے لئے بھی دے دی جو واجب نہیں تھی۔

مسئلہ ۱۹۱۵ جس شخص کا سونا یا چاندی نصاب کے برابر ہو اگرچہ اس نے اس کی زکات ادا کر دی ہو لیکن جب تک اس کی مقدار پہلے نصاب سے کم نہ ہو ہر سال اس کی زکات ادا کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۹۱۶ سونے اور چاندی کی زکات اس صورت میں واجب ہے کہ جب ان کو سکوں کی شکل میں ڈھال دیا گیا ہو اور ان سے لین دین کرنا رائج ہو اور اگر ان کے سکے اپنی صورت کھو بھی چکے ہوں تب بھی ان کی زکات دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۹۱۷ جو سکے دار سونا اور چاندی عورت اپنی زینت کے کام میں لاتی ہے اس صورت میں کہ اس سے لین دین کا رواج باقی ہو یعنی اب بھی انہیں سونے اور چاندی کا سکہ ہی سمجھا جاتا ہو تو بنا بر احتیاط ان کی زکات واجب ہے، لیکن اگر ان سے لین دین کا رواج باقی نہ ہو تو زکات واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۱۸ جس شخص کے پاس سونا اور چاندی ہو لیکن ان میں سے کوئی بھی نصاب تک نہ پہنچا ہو مثلاً ۱۰۴ مثقال چاندی اور ۱۴ مثقال سونا ہو تو اس پر زکات واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۹۱۹ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا، سونے اور چاندی کی زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ جب انسان گیارہ مہینے مسلسل نصاب کی مقدار کا مالک ہو، لہٰذا اگر گیارہ مہینے کے دوران اس کا سونا اور چاندی پہلے نصاب سے بھی کم ہو جائے تو اس پر زکات واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۹۲۰ اگر گیارہ مہینوں کے دوران میں جو سونا اور چاندی اس کے پاس ہو انہیں سونے یا چاندی یا کسی اور چیز سے تبدیل کرلے یا انہیں پگھلا لے تو اس پر زکات واجب نہیں، لیکن اگر ان کاموں کو زکات سے بچنے کے لئے انجام دیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زکات دے۔

مسئلہ ۱۹۲۱ اگر بارہویں مہینے میں سونے اور چاندی کے سکوں کو پگھلا دے تو ان کی زکات دینا ضروری ہے اور اگر پگھلانے کی وجہ سے ان کی قیمت یا وزن کم ہو جائے تو ضروری ہے کہ پگھلانے سے پہلے جو زکات اس پر واجب تھی اسے ادا کرے۔

مسئلہ ۱۹۲۲ جو سونا اور چاندی اس کے پاس موجود ہو اگر اس میں اعلیٰ اور گھٹیا دونوں قسمیں ہوں تو اعلیٰ اور گھٹیا میں سے ہر ایک کی زکات خود ان سے دے سکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ ان تمام کی زکات اعلیٰ سونے اور چاندی سے دے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ان تمام کی زکات گھٹیا قسم سے نہ دے۔

مسئلہ ۱۹۲۳ جس سونے اور چاندی کے سکوں میں دوسری کوئی دھات معمول سے زیادہ ملی ہوئی ہو اگر انہیں سونے اور چاندی کے سکے کہا جائے تو اس صورت میں کہ جب خالص سونا اور چاندی نصاب کی حدتک پہنچ جائے اس پر زکات واجب ہوگی، اسی طرح اگر خالص سونا اور چاندی نصاب کی حدتک نہ پہنچے لیکن وہ سکے خود نصاب کی حدتک پہنچ رہے ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان کی زکات ادا کی جائے، لیکن اگر انہیں سونے اور چاندی کے سکے ہی نہ کہا جائے تو اگرچہ ان کی خالص مقدار نصاب کی حدتک پہنچ بھی جائے، اقویٰ یہ ہے کہ ان پر زکات واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۹۲۴ سونے اور چاندی کے جو سکے انسان کے پاس ہوں اگر ان میں دوسری دھات معمول کے مطابق ملی ہوئی ہو تو وہ یہ نہیں کر سکتا کہ ان کی زکات ایسے سونے اور چاندی کے سکوں سے دے جن میں دوسری دھات معمول کی مقدار سے زیادہ ملی ہو لیکن اگر اس قدر دے دے کہ ا سے یقین ہو جائے کہ ان سکوں میں موجود خالص سونا اور چاندی اس پر واجب شدہ زکات کے اندازے کے برابر ہے تو کوئی حرج نہیں ۔ اسی طرح اس صورت میں کہ ان کی قیمت اس پر واجب شدہ زکات کے برابر ہو اور وہ انہیں واجب زکات کی قیمت کے اعتبار سے دے تب بھی کوئی حرج نہیں ۔

اونٹ، گائے اور بھیڑ کی زکات

مسئلہ ۱۹۲۵ اونٹ، گائے اور بھیڑ کی زکات میں بیان شدہ شرائط کے علاوہ دو شرائط اور بھی ہیں :

۱) جانور پورے سال بیکار رہا ہو، البتہ اگر پورے سال میں ایک دو دن کام کیا بھی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ ان پر زکات واجب ہے ۔

۲) یہ کہ سارا سال وہ بیابان سے چارہ کھائے، لہٰذا اگر پورے سال یا ان کے کچھ حصے میں کٹائی کیا ہوا چارہ کھائے یا اس زراعت سے ،جو اِن کے مالک یا کسی اور کی ملکیت ہو چارہ کھائے تو اس کی زکات نہیں ، البتہ اگر پورے سال کے دوران ایک دودن مالک کے چارے سے کھائے تو اقویٰ یہ ہے کہ ان پر زکات واجب ہے ۔

مسئلہ ۱۹۲۶ اگر انسان اپنے اونٹ، گائے اور بھیڑ کے لئے کسی ایسی چراگاہ کو جسے کسی نے کاشت نہ کیا ہو خریدے یا کرائے پر لے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ان کی زکات دے، لیکن اگر اس میں چرانے کے لئے خراج (محصول) دینا پڑا ہو تو زکات واجب ہے ۔

اونٹ کا نصاب

مسئلہ ۱۹۲۷ اونٹ کے بارہ نصاب ہیں :

۱) ۵ عدد کہ جن کی زکات ایک بھیڑ ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس مقدار تک نہ پہنچے اس پر زکات نہیں ۔

۲) ۱۰ عدد اور ان کی زکات ۲ بھیڑیں ہیں ۔

۳) ۱۵ عدد اور ان کی زکات ۳ بھیڑیں ہیں ۔

۴) ۲۰ عدد اور ان کی زکات ۴ بھیڑیں ہیں ۔

۵) ۲۵ عدد اور ان کی زکات ۵ بھیڑیں ہیں ۔

۶) ۲۶ عدد اور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو گئی ہو ۔

۷) ۳۶ عدد اور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہو ۔

۸) ۴۶ عدد اور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو گئی ہو ۔

۹) ۶۱ عدد اور ان کی زکات ایک ایسی اونٹنی ہے جو پانچویں سال میں داخل ہو گئی ہو ۔

۱۰) ۷۶ عدد اور ان کی زکات دو ایسی اونٹنیاں ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہوں ۔

۱۱) ۹۱ عدد اور ان کی زکات دو ایسی اونٹنیاں ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو گئی ہوں ۔

۱۲) ۱۲۱ عدد اور ان سے زیادہ کہ ان میں ضروری ہے کہ یا چالیس چالیس (۴۰،۴۰) عدد کا حساب کیا جائے اور ہر چالیس عدد کے لئے ایک ایسی اونٹنی دے جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہو یا پچاس پچاس (۵۰،۵۰) عدد کا حساب کیا جائے اور ہر پچاس عدد کے لیے ایک ایسی اونٹنی دے جو چوتھے سال میں داخل ہو گئی ہو یا چالیس اور پچاس کا حساب کرے لیکن ہر صورت میں اس طرح حساب کرنا ضروری ہے کہ کوئی چیز باقی نہ رہے یا اگر کوئی چیز باقی رہ بھی جائے تو نو (۹) عدد سے زیادہ نہ ہو مثال کے طور پر اگر اس کے پاس ۱۴۰ اونٹ ہوں تو ۱۰۰ اونٹوں کے لئے دو ایسی اونٹنیاں دے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہوں، اور چالیس اونٹو کے لئے ایک ایسی اونٹنی دے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو ۔ زکات میں جو اونٹ دیا جائے اس کا مادہ ہونا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۹۲۸ دونصابوں کی درمیانی تعداد پر زکات واجب نہیں ہے ، لہٰذا اگر اس کے اونٹوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو جائے جو کہ پہلا نصاب ہے تو جب تک یہ تعداد دس تک نہ پہنچے جو کہ دوسرا نصاب ہے ضروری ہے کہ ان میں سے صرف پانچ اونٹوں کی زکات دے۔ بعد کے نصابوں کے لئے بھی یہی حکم ہے ۔

گائے کا نصاب

مسئلہ ۱۹۲۹ گائے کے دو نصاب ہیں :

۱) گائے کا پہلا نصاب تیس (۳۰) عدد ہے یعنی جب گائے کی تعداد ۳۰ ہو تو بیان شدہ شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ ایک بچھڑا جو دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو زکات کے طور پر دے جو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نر ہو۔یہی حکم (احتیاطِ واجب کی بنا پر بچھڑے کا نر ہونا) ہر اس مقام پر ہے جب ایسا بچھڑا دینا ضروری ہو جو دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو مگر یہ کہ ان کی تعداد ۹۰ تک پہنچ جائے کہ بنابر احتیاطِ واجب ضروری ہے کہ تین مادہ بچھیا جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہوں زکات کے طور پر دی جائیں۔ -

۲) گائے کا دوسرا نصاب چالیسگائیں ہے اور ان کی زکات ایک مادہ بچھیا ہے کہ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

تیس اور چالیس کی درمیانی مقدار پر زکات واجب نہیں ۔ مثال کے طور پر جس کے پاس ۳۹ گائیں ہوں اس پر صرف ۳۰ عدد کی زکات دینا ضروری ہے ،نیز اگر اس کے پاس چالیس سے زیادہ گائیںہوں تو جب تک یہ مقدار ۶۰ تک نہ پہنچے ضروری ہے کہ ان میں سے چالیس عدد کی زکات دے اور جب یہ تعداد ۶۰ تک پہنچے تو چونکہ اب اس کے پاس پہلے نصاب کے دو برابر گائیں ہیں ، لہٰذا ضروری ہے کہ دو ایسے بچھڑے دے جو دوسرے سال میں داخل ہو گئے ہوں اور اسی طرح جس قدر تعداد بڑھتی جائے ضروری ہے کہ ۳۰،۳۰ یا ۴۰،۴۰ یا ۳۰ اور ۴۰ کا حساب کرے اور بیان کئے گئے طریقے کے مطابق ان کی زکات دے لیکن اس طرح حساب کرنا ضروری ہے کہ کوئی چیز باقی نہ رہے یا جو چیز باقی رہ جائے وہ نو (۹) عدد سے زیادہ نہ ہو، مثلاً اگر اس کے پاس ۷۰ گائیںہو تو ضروری ہے کہ ان کی زکات ۳۰ اور ۴۰ کے حساب سے نکالے یعنی ۳۰ عدد کے لئے ۳۰ کی زکات اور ۴۰ عدد کے لئے ۴۰ کی زکات دے اس لیے کہ اگر صرف ۳۰ عدد کے اعتبار سے حساب کرے گا تو دس عدد گائیں بغیر زکات دئے رہ جائیں گی۔

بھیڑ کا نصاب

مسئلہ ۱۹۳۰ بھیڑ کے پانچ نصاب ہیں :

۱) ۴۰ عدد اور ان کی زکات ایک بھیڑ ہے اور جب تک بھیڑیں چالیس نہ ہو جائیں ان پر زکات واجب نہیں ۔

۲) ۱۲۱ عدد اور ان کی زکات ۲ بھیڑیں ہیں ۔

۳) ۲۰۱ عدد اور ان کی زکات ۳ بھیڑیں ہیں ۔

۴) ۳۰۱ عدد اور ان کی زکات ۴ بھیڑیں ہیں ۔

۵) ۴۰۰ یا اس سے زیادہ ہیں کہ جن کو سو سو عدد کر کے حساب کیا جائے گا اور ان میں سے ہر سو عدد کے لئے ایک بھیڑ دینا ضروری ہے ۔ اور ضروری نہیں ہے کہ زکات کو خود انہی بھیڑوں میں سے دے، بلکہ اگر کوئی دوسری بھیڑ دے دے یا اس کی قیمت کے مطابق رقم دے دے تو بھی کافی ہے ۔

مسئلہ ۱۹۳۱ دو نصابوں کی درمیانی تعداد پر زکات واجب نہیں ہے ، پس اگر کسی کی بھیڑوں کی تعداد پہلے نصاب سے جو کہ چالیس ہے زیادہ ہو تو جب تک دوسرے نصاب تک، جو کہ ایک سو اکیس ہے ، نہ پہنچے ان میں سے صرف چالیس عدد کی زکات دینا اس کے لئے ضروری ہے اور ان سے زیادہ پر زکات نہیں ۔ بعد کے نصابوں میں بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۹۳۲ نصاب کی مقدار تک پہنچنے والے اونٹ، گائے اور بھیڑ پر زکات واجب ہے خواہ وہ تمام نر ہوں یا مادہ یا کچھ نر ہوں اور کچھ مادہ۔

مسئلہ ۱۹۳۳ زکات واجب ہونے میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور عربی اور غیر عربی اونٹ ایک جنس ہیں اور اسی طرح بکری، بھیڑ اور دینڈھا آپسمیں کوئی فرق نہیں رکھتے۔

مسئلہ ۱۹۳۴ اگر زکات کے لئے بھیڑ دے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ کم از کم دوسرے سال میں داخل ہو گئی ہو اور اگر بکری دے تو بنا براحتیاط ضروری ہے کہ تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

مسئلہ ۱۹۳۵ جس بھیڑ کو زکات کی بابت دے رہا ہو اگر اس کی قیمت دوسری بھیڑوں کے مقابلے میں کچھ کم ہو تو کوئی حرج نہیں ، لیکن بہتر ہے کہ ایسی بھیڑ دے جس کی قیمت اس کی تمام بھیڑوں سے زیادہ ہو ۔ یہی حکم گائے اور اونٹ کے بارے میں ہے ۔

مسئلہ ۱۹۳۶ اگر کئی افراد آپس میں شریک ہوں تو ان میں سے جس کا حصہ پہلے نصاب تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ زکات دے اور جس کا حصہ پہلے نصاب سے کم ہو اس پر زکات واجب نہیں ۔

مسئلہ ۱۹۳۷ اگر ایک شخص کے پاس چند مختلف جگہوں میں گائے، اونٹ یا بھیڑیں ہوں اور ان سب کی مقدار مل کر نصاب تک پہنچ جاتی ہو تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ ۱۹۳۸ گائے، بھیڑ یا اونٹ، جو کسی شخص کے پاس ہیں خواہ وہ بیمار یا نقص والے ہوں، ان کی زکات دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۱۹۳۹ اگر جو گائے، بھیڑ اور اونٹ اس کے پاس ہیں وہ سب بیمار یا نقص دار یا بوڑھے ہوں تو ان کی زکات کا جانور وہ خود ان میں سے دے سکتا ہے، لیکن اگر سب سالم، بے عیب اور جوان ہوں تو ان کی زکات میں بیمار یا نقص دار یا بوڑھا جانور نہیں دے سکتا، بلکہ اگر ان میں سے کچھ سالم اور کچھ مریض، کچھ نقص دار اور کچھ بے عیب اور کچھ بوڑھے اور کچھ جوان ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات کے لئے سالم، بے عیب اور جوان جانور دے۔

مسئلہ ۱۹۴۰ اگر گیارہواں مہینہ ختم ہونے سے پہلے موجودہ گائے، بھیڑ اور اونٹ کو کسی دوسری چیز سے تبدیل کر دے یا جو نصاب اس کے پاس ہو اسے اسی جنس کے نصاب کی مقدار سے تبدیل کرے، مثلاً چالیس بھیڑیں دے اور چالیس بھیڑیں ہی لے لے تو ان پر زکات واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۹۴۱ جس شخص پر گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات ادا کرنا ضروری ہو اگر وہ ان کی زکات کو اپنے دوسرے مال سے دے تو جب تک ان جانوروں کی تعداد نصاب سے کم نہ ہو ہر سال زکات دینا ضروری ہے اور اگر ان کی زکات خود ان جانوروں میں سے دے اور وہ پہلے نصاب سے کم ہو جائیں تو اس پر زکات واجب نہیں ہو گی مثلاً جس کے پاس چالیس بھیڑیں ہوں اگر وہ اپنے دوسرے مال سے ان کی زکات دے دے تو جب تک اس کی بھیڑیں چالیس سے کم نہ ہو ضروری ہے کہ ہر سال ایک بھیڑ دے اور اگر خود ان میں سے دے دے تو جب تک دوبارہ چالیس تک نہ پہنچ جائیں اس پر زکات واجب نہیں ہو گی۔

زکات کا مصرف

مسئلہ ۱۹۴۲ زکات کو آٹھ مقامات پر استعمال کیا جا سکتا ہے:

۱) فقیر: فقیر وہ شخص ہے کہ جس کے پاس خود اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں، اور وہ شخص کہ جس کے پاس کوئی ایسی صنعت، ملکیت یا سرمایہ ہو کہ جس سے وہ اپنے سال بھر کے اخراجات کو چلا سکے تو وہ فقیر نہیں ہے۔

۲) مسکین: یہ وہ شخص ہے کہ جو فقیر سے بھی زیادہ سخت زندگی گزار رہا ہو۔

۳) وہ شخص جو امام علیہ السلام یا نائب امام علیہ السلام کی طرف سے زکات کی جمع آوری، اس کی نگرانی، اس کے حساب کی جانچ پڑتال اور اسے امام علیہ السلام یا نائب امام علیہ السلام یا فقراء تک پہنچانے پر مامور ہو۔

۴) ایسے مسلمان جو خداوند تعالیٰ کی وحدانیت اور حضورِ اکرم (ص) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں لیکن راہِ اسلام میں ثابت قدم نہیں ہیں، تاکہ انہیں زکات دے کر ان کے ایمان کو مضبوط کیا جائے۔ البتہ جب کسی جگہ فقیر ہو اور کیفیت یہ ہو کہ زکات یا فقیر کو دی جا سکتی ہو یا ایسے مسلمانوں کو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ فقیر کو دی جائے اور ساتویں مورد میں بھی اس احتیاط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۵) ایسے مسلمان غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے کے لئے جو سختی میں بتلا ہوں۔ اسی طرح اگر زکات کا کوئی مصرف نہ ہو تو ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے کے لئے بھی جو سختی میں نہ ہوں۔

۶) وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو جب کہ اسے گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ہو۔

۷) فی سبیل اللہ یعنی وہ نیک امور کہ جن کو قصد قربت سے انجام دیا جا سکتا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ امور عمومی مصلحت رکھتے ہوں جیسے مسجد و دینی مدرسے بنانا، ھسپتال تعمیر کروانا، بوڑھوں کے لئے آسایشگاہ بنوانا اور اسی طرح کے دوسرے کام۔

۸) ابن السبیل، یعنی وہ مسافر جو سفر میں رہ گیا ہو۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۴۳ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ فقیر اور مسکین اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکات نہ لیں اور اگر ان کے پاس کچھ رقم یا سامان موجود ہو تو صرف اپنے سال بھر کے کم پڑنے والے اخراجات لیں۔

مسئلہ ۱۹۴۴ جس شخص کے پاس اپنے سال بھر کے اخراجات کے لئے مال موجود ہو اگر وہ اس میں سے کچھ خرچ کر دے اور بعد میں شک کرے کہ باقی ماندہ مال اس کے ایک سال کے اخراجات کے برابر ہے یا نہیں تو وہ زکات نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۹۴۵ جس صنعت گر، مالک یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے کم ہو وہ اپنے کم پڑنے والے اخراجات کے لئے زکات لے سکتا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ کام کے اوزار یا ملکیت یا اپنے سرمائے کو اپنے اخراجات میں استعمال کرے۔

مسئلہ ۱۹۴۶ جس فقیر کے پاس اپنے سال بھر کا خرچ نہ ہو اگر اس کے پاس کوئی ایسا گھر ہو جو اس کی ملکیت ہو اور وہ اس میں رہتا ہو یا سواری کا ذریعہ رکھتا ہو تو اگر ان کے بغیر زندگی بسر نہ کر سکتا ہو، چاہے اپنی آبرو کی حفاظت کے لئے ہی سہی، وہ زکات لے سکتا ہے اور یہی حکم اس کے گھر کے سامان، برتن، گرمی و سردی کے لباس اور ضرورت کی باقی چیزوں کے بارے میں ہے، اور جس فقیر کے پاس یہ سب کچھ نہ ہو اگر وہ ان کی احتیاج رکھتا ہو تو زکات سے ان چیزوں کو خرید سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۷ جس فقیر کے لئے ہنر کا سیکھنا مشکل نہ ہو ضروری ہے کہ سیکھے اور زکات لے کر زندگی بسر نہ کرے، لیکن جب تک سیکھنے میں مشغول ہو زکات لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۸ جو شخص پہلے فقیر تھا اور کہتا ہو کہ میں فقیر ہوں جب کہ اس کے فقر کے ختم ہونے کا شک ہو تو اگرچہ اس کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو، اسے زکات دی جا سکتی ہے اور جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ فقیر تھا یا نہیں اور وہ کہے کہ میں فقیر ہوں، اگر اس کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو تو بنا بر احتیاطِ واجب اسے زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۴۹ جو شخص فقر کا اظہار کرتا ہو جب کہ وہ پہلے فقیر نہیں تھا تو اگر اس کے کہنے سے اطمینان حاصل نہ ہو تو اسے زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۵۰ جس شخص پر زکات واجب ہو چکی ہو اور کوئی فقیر اس کا مقروض ہو، وہ قرض کی اس مقدار کو زکات کی نیت سے حساب کر سکتا ہے، لیکن اگر جانتا ہو کہ فقیر نے اس مال کو گناہ میں خرچ کر دیا ہے تو قرض کی ادائیگی کے لئے دی جانے والی زکات سے حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۹۵۱ اگر فقیر مر جائے اور اس کا مال اس کے قرض کے برابر نہ ہو تو انسان اپنے مطلوبہ قرض کی مقدار کو زکات کی بابت میں حساب کر سکتا ہے۔ لیکن اگر جانتا ہو کہ فقیر نے اس مال کو گناہ میں خرچ کیا ہے تو وہ اپنے مطلوبہ قرض کو قرض کی ادائیگی کے لئے دی جانے والی زکات سے حساب نہیں کر سکتا ہے۔

اور اگر میت کا مال اس کے قرضے کے برابر ہو اور اس کے وارث اس کا قرض نہ دیں یا کسی اور وجہ سے انسان اپنا قرضہ واپس نہ لے سکتا ہو تو بنابر احتیاطِ واجب ضروری ہے کہ اپنا قرضہ زکات کی بابت میں حساب نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۵۲ انسان زکات کے عنوان سے جو چیز فقیر کو دے رہا ہو ضروری نہیں ہے کہ اسے بتائے کہ یہ زکات ہے، بلکہ اگر فقیر شرم محسوس کر رہا ہو تو مستحب ہے کہ اس بات کا اظہار کئے بغیر زکات کی نیت سے دے دے۔

مسئلہ ۱۹۵۳ اگر کسی کو فقیر سمجھتے ہوئے زکات دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ فقیر نہیں تھا یا مسئلہ کی لاعلمی کی بنا پر کسی ایسے شخص کو زکات دے دے جس کے بارے میں جانتا ہو کہ فقیر نہیں ہے، چنانچہ دیا گیا مال اگر باقی ہو تو ضروری ہے کہ اس سے مال واپس لے کر مستحق کو دے دے اور اگر واپس نہ لے سکے تو اس زکات کا عوض اپنے مال سے دے اور اگر دیا گیا مال ختم ہو چکا ہو تو اگر زکات لینے والا جانتا تھا کہ یہ زکات ہے تو انسان اس شخص سے عوض لے کر فقیر کو دے سکتا ہے لیکن اگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ زکات ہے تو اس سے کوئی چیز نہیں لے سکتا بلکہ ضروری ہے کہ اس زکات کا عوض اپنے مال سے مستحق تک پہنچائے۔

مسئلہ ۱۹۵۴ جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو اگرچہ اس کے پاس سال بھر کے اخراجات ہوں وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے زکات لے سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ جو مال بطور قرضہ لیا ہو اسے معصیت میں خرچ نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۱۹۵۵ اگر انسان کسی ایسے مقروض شخص کو زکات دے دے جو قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ اس نے قرض کو معصیت میں خرچ کیا تھا تو اگر وہ مقروض فقیر ہو تو جو زکات اسے دی ہے، اسے فقراء کو دی جانے والی زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵۶ جو شخص مقروض ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو اگرچہ وہ فقیر نہ بھی ہو تو بھی انسان اپنے مطلوبہ قرض کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے ، لیکن فقیر نہ ہونے کی صورت میں اگر جانتا ہو کہ اس نے قرضہ لئے ہوئے مال کو معصیت میں خرچ کیا ہے تو اسے زکات کی بابت حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۹۵۷ جس مسافر کا خرچہ ختم ہو گیا ہو یا اس کی سواری بیکار ہو گئی ہو، اگر اس کا سفر معصیت کا سفر نہ ہو اور قرض لے کر یا کسی چیز کو بیچ کر اپنے آپ کو منزلِ مقصود تک نہ پہنچا سکتا ہو، اگرچہ اپنے وطن میں وہ مسافر فقیر نہ ہو پھر بھی زکات لے سکتا ہے ، لیکن اگر کسی دوسرے مقام پر پہنچ کر قرضہ لے سکتا ہو یا اپنی کسی چیز کو بیچ کر زادِ سفر مہیا کر سکتا ہو تو صرف اتنی مقدار میں زکات لے سکتا ہے جس سے وہ اس مقام تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۹۵۸ جس مسافر نے سفر میں رہ جانے کی وجہ سے زکات لی ہو اگر اپنے وطن پہنچنے کے بعد مالِ زکات میں سے کوئی چیز بچ جائے تو اگر وہ مال، زکات دینے والے کو نہ لوٹا سکتا ہو یا اس تک مال پہنچانے میں مشقت کا سامنا ہو تو ضروری ہے کہ حاکم شرع کو یہ بتا کر دے دے کہ یہ مال زکات ہے ۔

مستحقین زکات کی شرائط

مسئلہ ۱۹۵۹ زکات لینے والے شخص کا شیعہ اثنا عشری ہونا ضروری ہے ، لہٰذا اگر کسی کو شیعہ اثنا عشری سمجھتے ہوئے زکات دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ شیعہ نہیں تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ زکات دے۔

مسئلہ ۱۹۶۰ اگر کوئی شیعہ اثنا عشری بچہ یا دیوانہ فقیر ہو تو انسان اس کے ولی کو اس نیت سے کہ دی جانے والی چیز بچے یا دیوانے کی ملکیت ہو، زکات دے سکتا ہے اور ولی کے لیے بھی ضروری ہے کہ اسی نیت سے زکات لے۔

مسئلہ ۱۹۶۱ اگر بچے یا دیوانے کے ولی تک رسائی نہ رکھتا ہو تو وہ خود یا کسی امین شخص کے ذریعے زکات کو بچے یا دیوانے کے مصرف میں لا سکتا ہے اور ضروری ہے کہ جس وقت زکات ان کے مصرف میں لائی جا رہی ہو اس وقت زکات کی نیت کرے اور اگر بچے یا دیوانے کے ولی تک رسائی رکھتا ہو تو بنا بر احتیاطِ واجب ولی کے ذریعے یا اس کی اجازت سے ان کے لئے خرچ کرے۔

مسئلہ ۱۹۶۲ بھیک مانگنے والے فقیر کو زکات دی جا سکتی ہے لیکن جو فقیر زکات کو معصیت میں خرچ کرتا ہو اسے زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۶۳ کھلم کھلا گناہ کبیرہ انجام دینے والے، بے نمازی اور احتیاطِ واجب کی بنا پر شرابی کو زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۶۴ جو مقروض اپنے قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اگرچہ اس کے اخراجات انسان پر واجب ہوں، اس کے قرض کو زکات سے ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۵ انسان ایسے افراد کے اخراجات کو جن کا خرچہ اس پر واجب ہو جیسے اولاد، زکات سے نہیں دے سکتا لیکن اگر ان کے اخراجات نہ دے تو دوسرے انہیں زکات دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹۶۶ اگر انسان اپنے بیٹے کو اس کی بیوی، نوکر اور نوکرانی کا خرچہ چلانے کے لئے زکات دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۹۶۷ اگر بیٹے کو دینی اور علمی کتابوں کی ضرورت ہو تو باپ ان کو زکات سے خرید کر بیٹے کو استفادہ کے لئے دے سکتا ہے اور اگر سبیل اللہ کے حصے میں سے خریدنا چاہے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ اس میں عمومی مصلحت ہو۔

مسئلہ ۱۹۶۸ باپ، شادی کی ضرورت رکھنے والے بیٹے کو شادی کرنے کے لیے اپنی زکات دے سکتا ہے۔ بیٹے کے لئے باپ کی بہ نسبت بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۹ ایسی عورت کو جس کا شوہر اس کے اخراجات دیتا ہو یا نہ دیتا ہو لیکن وہ ا سے اخراجات دینے پر مجبور کر سکتی ہو، زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۷۰ جس عورت نے متعہ کیا ہو اگر وہ فقیر ہو تو اس کا شوہر اور دوسرے افراد اسے زکات دے سکتے ہیں، لیکن اگر اس کے شوہر نے عقد کے ضمن میں شرط رکھ دی ہو کہ وہ اس کے اخراجات بھی برداشت کرے گا یا کسی اور وجہ سے اس عورت کے اخراجات دینا شوہر پر واجب ہو تو اگر وہ شوہر اس کے اخراجات دے رہا ہو تو اس عورت کو زکات نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ ۱۹۷۱ بیوی اپنے فقیر شوہر کو زکات دے سکتی ہے اگرچہ شوہر اس زکات کو اسی کے اخراجات میں صرف کرے۔

مسئلہ ۱۹۷۲ سید، غیرِ سید سے زکات نہیں لے سکتا لیکن اگر خمس یا اور شرعی اموال اس کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہوں اور غیر سید کی زکات لینے پر مجبور ہو تو اپنے روزانہ کے اخراجات کے مطابق زکات لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۷۳ جس شخص کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ سید ہے یا نہیں اسے زکات دی جا سکتی ہے۔

زکات کی نیت

مسئلہ ۱۹۷۴ ضروری ہے کہ انسان زکات کو قصدِ قربت جیسے کہ وضو کے مسائل میں بیان کیا گیا، اور خلوص کے ساتھ دے اور نیت میں معین کرے کہ جو چیز دے رہا ہے وہ مال کی زکات ہے یا فطرہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۷۵ جس شخص پر چند اموال کی زکات واجب ہو گئی ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ دی جانے والی زکات کے بارے میں معین کرے کہ کس مال کی زکات ہے، چاہے زکات کے طور پر رقم دے رہا ہو یا اس مال کی جنس سے ہی زکات دے رہا ہو۔

مسئلہ ۱۹۷۶ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا وکیل بنائے کہ وہ اس کے مال کی زکات نکالے تو وکیل کے لئے ضروری ہے کہ فقیر کو زکات دیتے وقت مالک کی جانب سے زکات کی ادائیگی کی نیت کرے اور احتیاط یہ ہے کہ اس وقت مالک بھی زکات کی ادائیگی کی نیت کئے ہوئے ہو۔

اور اگر مالک کسی کو وکیل بنائے کہ جو زکات تمہیں دے رہا ہوں اسے فقیر تک پہنچا دو تو ضروری ہے کہ مالک اس وقت نیت کرے جب وکیل فقیر کو زکات دے رہا ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وکیل کو زکات دیتے وقت ہی نیت کرلے اور زکات کے فقیر تک پہنچنے تک اپنی نیت پر باقی رہے۔

مسئلہ ۱۹۷۷ اگر قصدِ قربت کے بغیر زکات فقیر کو دے دے اور مال کے تلف ہونے سے پہلے زکات کی نیت کرلے تو وہ زکات شمار ہوگی۔

زکات کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۹۷۸ انسان کے لئے ضروری ہے کہ جو اور گندم کو بھوسے سے الگ کئے جانے کے وقت اور کھجور و انگور کے خشک ہونے کے موقع پر ان چیزوں کی زکات فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے جدا کرلے اور سونے، چاندی، گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات گیارہواں مہینہ مکمل ہونے پر فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے الگ کرلے۔ اور اگر کسی خاص فقیر کا منتظر ہو یا کسی ایسے فقیر کو زکات دینا چاہتا ہو جو کسی اعتبار سے دوسروں پر برتری رکھتا ہو تو وہ یہ کر سکتا ہے کہ زکات کو الگ نہ کرے، بشرطیکہ اسے لکھ کر محفوظ کرلے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ تین مہینے سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۷۹ زکات کو الگ کرلینے کے بعد فوری طور پر اسے مستحق کو دینا ضروری نہیں، لیکن اگر کسی ایسے شخص تک دسترسی رکھتا ہو جسے زکات دی جا سکے تو احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ زکات دینے میں تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۹۸۰ جو شخص زکات کو مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر نہ پہنچائے اور اس کی کوتاہی کی وجہ سے زکات تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۱۹۸۱ جو شخص زکات کو مستحق تک پہنچا سکتا ہو اگر نہ پہنچائے، تو اس صورت میں کہ اس کی نگرانی میں کوتاہی نہ کرے اور کسی شرعی مقصد کی وجہ سے زکات نہ پہنچائی ہو مثلاً یہ کہ وہ کسی افضل مصرف یا کسی معین فقیر کا منتظر ہو تو ضامن نہیں ہے جب کہ اس صورت کے علاوہ ضامن ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۲ اگر زکات کو مال سے جدا کرلے تو بقیہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر کسی دوسرے مال سے جدا کرلے تو تمام مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۳ انسان جس زکات کو علیحدہ کرچکا ہو اسے اپنے لئے لے کر اس کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ ۱۹۸۴ اگر علیحدہ رکھی گئی زکات سے کوئی فائدہ حاصل ہو مثلاً جس بھیڑ کو زکات کے لئے رکھا تھا وہ بچہ دے تو وہ فقیر کا مال ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۵ اگر زکات کو علیحدہ کرتے وقت کوئی مستحق حاضر ہو تو بہتر ہے کہ وہ زکات اس کو دے دے، مگر یہ کہ کوئی ایسا شخص اس کی نظر میں ہو جسے زکات دینا کسی اعتبار سے بہتر ہو۔

مسئلہ ۱۹۸۶ اگر حاکمِ شرع کی اجازت کے بغیر زکات کے لئے علیحدہ رکھے گئے مال سے تجارت کرے اور اسے نقصان ہو جائے تو اگر اس نے ذمہ پر سودا کیا ہو اور اس مال کو مافی الذمہ کی نیت سے دے تو نقصان مالک کا مانا جائے گا اور وہ زکات کا ضامن ہے اور اگر سودا عینِ مال پر واقع ہوا ہو تو سودا باطل ہے اور حاکمِ شرع کی اجازت سے بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

اور اگر اسے فائدہ حاصل ہو تو اگر سودا ذمہ پر ہو اور اس مال کو مافی الذمہ ادا کرنے کی نیت سے دیا ہو تو فائدہ اس کا ہے اور وہ زکات کا ضامن ہے۔ جب کہ اگر سودا عین مال پر ہوا ہو اور حاکم شرع اس کی اجازت دے دے تو ضروری ہے کہ سارا منافع فقیر کو دے۔

مسئلہ ۱۹۸۷ اگر زکات واجب ہونے سے پہلے کوئی چیز زکات کی بابت فقیر کو دے تو وہ زکات نہیں مانی جائے گی۔ ہاں، زکات واجب ہونے کے بعد اگر فقیر کو دی گئی چیز تلف نہ ہوئی ہو اور فقیر بھی اپنے فقر پر باقی ہو تو اسے دی جانے والی چیز کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۸ جو فقیر کسی شخص سے یہ جانتے ہوئے کہ اس پر زکات واجب نہیں ہوئی ہے زکات لے لے اور وہ زکات فقیر کے پاس تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا، لہذا جب اس شخص پر زکات واجب ہو اور فقیر اپنے فقر پر باقی ہو تو اسے دی جانے والی چیز کے عوض کو زکات کی بابت حساب کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸۹ جو فقیر نہ جانتا ہو کہ انسان پر زکات واجب نہیں ہوئی ہے اگر وہ کوئی چیز زکات کی بابت لے لے اور وہ اس کے پاس تلف ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہوگا اور انسان اس کے عوض کو زکات کی بابت حساب نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۹۹۰ مستحب ہے کہ گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکات آبرومند فقیروں کو دے اور زکات دینے میں اپنے رشتے داروں کو دوسروں پر، اہل علم وکمال کو ان کے علاوہ پر اور دستِ سوال دراز نہ کرنے والوں کو ہاتھ پھیلانے والوں پر مقدم رکھے، لیکن اگر کسی فقیر کو زکات دینا کسی اور اعتبار سے بہتر ہو تو مستحب ہے کہ زکات اسے دے۔

مسئلہ ۱۹۹۱ زکات کو اعلانیہ اور مستحب صدقے کو مخفی طور پر دینا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۲ اگر زکات دینے والے شخص کے شہر میں نہ کوئی مستحق ہو اور نہ ہی اسے زکات کے لئے مقررہ مصارف میں سے کسی مصرف میں لا سکتا ہو، پس اگر اسے بعد میں کسی مستحق کے مل جانے کی امید بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ زکات کو دوسرے شہر میں لے جا کر اس کے مصرف میں لائے اور زکات کو اس شہر تک لے جانے کے اخراجات زکات میں سے نکال سکتا ہے اور احتیاطِ واجب یہ ہے کہ حاکمِ شرع کی اجازت سے نکالے اور اگر زکات تلف ہو جائے تو اس صورت میں کہ اس نے زکات کی حفاظت میں کوتاہی نہ کی ہو ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹۹۳ اگر اپنے شہر میں مستحق مل جائے تب بھی زکات کو دوسرے شہر میں لے جا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ دوسرے شہر تک لے جانے کے اخراجات اپنی جیب سے دے اور زکات تلف ہو جانے کی صورت میں ضامن بھی ہوگا، مگر یہ کہ حاکمِ شرع کی اجازت سے لے گیا ہو۔

مسئلہ ۱۹۹۴ زکات کے طور پر دی جانے والے گیہوں، جو، کشمش اور کھجور کے ناپ تول کی اجرت دینا خود مالک کی ذمہ داری ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۵ جو شخص دو مثقال اور ۱۵ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ مقدار کی چاندی زکات کی بابت دینے کا ذمہ دار ہو احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ ایک فقیر کو دو مثقال اور ۱۵ چنے کے برابر چاندی سے کم نہ دے۔ نیز اگر اس پر چاندی کے علاوہ کوئی دوسری چیز جیسے گندم یا جو واجب ہوں اور اس کی قیمت دو مثقال اور ۱۵ چنے چاندی کے برابر پہنچ جائے تو احتیاطِ مستحب یہ ہے کہ ایک فقیر کو اس مقدار سے کم نہ دے۔

مسئلہ ۱۹۹۶ مکروہ ہے کہ انسان مستحق سے درخواست کرے کہ اس سے لی گئی زکات کو اسی کے ہاتھ فروخت کر دے لیکن اگر مستحق لی جانے والی چیز کو فروخت کرنا چاہتا ہو تو قیمت لگانے کے بعد اسے زکات دینے والا اس کو خریدنے میں دوسروں پر مقدم ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۷ اگر انسان شک کرے کہ اس نے واجب شدہ زکات ادا کر دی ہے یا نہیں تو جس مال پر زکات واجب ہوئی تھی اگر وہ موجود ہو تو ضروری ہے کہ زکات ادا کرے خواہ اس کا شک پچھلے سالوں کی زکات کے بارے میں ہو اور اگر وہ مال تلف ہو چکا ہو تو اس پر زکات نہیں خواہ وہ اسی سال کے بارے میں ہو۔

مسئلہ ۱۹۹۸ فقیر یہ نہیں کر سکتا کہ زکات کی مقدار سے کم پر مصالحت کر لے یا کسی چیز کو مہنگی قیمت پر زکات کی بابت قبول کر لے یا زکات کو مالک سے لے کر اسے ہی بخش دے لیکن جس شخص پر زکات واجب ہو اور فقیر ہو گیا ہو اور زکات نہ دے سکتا ہو اگر وہ توبہ کرنا چاہتا ہو تو فقیر اس سے زکات لے کر اسی کو بخش سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۹۹ فقہائے کرام اعلیٰ اللہ مقامہم کی ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ انسان زکات سے کسی زمین کو وقف کر سکتا ہے یا قرآن یا دینی کتب یا دعاؤں کی کتب کو خرید کر وقف کر سکتا ہے اور اس وقف کا متولی خود کو یا اپنی اولاد کو بنا سکتا ہے، لیکن حاکمِ شرع سے رجوع کئے بغیر مالک کا وقف اور متولی معین کرنے پر ولایت رکھنا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۰ انسان یہ نہیں کر سکتا کہ زکات سے کوئی ملکیت خریدے اور اپنی اولاد پر یا ان افراد پر جن کے اخراجات اس پر واجب ہیں وقف کر دے تاکہ وہ اس کی آمدنی کو اپنے اخراجات کے لئے استعمال کریں۔

مسئلہ ۲۰۰۱ انسان چاہے فقیر نہ ہو یا ہو اور سال بھر کے اخراجات کے لئے زکات لے چکا ہو، حج و زیارات پر جانے یا ان جیسی چیزوں کے لئے سہمِ سبیل اللہ سے زکات لے سکتا ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اطاعت ہونے کے علاوہ معتبر ہے کہ ان امور میں عمومی مصلحت بھی ہو جیسے مقدساتِ دین کا احترام اور ترویج دین وغیرہ۔

مسئلہ ۲۰۰۲ اگر مالک کسی فقیر کو اپنے مال کی زکات کی ادائیگی پر وکیل بنائے اور فقیر احتمال دے کہ مالک کی نیت یہ تھی کہ وہ خود اس زکات سے کچھ نہ لے تو وہ اس زکات سے خود کے لئے کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں، اگر یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ مالک کی نیت یہ نہیں تھی تو خود اپنے لئے بھی لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۳ اگر فقیر اونٹ، گائے، بھیڑ، سونا یا چاندی زکات کی بابت لے اور زکات واجب ہونے کے مذکورہ شرائط اس مال میں جمع ہو جائیں تو ضروری ہے کہ ان کی زکات دے۔

مسئلہ ۲۰۰۴ اگر دو افراد ایسے مال میں شراکت دار ہوں جس میں زکات واجب ہو چکی ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصے کی زکات دے دے اور پھر آپس میں مال کو تقسیم کر لیں تو جو زکات ادا کر چکا ہے اس کے لئے خود کے حصے میں تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے جانتا ہو کہ شریک نے اپنے حصے کی زکات نہیں دی ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۵ جس شخص پر خمس یا زکات واجب ہو، کفارہ، نذر یا ان جیسی چیزیں بھی اس پر واجب ہوں اور قرض دار بھی ہو اگر وہ ان تمام کو ایک ساتھ ادا نہ کر سکتا ہو تو جس مال پر خمس یا زکات واجب ہوئی تھی، اگر تلف نہ ہوگیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس وزکات ادا کرے اور اگر تلف ہو گیا ہو تو بنا بر احتیاطِ واجب مال کو قرض، خمس اور زکات میں نسبت کے اعتبار سے تقسیم کر دے اور ان کی ادائیگی کو کفارے اور نذر کردہ مال کی ادائیگی پر مقدم رکھے۔

مسئلہ ۲۰۰۶ جس شخص پر خمس یا زکات واجب ہو، حج بھی اس پر واجب ہو اور مقروض بھی ہو، اگر مر جائے اور اس کا مال ان سب کے لئے کافی نہ ہو، تو جس مال پر خمس یا زکات واجب ہوئے تھے اگر وہ تلف نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ زکات یا خمس کو ادا کیا جائے اور اس کے باقی مال کو حج اور قرض پر تقسیم کیا جائے۔

اور اگر وہ مال کہ جس پر خمس یا زکات واجب ہوئی تھی تلف ہو گیا ہو تو اگر وہ صرورہ تھا، یعنی پہلی مرتبہ اس کا حج پر جانا ہو اتھا اور حج کے راستے میں احرام سے پہلے ہی مر گیا، تو ضروری ہے کہ اس کے مال کو حج میں خرچ کیا جائے اور اگر کچھ مال بچ جائے تو اسے خمس، زکات اور قرض میں نسبت کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے اور اس صورت کے علاوہ حج، خمس و زکات پر تو مقدم ہے لیکن اس کا قرض پر مقدم ہونا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۰۰۷ اگر ایسا شخص علم حاصل کرنے میں مصروف ہو جو علم حاصل نہ کرنے کی صورت میں روزی کما سکتا ہو تو اگر اس علم کا حاصل کرنا اس پر واجب عینی ہو یا واجبِ کفائی ہو لیکن کوئی دوسرا اس ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے آگے نہ بڑھ رہا ہو تو فقرا کے حصے سے زکات دی جا سکتی ہے۔ اسی طرح سبیل اللہ کے حصے سے بھی اس کو زکات دی جا سکتی ہے، لیکن اس صورت میں احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس کے علم حاصل کرنے میں عمومی مصلحت بھی ہو۔

اور اگر اس علم کا حاصل کرنا اس کے لئے مستحب ہو تو فقرا کے حصے سے اسے زکات دینا جائز نہیں لیکن سبیل اللہ کے حصے سے دی جا سکتی ہے اور بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ اس کے علم حاصل کرنے میں عمومی مصلحت بھی ہو اور اگر اس کا علم حاصل کرنا نہ واجب ہو نہ مستحب ہو تو اسے زکات دینا جائز نہیں۔

زکات فطرہ

مسئلہ ۲۰۰۸ جو شخص عیدِ فطر کی رات بوقت غروب بالغ و عاقل ہو اور فقیر و غلام نہ ہو، یعنی سورج کے غروب ہونے سے پہلے، چاہے ایک لمحہ کے لئے ہی ان شرائط کے ساتھ ماہِ رمضان کو پالے تو ضروری ہے کہ اپنے اور ان افراد کے لئے جو اس کا کھانا کھاتے ہوں، فی نفر ایک صاع جو تین کلو کے قریب ہوتا ہے، گندم، جَو، کھجور، کشمش، چاول یا ان جیسی کوئی چیز مستحق کو دے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے علاقے میں غذا کے طور پر رائج ہو۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھی دے دے تو کافی ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عید کی رات میں غروب کے وقت جو شخص بے ہوش ہو وہ بھی فطرہ نکالے۔

مسئلہ ۲۰۰۹ جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات کی رقم نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا کمائی کا ذریعہ رکھتا ہو کہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات چلا سکے تو وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۰۱۰ انسان کے لئے ان تمام افراد کا فطرہ نکالنا واجب ہے جو عید فطر کی رات میں غروب کے وقت اس کا کھانا کھانے والے شمار ہوں، چھوٹے ہوں یا بڑے، مسلمان ہوں یا کافر، ان کا خرچ دینا اس پر واجب ہو یا نہ ہو اور اس کے اپنے شہر میں ہوں یا دوسرے شہر میں۔

مسئلہ ۲۰۱۱ اگر اس شخص کو جو اس کا کھانا کھاتا ہو اور دوسرے شہر میں ہو وکیل بنا دے کہ وہ اس کے مال سے خود کا فطرہ دے دے، تو اگر اسے اطمینان ہو کہ وہ فطرہ دے دے گا تو موکل پر اس کا فطرہ نکالنا ضروری نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۱۲ ان مہمانوں کا فطرہ جو عید فطر کی رات کو غروب سے پہلے صاحب خانہ کی رضامندی سے آئے ہوں اور فطرہ واجب ہونے کے وقت اس کا کھانا کھانے والے شمار ہوتے ہوں، صاحب خانہ پر واجب ہے ۔

مسئلہ ۲۰۱۳ وہ مہمان کہ جو شب عید فطر کو غروب سے پہلے صاحب خانہ کی رضایت کے بغیر آئے ہوں اور کچھ وقت اس کے پاس رہیں تو بنا بر احتیاطِ واجب ضروری ہے کہ ان کا فطرہ وہ خود بھی دیں اور میزبان بھی دے اور اسی احتیاط کا خیال رکھنا اس شخ-ص کے بارے میں بھی ضروری ہے کہ جس کا خرچہ دینے کے لئے انسان کو مجبور کیا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۱۴ اس مہمان کا فطرہ جو عید فطر کی رات غروب کے بعد پہنچا ہو، صاحب خانہ پر واجب نہیں اگرچہ غروب سے پہلے اس کو دعوت دی گئی ہو اور وہ افطار بھی اس کے گھر کرے۔

مسئلہ ۲۰۱۵ جو شخص عید فطر کی رات میں غروب کے وقت دیوانہ ہو اس پر فطرہ نکالنا واجب نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۱۶ اگر غروب سے پہلے بچہ بالغ ہو جائے یا دیوانہ عاقل ہو جائے یا فقیر غنی ہو جائے تو فطرہ واجب ہونے کے باقی شرائط کے ہوتے ہوئے فطرہ نکالنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۰۱۷ جس شخص پر عید فطر کی رات میں غروب کے وقت فطرہ واجب نہ ہو اگر عید کے دن ظہر سے پہلے تک فطرہ واجب ہونے کے شرائط اس میں پیدا ہو جائیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ فطرہ نکالے۔

مسئلہ ۲۰۱۸ جو کافر عید فطر کی رات غروب کے بعد مسلمان ہوا ہو اس پر فطرہ واجب نہیں لیکن جو مسلمان شیعہ نہیں تھا اگر چاند دیکھنے کے بعد شیعہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ فطرہ نکالے۔

مسئلہ ۲۰۱۹ جس شخص کے پاس صرف ایک صاع جو تین کلو کے قریب ہوتا ہے گندم یا اس جیسی کوئی چیز ہو، مستحب ہے کہ فطرہ دے اور اگر اہل و عیال والا ہو اور ان کا فطرہ بھی دینا چاہتا ہو تو وہ فطرے کی نیت سے اس ایک صاع کو اپنے اہل و عیال میں سے کسی ایک کو دے سکتا ہے اور وہ بھی اسی نیت سے کسی دوسرے کو دے یہاں تک کے بات آخری فرد تک پہنچ جائے اور بہتر ہے کہ آخری فرد یہ چیز کسی ایسے شخص کو دے جو خود ان میں سے نہ ہو اور اگر ان میں سے کوئی چھوٹا ہو تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اس کا ولی اس کو خود کے لئے قبول کر کے بچے کے لئے فطرے کی نیت سے دے دے اور اگر بچے کے لئے قبول کر لے تو پھر احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اسے کسی اور کو نہ دے۔

مسئلہ ۲۰۲۰ اگر عید فطر کی رات غروب کے بعد بچہ پیدا ہو یا کوئی اس کا کھانا کھانے والا شمار ہو تو ان کا فطرہ نکالنا واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو افراد غروب کے بعد سے لے کر عید کے دن ظہر سے پہلے تک اس کا کھانا کھانے والے شمار ہوں ان کا فطرہ نکالے۔

مسئلہ ۲۰۲۱ اگر انسان کسی کا کھانا کہاتا ہو اور غروب سے پہلے اس کا شمار کسی اور کا کھانا کھانے والوں میں ہو جائے تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہو گا کہ اب جس کا کھانا کھانے والا بن گیا ہے ۔ مثال کے طور پر اگر لڑکی غروب سے پہلے شوہر کے گھر رخصت ہو جائے تو اس کا فطرہ شوہر پر دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۰۲۲ جس شخص کا فطرہ دینا کسی اور کی ذمہ داری ہو اس پر اپنا فطرہ دینا واجب نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۲۳ اگر انسان کا فطرہ دینا کسی اور پر واجب ہو اور وہ اس کا فطرہ نہ دے تو فطرہ واجب ہونے کے شرائط کی موجودگی میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنا فطرہ خود دے۔

مسئلہ ۲۰۲۴ جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو اگر وہ اپنا فطرہ خود دے دے تو جس پر فطرہ واجب تھا اس کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲۰۲۵ جس عورت کا شوہر اس کے اخراجات نہ دیتا ہو اگر وہ کسی اور کا کھانا کہاتی ہو تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہے اور اگر کسی اور کا کھانا نہ کہاتی ہو تو وجوبِ فطرہ کی شرائط کی موجودگی میں ضروری ہے کہ خود اپنا فطرہ دے۔

مسئلہ ۲۰۲۶ جو شخص سیّد نہیں وہ سیّد کو اپنا فطرہ نہیں دے سکتا یہاں تک کہ اگر کوئی سیّد اس کا کھانا کہاتا ہو تب بھی وہ اس کی طرف سے نکالا ہوا فطرہ کسی دوسرے سیّد کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۰۲۷ اس بچے کا فطرہ جو ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہو اس شخص پر واجب ہے جو ماں یا دایہ کے اخراجات برداشت کرتا ہو لیکن اگر ماں یا دایہ اپنے اخراجات کو بچے کے مال سے نکالتی ہو تو بچے کا فطرہ کسی پر واجب نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۲۸ انسان اگرچہ اپنے اہل و عیال کے اخراجات مال حرام سے دیتا ہو پھر بھی ضروری ہے کہ ان کا فطرہ حلال مال سے دے۔

مسئلہ ۲۰۲۹ اگر انسان کسی کو اجیر بنائے اور شرط یہ رکھی گئی ہو کہ اس کے اخراجات بھی دے اور اس شرط پر عمل بھی کرے تو ضروری ہے کہ اس کا فطرہ بھی ادا کرے، لیکن اگر شرط یہ رکھی گئی ہو کہ اس اخراجات کی مقدار اسے دے مثلاً کچھ رقم اسے مخارج کے لئے دے لیکن نفقہ کے عنوان سے نہ ہو، خواہ وہ اس کے کام کی مزدوری کے حساب سے ہو یا کسی اور حساب سے، تو اس کا فطرہ دیناواجب نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۳۰۔ اگر کوئی شخص عید فطر کی رات غروب کے بعد مر جائے تو ضروری ہے کہ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دیا جائے، لیکن اگر غروب سے پہلے مر جائے تو اس کا اور اس کے اہل و عیال کا فطرہ اس کے مال سے دینا واجب نہیں۔

فطرے کا مصرف

مسئلہ ۲۰۳۱ علما میں مشہور قول یہ ہے کہ فطرے کا مصرف وہی ہے جو مال کی زکات کا مصرف ہے لیکن احتیاطِ واجب یہ ہے کہ فطرہ فقراء کو دیا جائے جن کا شیعہ اثنا عشری ہونا بھی ضروری ہے اور مومن نہ ملنے کی صورت میں کسی غیر ناصبی مسلمان کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۲ اگر کوئی شیعہ اثنا عشری بچہ مسئلہ نمبر" ۱۹۶۰ " اور" ۱۹۶۱ " میں بتائے گئے اعتبار سے فقیر ہو تو وہ فطرے کو اس بچے کے استعمال میں لا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۳ جس فقیر کو فطرہ دیا جائے اس کا عادل ہونا ضروری نہیں، لیکن احتیاطِ واجب یہ ہے کہ شرابی، بے نمازی اور کھلم کھلا گناہ کبیرہ کرنے والے کو فطرہ نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۲۰۳۴ ایسے شخص کو فطرہ نہیں دیا جاسکتا جو اسے معصیت میں استعمال کرتا ہو۔

مسئلہ ۲۰۳۵ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ ایک فقیر کو ایک صاع جو کہ تقریباً تین کلو ہوتا ہے، سے کم فطرہ نہ دیا جائے۔ ہاں، چند صاع دینے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۶ جس چیز کی اعلیٰ قسم کی قیمت اس کی گھٹیا قسم سے دگنی ہو مثلاً جس گندم کی قیمت اس کی گھٹیا قسم سے دگنی ہو اس سے آدھا صاع دینا کافی نہیں بلکہ اگر یہ آدھا صاع فطرے کی قیمت کے طور پر دے تب بھی کافی نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۷ انسان یہ نہیں کر سکتا کہ آدھا صاع ایک چیز مثلاً گندم سے اور باقی آدھا کسی دوسری چیز مثلاً جَو سے دے اور اسے فطرے کی قیمت کے ارادے سے دینا بھی کافی نہیں۔

مسئلہ ۲۰۳۸ مستحب ہے کہ فطرہ دینے میں اپنے فقیر رشتہ داروں کو دوسروں پر مقدم رکھے اور اس کے بعد فقیر پڑوسیوں کو اور مستحب ہے کہ دین، فقہ اور عقل کے اعتبار سے برتری رکھنے والوں کو مقدم رکھے۔

مسئلہ ۲۰۳۹ اگر انسان کسی شخص کو فقیر سمجھ کر فطرہ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ فقیر نہیں تھا تو اسے دیا جانے والا مال تلف نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ واپس لے کر فقیر کو دے اور اگر واپس نہ لے سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے مال سے فطرے کا عوض دے۔

مال تلف ہوجانے کی صورت میں اگر فطرہ لینے والا جانتا تھا کہ اسے دی جانے والی چیز فطرہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر نہیں جانتا تھا تو اس کا عوض دینا اس پر واجب نہیں اور ضروری ہے کہ انسان دوبارہ فطرہ دے۔

مسئلہ ۲۰۴۰ جو شخص کہے کہ میں فقیر ہوں اگر جانتا ہو کہ وہ پہلے فقیر تھا تو اسے فطرہ دیا جا سکتا ہے اور جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ فقیر تھا یا نہیں اور کہے کہ میں فقیر ہوں اگر اس کی بات سے اطمینان حاصل نہ ہو تو بنابر احتیاطِ واجب اسے فطرہ نہیں دیا جاسکتا اور اگر جانتا ہو کہ پہلے فقیر نہیں تھا تو جب تک اس کی بات سے اطمینان حاصل نہ ہوجائے اسے فطرہ نہیں دیا جا سکتا۔

فطرے کے متفرق مسائل

مسئلہ ۲۰۴۱ انسان کے لئے ضروری ہے کہ فطرہ قصدِ قربت، جیسا کہ وضو کے مسائل میں بیان کیا گیا، اور اخلاص کے ساتھ دے اور فطرہ دیتے وقت فطرہ دینے کی نیت کرے۔

مسئلہ ۲۰۴۲ ماہِ رمضان سے پہلے فطرہ دینا صحیح نہیں ہاں ماہ رمضان داخل ہونے کے بعد دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ ماہ رمضان میں بھی نہ دے البتہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے فقیر کو قرض دے اور فطرہ واجب ہونے کے بعد قرض کو فطرے کی بابت حساب کرلے۔

مسئلہ ۲۰۴۳ ضروری ہے کہ فطرے کے طور پر دی جانے والے گیہوں یا کسی اور چیز میں کوئی اور چیز یا مٹی ملی ہوئی نہ ہو اور اگر کوئی چیز ملی ہوئی ہو لیکن فطرے کی چیز خالصاً ایک صاع کے برابر ہو اور اسے ملی ہوئی چیز سے جدا کرنا زحمت اور خرچ کا باعث نہ ہو یا ملی ہوئی چیز کی مقدار اتنی کم ہو کہ اسے خالص گندم ہی کہا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۴۴ احتیاطِ واجب کی بنا پر کسی نقص رکھنے والی چیز سے فطرہ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ ۲۰۴۵ جو شخص کئی افراد کا فطرہ دے رہا ہو ضروری نہیں کہ وہ سب کے لئے ایک ہی چیز دے مثلا اگر کچھ کے فطرے میں گندم اور کچھ کے فطرے میں جَو دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۲۰۴۶ عید فطر کی نماز پڑھنے والے شخص کے لئے احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز عید سے پہلے فطرہ دے دے، لیکن اگر نماز عید نہ پڑھے تو فطرہ دینے میں ظہر تک تاخیر کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۴۷ اگر اپنے مال کی کچھ مقدار فطرے کی نیت سے علیحدہ رکھے لیکن عید کے دن ظہر تک مستحق کو نہ دے تو جب بھی اسے دے فطرے کی نیت کرے۔

مسئلہ ۲۰۴۸ اگر فطرہ واجب ہونے کے وقت فطرہ نہ دے اور نہ ہی جدا کرے تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ بعد میں اس نیت سے فطرہ دے کہ جو خدا مجھ سے چاہتا ہے اسے ادا کر رہا ہوں۔

مسئلہ ۲۰۴۹ اگر فطرہ جدا کردے تو اسے اپنے لئے اٹھا کر اس کی جگہ دوسرا مال نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ ۲۰۵۰ اگر انسان کے پاس کوئی ایسا مال ہو جس کی قیمت فطرے سے زیادہ ہو تو اگر وہ فطرہ دئے بغیر نیت کرے کہ اس مال کی کچھ مقدار فطرے کے لئے ہے، اس طرح سے کہ اس میں کچھ اس کا مال ہو اور کچھ فطرہ ہو تو اس میں اشکال ہے لیکن اگر تمام مال فقیر کودے دینا چاہتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۰۵۱ اگر فطرے کے لئے رکھا ہوا مال تلف ہوجائے تو فقیر تک دسترسی رکھنے کے باوجود فطرے کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر فقیر تک دسترسی نہ ہو اور اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کی ہو تو ضامن نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۵۲ اگر اپنے علاقے میں مستحق مل جائے تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ فطرہ دوسری جگہ نہ لے جائے اور اگر دوسری جگہ لے جائے اور تلف ہوجائے تو اس کا عوض دینا ضروری ہے ۔

حج کے احکام

مسئلہ ۲۰۵۳ بیت اللہ کی زیارت اور مقررہ اعمال کی ادائیگی کو حج کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل شرائط رکھنے والے پر پوری زندگی میں ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے :

۱) بالغ ہو ۲) عاقل ہو ۳) آزادھو ۴) حج پر جانے کی وجہ سے کسی ایسے حرام کام کو کہ جس کا ترک کرنا حج سے زیادہ اہم ہو انجام دینے پر یا کسی ایسے واجب عمل کو جو حج سے زیادہ اہم ہو ترک کرنے پر مجبور نہ ہو۔

۵) استطاعت رکھتا ہو۔

مستطیع ہونے کے لئے چند چیزیں معتبر ہیں :

۱) اس کے پاس زادِراہ اور سواری یا اتنا مال ہو کہ اسے مہیا کر سکے۔

۲) ایسی صحت اور اتنی طاقت رکھتا ہو کہ مکہ جا کر حج کو بجا لا سکے۔

۳) راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو خوف ہو کہ راستے میں یا اعمال حج کی ادائیگی کے دوران اس کی جان یا آبرو چلی جائے گی یا اس کے مال کو لوٹ لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں لیکن اگر کسی دوسرے راستے سے جانا ممکن ہو اگرچہ وہ راستہ دور ہو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے۔

۴) اس کے پاس اعمالِ حج کی ادائیگی کے برابر وقت ہو۔

۵) جن افراد کے اخراجات دینا اس پر واجب ہے جیسے بیوی اور بچے اور جن افراد کے اخراجات دینا لوگ ضروری سمجھتے ہیں جیسے وہ نوکر یا ملازمہ جس کی اسے ضرورت ہو، ان سب کے اخراجات اس کے پاس موجود ہوں۔

۶) واپس لوٹنے کے بعد اپنے اور اہل وعیال کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق کام دھندہ، کھیتی باڑی، ملکیت کی آمدنی یا کوئی اور ذریعہ معاش رکھتا ہو تاکہ زندگی گزارنے میں مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسئلہ ۲۰۵۴ جس شخص کے لئے ذاتی مکان اتنا ضروری ہو کہ اس کے نہ ہوتے ہوئے حرج ومشقت میں پڑ جائے تو اس پر حج اسی وقت واجب ہو گا کہ جب گھر کی رقم بھی اس کے پاس موجود ہو۔

مسئلہ ۲۰۵۵ جو عورت حج پر جا سکتی ہو اگر پلٹنے کے بعد اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا شوہر بھی اس کا خرچ نہ دے اور وہ زندگی گزارنے میں حرج ومشقت میں پڑجائے تو اس پر حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۰۵۶ اگر کسی کے پاس زادِ راہ اور سواری کا جانور نہ ہو اور دوسرا اسے حج پر جانے کی پیشکش کرے اور کہے: "سفرِ حج کے دوران تمہارا اور تمہارے اہل وعیال کا خرچہ میں دوں گا"، تو یہ اطمینان رکھنے کی صورت میں کہ وہ اس کا خرچہ دے گا، اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۰۵۷ اگر حج پر آنے جانے اور اس دوران میں اہل واعیال کا خرچہ کسی کو اس شرط پر بخشا جائے کہ حج ادا کرو تو واجب ہے کہ قبول کرے اور حج بھی اس پر واجب ہو جائے گا چاہے واپسی پر اپنی زندگی گزارنے کے لئے مال نہ رکھتا ہو یا مقروض ہو مگر یہ کہ قرض ادا کرنے کا وقت پہنچ گیا ہو، قرض خواہ مطالبہ بھی کر رہا ہو اور مقروض حج نہ کرنے کی صورت میں (ھی) قرض کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو یا قرض مدت دار ہو لیکن مقروض جانتا ہو کہ حج کرنے کی -صورت میں وہ وقت پر قرض ادا نہیں کر سکے گا۔

مسئلہ ۲۰۵۸ اگر کسی کے حج پر آنے جانے اور اس مدت میں اس کے اہل وعیال کے اخراجات کسی کو یہ کہہ کر دئے جائیں کہ حج پر جاؤ لیکن یہ مال اس کی ملکیت میں نہ دیا جائے تو اطمینان رکھنے کی صورت میں کہ اس سے مال واپس نہیں لیا جائے گا، اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۰۵۹ اگر مال کی اتنی مقدار جو حج کے لئے کافی ہو کسی کو اس شرط پر دی جائے کہ سفرِ حج کے دوران مال دینے والے کی خدمت کرے تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۰۶۰ اگر کسی کو مال کی کچھ مقدار دی جائے اور حج اس پر واجب ہو جائے چنانچہ اگر وہ حج کر لے تو چاہے بعد میں اسے اتنا مال مل جائے کہ اپنے وطن سے حج پر جا سکے، دوبارہ حج اس پر واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۲۰۶۱ اگر تجارت کے لئے مثلاً جدّہ تک جائے اور اتنا مال اس کے ہاتھ لگے کہ وہاں سے مکہ جانے کے لئے شرائط استطاعت موجود ہوں تو ضروری ہے کہ حج کرے اور حج کرلینے کی صورت میں چاہے بعد میں اتنا مال مل جائے کہ اپنے وطن سے مکہ جا سکتا ہو، دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۶۲ جو شخص بذاتِ خود کسی دوسرے کی جانب سے حج کرنے پر اجیر بنا ہو اگر وہ خود نہ جا سکے اور کسی دوسرے کو اپنی جانب سے بھیجنا چاہے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے اجیر بنایا تھا اس سے اجازت لے۔

مسئلہ ۲۰۶۳ اگر کوئی شخص مستطیع ہونے کے باوجود حج نہ کرے اور فقیر ہو جائے تو ضروری ہے کہ زحمت برداشت کر کے ہی سہی بعد میں حج کرے۔ اور اگر کسی طرح حج پر نہ جا سکتا ہو اور کوئی اسے حج کے لئے اجیر بنائے تو ضروری ہے کہ مکہ جا کر جس شخص کے لئے اجیر بنا ہے اس کے حج کو بجا لائے اور اگر ممکن ہو تو اگلے سال تک مکہ میں ٹھہرے اور اپنے لئے حج کرے اور اگر ممکن ہو کہ اجیر بن کر اجرت نقد لے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہے وہ راضی ہو جائے کہ اس کا حج آئندہ سال انجام دیا جائے تو ضروری ہے کہ پہلے سال اپنے لئے اور آئندہ سال جس کے لئے اجیر بنا تھا اس کا حج کرے۔

مسئلہ ۲۰۶۴ اگر استطاعت کے پہلے سال میں مکہ جائے اور شریعت کے اعتبار سے مقررہ وقت میں عرفات اور مشعر الحرام میں نہ پہنچ سکے تو اس صورت میں کہ اس کے لئے پہلے جا کر پہنچنا ممکن نہ تھا اگر آئندہ سالوں میں مستطیع نہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں۔ لیکن اگر اس کے لئے جلدی نکل کر ان مقامات تک پہنچنا ممکن تھا یا وہ پچھلے سالوں میں مستطیع ہونے کے باوجود حج پر نہیں گیا تھا تو ضروری ہے کہ چاہے زحمت برداشت کر کے ہی سہی حج کرے۔

مسئلہ ۲۰۶۵ جو شخص استطاعت کے پہلے سال میں حج نہ کرے اور بعد میں ب-ڑھاپے، بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے حج نہ کر سکے یا اس کے لئے کوئی حرج ہو اور نا امید ہو جائے کہ بعد میں وہ بغیر حرج کے خود حج کر سکے گا تو ضروری ہے کہ فوراً کسی دوسرے کو اپنی طرف سے بھیجے بلکہ اس پہلے سال ہی جس میں حج پر جانے کی مقدار میں مال ملا ہو، اگر بڑھاپے، بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو یا اس کے لئے کوئی حرج ہو اور بعد میں حج کرنے سے ناامید ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی کو اپنی جانب سے حج ادا کرنے کے لئے بھیجے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وہ خود مرد ہو تو کسی ایسے شخص کو نائب بنائے جو پہلی بار حج پر جا رہا ہو۔

مسئلہ ۲۰۶۶ جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج کے لئے اجیر بنا ہو ضروری ہے کہ طواف النساء بھی اس کی طرف سے بجا لائے اور اگر انجام نہ دے تو عورت خود اس اجیر پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۰۶۷ اگر طواف النساء کو جہالت کی وجہ سے انجام نہ دے یا صحیح طور پر بجا نہ لایا ہو یا بھول جائے تو احتیاطِ واجب یہ ہے کہ خود بجا لائے اور اگر انجام دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو یا حرج ہو تو کسی کو نائب بنا سکتا ہے لیکن جان بوجھ کر انجام نہ دینے کی صورت میں ضروری ہے کہ خود پلٹے اور بجالائے مگر یہ کہ اس کے لئے ممکن نہ ہو یا حرج ہو تو کسی کو نائب بنا سکتا ہے۔

"اور مسائلِ حج کی تفصیلات مناسکِ حج میں مذکور ہیں"۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام

مکلف پر اہم ترین واجبات میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔

ارشادِ رب العزت ہے:

و ﴿ الْمُو مُِنُوْنَ وَ الْمُو مُِنَاتُ بَعْضُهُمْ ا وُلِيَاءُ بَعْضٍ يَّا مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَونَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ ترجمہ: اور مومن مرد اور عورتیں، ان میں سے بعض افراد دوسرے بعض کے دوست ہیں، یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انبیاء خدا علیہم السلام کا راستہ ہے۔ اسی الٰہی ذمہ داری کے ذریعے باقی دینی فرائض اور قوانین مرحلہ عمل تک پہنچتے ہیں۔ اسی سے رزق و روزی حلال ہوتے ہیں، لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ہوتی ہے اور حق اپنے اصل حقدار تک پہنچتا ہے۔ اسی سے زمین منکرات اور برائیوں کی آلودگی سے طہارت پا کر اچھائیوں اور نیکیوں سے آباد ہوتی ہے۔

امام صادق علیہ السلام کی یہی حدیث کافی ہے جس میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: رسول اکرم (ص) نے فرمایا: "تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تمہاری عورتیں فاسد اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے جب کہ تم امر بالمعروف یا نہی عن المنکر نہ کر رہے ہوگے؟"

کہا گیا: "کیا ایسا ہوجائے گا، یا رسول اللہ (ص) !!؟"

فرمایا: "ھاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم امر بالمنکر اور نہی عن المعروف کروگے؟"

کہا: "اے اللہ کے رسول (ص)! کیا ایسا ہوجائے گا!؟" فرمایا: "ھاں، بلکہ اس سے بھی بدتر، کیا حال ہوگا تمہارا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھوگے!؟"

مسئلہ ۲۰۶۸ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ان شرائط کی موجودگی میں جن کا تذکرہ کیا جائے گا، واجب کفائی ہے، یعنی اگر مومنین کی اتنی تعداد اپنی اس شرعی ذمہ داری کو پورا کردے کہ کافی ہوجائے تو دوسروں کی ذمہ داری بھی ختم ہوجائے گی، ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۶۹ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چند شرائط کی موجودگی میں واجب ہوتے ہیں:

۱) امر و نہی کرنے والا، معروف اور منکر کا علم رکھتا ہو، لہذا جو شخص خود جاہل ہو کہ معروف کیا ہے اور منکر کیا، ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ کام اپنے ذمہ نہ لے، بلکہ جاہل شخص کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا خود ایک منکر ہے جس سے نہی کرنا ضروری ہے۔

۲) اس بات کا احتمال ہو کہ بات کا اثر ہوگا۔ لہذا اگر جانتا ہو کہ معروف کو ترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا بات کا اثر نہ لے گا تو امر و نہی واجب نہیں ہیں۔

۳) معروف کو ترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا اپنے عمل کو چھوڑ نہ چکا ہو، لہذا اگر وہ اپنا عمل چھوڑ چکا ہو یا احتمال ہو کہ اپنا عمل چھوڑ چکا ہے تو امر و نہی واجب نہیں ہیں۔

۴) وہ شخص معروف کو ترک کرنے یا منکر کو انجام دینے میں معذور نہ ہو۔ معذور، مثلاً یہ کہ اس کا مجتہد اس عمل کو حرام یا واجب نہ سمجھتا ہو، چاہے امر و نہی کرنے والے کے اجتہاد یا تقلید کے اعتبار سے وہ کام حرام یا واجب ہو۔

۵) یہ کہ اگر اس بات کا علم نہ ہو کہ بات کا اثر ہوگا تو ضروری ہے کہ اس کے امر و نہی کے نتیجے میں کسی مسلمان کی جان، مال یا آبرو کو ضرر نہ پہنچ رہا ہو۔ جب کہ اگر جانتا ہو کہ اثر ہوگا تو ضروری ہے کہ اہم اور مہم کا خیال کرے، لہذا اگر امر بالمعروف یا نہی عن المنکر خود اس معروف یا منکر کی اہمیت کے اعتبار سے نقصان کے مقابلے میں شرعاً زیادہ اہم ہو تو امر و نہی کی ذمہ داری ختم نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۰۷۰ جب بھی یقین یا اطمینان کی بنا پر کسی مکلف کے لئے ثابت ہو جائے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شرائط موجود ہیں تو امر و نہی واجب ہو جاتے ہیں، جب کہ اگر کسی ایک شرط کے بارے میں بھی شک ہو تو واجب نہیں ہیں۔

مسئلہ ۲۰۷۱ اگر معروف کو ترک کرنے والا یا منکر کو انجام دینے والا یہ دعویٰ کرے کہ اپنے کام میں شرعی عذر رکھتا ہے تو پھر امر و نہی واجب نہیں ہیں۔

مسئلہ ۲۰۷۲ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ دین میں بدعت کو رواج دینے والوں اور ان لوگوں سے جو دین میں فساد اور عقائد حقّہ کے تزلزل کا باعث بنتے ہیں، برائت و بیزاری کا اظہار کرے اور دوسروں کو ان کے فتنہ و فساد سے بچائے۔

مسئلہ ۲۰۷۳ ترکِ معروف یا انجام منکر کی اطلاع حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے گھروں میں گھسنا اور ان کے بارے میں تجسس کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۴ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس صورت میں واجب نہیں ہیں کہ جب امر و نہی کی وجہ سے امر و نہی کرنے والا ایسی مشقت اور حرج میں پڑ جائے جسے عام طور پر عرف میں برداشت نہیں کیا جاتا، سوائے اس مقام کے جہاں شریعت کی نگاہ میں کام کی اہمیت اتنی زیادہ ہو کہ حرج کی وجہ سے بھی ذمہ داری ختم نہ ہو رہی ہو، مثلاً دین یا مسلمانوں کی جان کی حفاظت۔

مسئلہ ۲۰۷۵ ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ﴾ یعنی اے ایمان لانے والو! اپنے آپ اور اپنے اہل کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتّھر ہوں گے۔

خداندعالم کے اس فرمان کی روشنی میں ہر مکلف پر واجب موکد ہے کہ اپنے اہل و عیال کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے، جن چیزوں کا خود کو حکم دیتا ہے انہیں بھی حکم دے اور جن چیزوں سے خود کو روکتا ہے انہیں بھی روکے۔

مسئلہ ۲۰۷۶ ہر مکلف پر واجب ہے کہ منکرات سے دل میں کراہت رکھے، چاہے ان کو رکوا نہ سکتا ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے لئے پہلے قلبی کراہت کا اظہار کرے، چاہے وہ اس طریقے سے ہو کہ معروف کو ترک کرنے والے یا منکر کو انجام دینے والے سے تعلقات توڑلے اور زبان کے ذریعے وعظ و نصیحت، معروف کے ثواب اور منکر کے عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے معروف کی جانب راغب اور منکر سے دور کرے۔

اگر یہ دو طریقے اثر انداز نہ ہوں اور مارپیٹ کے بغیر روکنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس طرح سے ہو کہ قصاص اور دیت کا سبب نہ بنے، لہٰذا مثلاً کوئی زخم آنے کی صورت میں اگر جان بوجھ کر ہو تو زخمی شخص قصاص کر سکتا ہے اور غلطی سے ہو تو دیت لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۷ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کی ذمہ داری ہے کہ امر و نہی کرتے وقت شارع مقدس کے اس مقصد کو ذہن میں رکھے کہ گمراہ کی راہنمائی ہو اور فاسد شخص کی اصلاح ہو۔ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ کسی بھی گنہگار شخص کو اپنے بدن کے ایک فاسد عضو کی مانند سمجھے اور جس طرح سے اپنے پارہ تن کے معالجہ کے لئے تگ و دو کرتا ہے اسی انداز سے ان لوگوںکے علاج کے لئے کوشش کرے جو روحانی امراض و مفاسد میں مبتلا ہیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کو اس بات سے غافل نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس گنہگار کے نامہ اعمال میں کوئی ایسی نیکی ہو جس کی وجہ سے خداوند متعال اسے بخش دے، جب کہ خود اس کے نامہ اعمال میں کوئی ایسا گناہ ہو کہ جس کی وجہ سے خداوند متعال اس کا مواخذہ کرے۔

مسئلہ ۲۰۷۸ مستحبات کے سلسلے میں امر بالمعروف کرنا مستحب ہے۔

خاتمہ:

اگر چہ ہر گناہ بڑا ہے، اس لئے کہ خداوند متعال کی عظمت و جلال اور کبریائی کی کوئی حد نہیں۔ لہذا اس بات کے مدنظر کہ خدائے متعال کی معصیت، در حقیقت علی و عظیم خدا کی معصیت ہے، بڑی چیز ہے۔ روایت میں آیا ہے: "یہ مت دیکھو کیا گناہ کیا ہے، بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی کر رہے ہو"۔ البتہ گناہوں کو آپس میں پرکھنے کے اعتبار سے بعض گناہ زیادہ بڑے ہیں اور ان کا عذاب زیادہ شدید ہے۔ بعض گناہوں پر صراحت کے ساتھ یا ضمنی طور پر عذاب اور آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔ اہلبیت عصمت علیہم السلام کی روایات میں انہیں گناہ کبیرہ کہا گیا ہے، جب کہ اس آیہ کریمہ کے اعتبار سے کہ:

﴿ اِنَ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهونَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ ﴾

ترجمہ: اگر ان گناہان کبیرہ سے دوری اختیار کرو گے جن سے تمہیں روکا گیا ہے، تو ہم تمہاری برائیوں اور خرابیوں سے پردہ پوشی کریں گے۔

ان گناہوں سے بچنا دوسرے گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

بعض فقہاء اعلی اللہ مقامھم نے ان گناہوں کی تعداد ۷۰ تک جب کہ کچھ اور بزرگان نے ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ بتائی ہے۔ ہم اُس فہرست میں سے زیادہ پیش آنے والے گناہوں کا تذکرہ کر رہے ہیں:

۱) خداوند متعال سے شرک اور کفر اختیار کرنا کہ جو کسی بھی گناہِ کبیرہ سے قابلِ قیاس ہی نہیں۔

۲) خداوند متعال کی رحمت اور شفقت سے نا امید اور مایوس ہونا۔

۳) خداوند متعال کی سزائے اعمال سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا۔

۴) خدا کی جھوٹی قسم کھانا۔

۵) ان چیزوں کا انکار کرنا جنہیں خداوند متعال نے نازل فرمایا ہے۔

۶) اولیاء الٰہی سے جنگ کرنا۔

۷) قطع طریق اور زمین میں فساد پھیلانے کے ذریعے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جنگ کرنا۔

۸) پروردگار کے نازل کردہ احکام کے علاوہ کسی چیز کا حکم لگانا۔

۹) خدا، رسول (ص) اور اوصیاء علیہم السلام سے جھوٹ منسوب کرنا۔

۱۰) مساجد میں ذکر خداوند متعال سے روکنا اور انہیں مخروبہ بنانے کی کوشش کرنا۔

۱۱) واجب زکات نہ نکالنا۔

۱۲) واجب جہاد میں شرکت نہ کرنا۔

۱۳) مسلمانوں کا کفار کے ساتہ جنگ سے فرار کرنا۔

۱۴) اضلال یعنی خداوند متعال کے راستے سے گمراہ کرنا۔

۱۵) گناہان صغیرہ پر مصر ہونا۔

۱۶) جان بوجہ کر نماز یا کسی اور واجب الہی کو ترک کرنا۔

۱۷) ریا کاری کرنا۔

۱۸) لہو (لعب)، مثلاً غنا اور ستار بجانے میں مشغول ہونا۔

۱۹) ظالم کو ولی بنانا۔

۲۰) ظالم کی مدد کرنا۔

۲۱) عہد و قسم کو توڑ دینا۔

۲۲) تبذیر (مال کو فاسد کرنا اور اسے بے کار میں خرچ کرنا)

۲۳) اسراف۔

۲۴) شراب نوشی۔

۲۵) جادو۔

۲۶) ظلم۔

۲۷) غنا۔

۲۸) عاق والدین ہونا(ماں باپ کو اذیت دینا اور ان سے بدسلوکی کرنا)

۲۹) قطع رحم۔

۳۰) لواط۔

۳۱) زنا۔

۳۲) پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔

۳۳) دلّالی (عورت اور مرد کو زنا کے لئے یا دو مردوںکو لواط کے لئے ایک دوسرے سے ملوانا)

۳۴)چوری۔

۳۵)سود خوری۔

۳۶) سحت (حرام) کھانا۔ جیسے شراب کی قیمت، زانیہ کی اجرت یا وہ رشوت جو حاکم حکم لگانے کے لئے لے۔

۳۷)ناپ تول میں کمی کرنا۔

۳۸) مسلمانوں سے غشّ (ملاوٹ) کرنا۔

۳۹)یتیم کا مال ظلم کرتے ہوئے کھانا۔

۴۰)جھوٹی گواہی دینا۔

۴۱)گواہی چھپانا۔

۴۲)مومنین کے درمیان گناہ و فواحش کو پھیلانا۔

۴۳)فتنہ۔

۴۴) سخن چینی (چغلخوری) کرناجو مومنین کے درمیان افتراق کا سبب ہو۔

۴۵)مومن سے نازیبا گفتگو کرنا، اس کی توھین کرنا اور اسے ذلیل کرنا۔

۴۶)مومن پر بہتان (تہمت) لگانا۔

۴۷)غیبت کرنا۔ غیبت یہ ہے کہ مومن کی غیر موجودگی میں اس کے چھپے ہوئے عیب کو ظاہر کرنا، چاہے زبان کے ذریعے اسے ظاہر کرے یا اپنے عمل سے، اگرچہ اس عیب کو ظاہر کرتے وقت اس کی توھین اور ہتک حرمت کا ارادہ نہ ہو، جب کہ اگر توھین کی غرض سے کسی کا عیب ظاہر کرے تو دو گناہوں کا ارتکاب ہوگا۔ غیبت کرنے والے کی ذمہ داری ہے کہ توبہ کرے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگے، سوائے اس کے کہ معافی مانگنا خود فساد کا سبب ہو۔

چند مقامات پر غیبت جائز ہے:

۱) فسق میں تجاہر کرنے والا، یعنی کھلم کھلا فسق کرنے والا اور اس کی غیبت اسی گناہ کی حد تک کرنا جائز ہے۔

۲) مظلوم ظالم کی اس ظلم میں غیبت کرے جو اس پر ہوا ہے۔

۳) مشورہ کے موقع پر، کہ نصیحت کی نیت سے مشورہ دینے والا اس حد تک غیبت کر سکتا ہے کہ نصیحت ہوجائے۔

۴) دین میں بدعت گزاری کرنے والے اور اس شخص کی غیبت جو لوگوں کی گمراہی کا باعث ہو۔

۵) فاسق گواہ کے فسق کو ظاہر کرنے کے لئے غیبت، یعنی اگر گواہی دینے والا فاسق ہو تو اس لئے کہ کہیں اس کی گواہی سے کسی کا حق ضائع نہ ہوجائے، جائز ہے کہ غیبت کرکے اس کے فسق کو ظاہر کردیا جائے۔

۶) کسی شخص کی جان، مال یا آبرو کو نقصان سے بچانے کے لئے اس کی غیبت کرنا۔

۷) گناہ گار کو گناہ سے بچانے کے لئے اس کی غیبت جب کہ اس کے بغیر اسے گناہ سے بچانا ممکن نہ ہو۔

خرید و فروخت کے احکام

مسئلہ ۲۰۷۹ کاروباری شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وہ خرید و فروخت کے احکام سیکھ لے بلکہ جن مقامات پر تفصیلی یا اجمالی طور پر یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ نہ جاننے کی وجہ سے کسی واجب کو چھوڑ دے گا یا حرام کو انجام دے دے گا تو ان پیش آنے والے مسائل کا سیکھنا ضروری ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

"جو شخص تجارت کرنا چاہتا ہو ضروری ہے کہ اپنے دین میں دانا ہو تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے لئے کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے اور جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوئے تجارت کرے تو وہ شبہہ ناک معاملات میں پھنس جائے گا۔"

مسئلہ ۲۰۸۰ اگر انسان مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر نہ جانتا ہو کہ جو سودا اس نے کیا وہ صحیح ہے یا باطل تو وہ اس سودے پر اس کے اثرات کو مرتب نہیں کر سکتا اور نہ ہی سودے کی بابت لئے گئے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۱ جس شخص کے پاس مال نہ ہو اور اس پر کچھ اخراجات واجب ہوں جیسے بیوی بچے کا خرچ تو ضروری ہے کہ کمائے اور مستحب کاموں کے لئے جیسے اہل و عیال کی زندگی میں وسعت دینے کے لئے اور فقراء کی دستگیری کے لئے کمانا مستحب ہے۔

خرید و فروخت کے مستحبات

خرید و فروخت میں چند امور مستحب ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱) چیز کی قیمت میں خریداروں کے درمیان فرق نہ رکھے مگر ایمان، فقر اور ان ہی جیسے امور کی وجہ سے جو ترجیح دینے کا باعث ہیں۔

۲) چیز کی قیمت میں سختی نہ کرے سوائے اس مقام کے جہاں سختی نہ کرنے کی وجہ سے اسے دھوکہ ہو جائے گا۔

۳) جو چیز فروخت کر رہا ہو اسے کچھ زیادہ دے اور جو چیز خرید رہا ہو اسے کچھ کم لے۔

۴) اس کے ساتھ سودا کرنے والا شخص اگر پشیمان ہو کر اس سے سودا توڑنے کا تقاضا کرے تو اس کے تقاضے کو قبول کر لے۔

مکروہ معاملات

مسئلہ ۲۰۸۲ اہم مکروہ معاملات یہ ہیں :

۱) جائیداد جیسے زمین، مکان، باغ اور پانی فروخت کر دینا سوائے اس کے کہ اس رقم سے کوئی اور جائیداد خرید لی جائے۔

۲) قصائی کا کام کرنا ۔

۳) کفن بیچنا ۔

۴) پست لوگوں سے سودا کرنا ۔

۵) اذان صبح اور سورج نکلنے کے درمیان سودا کرنا یا سودے کے لئے چیز کو پیش کرنا۔

۶) گندم، جو اور ان جیسی چیزوں کی خریدوفروخت کو اپنا پیشہ قرار دینا۔

۷) جس چیز کو کوئی شخص خرید رہا ہو اسے خریدنے کے لئے سودے میں دخل اندازی کرنا۔

حرام اور باطل معاملات

مسئلہ ۲۰۸۳ بعض سودے باطل ہیں مگر حرام نہیں، بعض حرام ہیں مگر باطل نہیں جب کہ بعض حرام ہیں اور باطل بھی۔ ان میں سے اہم یہ ہیں:

۱) بعض عین نجس اشیاء جیسے نشہ آور مشروبات اور سو ر کی خرید و فروخت کہ یہ دونوں باطل اور حرام ہیں ۔ اسی طرح نجس مردار اور غیر شکاری کتے کی خرید وفروخت کہ یہ دونوں باطل اور بنا بر احتیاط حرام ہیں ۔
اس کے علاوہ عین نجس چیزوں میں اگر عقلاء کے اعتبار سے کوئی حلال فائدہ اٹھ ایا جا سکتا ہو جیسے پاخانہ کو کھاد بنا دینا یا مریض کو خون دینا تو ان کی خرید و فروخت صحیح اور حلال ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو ترک کیا جائے۔

۲) غصبی مال کی خرید وفروخت جو کہ مالک کی اجازت کے بغیر باطل ہے لیکن شرعی ذمہ داری کے اعتبار سے حرام نہیں بلکہ غصبی مال میں خارجی تصرفات حرام ہیں ۔

۳) ایسی چیزوں کی خریدوفروخت کرنا جن کی لوگوں کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں اور جن کی خریدوفروخت کو لوگوں کی نظروں میں بے وقوفانہ عمل سمجھا جاتا ہو جیسے لوگوں کی نظر میں قیمت نہ رکھنے والے جانوروں کی خریدوفروخت، باطل ہے مگر حرام نہیں ۔

۴) ایسی چیزوں کی خریدوفروخت کرنا جو معمولاً حرام کاموں میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً جوئے کے آلات، باطل اور حرام ہیں۔

۵) ایسا سودا کرنا کہ جس میں سود ہو باطل اور حرام ہے۔

۶) ایسی چیز کا فروخت کرنا جس میں ملاوٹ کی گئی ہو جب کہ یہ ملاوٹ ظاہر نہ ہو اور بیچنے والا بھی خریدار کو نہ بتائے جیسے چربی ملے ہوئے گھی کا فروخت کرنا یا ملاوٹ والی چیز کو قیمت قرار دینا۔ اس قسم کا سودا حرام ہے اور بعض صورتوں میں کہ جن کا تذکرہ کیا جائے گا، باطل ہے۔

حضور اکرم(ص) نے اس طرح فرمایا: "مسلمانوں کے ساتھ ملاوٹ کا سودا کرنے والا مسلمانوں سے نہیں"۔

حضرت(ص) سے روایت ہے: "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ملاوٹ کرے خدا اس کی روزی سے برکت اٹھا لیتا ہے اس کے ذریعہ معاش کو اس پر فاسد کر دیتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے"۔

مسئلہ ۲۰۸۴ ایسی نجس شدہ پاک چیز کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں جسے پاک کرنا ممکن ہو لیکن اگر خریدار اس چیز کو کھانے پینے جیسی چیزوں میں استعمال کے لئے لے رہا ہو یا ایسے کام کے لئے لے رہا ہو جس کے صحیح ہونے کے لئے ظاہری طہارت کافی نہیں مثلاً پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کے لئے لے رہا ہو تو اس کے نجس ہونے کی اطلاع دینا ضروری ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت ہے جب لباس نجس ہو گیا ہو اور خریدار واقعاً پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو اگرچہ لاعلمی میں نماز پڑھنے والے کے لئے بدن اور لباس کا ظاہری طور پر پاک ہونا کافی ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۵ نجس شدہ پاک چیز جسے پاک کرنا ممکن نہ ہو اگر عقلاء کی نظر میں اس سے حلال استفادے کی کوئی صورت ہو تو اس کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر خریدار اسے کھانے پینے جیسی چیزوں میں استعمال کرنا چاہتا ہو یا نجاست اس کے ایسے عمل کے باطل ہونے کا باعث بنے جس میں طہارت شرط ہے۔ جیسے کوئی نجس مٹی کا تیل جلانے میں استعمال کرنا چاہتا ہو لیکن یہی تیل کھانے یا اس کے بدن کے نجس ہونے کا باعث بن جائے جس کی وجہ سے اس کا وضو یا غسل ہی باطل ہو جائے تو خریدار کو اس کی نجاست کی اطلاع دینا واجب ہے اور اگر بدن کی نجاست وضو یا غسل کے باطل ہونے کا سبب نہ بنے لیکن خریدار واقعی پاک لباس کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو تب بھی احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۶ کھائی جانے والی نجس دواوں کی خرید وفروخت باطل ہے جن سے عقلاء کے نزدیک کھانے کے علاوہ کوئی حلال فائدہ نہ اٹھایا جا سکتا ہو، ہاں اگر کوئی فائدہ ہو تو صحیح ہے لیکن خریدار کو اس کی نجاست کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

اور اگر وہ دوا کھائی جانے والی نہ ہو تو اس کی خرید وفروخت جائز ہے۔ لیکن گذشتہ مسئلے میں بیان شدہ تفصیلات کے مطابق خریدار کو نجاست کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۷ جو تیل اور گھی غیر اسلامی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے اگر ان کے نجس ہونے کا علم نہ ہو ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب ان کے نجس ہونے کا علم ہو لیکن عقلائی حلال فائدہ بھی رکھتے ہوں لیکن

اس صورت میں ضروری ہے کہ مسئلہ نمبر" ۲۰۸۵ "میں بیان شدہ تفصیلات کے مطابق خریدار کو نجاست کی اطلاع دے دی جائے۔

اور وہ گھی جو جانور سے اس کی جان نکلنے کے بعد حاصل کیا جاتا ہے چاہے اس جانور کو شریعت کے طریقے کے مطابق ذبح کئے جانے کا احتمال ہو لیکن اگر اسے کسی کافر سے لیا جائے جب کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے کسی مسلمان یا مسلمانوں کے بازار سے اسے حاصل کیا ہے یا اگر اسے غیر اسلامی ممالک سے لایا گیا ہو، اس کا کھانا حرام اور خریدوفروخت باطل ہے اور اس پر نجس چیز کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۸۸ اگر لومڑی یا اس جیسے جانور کو شریعت کے مقررہ طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے مارا گیا ہو یا وہ خود مر گیا ہو تو اس کی کھال کی خریدوفروخت باطل ہے اور بنا بر احتیاط حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۸۹ جو چمڑا غیر اسلامی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے یا کسی کافر کے ہاتھ سے لیا جاتا ہے جب کہ یہ ثابت نہ ہو کہ اس نے اسے کسی مسلمان یا مسلمانوں کے بازار سے لیا ہے، چاہے اس بات کا احتمال ہو کہ یہ چمڑا شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح شدہ جانور کا ہے، اس کی خریدوفروخت باطل ہے اور اس میں نماز جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۰ چمڑا یا جانور کے جان دینے کے بعد اس سے حاصل کیا جانے والا گھی اگر مسلمان کے ہاتھ سے لیا جائے لیکن انسان جانتا ہو کہ اس مسلمان نے اسے کسی کافر کے ہاتھ سے یہ تحقیق کئے بغیر لیا ہے کہ یہ شریعت کے مقررہ طریقے سے ذبح کئے گئے جانور کے ہیں یا نہیں تو ان کی خریدوفرخت باطل ہے اور اس چمڑے کے ساتھ نماز پڑھنا اور اس گھی کو کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۰۹۱ نشہ آور مشروبات کی خریدوفروخت حرام اور باطل ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۲ غصبی مال کا مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا باطل ہے اور فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ خریدار سے لی ہوئی رقم اسے واپس لوٹا دے۔

مسئلہ ۲۰۹۳ اگر خریدار سودا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن جو چیز خرید رہا ہے اس کی قیمت نہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ سودا صحیح ہے اور واجب ہے کہ فروخت کرنے والے کو اس کی قیمت ادا کرے۔

مسئلہ ۲۰۹۴ اگر خریدار کوئی چیز ذمے پر خریدے اور اس کی قیمت حرام مال سے ادا کرے تو یہ سودا صحیح ہے مگر جب تک وہ اس کی قیمت حلال مال سے ادا نہ کردے وہ بریٔ الذمہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۹۵ آلاتِ لہو جیسے گٹار اور ساز کی خریدوفروخت حرام ہے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر یہی حکم چھوٹے سازوں کا بھی ہے جیسے بچے کھلونے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ البتہ مشترکہ آلات جیسے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کی خریدوفروخت اگر حرام میں استعمال کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۹۶ ایسی چیز جس سے حلال فائدہ اٹھ ایا جا سکتا ہے اگر کسی حرام میں استعمال کرنے والے کو اس نیت سے بیچی جائے کہ وہ اسے حرام میں استعمال کرے مثلاً انگور اس ارادے سے بیچے کہ اس سے شراب تیار کی جائے تو اس کا سودا حرام اور باطل ہے لیکن اگر نیت یہ نہ ہو بلکہ صرف یہ جانتا ہو کہ خریدار اس انگور سے شراب تیار کرے گا تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰۹۷ جاندار کا مجسمہ بنانا، اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کی پینٹنگز بنانا حرام ہے، البتہ اس کی خرید و فروخت کرنا اور اسے اپنے پاس رکھنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ انہیں بھی ترک کیا جائے۔

مسئلہ ۲۰۹۸ جوئے، چوری یا باطل سودے سے حاصل ہونے والی چیز سے سودا کرنا کسی اور کے مال سے سودا کرنے کا حکم رکھتا ہے جس کے صحیح اور نافذ ہونے کے لئے اس کے مالک یا ولی کی اجازت ضروری ہے، (کہ جس کے بغیر) اس مال میں تصرف حرام ہے اور جس کسی کے ہاتھ میں بھی ہو ضروری ہے کہ مالک یا اس کے ولی کو لوٹا دے۔

مسئلہ ۲۰۹۹ اگر چربی ملا ہوا گھی فروخت کرے، چنانچہ اگر سودے میں اسے معین کر دیا گیا ہو مثلاً کہے کہ یہ ایک من گھی فروخت کرتا ہوں تو دو صورتیں ہیں :

۱) اس ملی ہوئی چربی کی مقدار اتنی ہو کہ عرفاً یہ کہا جائے کہ ایک من گھی ہے لیکن اس میں ملاوٹ ہوئی ہے تو یہ سودا صحیح ہے ،ہاں خریدار کو سودا فسخ کرنے کا حق ہے۔

۲) ملی ہوئی چربی کی مقدار اتنی ہو کہ عرفاً اسے گھی نہ کہا جا سکے بلکہ یہ کہا جائے کہ یہ گھی اور چربی ہے تو اس صورت میں چربی کی مقدار کا سودا باطل ہے اور چربی کے مقابلے میں لی گئی رقم خریدار کی ہے جب کہ چربی خود بیچنے والے کا مال ہے اور خریدار خالص گھی کی بہ نسبت سودے کو بھی فسخ کر سکتا ہے۔

اور اگر بیچا جانے والا گھی معین نہ ہو بلکہ ایک من گھی ذمے پر فروخت کرے اور بعد میں چربی ملا ہوا گھی دے دے تو خریدار اس گھی کو واپس کرکے خال--ص گھی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۰ اگر وزن یا پیمانے سے فروخت کی جانے والی چیز کی کچھ مقدار اسی چیز سے زیادہ کے عوض فروخت کرے مثلاً ایک من گندم کو ڈیڑھ من گندم کے عوض فروخت کرے تو یہ سود ہے اور حرام اور یہ سودا بھی باطل ہے یہی حکم اس وقت بھی ہے جب دونوں میں سے ایک سالم اور دوسری نقص والی ہو یا ایک اعلیٰ اور دوسری گھٹیا ہو یا دونوں کی قیمتیں مختلف ہوں لیکن اگر خرید و فروخت کے وقت ایک کی مقدار دوسری سے زیادہ ہو تب بھی سود اور حرام اور سودا باطل ہے، لہٰذا اگر ثابت تانبا دے کر اس سے زیادہ ٹوٹا ہوا تانبا لے یا ثابت قسم کا پیتل دے کر اس سے زیادہ مقدار میں ٹوٹا ہوا پیتل لے یا گھڑا ہو سونا دے کر اس سے زیادہ مقدار میں بغیر گھڑا ہو سونا لے تو یہ سود اور حرام ہوں گے اور سودا بھی باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۰۱ اگر اضافی لی گئی چیز فروخت کی جانے والی چیز کے علاوہ سے ہو مثلاً ایک من گندم کو ایک من گندم اور ایک روپے کے عوض فروخت کرے تب بھی یہ سود اور حرام ہے اور سودا باطل ہے بلکہ اگر کوئی چیز زیادہ نہ لے لیکن شرط رکھے کہ خریدار اس کے لئے کوئی کام انجام دے پھر بھی یہ سود اور حرام ہے اور سودا باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۲ جو چیزیں وزن یا پیمانے سے فروخت کی جاتی ہیں اگر سودا کرنے والا چاہے کہ سودے میں سود نہ آئے تو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سودے کی دونوں اطراف میں سے کسی ایک میں کوئی اضافہ جو پچھلے مسئلے میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق اضافے کے حکم میں ہے وجود میں نہ آئے مثلاً (یہ کر لیں کہ) ایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم نقد کے عوض فروخت کرے تاکہ آدھا من گندم اس ایک رومال کا عوض ہوجائے۔یہی حکم ہے اگر دونوں اطراف میں کوئی چیز بڑھادی جائے مثلاً ایک من گندم اور ایک رومال کو ڈیڑھ من گندم اور ایک رومال کے عوض گزرے ہوئے مسئلے کا خیال رکھتے ہوئے فروخت کردے۔

مسئلہ ۲۱۰۳ اگر کسی ایسی چیز کو جیسے کپڑے کی طرح میٹر اور گز کے حساب سے فروخت کیا جاتا ہے یا ایسی چیز کو جیسے اخروٹ اور انڈے کی طرح تعداد کے حساب سے فروخت کیا جاتا ہے، فروخت کرے اور اس سے زیادہ لے تو اگر سودا دو معین چیزوں کے درمیان میں ہو تو کوئی حرج نہیں یا اسی طرح اگر ذمے پر فروخت کرے اور ان کے درمیان فرق ہو جیسے دس عدد بڑے انڈوں کو گیارہ عدد درمیانی اندازے کے انڈوں کے عوض ذمے پر فروخت کرے، لیکن اگر ان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہ ہو تو سودے کا صحیح ہونا محلِ اشکال ہے اور اسی طرح کاغذی نوٹوں کا زیادہ کے عوض فروخت کرنا جو اگرچہ گنے جاتے ہیں، اگر دونوں ایک ہی جنس سے ہوں خواہ دونوں معین ہوں یا ایک معین اور دوسرا ذمے پر ہو محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۴ جس چیز کو کچھ شہروں میں وزن یا پیمانے سے اور کچھ شہروں میں تعداد کے حساب سے فروخت کیا جاتا ہو، تو ان میں سے کسی طریقے کے غالبی نہ ہونے کی صورت میں ہر شہر میں وہیں کے رواج کے مطابق حکم جاری ہوگا۔ اسی طرح اگر زیادہ تر شہروں میں اسے وزن یا پیمانے کے حساب سے فروخت کیا جاتا ہو اور کچھ شہروں میں تعداد کے اعتبار سے پھر بھی یہی حکم ہے اگرچہ احتیاط اس میں ہے کہ اس چیز کو اسی چیز کی زیادہ مقدار کے عوض نہ بیچا جائے۔

مسئلہ ۲۱۰۵ بیچی جانے والی چیز اور اس کا عوض ایک ہی جنس سے نہ ہوں تو زیادہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لہٰذا اگر ایک من چاول کو دو من گندم کے عوض فروخت کرے تو سودا صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۰۶ اگر بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کو ایک ہی چیز سے حاصل کیا گیا ہو تو ضروری ہے کہ زیادہ نہ لیا جائے، لہٰذا اگر ایک من گائے کے گھی کو ڈیڑھ من گائے کے پنیر سے فروخت کیا جائے تو یہ سود اور حرام ہے اور سودا باطل ہے ۔یہی حکم اس وقت بھی ہے جب پکے ہوئے پھل کو اسی جنس کے کچے پھل کے عوض فروخت کیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۰۷ سودی معاملات میں جوَاور گندم ایک ہی چیز سمجھے جائیں گے، لہٰذا مثلاً اگر ایک من گندم کو ایک من اور پانچ چھٹانک جوَ کے عوض فروخت کرے تو یہ سود اور حرام ہے اور سودا باطل ہے نیز اگر مثال کے طور پر دس من جوَ خریدے تاکہ فصل کی صفائی کی ابتدا میں دس من گندم عوض کے طور پر دے تو چونکہ جوَ کو نقد لیا ہے اور گندم کچھ عرصے بعد دے گا تو یہ ایسا ہے جیسے زیادہ مقدار لی ہو، لہٰذا حرام اور سودا باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۸ مسلمان کافر حربی سے سود لے سکتا ہے اور اس کافر سے جو اسلام کی پناہ میں ہو سودی سودا کرنا جائز نہیں، ھاں سودا ہوجانے کے بعد اگر سود لینا اس کی شریعت میں جائز ہو تو لے سکتا ہے اور باپ بیٹا اور دائمی میاں بیوی ایک دوسرے سے سود لے سکتے ہیں۔

بیچ نے والے اور خریدار کے شرائط

مسئلہ ۲۱۰۹ بیچنے والے اور خریدار کے کچھ شرائط ہیں:

۱) بالغ ہوں۔

۲) عاقل ہوں۔

۳) سفیہ (نادان) نہ ہوں۔یعنی اپنے مال کو بے کار کاموں میں صرف نہ کریں۔

۴) خرید و فروخت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ پس اگر مثلاً مذاق میں کہے کہ میں نے اپنا مال بیچ دیا تو سودا وجود میں ہی نہیں آئے گا۔در حقیقت خریدنے اور بیچنے کا ارادہ سودے کی حقیقت میں شامل ہیں، سودے کے لئے شرطِ صحت نہیں ہے۔

۵) کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو، البتہ اگر مجبور ہوں لیکن بعد میں راضی ہو جائیں تو سودا نافذ ہو گا۔

۶) یہ کہ جس جنس اور عوض کو دے رہے ہوں ان کے مالک ہوں یا مالک پر ولایت یا اس کی جانب سے وکالت یا اجازت رکھتے ہوں۔

ان سب کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۱۱۰ اس نابالغ بچے کے ساتھ سودا کرنا جو آزادانہ طور پر سودا کر رہا ہو، اس کے اپنے مال میں باطل ہے لیکن اگر سودا ولی کے ساتھ ہو اور نابالغ ممیز بچہ صرف سودے کا صیغہ جاری کرے تو سودا صحیح ہو گا اور اگر چیز یا رقم کسی اور کی ہو اور وہ بچہ اس کے مالک کی طرف سے بطور وکیل اس چیز کو فروخت کرے یا اس رقم سے کوئی چیز خریدے تو اگرچہ وہ ممیز بچہ تصرف میں آزاد ہو، سودا صحیح ہے اور اگر بچہ سودے میں بیچی گئی چیز اور دی گئی رقم، ایک دوسرے تک پہچانے کا وسیلہ ہو تو اگرچہ ممیز نہ بھی ہو تو پھر بھی کوئی حرج نہیں، لیکن بیچنے والے اور خریدار کو یقین یا اطمینان ہونا ضروری ہے کہ بچہ چیز یا رقم اس کے مالک تک پہنچا دے گا۔

مسئلہ ۲۱۱۱ اگر نابالغ بچے سے جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ہو، کوئی سودا کرے اور کوئی چیز یا رقم اس بچے سے لے، تو اگر وہ چیز یا رقم بچے کا اپنا مال ہو تو ضروری ہے کہ اس کے ولی تک پہنچائے اور اگر کسی دسرے کا مال ہو تو ضروری ہے کہ یا اس کے مالک کو دے یا اس کے مالک سے رضامندی طلب کرے اور اگر اس کے مالک کو نہ پہنچانتا ہو اور اس کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ بچے سے لی گئی چیز کو اس کے مالک کی طرف سے ردّ مظالم کی بابت میں فقیر کو دے اور احتیاطِ واجب کی بنا پر اس کام کے لئے حاکم شرع کی اجازت حاصل کرے۔

مسئلہ ۲۱۱۲ اگر کوئی شخص کسی ممیز بچے کے ساتھ، جب کہ اس کے ساتھ سودا کرنا صحیح نہ ہو، سودا کرے اور وہ چیز یا رقم جو بچے کو دی ہو ضائع ہو جائے تو وہ شخص اس بچے سے، اس کے بالغ ہونے کے بعد اس چیز یا رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے، لیکن اگر بچہ ممیز نہ ہو تو پھر وہ مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۲۱۱۳ اگر خریدار یا فروخت کرنے والے کو ناحق کسی سودے پر مجبور کیا جائے تو سودے کے بعد راضی ہو جانے کی صورت میں سودا صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ سودا کیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۱۴ اگر انسان کسی کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر فروخت کردے تو جب تک اس مال کا مالک اس کے فروخت کرنے پر راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے سودا بے اثر رہے گا۔

مسئلہ ۲۱۱۵ بچے کا باپ اور دادا نیز باپ کا وصی اور دادا کا وصی جسے انہوں نے بچے کے امور پر نگراں قرار دیا ہو، بچے کے مال کو فروخت کر سکتے ہیں اور بنا بر احتیاط واجب ضروری ہے کہ سودا بچے کی مصلحت میں ہو، اور ان میں سے کسی کے نہ ہونے کی صورت میں عادل مجتہد بھی بچے کی مصلحت کی صورت میں اس کا مال فروخت کر سکتا ہے، اسی طرح دیوانے اور غائب کے مال کو بھی بوقت ضرورت بیچ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۶ اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کر کے فروخت کردے اور فروخت ہو جانے کے بعد مال کا مالک سودے کی اجازت دے دے تو سودا نافذ ہو گا اور غاصب کی جانب سے خریدار کو دی گئی چیز اور سودے کے وقت سے اجازت دینے کے وقت تک، اس چیز کے سارے فائدے خریدار کے ہو گے اور خریدار کی جانب سے غاصب کو (قیمت کے طور پر) دی گئی چیز اور سودے کے وقت سے (اجازت دینے کے وقت تک) اس چیز کے سارے فائدے اس (اصل) مالک کی ملکیت ہوں گے جس کے مال کو غصب کیا گیا تھا۔

مسئلہ ۲۱۱۷ اگر کوئی شخص کسی کے مال کو غصب کر کے اس ارادے سے فروخت کردے کہ اس کے عوض حاصل ہونے والی رقم اس کا اپنا مال ہو تو اگر صاحبِ مال سودے کی اجازت دے دے تو سودا نافذ ہو گا لیکن رقم مالک کا مال ہو گی نہ کہ غاصب کا مال۔

بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کے شرائط

مسئلہ ۲۱۱۸ جس چیز کو فروخت کیا جا رہا ہو اور جس چیز کو اس کے عوض لیا جا رہا ہو اس کی پانچ شرطیں ہیں ؛

۱) یہ کہ اس کی مقدار وزن یا پیمانہ یا گنتی یا ان جیسی چیزوں کے ذریعے معلوم ہو۔

۲) یہ کہ وہ ان چیزوں کو ایک دوسرے کے حوالے کر سکیں، اور اگر فروخت کرنے والا مثلاً کوئی ایسا مال فروخت کرے کہ جسے وہ خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ہو لیکن خریدنے والا اس کو حاصل کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو کافی ہے ، لہٰذا مثال کے طور ا یسے بھاگے ہوئے گھوڑے کو فروخت کرنا کہ دونوں میں سے کوئی بھی اس کو حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، باطل ہے ، لیکن اگر اسی بھاگے ہوئے گھوڑے کو ایک اور ایسی چیز کے ساتھ ملا کر بیچ دے جسے خریدار کے حوالے کر سکتا ہو تو اگرچہ وہ گھوڑا ہاتھ نہ لگ سکے، سودا صحیح ہے اور احتیاط یہ ہے کہ بھاگے ہوئے غلام اور کنیز کے علاوہ، ایسی کسی چیز کو بیچنے کے لئے طریقہ یہ اختیار کرے کہ کسی بھی قیمت رکھنے والی چیز کو بیچے اور سودے میں یہ شرط لگا دے کہ اگر وہ بھاگی ہوئی چیز مل گئی تو خریدار کی ہو گی۔

۳) جنس و عوض میں موجود وہ خصوصیات معین ہوں جن سے قیمت پر اثر پڑتا ہے ۔

۴) یہ کہ ملکیت طِلق ہو، لہٰذا وقف شدہ مال فروخت کرنا جائز نہیں مگر کچھ مقامات پر کہ جن کا تذکرہ بعد میں آئے گا۔

۵) خود چیز کو فروخت کرے نہ کہ اس کی منفعت کو، پس اگر ایک سال کے لئے گھر کی منفعت کو فروخت کرے تو یہ صحیح نہیں ۔ھاں، اگر خریدار رقم کی بجائے اپنی ملکیت کی منفعت کو دے، مثلاً کسی سے قالین خریدے اور قیمت کے طور پر ایک سال کے لئے اپنے گھر کی منفعت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۱۱۹ جس چیز کا کسی شہر میں، وزن یا پیمانے کے ذریعے سودا کیا جاتا ہو تو اس شہر میں بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ وہ چیز وزن یا پیمانہ کے ذریعے ہی خریدی جائے، لیکن اسی چیز کو جس شہر میں مشاہدے سے خریدا جاتا ہو، مشاہدے کے ذریعے خرید سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۱۲۰ جس چیز کی وزن کے ذریعے خرید وفروخت کی جاتی ہو، اس کا سودا پیمانے کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے ، اس طرح کہ اگر مثال کے طور پر دس من گندم فروخت کرنا چاہتا ہو تو ایک من گندم کی گنجائش رکھنے والے پیمانے کے ذریعے سے دس پیمانے دے۔

مسئلہ ۲۱۲۱ اگر بیان کی گئی شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو سودا باطل ہے ، لیکن اگر دونوں مالک ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرنے پر راضی ہوں اور تصرف بھی ایسا نہ ہو جو ملکیت پر موقوف ہو تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۱۲۲ وقف شدہ چیز کا سودا باطل ہے لیکن اگر وہ اس طرح خراب ہو جائے یا خراب ہونے والی ہو کہ اس چیز سے وہ فائدہ اٹھانا کہ جس کے لئے اسے وقف کیا گیا ہے، ممکن نہ رہے مثلاً مسجد کی چٹائی اس طرح بوسیدہ ہو جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھی جا سکے تو اسے فروخت کر دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اس کے عوض کو اسی مسجد میں کسی ایسی جگہ جو وقف کرنے والے کے مقصد سے نزدیک تر ہو، استعمال کیا جائے۔بہر حال ضروری ہے کہ وقف اور اسی طرح اس کے عوض کا تصرف متولی کرے اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

مسئلہ ۲۱۲۳ جن افراد کے لیے کسی چیز کو وقف کیا گیا ہو، جب بھی ان کے درمیان اس طرح اختلاف پیدا ہو جائے کہ وقف کے مال کو نہ بیچنے کی صورت میں وقف میں مالی یا کسی جانی نقصان کا اندیشہ ہو تو اس مال کو فروخت کیا جا سکتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کے عوض میں کوئی مال خریدا جائے جس کے فوائد کو پہلے والے وقف کے مطابق وقف کرنے والے کے معین کردہ موارد میں استعمال کیا جائے اور یہ ممکن نہ ہونے کی صورت میں اسے اس مصرف میں جو وقف کرنے والے کے مقصد کے قریب تر ہو، لایا جائے۔ یہی حکم اس وقت بھی لگے گا جب وقف کرنے والے نے وقف کے وقت ہی شرط رکھ دی ہو کہ اگر مصلحت، وقف کے مال کو بیچ دینے میں ہے تو اسے بیچ دیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۲۴ ایسی ملکیت کا خرید و فروخت کرنا جو کسی دوسرے کو کرایہ پر دی جا چکی ہو اشکال نہیں رکھتا لیکن کرایے کی مدت ختم ہونے تک اس کے فوائد کرایے دار کا ہی حق ہوں گے۔اور اگر خریدار نہ جانتا ہو کہ اس ملکیت کو کرایے پر دیا جا چکا ہے یا اس گمان سے کہ کرایے کی مدت کم ہے ملکیت کو خرید لے تو صورتِ حال سے مطلع ہونے پر اس سودے کو توڑ سکتا ہے۔

خرید وفروخت کا صیغہ

مسئلہ ۲۱۲۵ خرید وفروخت کے لئے عربی میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں، لہٰذا اگر فروخت کرنے والا مثال کے طور پر اردو میں کہے: "میں نے اس مال کو اس رقم کے عوض فروخت کیا"، اور خریدار کہے: "میں نے قبول کیا"، تو سودا صحیح ہو گا، لیکن خریدار اور فروخت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ قصدِ انشاء رکھتے ہوں یعنی ان دو جملوں کے کہنے سے ان کا مقصد خرید وفروخت ہو۔

مسئلہ ۲۱۲۶ اگر سودے کے وقت صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن فروخت کرنے والا اور خریدار، اس لین دین سے خرید وفروخت کا ارادہ کریں تو سودا صحیح ہے اور دونوں مالک ہو جائیں گے۔

پھلوں کی خرید وفروخت

مسئلہ ۲۱۲۷ اس پھل کو فروخت کرنا جس کا پھول گر گیا ہو اور پھل اپنے ابتدائی مرحلے میں داخل ہو چکا ہو، درخت سے توڑنے سے پہلے بھی صحیح ہے۔ نیز بیلوں پر لگے ہوئے کچے انگور فروخت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ضروری ہے کہ لال یا پیلا ہونے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۲۸ ایک سال کا پھل اس کے کونپل بننے سے پہلے، کسی چیز کو ساتہ ملائے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں ہے، البتہ دو یا اس سے زیادہ سالوں کا پھل فروخت کرنا یا کسی چیز کو ساتہ ملاتے ہوئے ایک سال کا پھل فروخت کرنا جائز ھے، اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پھل کے کونپل بن جانے کے بعد اس سے پہلے کہ پھول گرے اور پھل اپنے ابتدائی مرحلے میں داخل ہو بیچنے کے لیے اس کے ساتہ زمین سے ہی حاصل ہونے والی کوئی چیز مثلاً سبزیجات یا کوئی اور مال ملا کر بیچا جائے یا ایک سال سے زیادہ کا پھل بیچا جائے۔

مسئلہ ۲۱۲۹ درخت پر لگی ہوئی کھجور اگر لال یا پیلی ہو چکی ہو تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی قیمت اسی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی اور کھجور کو بھی چاہے معین ہو یا ذمے پر، اس کا عوض قرار نہ دیا جائے۔

البتہ اگر کسی شخص کے پاس ایک کھجور کا درخت کسی دوسرے کے گھر میں ہو تو درخت کا مالک اگر ان کھجوروں کی مقدار کا اندازہ لگا کر اس گھر کے مالک کو بیچ دے اور اس کا عوض بھی کھجوریں ہی قرار دے تو کوئی حرج نہیں ۔

مسئلہ ۲۱۳۰ کھیرے، بینگن اور سبزیاں جن کی سال میں کئی فصلیں اترتی ہیں، ان کو ظاہر و نمایاں ہو جانے کے بعد یہ طے کرتے ہوئے کہ خریدار سال میں ان کی کتنی فصلیں اتارے گا، بیچنا جائز ہے ۔

مسئلہ ۲۱۳۱ اگر گندم اور جوَ کے خوشے کو دانہ پڑنے کے بعد گندم اور جوَ کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض فروخت کیا جائے تو کوئی حرج نہیں، البتہ اسی خوشے سے حاصل ہونے والے گندم یا جوَ کے عوض میں بیچنا جائز نہیں ۔اسی طرح احتیاطِ واجب کی بنا پر اس خوشے کی جوَ یا گندم کے علاوہ کسی اور جوَ یا گندم کے عوض بیچنا بھی، چاہے جوَ یا گندم معین ہو یا نہ ہو، جائز نہیں ہے ۔

نقد اور ادھار

مسئلہ ۲۱۳۲ اگر کسی چیز کو نقد فروخت کیا جائے تو خریدار اور فروخت کرنے والا ایک دوسرے سے چیز اور رقم کا مطالبہ کر کے اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں ۔

اور اموال کو تحویل میں دینا، خواہ منقول ہوں یا غیر منقول، یہ ہے کہ دوسرے کے تصرف میں موجود رکاوٹوں کو برطرف کر دیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۳۳ ادھار سودے میں ضروری ہے کہ مدت مکمل طور پر معلوم ہو، لہٰذا اگر کسی چیز کو فروخت کرے کہ فصل کی کٹائی کے وقت اس کی رقم لے تو چونکہ مدت مکمل طور پر معین نہیں ہوئی لہٰذا سودا باطل ہو گا۔

مسئلہ ۲۱۳۴ اگر کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرے تو طے شدہ مدت کے ختم ہونے سے پہلے اس کی قیمت کا خریدار سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں، اگر خریدار مر جائے اور اس کا اپنا مال ہو تو فروخت کرنے والا مدت کے ختم ہونے سے پہلے اس کے وارثوں سے قیمت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۵ اگر کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرے تو طے شدہ مدت ختم ہونے کے بعد خریدار سے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے، لیکن اگر خریدار قیمت ادا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ یا اسے مہلت دے اور یا پھر معاملے کو ختم کردے اور اگر بیچی گئی چیز موجود ہو تو اسے واپس لے لے۔

مسئلہ ۲۱۳۶ اگر کسی ایسے شخص کو ادھار بیچے جو چیز کی قیمت نہ جانتا ہو اور نہ ہی اس کی قیمت اس کو بتائے تو سودا باطل ہو گا، لیکن اگر کسی ایسے شخص کو جو چیز کی نقد قیمت کو جانتا ہو ادھار دے اور مہنگی قیمت لگائے مثلاً کہے کہ اس ادھار میں دی ہوئی چیز کی قیمت نقد قیمت سے ایک روپے پر دس پیسے کے حساب سے زیادہ لوں گا اور خریدار قبول کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۱۳۷ جس شخص نے کسی چیز کو ادھار پر فروخت کیا ہو اور اس کی رقم لینے کی مدت کو طے کر لیا ہو اگر مثلاً آدھی مدت گزرنے کے بعد خریدار سے کہے کہ قیمت کی اتنی مقدار مجھے نقد دے دو اور باقی تمہیں معاف کرتا ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

معاملہ سلف

مسئلہ ۲۱۳۸ معاملۂ سلف یہ ہے کہ خریدار نقد رقم دے کر کسی چیز کو بیچنے والے کے ذمہ پر خریدے کہ کچھ مدت کے بعد اس چیز کو بیچنے والے سے لے۔ یہ سودا ادھار سودے کے بالکل برعکس ہے۔

اور اگر خریدار کہے: "میں یہ رقم دیتا ہوں تاکہ مثلاً چھ مہینے کے بعد فلاں چیز کو لوں کہ جو تمہارے ذمہ پر ہے" اور فروخت کرنے والا کہے: "میں نے قبول کیا" یا فروخت کرنے والا رقم لے کر کہے: "میں فلاں چیز کو اپنے ذمہ پر فروخت کرتا ہوں کہ چھ ماہ بعد تمہیں دوں"، تو یہ سودا صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۹ اگر سونے یا چاندی کو خواہ وہ رقم کی صورت میں ہو یا نہ ہو بطورِ سلف فروخت کرے اور اس کی قیمت میں سونا یا چاندی ہی لے، چاہے وہ رقم کی صورت میں ہو یا نہ ہو، سودا باطل ہو گا۔ لیکن اگر کسی چیز یا ایسی رقم کو جو سونے یا چاندی کی صورت میں نہ ہو بطور سلف فروخت کرے اور اس کی قیمت میں کوئی چیز یا سونا چاندی لے تو خواہ وہ رقم کی صورت میں ہو یا نہ ہو، سودا صحیح ہو گا۔

معاملہ سلف کے شرائط

مسئلہ ۲۱۴۰ معاملۂ سلف کے سات شرائط ہیں :

۱) ان خصوصیات کو معین کیا جائے جو چیز کی قیمت پر اثر انداز ہوتی ہیں اور ان خصوصیات کا اس طرح معین کرنا کہ عرفِ عام میں یہ کہا جائے کہ اس کی خصوصیات معلوم ہو گئی ہیں ، کافی ہے اور ان چیزوں میں کہ جن کی صفات اور خصوصیات دیکھے بغیر معین نہیں ہو سکتی ہیں جیسے جواہرات اور اس جیسی چیزیں ، معاملہ سلف صحیح نہیں ہے۔

۲) خریدار اور بیچنے والے کے ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے خریدار مکمل قیمت بیچنے والے کو ادا کرے یا بیچنے والا قیمت کی مقدار میں خریدار کا مقروض ہو اور اس کا قرضہ نقد رقم یا ایسے ادھار کی صورت میں ہو جس کی مدت پوری ہو چکی ہو اور اپنے اس قرض کو چیز کی قیمت کے طور پر حساب کرے اور بیچنے والا بھی اس حساب کو قبول کرے۔

اور اگر قیمت کا کچھ ادا کرے تو صرف اس قیمت کی بہ نسبت سودا صحیح ہو گا اور بیچنے والے کو یہ اختیار ہو گا کہ سودا ختم کر دے۔

۳) مدت کو اس طرح معین کیا جائے کہ مکمل طور پر معلوم ہو ، لہٰذا اگر مثلاً کہے کہ فصل کی کٹائی کے وقت چیز کو تمہارے حوالے کروں گا تو چونکہ مدت مکمل طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے ، لہٰذا سودا باطل ہو گا۔

۴) چیز تحویل میں دینے کے لئے معین کیا جانے والا وقت ایسا ہو کہ بیچنے والا اس وقت چیز کو تحویل میں دے سکے۔

۵) چیز کا قبضہ دینے کی جگہ، اس صورت میں معین ہونا ضروری ہے کہ جب جگہوں کا مختلف ہونا قبضہ دینے میں دشواری یا مالی نقصان کا سبب ہو، لیکن اگر قرائن سے اس کی جگہ معلوم ہو تو اس جگہ کا نام لینا ضروری نہیں ۔

۶) چیز کی مقدار کو وزن، پیمانہ، گنتی یا ان جیسی چیزوں سے معین کیا جائے اور ان چیزوں کو بھی بطورِ سلف فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں جنہیں عام طور پر دیکھ کر خریدا جاتا ہے ، بشرطیکہ اخروٹ اور انڈے کی بعض اقسام کی طرح اس کے افراد میں اس قدر کم فرق ہو جسے لوگ اہمیت نہیں دیتے ۔

۷) جس چیز کو فروخت کیا جا رہا ہو اگر وہ ان چیزوں سے ہو کہ جنہیں وزن یا پیمانے سے فروخت کیا جاتا ہے تو اس کا عوض اسی چیز سے نہ ہو مثلاً گندم کو گندم کے عوض بطور سلف فروخت نہیں کیا جاسکتا ۔

معاملہ سلف کے احکام

مسئلہ ۲۱۴۱ جس چیز کو انسان نے بطور سلف خریدا ہو اسے مدت پوری ہونے سے پہلے بیچنے والے کے علاوہ کسی اور شخص کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا ہے اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر بیچنے والے کو بھی نہیں بیچ سکتا ہے ۔ ہاں، مدت پوری ہونے کے

بعد اس چیز کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ خریدار نے مطلوبہ چیز اپنے قبضے میں نہ لی ہو، لیکن اگر بیچنے والے کو قیمت کی جنس سے ہی بیچے تو ضروری ہے کہ چیز کی قیمت سے زیادہ پر نہ بیچے۔ ناپ یا تول کر بیچی جانے والی اشیاء کو قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر سرمایہ سے زیادہ پر نہ بیچے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۲ اگر بیچنے والا اُس چیز کو جس کا سودا بطور سلف ہوا ہو، وقت مقررہ میں خریدار کے سپرد کردے تو خریدار کے لئے اس کا قبول کرنا ضروری ہے اور اگر جس چیز کا سودا ہوا ہو اس سے بہتر چیز دے جس کا شمار اسی جنس سے ہو تو بھی خریدار کے لئے قبول کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۳ اگر بیچنے والا، جس چیز کا سودا ہوا ہو اس سے گھٹیا چیز دے تو خریدار کو اختیار ہے کہ وہ قبول نہ کرے۔

مسئلہ ۲۱۴۴ اگر بیچنے والا اُس چیز کے علاوہ کوئی دوسری چیز دے جس کا سودا ہوا تھا تو خریدار کے راضی ہونے کی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۵ جس چیز کو بطورِ سلف بیچا گیا ہو، اگر وہ اس وقت نایاب ہوجائے جب اسے خریدار کے سپرد کرنا ضروری ہو اور بیچنے والے کے لئے مہیا کرنا ممکن نہ رہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ یا تو چیز کے دستیاب ہونے تک صبر کرے یا سودا فسخ کرکے اپنی رقم واپس لے لے۔

مسئلہ ۲۱۴۶ اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچے اور یہ طے پائے کہ کچھ عرصے کے بعد چیز دے گا اور رقم بھی کچھ عرصہ کے بعد لے گا تو سودا باطل ہے۔

سونے و چاندی کی سونے و چاندی کے عوض فروخت

مسئلہ ۲۱۴۷ اگر سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض بیچا جائے خواہ وہ سکّے کی صورت میں ہو یا نہ ہو، اگر ان میں سے ایک کا وزن دوسرے سے زیادہ ہو تو سودا حرام اور باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۸ اگر سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے عوض بیچا جائے تو سودا صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ دونوں کا وزن مساوی ہو۔

مسئلہ ۲۱۴۹ اگر سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے عوض بیچا جائے تو بیچنے والے اور خریدنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے چیز اور اس کے عوض کا تبادلہ کرلیں اور اگر معاملہ شدہ جنس کی کچھ مقدار کا بھی تبادلہ نہ کریں تو ایسی صورت میں سودا باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۰ اگر بیچنے والے یا خریدنے والے میں سے کوئی ایک طے شدہ مال پورا پورا دوسرے کے سپرد کردے لیکن دوسرا کچھ مقدار حوالے کرے اور پھر وہ ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں تو اگرچہ اتنی مقدار کی نسبت سودا صحیح ہے، لیکن جس کو پورا مال نہ ملا ہو وہ سودا فسخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۱ اگر کان میں موجود چاندی کی مٹی کو خالص چاندی سے اور اسی طرح کان میں موجود سونے کی مٹی کو خالص سونے سے بیچا جائے تو سودا باطل ہے، مگر یہ کہ بیچنے والا جانتا ہو کہ مٹی میں موجود سونے یا چاندی کی مقدار خالص سونے یا چاندی کے برابر ہے۔ ہاں، چاندی کی مٹی کو سونے کے عوض اور سونے کی مٹی کو چاندی کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وہ مقامات جہاں انسان معاملہ فسخ (ختم) کرسکتا ہے

مسئلہ ۲۱۵۲ سودا فسخ کرنے کے حق کو "خیار" کہتے ہیں۔ خریدار اور بیچنے والے کو گیارہ صورتوں میں سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے:

۱) خریدار اور بیچنے والا سودے کے بعد ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں اگرچہ اس مقام سے باہر آگئے ہوں جہاں معاملہ طے پایا تھا۔ اس خیار کو "خیارِ مجلس" کہا جاتا ہے۔

۲) خریدار یا بیچنے والے کو خرید و فروخت یا اس کے علاوہ کسی چیز میں دھوکا ہوا ہو۔ اس خیار کو "خیارِ غبن" کہتے ہیں۔

۳) سودے میں طے کیا جائے کہ ایک خاص مدت تک دونوں یا کسی ایک کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے اور اس خیار کو "خیارِ شرط" کہتے ہیں۔

۴) فریقین میں سے کوئی اپنے مال کو اس کی اصلی حالت سے بہتر بتائے اور اس طرح پےش کرے کہ لوگوں کی نظروں میں مال کی قیمت بڑھ جائے۔ اس خیار کو "خیارِ تدلےس" کہتے ہیں۔

۵) فریقین میں سے ایک فریق دوسرے کے ساتھ شرط باندھے کہ وہ ایک کام بجا لائے گا اور اس شرط پر عمل نہ ہو یا یہ شرط کی جائے کہ وہ مال چند خصوصیات کا حامل ہو اور وہ خصوصیت اس مال میں نہ پائی جائے، ان دونوں صورتوں میں شرط کرنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے۔

اس خیار کو "خیارِ تخلّف شرط" کہتے ہیں۔

۶) چیز یا اس کے عوض میں عےب ہو۔ اس خیار کو "خیارِ عےب" کہتے ہیں۔

۷) معلوم ہوجائے کہ فریقین نے جس چیز کا سودا کیا تھا اس کی کچھ مقدار دوسرے شخص کا مال ہے۔ اس صورت میں اگر اس مقدار کا مالک اس سودے پر راضی نہ ہو تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے یا اگر اتنی مقدار کا عوض دے چکا ہو تو اسے واپس لے سکتا

ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں :

الف) وہ معین مقدار بطورِ مشاع ہو۔یہاں "خیارِ شرکت" کا مقام ہے۔

ب) وہ معین مقدار جداگانہ ہو۔یہاں "خیارِ تبعضِ صفقہ" کا مقام ہے۔

۸) مال کا بیچنے والا مال جو کہ معین ہے اور ذمہ پر نہیں ہے ، کی خصوصیات کو خریدار کے سامنے بیان کرے جب کہ خریدار نے اس مال کو نہ دیکھا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ چیز ویسی نہیں ہے جیسی بتلائی گئی تھی۔ اس صورت میں خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے ۔ اس خیار کو "خیارِ رویت" کہتے ہیں ۔

۹) خریدار خریدی ہوئی چیز کی قیمت تین روز تک نہ دے جب کہ اس نے دیر سے ادائیگی کی کوئی شرط بھی نہ رکھی ہو۔ اس صورت میں اگر بیچنے والے نے مال خریدار کے سپرد نہ کیا ہو تو سودا فسخ کرسکتا ہے ، لیکن اگر خریدی ہوئی شے بعض ایسے پھلوں کی طرح ہو جو ایک دن پڑے رہنے سے خراب ہوجاتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر رات تک ادائیگی نہ کرے جب کہ شرط بھی نہ رکھی ہو کہ دیر سے قیمت ادا کرے گا تو بیچنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے ۔ اسے "خیارِ تاخیر" کہتے ہیں ۔

۱۰) جو شخص کوئی حیوان خریدے، تین روز تک سودا فسخ کرسکتا ہے اور اگر کسی چیز کو حیوان کے بدلے بیچا ہو تو بیچنے والا تین روز تک سودا فسخ کرسکتا ہے ۔ اسے "خیار حیوان" کہتے ہیں ۔

۱۱) بیچنے والا اس چیز کا قبضہ نہ دے سکے جسے بیچ چکا ہو، مثلاً جس گھوڑے کو بیچا ہو وہ بھاگ جائے، تو اس صورت میں خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے ۔ اسے "خیارِ تعذرِ تسلیم" کہتے ہیں ۔

ان کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۱۵۳ اگر خریدار چیز کی قیمت سے واقف نہ ہو یا سودا کرتے وقت غفلت برتے اور رائج قیمت سے زیادہ پر خریدلے، پس اگر اتنا مہنگا خریدا ہو کہ لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں اور چھوٹ نہ برتتے ہوں تو خریدار سودا فسخ کرسکتا ہے ۔

اسی طرح اگر بیچنے والا قیمت سے واقف نہ ہو یا سودے کے وقت غفلت برتے اور رائج قیمت سے کم پر فروخت کردے، پس اگر لوگ اسے اہمیت دیتے ہوں اور چھوٹ نہ برتتے ہوں تو بیچنے والا سودا فسخ کرسکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۱۵۴ "بیعِ شرط" میں ، مثال کے طور پر ایک لاکھ روپے کا مکان ۵۰ ،ہزار روپے میں بیچ دیا جائے اور طے کیا جائے کہ اگر بیچنے والا مقررہ مدت تک رقم پلٹادے تو سودا فسخ کرسکتا ہے ، اگر خریدار اور بیچنے والا خریدنے اور بیچنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو سودا صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۱۵۵ "بیعِ شرط" میں اگر بیچنے والے کو اطمینان ہو کہ خواہ وہ مقررہ مدت میں رقم واپس نہ بھی کرے تب بھی خریدار املاک اسے واپس کردے گا تو سودا صحیح ہے، لیکن اگر وہ مدت ختم ہونے تک رقم واپس نہ کرے تو وہ خریدار سے املاک کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہے اور اگر خریدار مقررہ مدت آجانے کے بعد مرجائے تو اس کے ورثاء سے املاک کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۶ اگر مثلاً اعلیٰ قسم کی چائے کو معمولی قسم کی چائے کے ساتھ ملادے اور اسے اعلی قسم کی چائے کے نام پر فروخت کرے اور خریدنے والا یہ بات نہ جانتا ہو تو وہ سودا توڑ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۷ اگر سودا اس مال پر ہو کہ جو خارج میں ہے، نہ کہ ذمہ پر اور پھر خریدار کو پتہ چلے کہ اس مال میں کوئی عیب ہے مثلا کوئی جانور خریدے اور معلوم ہو کہ اس کی ایک آنکھ نہیں ہے، تو اگر وہ عیب سودے سے پہلے مال میں تھا لیکن اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو وہ سودا توڑ کر بیچنے والے کو وہ مال لوٹا سکتا ہے اور اگر واپس کرنا ممکن نہ ہو مثلاً اس مال میں کوئی تبدیلی واقع ہوگئی ہو یا وہ مال میں کوئی ایسا تصرف کرچکا ہو جو مال کو واپس کرنے میں رکاوٹ ہو تو اس صورت میں مال کی سالم اور معیوب حالتوں کی قیمت کو معین کیا جائے اور بیچنے والے کو دی جانے والی رقم سے سالم اور معیوب حالت کی قیمتوں کے فرق کی مقدار نسبت کے اعتبار سے واپس لے لے۔ مثال کے طور پر جس مال کو چار روپے میں خریدا ہو اور پتہ چلے کہ وہ معیوب ہے تو اس صورت میں کہ اس کے سالم کی قیمت آٹھ روپے ہو اور اس کے معیوب کی قیمت چھ روپے ہو، تو چونکہ سالم اور معیوب کی قیمتوں کا ۴) یعنی ایک / ۴) ہے، تو وہ دی ہوئی رقم کا ایک چوتھائی (۱ / فرق نسبت کے اعتبار سے ایک چوتھائی (۱ روپیہ بیچنے والے سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۸ اگر فروخت کرنے والے کو پتہ چلے کہ اس معین خارجی میں کہ جس کے عوض اپنا مال فروخت کیا تھا، کوئی عیب ہے۔ تو اگر وہ عیب سودے سے پہلے عوض میں تھا اور وہ نہیں جانتا تھا تو وہ سودا توڑ کر یہ عوض اس کے مالک کو لوٹا سکتا ہے اور اگر تبدیلی یا ایسے تصرف کی وجہ سے جو لوٹانے میں رکاوٹ ہو، نہ لوٹا سکتا ہو تو وہ سالم اور معیوب کی قیمت کے فرق کی نسبت کو سابقہ مسئلے میں بتائے گئے طریقے کے مطابق لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۹ اگر سودا ہونے کے بعد اور مال سپرد کرنے سے پہلے اس میں کوئی عیب پیدا ہوجائے تو خریدار سودا توڑ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مال کے عوض میں سودا ہونے کے بعد اور قبضہ سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوجائے تو بیچنے والا سودا توڑ سکتا ہے۔ لیکن اگر قیمت کا فرق لینا چاہیں تو یہ جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۰ اگر سودے کے بعد مال کے عیب کا علم ہوجائے تو فوری طور پر سودا توڑنا ضروری نہیں بلکہ بعد میں بھی سودا توڑنے کا حق رکھتا ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تاخیر نہ کی جائے۔

مسئلہ ۲۱۶۱ جب کوئی چیز خریدنے کے بعد اس کے عیب کا علم ہو تو اگرچہ بیچنے والا موجود نہ ہو وہ سودا توڑ سکتا ہے ۔ باقی خیارات میں بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۲۱۶۲ چار صورتوں میں خریدار، مال میں موجود عیب کی وجہ سے نہ سودا توڑ سکتا ہے اور نہ ہی قیمتوں کا فرق لے سکتا ہے :

۱) خریدتے وقت ہی وہ مال کے عیب سے واقف ہو ۔

۲) مال کے عیب پر راضی ہوجائے۔

۳) سودے کے وقت کہے:"اگر مال میں کوئی عیب ہوگا تو میں واپس نہیں دوں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا"۔

۴) فروخت کرنے والا سودے کے وقت کہے "میں اس مال کو اس میں موجود ہر عیب کے ساتھ فروخت کرتا ہوں"، لیکن اگر عیب کو معین کردے اور کہے: " میں مال کو اس عیب کے ساتھ فروخت کرتاہوں" اور بعد میں معلوم ہو کہ کوئی اور عیب بھی ہے تو خریدار اس عیب کی خاطر جسے فروخت کرنے والے نے معین نہیں کیا تھا ، مال کو واپس کر سکتا ہے اور اگر واپس نہ کر سکے تو قیمت کا فرق لے لے۔

مسئلہ ۲۱۶۳ چند صورتوں میں ، جس شخص کے پاس معیوب مال پہنچا ہو، معاملہ کو عیب کی وجہ سے فسخ نہیں کر سکتا بلکہ صرف قیمت کے فرق کا مطالبہ کر سکتاہے :

۱) جب عین مال تلف ہو چکا ہو۔

۲) جب وہ چیزاس کی ملکیت سے نکل چکی ہو، مثلاً کسی کو وہ چیز بیچ چکا ہو یا بخش چکا ہو۔

۳) وہ مال تبدیل ہو چکا ہو، مثلاً جو کپڑا خریدا ہو اسے کاٹ چکا ہو یا اسے رنگ کروا چکا ہو۔

۴) اس صورت میں کہ اگرچہ وہ چیز اس کی ملکیت سے باہر نہ گئی ہو لیکن اس پر کوئی معاملہ انجام پا چکا ہو مثلاً اسے کرائے پر دے چکا ہو یا گروی رکھوا چکا ہو۔

۵) قبضہ لینے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو چکا ہو، لیکن اگر خریدی ہوئی چیز معیوب حیوان ہو اور تین دن گزرنے سے پہلے اس میں کوئی اور عیب پیدا ہوجائے تو چاہے اس پر قبضہ کر چکا ہو، پھر بھی خیارِ حیوان کا حق رکھنے کے اعتبار سے سودا توڑ سکتا ہے ۔یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب خیارِ شرط کے اعتبار سے فسخ کا حق رکھتا ہو۔

مسئلہ ۲۱۶۴ اگر انسان کے پاس کوئی ایسا مال ہو جسے اس نے خود نے نہ دیکھا ہو، بلکہ کسی اور نے اس کی خصوصیات اسے بتائی ہوں اور وہ وھی خصوصیات خریدنے والے کو بتا کر مال بیچ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس کا مال اس سے بہتر تھا تو وہ معاملہ ختم کر سکتا ہے ۔

خرید و فروخت کے متفرق مسائل

مسئلہ ۲۱۶۵ اگر بیچنے والا اپنی چیز کی قیمتِ خرید، گاہک کو بتائے تو ضروری ہے کہ ان تمام چیزوں کا تذکرہ کرے جن کی وجہ سے قیمت کم یا زیادہ ہوتی ہے، چاہے اسی قیمت پر یا اس سے کم پر بیچے، مثلاً بتائے کہ ادھار خریدی ہے یا نقد، لہٰذا اگر بعض خصوصیات کا تذکرہ نہ کرے اور بعد میں گاہک کو معلوم ہو تو وہ سودا ختم کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۶ اگر انسان کسی چیز کی قیمت معین کرتے ہوئے کسی کو دے اور کہے: "یہ چیز اس قیمت پر بیچ دو اور اس سے جتنا مہنگا بیچو وہ تمہارے کام کی اجرت ہے"۔ تو وہ شخص جتنی زیادہ قیمت پر بھی بیچے، سب کا سب اصل مالک کا مال ہے اور اجارہ باطل ہے۔ ہاں، بیچنے والا، مشہور قول کی بنا پر، اپنے کام کی اجرت المثل اصل مالک سے لے سکتا ہے، لیکن اگر اجرت المثل بیچنے والے کے راضی ہونے والی مقدار سے زیادہ ہو تو احتیاطِ واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اضافی مقدار میں اصل مالک کے ساتھ مصالحت کرے۔ ہاں، اگر بطور جعالہ معاملہ کرے اور کہے: "اگر تم نے اس سے زیادہ قیمت پر بیچ دیا تو اضافی مقدار تمہاری ہوگی"، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۱۶۷ اگر قصائی نر جانور کا گوشت بیچے اور اس کی جگہ مادہ کا گوشت دے تو گنہگار ہے اور اگر گوشت کو معین بھی کیا ہو اور کہا ہو کہ میں یہ نر جانور کا گوشت بیچ رہا ہوں تو گاہک معاملہ فسخ کر سکتا ہے، جب کہ اگر ا سے معین نہ کیا ہو تو گاہک کے اس گوشت پر راضی نہ ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اسے نر کا گوشت دے۔

مسئلہ ۲۱۶۸ اگر خریدار کپڑے والے سے کہے: "مجھے ایسا کپڑا چاہئے جس کا رنگ پکا ہو"، تو اگر کپڑے والا ا سے کچے رنگ کا کپڑا بیچ دے تو گاہک سودا ختم کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶۹ سودے میں قسم کھانا، اگر سچی ہو تو مکروہ ہے اور جھوٹ ہو تو حرام ہے۔

شراکت کے احکام

مسئلہ ۲۱۷۰ شراکت یہ ہے کہ ایک مال کے، چاہے وہ مال عین ہو یا ذمہ، مشاع طور پر نصف، ثلث یا اسی طرح کی نسبت کے اعتبار سے، دو یا دو سے زیادہ مالک ہوں۔

شراکت کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں: غیر اختیاری وجہ جیسے وراثت۔

اختیاری وجہ، چاہے وہ وجہ کوئی خارجی عمل ہو مثلاً دو افراد مل کر کوئی مال حیازت کے ذریعے اپنی ملکیت میں لیں یا کوئی عقد، مثلاً دو افراد جو دو علیحدہ علیحدہ مال کے مالک ہوں، دونوں میں سے ہر ایک اپنے آدھے مال کا مشاع طور پر دوسرے کے آدھے مشاع سے خرید و فروخت یا مصالحت وغیرہ کے ذریعے معاوضہ کرے۔

اسی طرح دو مالوں کے آپس میں اس طرح مل جانے سے بھی کہ ان دونوں کے درمیان فرق باقی نہ رہے، شراکت حاصل ہو جاتی ہے، چاہے وہ دونوں مال ایک ہی جنس سے ہوں یا دو الگ الگ اجناس سے۔ اور عقدی شراکت، جس کے احکام بیان کئے جائیں گے، یہ ہے کہ دو یا اس سے زیادہ افراد آپس میں قرارداد طے کریں کہ مشترک مال سے معاملہ کیا جائے اور نفع و نقصان میں سب آپس میں شریک ہوں۔

مسئلہ ۲۱۷۱ اگر دو یا زیادہ افراد اپنے کام سے ملنے والی مزدوری میں شراکت کریں، مثلا اگر چند مزدور آپس میں طے کریں کہ ہمیں جتنی بھی مزدوری ملے گی آپس میں تقسیم کر لیں گے تو یہ شراکت صحیح نہیں ہے۔ ہاں، اگر ان میں سے ہر ایک آپس میں اس بات پر مصالحت کر لے کہ ایک معینہ مدت تک اپنی آدھی کمائی اور اس کی آدھی کمائی آپس میں بانٹ لیں اور وہ بھی اسے قبول کر لے تو وہ اپنی مزدوریوں میں شریک ہو جائیںگے۔

اور اگر کسی عقدِ لازم کے ضمن میں یہ شرط رکھیں کہ دونوںمیں سے ہر ایک اپنی آدھی مزدوری دوسرے کو دے تو اگرچہ آپس میں شریک نہ بنیںگے لیکن ضروری ہے کہ شرط پر عمل کریں۔یہی حکم اس وقت ہے جب عقدِ جائز کے ضمن میں شرط رکھی ہو، البتہ اس وقت تک جب تک عقد باقی ہو۔

مسئلہ ۲۱۷۲ اگر دو افراد آپس میں اس طرح شراکت کریں کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے اعتبار سے ایک چیز خریدے، لیکن اس چیز کو استعمال کرنے میں جو دونوں نے علیحدہ علیحدہ خریدی ہے آپس میں شریک ہوں، تو یہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں، اگر دونوںمیں سے ہر ایک دوسرے کو وکیل بنا دے کہ جو چیز تم نقد یا ادھار، مافی الذمہ پر خریدوگے، اس میں سے ایک مشاع نسبت مثلاً نصف یا ثلث، میرے ذمّے پر خریدو اور پھر دونوں اس طرح ایک چیز اپنے اور اپنے شریک کے لئے خریدیں کہ دونوں پر اس کی قیمت ادا کرنا ضروری ہوجائے، تو شراکت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۳ شراکت کے عقد کے ذریعے شریک بننے والوں کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں، ارادے و اختیار سے آپس میں شراکت کریں اور اپنے مال میں تصرف کر سکتے ہوں۔ لہٰذا سفیہ، یعنی وہ شخص جو اپنا مال بے کار کاموںمیں استعمال کرتا ہے ،چونکہ اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا، اگر شراکت کرے تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۴ اگر شراکت کی قرارداد میں یہ شرط رکھیں کہ کام کرنے والا، زیادہ کام کرنے والا یا جس کے کام کی اہمیت زیادہ ہے، زیادہ منافع کا حقدار ہو تو ضروری ہے کہ شرط کے مطابق اسے زیادہ منافع دیا جائے، لیکن اگر شرط رکھیں کہ جو کام نہیں کرتا، یا کم کام کرتا ہے یا جس کے کام کی اہمیت زیادہ نہیں ہے، وہ زیادہ منافع لے تو یہ شرط باطل ہے۔ ہاں، اگر یہ شرط رکھیں کہ اضافی مقدار اس کی ملکیت میں دے دی جائے تو یہ شرط صحیح ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۵ اگر یہ طے کریں کہ سارا نفع ایک شخص کا ہو یا سارا نقصان کوئی ایک برداشت کرے تو یہ قرارداد باطل ہے اور شراکت کا صحیح ہونا بھی محل اشکال ہے، لیکن اگر یہ شرط کریں کہ ایک فرد جتنے نفع کا مالک بنے گا سارا اپنے شریک کو دے دے گا یا سارے ضرر میں سے جتنا حصہ شریک کا ہوگا، اپنے مال سے اس کی ملکیت میں دے گا تو شراکت صحیح ہے اور شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۶ اگر یہ شرط نہ رکھی گئی ہو کہ کسی ایک شریک کا زیادہ منافع ہوگا تو دونوں کا سرمایہ مساوی ہونے کی صورت میں وہ نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوں گے، جب کہ اگر ان کا سرمایہ مساوی نہ ہو تو نفع نقصان بھی سرمائے کی مقدار کے اعتبار سے ہوگا، مثلاً اگر دو افراد شراکت کریں جن میں سے ایک کا سرمایہ دوسرے کے مقابلے میں دگنا ہو، تو منافع یا ضرر میں بھی اس کا حصہ دو برابر ہوگا، خواہ دونوں نے برابر کام کیا ہو یا کسی ایک نے کم کام کیا ہو یا بالکل کام نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۲۱۷۷ اگر شراکت کی قرارداد میں شرط کریں کہ خرید و فروخت دونوں مل کر کریں گے یا دونوں علیحدہ علیحدہ معاملہ کریں گے یا دونوں میں سے صرف کوئی معاملہ کرے گا تو شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۷۸ اگر یہ طے نہ کیا جائے کہ دونوں میں سے کون سرمائے سے خرید و فروخت کرے گا تو دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس سرمائے سے سودا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۱۷۹ اس شریک کے لئے، جس کے اختیار میں شراکت کا سرمایہ ہے، ضروری ہے کہ شراکت کی قرارداد پر عمل کرے، مثلاً اگر طے ہوا ہو کہ خریداری ادھار پر ہوگی یا ہر چیز نقد بیچی جائے گی یا یہ کہ خریداری کسی خاص جگہ سے ہوگی تو ضروری ہے کہ اسی طریقے سے عمل کرے۔ہاں، اگر اس سے کوئی بات بطور خاص طے نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق معاملہ کرے اور اگر سفر پر شراکت کا مال ساتھ لے جانے کا معمول نہ ہو یا مال کے لئے خطرے کا احتمال ہو تو ساتھ لے کر نہ جائے۔

مسئلہ ۲۱۸۰ جو شریک شراکت کے مال سے خرید و فروخت کرتا ہو، اگر قرارداد کی خلاف ورزی کرے یا قرارداد نہ ہونے کی صورت میں معمول کے خلاف عمل کرے، ان دو صورتوں میں دوسرے شریک کے حصے کی بہ نسبت معاملہ فضولی ہوگا، لہٰذا اگر شریک اس کی اجازت نہ دے تو وہ اپنا عین مال یا عین مال کے تلف ہوجانے کی صورت میں اپنے مال کا عوض لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۱ جو شریک شرکت کے سرمائے سے معاملہ کرتا ہے اگر افراط نہ کرے اور سرمائے کی دیکھ بھال میں کوتاہی نہ کرے اور اتفاقاً سرمائے کی کچھ مقدار یا تمام کا تمام سرمایہ تلف ہوجائے تو ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۲ جو شریک شرکت کے سرمائے سے معاملہ کرتا ہے اگر کہے کہ سرمایہ تلف ہوگیا ہے اور حاکم شرع کے سامنے قسم کھائے تو اس کی بات قبول کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۳ اگر تمام شرکاء جنہوں نے ایک دوسرے کو تصرف کی اجازت دی ہو اجازت واپس لے لیں تو ان شرکاء میں سے کوئی بھی شراکت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتا اور اگر ان میں سے کوئی ایک اپنی اجازت سے پلٹ جائے تو دوسرے شریک تصرف کا حق نہیں رکھتے، لیکن جو شریک اپنی اجازت سے پلٹ گیا ہے وہ شرکت کے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۴ جب بھی شرکاء میں سے کوئی شریک تقاضا کرے کہ شرکت کے سرمائے کو تقسیم کردیا جائے، اگرچہ شراکت مدت والی ہو، دوسروں کے لئے ضروری ہے کہ مان لیں، سوائے اس صورت میں کہ جب تقسیم، مشترک مال کے علاوہ کسی اور مال کے ضمیمے کی محتاج ہو، جسے "قسمت ردّ" کہتے ہیں یا تقسیم سے شرکاء کو قابل ذکر نقصان پہنچ رہا ہو۔

مسئلہ ۲۱۸۵ اگر شرکاء میں سے کوئی ایک مرجائے یا دیوانہ یا بے ہوش ہوجائے تو دوسرے شرکاء، شراکت کے مال میں تصرف نہیں کرسکتے۔یہی حکم اس وقت ہے جب شرکاء میں سے کوئی ایک سفیہ ہوجائے یعنی اپنے مال کو بے کار کاموں میں صرف کرے یا حاکم شرع اسے دیوالیہ ہونے کی وجہ سے ممنوع التصرف کردے۔

مسئلہ ۲۱۸۶ اگر کوئی شریک اپنے لئے کوئی چیز ادھار خریدے تو نفع اور نقصان اس کے ذمہ ہے لیکن اگر شرکت کے لئے خریدے اور شرکت کا اطلاق ادھار والے معاملات کو بھی شامل کررہا ہو تو نفع اور نقصان میں تمام شرکاء شریک ہونگے۔یہی حکم اس وقت ہے کہ جب شراکت کی قرارداد میں ادھار معاملات شامل نہ ہوں لیکن وہ شرکت کے لئے ادھار پر خریدلے اور دوسرا شریک اس کی اجازت دے دے۔

مسئلہ ۲۱۸۷ اگر شراکت کے سرمائے سے کوئی معاملہ کئے جانے کے بعد معلوم ہو کہ شرکت باطل تھی، تو اگر صورت یہ ہو کہ معاملے کی اجازت میں شراکت کے صحیح ہونے کی قید نہ ہو یعنی اگر شرکاء کو معلوم ہوتا کہ شرکت صحیح نہیں ہے تب بھی ایک دوسرے کے مال میں تصرف پر راضی ہوتے تو معاملہ صحیح ہے اور اس معاملے سے حاصل ہونے والا مال سب کا ہوگا۔ہاں، اگرا س طرح نہ ہو تو جو لوگ دوسروں کے تصرف کرنے پر راضی نہ تھے اگر معاملے کی اجازت دیں تو معاملہ صحیح ورنہ باطل ہوگا اور ہر صورت میں فقہاء اعلی اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ "ان میں سے جس نے بھی شراکت کے لئے کوئی کام کیا ہے ، اگر بلا معاوضہ کام کرنے کے ارادے سے نہ کیا ہو تو اپنی محنت کی معمول کے مطابق اجرت دوسرے شرکاء سے اپنے کام کی نسبت کے اعتبار سے لے سکتا ہے"، لیکن ظاہر یہ ہے کہ اجازت نہ دینے کی صورت میں اجرت کے مستحق نہ ہوں گے اور اجازت کی صورت میں اجرت کا مستحق ہونا محل اشکال ہے اور احوط مصالحت ہے۔

مصالحت کے احکام

مسئلہ ۲۱۸۸ صُلح یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرے کہ اپنے مال یا منافع سے کچھ مقدار اس کی ملکیت میں دے دے یا اس کے لئے مباح کردے یا اپنا قرض یا حق معاف کردے تاکہ دوسرا بھی اس کے عوض اپنے مال یا منافع کی کچھ مقدار اسے دے دے یا اس کے لئے مباح کردے یا قرض یا حق سے دستبردار ہوجائے۔ اور مذکورہ چیزوں میں سے کسی پر کوئی عوض لئے بغیر مصالحت کرنا محلِ اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۹ عقد صلح میں ضروری ہے کہ طرفین میں سے ہر ایک عاقل و بالغ ہوں، مصالحت کا قصد رکھتے ہوں اور کسی نے انہیں مصالحت کرنے پر ناحق مجبور نہ کیا ہو۔ھاں، اگر زبردستی کی گئی ہو اور بعد میں وہ راضی ہوجائیں تو صلح نافذ ہوگی۔ اسی طرح ضروری ہے کہ سفیہ اور دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کی طرف سے ممنوع التصرف نہ ہوں۔

مسئلہ ۲۱۹۰ ضروری نہیں ہے کہ صلح کا صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے بلکہ جن الفاظ سے بھی پتہ چلے کہ فریقین نے آپس میں مصالحت کی ہے وہ مصالحت صحیح ہے۔ اسی طرح معاطات، بلکہ مصالحت کے ارادے سے اگر ایک دے اور دوسرا لے لے تو مصالحت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۱ اگر کوئی شخص اپنی بھیڑیں چرواہے کو دے تاکہ وہ مثلاً ایک سال ان کی دے کہ بھال کرے اور ان کا دودھ سے استعمال کرے اور گھی کی کچھ مقدار مالک کو دے تو اگر چرواہے کی محنت اور اس گھی کے مقابلے میں جو بھیڑوں کے دودھ سے نہ بنا ہو، وہ شخص اپنی بھیڑوں کے دودھ پر مصالحت کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اگر بھیڑوں کو ایک سال کے لئے چرواہے کو کرایہ پر دے تاکہ وہ ان کا دودھ استعمال کرے اور اس کے عوض گھی کی معینہ مقدار اُسے دے دے جو کرایہ دی ہوئی بھیڑوں کے دودھ سے نہ بنا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۲ اگر کوئی شخص اپنے قرض یا حق کے بدلے کسی دوسرے سے مصالحت کرنا چاہے تو یہ مصالحت اس صورت میں صحیح ہے کہ جب دوسرا اسے قبول کرلے۔ہاں، اگر اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہونا چاہے تو دوسرے کا قبول کرنا ضروری نہیں

۔

مسئلہ ۲۱۹۳ اگر مقروض اپنے قرضے کی مقدار جانتا ہو جب کہ قرض خواہ کو اس کا علم نہ ہو تو اگر اس مقدار سے کم پر مصالحت کرے مثلاً اس کو پچاس روپے لینے ہوں اور دس روپے پر مصالحت کرے تو اضافی رقم مقروض کے لئے حلال نہیں ہے، مگر یہ کہ اپنے قرضے کی مقدار کے متعلق قرض خواہ کو بتائے اور اسے راضی کرلے یا صورت ایسی ہو کہ اگر قرض خواہ کو قرضے کی مقدار کا علم ہوتا تب بھی وہ اس مقدار یعنی دس روپے پر مصالحت کرلیتا۔

مسئلہ ۲۱۹۴ اگر دو اشخاص دو ایسی چیزوں کے سلسلے میں جو ایک ہی جنس سے ہوں اور جن کے وزن معلوم ہوں آپس میں مصالحت کریں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک چیز کا وزن دوسری چیز سے زیادہ نہ ہو اور اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو تو اگرچہ اس بات کا احتمال ہو کہ ایک چیز کا وزن دوسری چیز سے زیادہ ہے اور وہ مصالحت کرلیں تو مصالحت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۵ اگر دو اشخاص کو ایک شخص سے قرضہ وصول کرنا ہو یا دو اشخاص کو دوسرے دو اشخاص سے کچھ لینا ہو اور اپنی اپنی طلب پر ایک دوسرے سے مصالحت کرنا چاہتے ہوں اور دونوں کی طلب ایک ہی جنس سے ہو اور ایک وزن ہو مثلاً دونوں کو دس من گندم لینی ہو تو ان کی مصالحت صحیح ہے۔یہی حکم اس وقت ہے جب طلب کی جنس ایک نہ ہو مثلاً ایک نے دس من چاول اور دوسرے نے بارہ من گندم لینی ہو تب بھی مصالحت صحیح ہے لیکن اگر ان کی طلب ایک ہی جنس کی ہو اور وہ ایسی چیز ہو جس کا سودا عموماً تول کر یا ناپ کر کیا جاتا ہے تو اگر ان کا وزن یا پےمانہ ےکساں نہ ہو تو ان کی مصالحت میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۶ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے سے اپنا قرضہ کچھ مدت کے بعد واپس لینا ہو اور وہ مقروض کے ساتھ مقررہ مدت سے پہلے معین مقدار سے کم پر مصالحت کرے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اپنے قرضے کا کچھ حصہ معاف کردے اور باقی نقد لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۷ اگر دو اشخاص کسی چیز پر آپس میں مصالحت کرلیں تو ایک دوسرے کی رضامندی سے اس صلح کو توڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر صلح کے ضمن میں دونوں کو یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق دیا گیا ہو تو جو شخص وہ حق رکھتا ہو، صلح کو فسخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۸ جب تک خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں معاملہ کو فسخ کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایک جانور خریدے تو وہ تین دن تک معاملہ فسخ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر خریدار خریدی ہوئی جنس کی قیمت تین دن تک نہ دے اور جنس کا قبضہ نہ لے تو بیچنے والا معاملہفسخ کرسکتا ہے، لیکن جو شخص کسی مال پر مصالحت کرے وہ ان تین وں صورتوں میں مصالحت فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ہاں، اگر مصالحت کا دوسرا فریق مصالحت کا مال دینے میں غیر معمولی تاخیر کرے تو اس صورت میں مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح باقی خیارات میں بھی، جن کا ذکر خریدوفروخت کے احکام میں آیا ہے، مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۹۹ جو چیز بذریعہ مصالحت ملے اگر وہ ےعب دار ہو تو مصالحت فسخ کی جاسکتی ہے، لیکن اگر بےعب اور ےعب دار کے مابین قیمت کا فرق لینا چاہے تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۰ اگر کوئی شخص اپنے مال پر دوسرے سے مصالحت کرے اور اس کے ساتھ شرط کرے کہ جس چیز پر میں نے تجھ سے مصالحت کی ہے میرے مرنے کے بعد مثلاً تو اسے وقف کردے گا اور دوسرا شخص بھی اس کو قبول کرے تو اس شرط پر عمل ضروری ہے۔

کرائے کے احکام

مسئلہ ۲۲۰۱ کوئی چیز کرائے پر دینے والے اور کرائے پر لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ بالغ و عاقل ہوں اور کسی نے انہیں ناحق اس پر مجبور نہ کیا ہو۔ ہاں، اگر زبردستی ہو لیکن معاملے کے بعد وہ راضی ہو جائیں تو کرائے کا معاملہ صحیح ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے مال میں حق تصرف رکھتے ہوں، لہٰذا سفیہ اور وہ شخص جو دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کی طرف سے اپنے مال میں ممنوع التصرف ہوچکا ہو، اپنے ولی یا قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ کرائے پر لے سکتے ہیں اور نہ کرائے پر دے سکتے ہیں۔ ہاں، وہ شخص جو دیوالیہ ہوچکا ہے اپنے آپ کو اور اپنی خدمات کو کرایہ پر دے سکتا ہے اور اس کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۲۲۰۲ انسان دوسرے کی طرف سے وکیل بن کر اس کا مال کرائے پر دے سکتا ہے یا اس کے لئے کوئی چیز کرائے پر لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۳ اگر بچے کا ولی یا سرپرست، اس کا مال کرائے پر دے یا بچے کو کسی کا اجیر مقرر کردے تو کوئی حرج نہیں۔
اور اگر بچے کے بالغ ہونے کے بعد کی کچھ مدت کو بھی اجارے کی مدت کا حصہ قرار دیا جائے تو بچہ بالغ ہونے کے بعد باقی ماندہ اجارہ فسخ کرسکتا ہے، لیکن اگر بچے کے بالغ ہونے کے بعد کی کچھ مدت کو اجارہ کی مدت کا حصہ بنانے میں کوئی ایسی مصلحت ہو جس کا خیال رکھنا شرعاً واجب ہو تو بالغ ہونے کے بعد کی مدت کے لئے بھی اجارہ نافذ ہوگا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

مسئلہ ۲۲۰۴ جس نابالغ بچے کا سرپرست نہ ہو اسے عادل مجتہد کی اجازت کے بغیر اجارے پر نہیں لیا جاسکتا اور جس شخص کی رسائی عادل مجتہد تک نہ ہو وہ چند عادل مومنین سے اجازت لے کر بچے کو اجارے پر لے سکتا ہے اور اگر چند نہ ہوں تو ایک عادل مومن کی اجازت بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۵ اجارہ دینے اور لینے والے کے لئے ضروری نہیں کہ صیغہ عربی زبان میں پڑھیں، بلکہ اگر مالک کسی سے کہے کہ: "میں نے اپنا مال تمہیں اجارے پر دیا" اور دوسرا کہے کہ: "میں نے قبول کیا"، تو اجارہ صحیح ہے، بلکہ اگر وہ زبان سے کچھ نہ کہیں اور مالک اپنا مال اجارے کے قصد سے مستاجر کو دے اور وہ بھی اجارے کے قصد سے لے تو اجارہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۰۶ اگر کوئی شخص چاہے کہ اجارے کا صیغہ پڑھے بغیر کوئی کام کرنے کے لئے اجیر بن جائے تو جب سے ہی وہ کام کرنے میں مشغول ہوگا اجارہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۰۷ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے سمجھادے کہ اس نے کوئی جائیداد اجارے پر دی یا لی ہے تو اجارہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۸ اگر کوئی شخص ایک جائیداد اجارے پر لے اور اس کا مالک یہ شرط لگائے کہ صرف وہی اس سے استفادہ کرسکتا ہے اور کسی دوسرے کو منتقل نہیں کرسکتا تو مستاجر اسے کسی دوسرے کو استعمال کے لئے اجارہ پر نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر شرط کرے کہ منفعت سے خود فائدہ اٹھ ائے گا تو مستاجر چاہے تو کسی دوسرے کو بھی اس صورت میں اجارہ پر دے سکتا ہے کہ خود ہی اس منفعت سے فائدہ اٹھ ائے۔

مثلاً کوئی شخص مکان کرائے پر لے اور کسی ایسے شخص کو کرائے پر دے جسے شرط یا ایسی ہی کسی چیز سے پابند کرچکا ہو کہ وہ اس کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے گا اور پھر وہ شخص اسی گھر میں اسے رہنے کی جگہ دے دے یا مثلاً عورت کوئی گھر کرائے پر لے اور پھر اپنے شوہر کو کرائے پر دے دے اور شوہر اُس عورت کو اُسی گھر میں رکھے۔

ایسی صورت میں جب مستاجر کے لئے وہی چیز کسی اور کو کرائے پر دینا جائز ہے، اگر وہ مکان، دکان یا کشتی اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر کمرہ اور چکّی کو لی گئی مقدار سے زیادہ مقدار پر کرائے پر دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اس میں کوئی کام مثلاً مرمت اور سفیدی وغیرہ کرادے یا اس جنس کے علاوہ کسی اور جنس کے بدلے کرائے پر دے جس پر اس نے خود اسے کرائے پر لیا ہے مثلاً اگر روپے کے بدلے کرائے پر لیا ہے تو گندم یا کسی اور چیز کے بدلے کرائے پر دے۔

مسئلہ ۲۲۰۹ اگر اجیر کسی انسان سے شرط کرے کہ وہ صرف اسی کا کام کرے گا اور کسی کا کام نہیں کرے گا تو اسے کسی دوسرے شخص کو بطور اجارہ نہیں دیا جاسکتا۔ ہاں، اگر شرط کرے کہ اس کے کام سے خود فائدہ اٹھ ائے جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بیان کیا جا چکا ہے تو اُسے دوسرے کو اجارہ پر دے سکتے ہیں۔

اور اس صورت میں کہ جب دوسرے کو اجارے پر دے سکتا ہے، اگر اسی چیز پر اجارے پر دے جس پر خود اجارے پر لیا تھا تو زیادہ قیمت نہیں لے سکتا، لیکن اگر کسی اور چیز پر اجارے پر دے تو زیادہ لے سکتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص خود کو کسی کا اجیر بنائے تو اس کام کی انجام دہی کے لئے کسی اور شخص کو کم قیمت پر اجیر نہیں بنا سکتا۔ ہاں، اگر خود کچھ کام انجام دے چکا ہو تو پھر کسی دوسرے کو کم اجرت پر اجیر بنا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۰ اگر کوئی شخص مکان، دکان، کشتی، اجیر اور اسی طرح بنا بر احتیاط واجب کمرے و چکّی کے علاوہ کوئی اور چیز اجارہ کرے اور مالک نے اُس سے یہ شرط نہ کی ہو کہ کسی اور کو اجارہ پر نہ دینا تو جس مقدار پر اس نے وہ چیز کرائے پر لی ہو اگر اس سے زیادہ پر کسی کو کرائے پر دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲۱۱ اگر کوئی شخص مکان یا دکان مثال کے طور پر ایک سال کے لئے سو روپے کرایہ پر لے اور اس کا آدھا حصّہ خود استعمال کرے تو باقی آدھا حصہ سو روپے کرائے پر دے سکتا ہے، لیکن اگر اس آدھے کو اس مقدار سے زیادہ کرائے پر دینا چاہے جس پر اس نے خود لیا ہے، مثلا ۱۲۰ روپے کرایہ پر دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اس میں کوئی کام مثلاً مرمت کا کام انجام دیا ہو یا اجارے کی جنس کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض کرائے پر دے۔

کرائے پر دئے جانے والے مال کے شرائط

مسئلہ ۲۲۱۲ جو مال اجارہ پر دیا جائے اس کے چند شرائط ہیں:

۱) وہ مال معین ہو، لہذا اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے اپنے مکانات میں سے ایک مکان تمہیں کرائے پر دیا تو یہ صحیح نہیں ہے۔

۲) مستاجر مال کو دے کہ لے یا اجارہ پر دینے والا شخص اپنے مال کی خصوصیات اس طرح بیان کرے کہ اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو جائیں۔

۳) اجارہ پر دئے جانے والا مال دوسرے فریق کے سپرد کرنا ممکن ہو، لہذا بھاگے ہوئے گھوڑے کو اجارہ پر دینا باطل ہے، مگر یہ کہ مستاجر کے لئے اس پر تسلط حاصل کرنا ممکن ہو۔

۴) اس مال سے استفادہ کرنا اس کے ختم یا کالعدم ہوجانے پر موقوف نہ ہو، لہذا روٹی، پھلوں اور دوسری کھانے والی اشیاء کو، جن سے فائدہ اٹھانا ان کے ختم ہوجانے پر ہی موقوف ہے، اجارہ پر دینا باطل ہے۔

۵) مال سے وہ فائدہ اٹھانا ممکن ہو جس کے لئے کرائے پر دیا جائے، لہذا ایسی زمین کا زراعت کے لئے کرائے پر دینا جس کے لئے بارش کا پانی کافی نہ ہو اور دوسرے کسی پانی سے بھی اس کی سنچائی ممکن نہ ہو، باطل ہے۔

۶) جو چیز کرائے پر دی جارہی ہو وہ کرائے پر دینے والے کا اپنا مال ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال کرائے پر دیا جائے تو معاملہ اس صورت میں صحیح ہے کہ جب اس مال کا مالک اجازت دے دے۔

مسئلہ ۲۲۱۳ درخت کا اس مقصد سے کرائے پر دینا کہ اس کے پھل سے فائدہ اٹھایا جائے گا، جب کہ فی الحال اس میں پھل نہ لگے ہوں، کوئی حرج نہیں ہے۔ جانور کو اس کے دودھ کے لئے کرائے پر دینے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۴ عورت اس مقصد کے لئے اجیر بن سکتی ہے کہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھ ایا جائے اور اس کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں، لیکن اگر اس کے دودھ پلانے سے شوہر کی حق تلفی ہوتی ہو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر عورت اجیر نہیں بن سکتی۔

کرائے پر دئے جانے والے مال سے فائدہ اٹھ انے کے شرائط

مسئلہ ۲۲۱۵ جس استفادہ کے لئے مال کرائے پر دیا جاتا ہے اس کی چار شرطیں ہیں:

۱) حلال ہو، لہٰذا دکان کو شراب بیچنے کے لئے کرایہ پر دینا اور اسی طرح شراب کی حمل و نقل کے لئے وسائل کرایہ پر دینا باطل ہے۔

۲) ان کاموں کے لئے پے سہ خرچ کرنا سفاہت اور غیر عقلائی نہ ہو۔ اسی طرح وہ عمل شریعت میں بغیر کسی اجرت کے انجام دینا واجب نہ ہو، لہٰذا میت کی تجہیز کے لئے اجیر ہونا جائز نہیں۔

۳) اگر کرایہ پر دی جانے والی چیز سے کئی فائدے اٹھ انا ممکن ہوں تو ضروری ہے کہ ان فائدوں کو جو مستاجر اٹھ ائے گا معین کریں، مثلاً حیوان جو سواری اور وزن اٹھ انے کے لئے استعمال ہوتا ہے، معین کریں کہ فقط سواری کے لئے ہے یا فقط وزن اٹھ انے کے لئے ہے یا تمام فائدوں کے لئے۔

۴) فائدہ اٹھ انے کی مدت معین کرے۔ ہاں، اگر مدت معلوم نہ ہو لیکن تعین عمل سے جہالت دور ہوجائے تو کافی ہے، جے سے کسی کو دس روز تک کپڑے سینے کے لئے کرائے پر بلائیں یا درزی سے طے کریں کہ معین لباس کو مخصوص طریقے سے سے ئے۔

مسئلہ ۲۲۱۶ اگر اجارہ کی مدت کی شروعات کو معین نہ کریں تو اس کی ابتدا معاہدہ واقع ہونے کے بعد سے ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۷ اگر مثلاً گھر کو ایک سال کے لئے کرائے پر دیا جائے اور اس کی شروعات کو معاہدے کے ایک ماہ بعد قرار دیا جائے تو اجارہ صحیح ہے، اگرچہ معاہدے کے وقت گھر دوسرے کے اجارے پر ہو۔

مسئلہ ۲۲۱۸ اگر مدتِ اجارہ کو طے نہ کرے اور کہے: "جب بھی گھر میں رہو گے گھر کا کرایہ ماہانہ دس روپے ہے"، تو اجارہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۱۹ اگر مستاجر سے کہے: "گھر کو ماہانہ دس روپے کرایہ پر تمہیں دیا" یا کہے: "گھر کو ایک مہینہ کے لئے دس روپے میں تمہیں کرایہ پر دیا اور اس کے بعد تم جتنا بھی رہو ہر مہینے کا کرایہ دس روپے ہے"، تو اس صورت میں کہ اجارہ کی شروعات کو معین کردیں یا (اس کی ابتداء) معلوم ہو تو پہلے مہینے کا اجارہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۰ وہ گھر جہاں مثلاً زائرین و مسافرین رہتے ہیں اور معلوم نہیں کہ کتنا رہیں گے، اگر اجارہ کی صورت میں قرارداد اس طرح رکھیں کہ مثلاً ہر روز ایک روپیہ دیں گے تو چونکہ اجارہ کی مدت طے نہیں کی، پہلی رات کے علاوہ کا اجارہ صحیح نہیں ہے اور مالک پہلی رات کے بعد جب چاہے ان کو نکال سکتا ہے۔ ہاں، پہلی رات کے بعد مالک کی اجازت سے گھر کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کرایہ کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۲۲۱ جو مال مستاجر کرائے کے طور پر دے رہا ہو وہ مال معلوم ہونا چاہئے، لہٰذا اگر ایسی چیزیں ہوں جن کا لین دین تول کر کیا جاتا ہے مثلاً گندم تو ان کا وزن معلوم ہونا چاہئے اور اگر ایسی چیزیں ہوں جن کا لین دین گن کر کیا جاتا ہے مثلاً رائج الوقت سکّے تو ان کا عدد معلوم ہو اور اگر وہ چیزیں گھوڑے اور بھیڑ کی طرح ہوں تو ضروری ہے کہ کرایہ پر دینے والا انہیں دے کہ لے یا مستاجر ان کی خصوصیات بتادے۔

مسئلہ ۲۲۲۲ اگر زمین زراعت کے لئے اجارہ پر دی جائے اور اس کی اجرت اسی زمین یا کسی ایسی زمین کی فصل کو قرار دیا جائے جو اس وقت موجود نہ ہو تو اجارہ صحیح نہیں ہے اور اگر مال اجارہ بالفعل موجود ہو یا ما فی الذمہ پر اجارہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۳ جس نے کوئی چیز کرائے پر دی ہو جب تک چیز کا قبضہ نہ دے دے اجرت کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا، سوائے اس کے کہ شرط رکھی ہو کہ قبضہ دینے سے پہلے اجارہ دیا جائے۔

اسی طرح اگر کسی کام کے لئے اجیر ہوا ہو تو اس کام کے انجام دینے سے پہلے اجرت کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا مگر یہ کہ کام سے پہلے اجرت دینے کی شرط کرلی ہو یا معمول ہی اسی طرح کا ہو جیسے حج، قضا نماز یا روزے کے لئے کسی کو اجیر بنانا۔

مسئلہ ۲۲۲۴ جب اجارہ پر دی گئی چیز کا قبضہ دے دے، اگرچہ مستاجر قبضہ نہ لے یا قبضہ تو لے لیکن مدت کے اختتام تک فائدہ نہ اٹھائے تو ضروری ہے کہ کرایہ ادا کرے۔

مسئلہ ۲۲۲۵ اگر انسان اس طرح اجیر بنے کہ معین روز میں کوئی کام انجام دے گا اور وہ اس روز کام کرنے کے لئے حاضر ہو تو جس نے اسے اجیر کیا ہے ضروری ہے کہ اس کی مزدوری اسے دے چاہے اس سے کام نہ لے مثلاً اگر درزی کو کسی خاص دن کام پر بلائے اور درزی بھی آجائے تو اگرچہ اسے سینے کے لئے کپڑا نہ دے، پھر بھی اجرت دینا ضروری ہے، چاہے درزی بے کار بیٹھا رہے اور چاہے اپنے یا کسی دوسرے کے لئے کام کر رہا ہو۔

مسئلہ ۲۲۲۶ اگر اجارہ کی مدت ختم ہوجانے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو مستاجر کے لئے ضروری ہے کہ اجرت المثل دے، لیکن اگر اجرت المثل اُس مقدار سے زیادہ ہو جو اجارہ میں معین کی گئی تھی تو اگر اجارہ دینے والا خود صاحب مال یا اُس کا وکیل ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ طے شدہ مقدار سے زائد میں مصالحت ہو۔ اسی طرح اگر اجارہ کی کچھ مدت گزرنے کے بعد معلوم ہو کہ اجارہ باطل تھا تو گزری ہوئی مدت کے بارے میں بھی یہی حکم جاری ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۲۷ اگر کرائے پر لی ہوئی چیز تلف ہوجائے، تو اگر اس کی دیکھ بھال میں کوتاہی نہ کی ہو اور اس سے فائدہ اٹھانے میں افراط سے کام نہ لیا ہو تو ضامن نہیں ہے۔ نیز مثلاً اگر کپڑے درزی کو دئے ہوں اور وہ اُس سے ضائع ہوجائیں جب کہ درزی نے افراط نہ کیا ہو اور اُس کی دیکھ بھال میں بھی لاپرواہی نہ کی ہو تو ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۸ جب بھی صنعت گر کسی لی ہوئی چیز کو ضائع کرے تو ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۹ اگر قصائی حیوان کو ذبح کرے اور حرام کردے، چاہے مزدوری لی ہو یا مفت میں ذبح کیا ہو، ضروری ہے کہ اس کی قیمت صاحب حیوان کو دے۔

مسئلہ ۲۲۳۰ اگر حیوان کرائے پر لے اور معین کرے کہ کتنا وزن اس پر رکھا جائے گا، اگر اس مقدار سے زیادہ وزن رکھا جائے اور وہ حیوان مرجائے یا معیوب ہوجائے تو ضامن ہے۔ اسی طرح اگر وزن کی مقدار معین نہ کی ہو لیکن معمول سے زیادہ وزن لادنے سے حیوان مرجائے یا معیوب ہوجائے پھر بھی ضامن ہے اور دونوں صورتوں میں جہاں زائد مقدار کا استعمال کیا گیا ہے اجرت المثل دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۱ اگر حیوان کو کسی ایسے سامان کے لئے اجارہ کیا جائے جو ٹوٹنے والا ہو، اگر وہ حیوان پھسل جائے یا بھاگ جائے اور سامان ٹوٹ جائے تو صاحب حیوان ضامن نہ ہوگا، لیکن اگر حیوان کو مارنے یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے جس کی اجازت مالک نے نہیں دی تھی کوئی ایسا کام کرے جس سے حیوان زمین پر گرجائے اور سامان توڑ دے تو ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۲ اگر کوئی شخص کسی بچے کا اس کے ولی کی اجازت سے ختنہ کرے اور اس بچہ کو ضرر پہنچے یا وہ مرجائے چنانچہ اگر معمول سے زیادہ کاٹا ہو تو ضامن ہے۔ ہاں، اگر معمول سے زیادہ نہ کاٹا ہو، ولی کی طرف سے بچے کے لئے نقصان دہ ہونے یا نہ ہونے کی پہچان کی ذمہ داری اسے نہ سونپی گئی ہو، اپنے کام میں مہارت بھی رکھتا ہو اور علاج میں کوتاہی بھی نہ کی ہو تو ضرر کی صورت میں ضامن نہ ہونا محل اشکال ہے، سوائے اس کے کہ ولی سے اس بات کی برائت لے لی ہو، البتہ تلف کی صورت میں اگر ولی سے برائت نہ لی ہو تو ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۳ اگر طبیب اپنے ہاتھوں سے مریض کو دوا پلائے اور معالجہ میں خطاء کرے اور مریض کو نقصان پہنچے یا مرجائے تو طبیب ضامن ہے، لیکن اگر کہے: "فلاں دوا فلاں مرض کے لئے فائدہ مند ہے" اور دوا کے استعمال کو مریض پر چھوڑدے اور اُس دوا کے کھانے کی وجہ سے مریض کو نقصان پہنچے یا وہ مرجائے تو طبیب ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۴ جب طبیب مریض سے کہے: "اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو میں ضامن نہیں ہوں" جب کہ اپنے کام میں مہارت بھی رکھتا ہو اور اپنی احتیاط بھی کی ہو اور مریض کو نقصان پہنچے یا مرجائے تو ضامن نہیں ہے چاہے طبیب نے اپنے ہاتھوں سے دوا دی ہو۔

مسئلہ ۲۲۳۵ مستاجر اور اور اجارہ پر دینے والا دونوں ایک دوسرے کی رضایت کے ساتہ معاملہ ختم کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر اجارہ میں شرط کریں کہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک معاملہ ختم کرنے کا حق رکھتے ہوں تو وہ اجارہ کی قرارداد کے مطابق معاملہ کو ختم کرسکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۳۶ اگر مستاجر یا اجارہ پر دینے والا شخص اجارے کے بعد سمجھے کہ اس کے ساتہ دھوکہ ہوا ہے تو وہ اجارہ ختم کرسکتے ہیں، لیکن اگر اجارہ کی قرارداد میں شرط کرچکے ہوں کہ حتی دھوکے کی صورت میں بھی کسی کو عقد اجارہ کو فسخ کرنے کا اختیار نہ ہو تو اجارہ ختم نہیں کرسکتے۔

مسئلہ ۲۲۳۷ اگر اجارہ پر دینے کے بعد اور قبضہ دینے سے پہلے کوئی شخص اس چیز کو غصب کرلے تو مستاجر اس اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے اور وہ چیز جو اجارہ دینے والے کو دی ہے واپس لے سکتا ہے۔ یہ بھی کرسکتا ہے کہ اجارہ کو فسخ نہ کرے اور جتنی مدت وہ چیز غاصب کے اختیار میں رہی ہو معمول کے مطابق اس سے اجارہ وصول کرے جو کہ اجرت المثل ہے۔ پس اگر ایک حیوان کو ایک مہینے کے لئے دس روپے اجارہ پر لیا تھا اور کسی نے دس روز کے لئے غصب کیا ہو اور اس دس روز کی اجرت المثل پندرہ روپے ہو تو وہ غاصب سے پندرہ روپے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۳۸ اگر اجارہ پر لی گئی چیز قبضہ میں لے لے اور پھر کوئی اسے غصب کرلے تو اجارہ کو ختم نہیں کرسکتا، بلکہ فقط اتنا حق رکھتا ہے کہ اُس چیز کا کرایہ اجرت المثل کی مقدار میں غاصب سے لے لے۔

مسئلہ ۲۲۳۹ اگر مدتِ اجارہ ختم ہونے سے پہلے مال کو مستاجر کے ہاتھوں فروخت کردے تو اجارہ ختم نہیں ہوتا اور مستاجر کے لئے اجارہ کا مال دینا ضروری ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب مال کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردے۔

مسئلہ ۲۲۴۰ اگر مدت اجارہ کی شروعات سے پہلے مال اس طرح خراب ہوجائے کہ اس سے کسی طرح سے فائدہ نہ اٹھ ایا جاسکے یا اس فائدے کے قابل نہ رہے جس کے لئے اجارہ پر دیا گیا تھا تو اجارہ باطل ہوجائے گا اور وہ رقمجو کہ مستاجر نے دی تھی مستاجر کو دوبارہ مل جائے گی اور اگر کیفیت یہ ہو کہ اس سے کچھ تھوڑا ہی فائدہ اٹھ ایا جاسکتا ہو تو وہ اجارہ ختم کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۱ اگر کسی جائیداد کو اجارہ پر لے جو اجارہ کی کچھ مدت گزرنے کے بعد اس طرح خراب ہوجائے کہ بالکل استفادہ کے قابل نہ رہے یا جس چیز کے لئے اجارہ پر دیا گیا تھا اس چیز کے لئے قابل استفادہ نہ رہے تو باقی ماندہ اجارہ کی مدت باطل ہوجائے گی اور وہ گذشتہ مدت کے اجارہ کو ختم کرکے اس کے بدلے اجرت المثل دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۲ اگر کوئی مکان جو مثلاً دو کمرے والا ہو، کرائے پر دے اور اس کا ایک کمرہ خراب ہوجائے تو اس صورت میں کہ وہ خصوصیت جو کہ ختم ہوچکی ہے مورد اجارہ نہ ہو اور فوراً اس کمرے کو بنادے اور کوئی استفادہ بھی ضائع نہ ہوا ہو تو اجارہ باطل نہیں ہوتا اور مستاجر اجارہ کو ختم نہیں کرسکتا، لیکن اگر اس کمرے کو بنانے میں اتنی دیر لگ جائے کہ مستاجر کے استفادے کی کچھ مقدار ختم ہوجائے تو اس فوت شدہ استفادہ کی مقدار میں اجارہ باطل ہوگا اور مستاجر پوری مدتِ اجارہ کو فسخ کرکے جتنا استفادہ اس نے کیا ہے اس کے بدلے اجرت المثل دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۳ اگر مال اجارہ پر لینے یا دینے والا مرجائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا۔ ہاں، اگر اجارہ پر دینے والے کا مکان اپنا نہ ہو مثلاً کسی دوسرے شخص نے اس کے لئے وصیت کی ہو کہ جب تک وہ زندہ ہے مکان کی آمدنی اس کا مال ہوگا تو اگر وہ مکان کرائے پر دے دے اور اجارہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے مرنے کے وقت سے اجارہ فضولی ہوگا اور اگر موجودہ مالک اجارہ کی بقیہ مدت کی اجازت دے دے تو اجارہ صحیح ہے اور اجارہ پر دینے والے کی موت کے بعد اجارہ کی باقی ماندہ مدت کی ملنے والی اجرت موجودہ مالک کو ملے گی۔

مسئلہ ۲۲۴۴ اگر کوئی کام کرانے والا شخص کسی معمار کو اس مقصد سے وکیل بنائے کہ وہ اس کے لئے کاریگر مہیا کردے تو معمار نے جو کچھ اس شخص سے لیا ہے اگر کاریگروں کو اس سے کم دے تو زائد مال اس پر حرام ہے اور ضروری ہے کہ وہ رقم مالک کو واپس کردے، لیکن اگر معمار اجیر بن جائے کہ عمارت کو مکمل کردے گا اور اپنے لئے یہ اختیار حاصل کرے کہ خود بنائے گا یا دوسرے سے بنوائے گا تو اس صورت میں کہ کچھ کام خود کرے اور باقی کام دوسروں سے اس اجرت سے کم اجرت پر کروائے جس پر وہ خود اجیر بنا ہے تو زائد رقم اس کے لئے حلال ہوگی۔

مسئلہ ۲۲۴۵ اگر کپڑا رنگنے والا طے کرے کہ مثلاً کپڑا نیل سے رنگے گا اور نیل کے بجائے کسی اور چیز سے رنگ دے تو اسے اجرت لینے کا حق نہیں ہے۔

جعالہ کے احکام

مسئلہ ۲۲۴۶ جعالہ سے مراد یہ ہے کہ انسان طے کرے کہ اس کے لئے انجام دئے جانے والے کام کے بدلے میں معین شدہ مال دے گا مثلاً یہ کہے: "جو کوئی یا کوئی معین شخص میری گمشدہ چیز ڈھونڈ لائے گا میں اسے دس روپے دوں گا یا گمشدہ چیز کا آدھا دوں گا۔"

جو شخص یہ قرارداد باندھے اسے جاعل اور جو شخص وہ کام انجام دے اسے عامل کہتے ہیں۔

جعالہ و اجارہ میں بعض فرق ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اجارے میں صیغہ پڑھے جانے کے بعد اجیر ضامن ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کام انجام دے اور وہ شخص بھی، جس نے اسے اجیر بنایا تھا، اجرت کی بہ نسبت اجیر کا مقروض بن جاتا ہے، جب کہ جعالہ میں چاہے عامل کوئی معین فرد ہو، اس کے پاس اختیار ہے کہ کام انجام نہ دے اور جب تک عامل کام انجام نہ دے جاعل اس کا مقروض نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ اجارے میں قبول شرط ہے لیکن جعالہ میں قبول شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۷ جاعل کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے اور اپنے ارادے و اختیار سے بغیر کسی ناحق زبردستی کے قرارداد باندھے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ شرعاً اپنے مال میں تصرّف کرسکتا ہو، لہٰذا سفیہ یعنی جو اپنا مال فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو یا دیوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں تصرّف نہ کرسکتا ہو، کا جعالہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۸ جو کام جاعل کروانا چاہتا ہو ضروری ہے کہ بے فائدہ یا حرام یا ان واجبات میں سے نہ ہو جن کا بلامعاوضہ بجا لانا شرعاً ضروری ہو، لہٰذا اگر کوئی کہے رات کے وقت جو تارے کی جگہ پر جائے گا یا شراب پیئے گا یا واجب نماز پڑھے گا میں اسے دس روپے دوں گا تو جعالہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴۹ جس مال کے دئے جانے پر جعالہ کیا ہو، اگر اسے معین کرے مثلاً کہے: "جو کوئی میرا گھوڑا ڈھونڈ کر لائے گا، یہ گندم اسے دوں گا،" یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ گندم کہاں کی ہے اور اس کی قیمت کتنی ہے۔ اسی طرح اگر مال کو معین نہ کرے مثلاً کہے: "جو کوئی میرا گھوڑا ڈھونڈ لائے اسے دس من گندم دوں گا،" جعالہ صحیح ہے، لیکن احتیاط موکد یہ ہے کہ اس کی پوری خصوصیات معین کرے۔

مسئلہ ۲۲۵۰ اگر جاعل کام کے لئے معین اجرت مقرر نہ کرے، مثلاً کہے: "جو شخص میرے بچے کو ڈھونڈ کر لائے گا اسے میں کچھ مال دوں گا"، لیکن اس کی مقدار معین نہ کرے، تو جب کوئی شخص اس کا کام انجام دے، ضروری ہے کہ اسے اتنی اجرت دے جتنا لوگوں کی نگاہوں میں اس کے کام کی اہمیت ہو۔

مسئلہ ۲۲۵۱ اگر عامل نے جاعل کی قرارداد سے پہلے وہ کام انجام دے دیا ہو یا قرارداد کے بعد اس نیت سے وہ کام انجام دے کہ اس کے بدلے رقم نہیں لے گا تو پھر وہ اجرت لینے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۲۲۵۲ عامل کے کام شروع کرنے سے پہلے جاعل، جعالہ کو منسوخ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۳ عامل کے کام شروع کرنے کے بعد اگر جاعل جعالہ منسوخ کرنا چاہے تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۴ عامل کام کو ادھورا چھوڑ سکتا ہے لیکن کام کو ادھورا چھوڑنے پر جاعل کو نقصان پہنچتا ہو تو ضروری ہے کہ کام کو مکمل کرے مثلاً کوئی شخص کہے: "جو کوئی میری آنکھ کا آپریشن کرے میں اسے اس قدر معاوضہ دوں گا" اور سرجن اس کا آپریشن شروع کردے اور صورت یہ ہو کہ اگر آپریشن مکمل نہ کرے تو آنکھ میں عیب پیدا ہو سکتا ہے، تو ضروری ہے کہ اسے مکمل کرے اور اگر ادھورا چھوڑدے تو جاعل سے اجرت لینے کا اسے کوئی حق نہیں ہے بلکہ عیب و نقصان کا ضامن بھی ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۵ اگر عامل کام ادھورا چھوڑدے اور وہ کام ایسا ہو جیسے گھوڑا ڈھونڈنا کہ جسے مکمل کئے بغیر جاعل کو کوئی فائدہ نہ ہو تو عامل، جاعل سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر اجرت کو کام مکمل کرنے سے مشروط کردے تب بھی یہی حکم ہے مثلاً کہے: "جو کوئی میرا لباس سیئے گا میں اسے دس روپے دوں گا"، لیکن اگر اس کی مراد یہ ہو کہ جتنا کام کیا جائے اتنی اجرت دے گا تو پھر ضروری ہے کہ جتنا کام ہوا ہو اتنی اجرت عامل کو دے دے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ دونوں مصالحت کے طور پر ایک دوسرے کو راضی کرلیں۔

مزارعہ کے احکام

مسئلہ ۲۲۵۶ مزارعہ سے مراد یہ ہے کہ مالک یا وہ شخص جو مالک کے حکم میں ہو مثال کے طور پر ولی یا مالکِ منفعت یا مالکِ انتفاع یا وہ شخص جس کا حق زمین سے متعلق ہو جیسے کسی زمین کے گرد سنگ چینی کی وجہ سے پیدا ہونے والا حق، کاشتکار سے معاہدہ کرے کہ اپنی زمین اس کے اختیار میں دے تاکہ وہ اس میں کاشتکاری کرے اور پیداوار کا کچھ حصہ مالک یا اس شخص کو دے جو مالک کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۷ مزارعہ میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱) مالک کی طرف سے ایجاب اور کاشتکار کی طرف سے قبول، اس طرح کہ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے: "میں نے زمین تمہیں کھیتی باڑی کے لئے دی" اور کاشتکار بھی کہے: "میں نے قبول کیا"۔ یا بغیر اس کے کہ زبانی کچھ کہیں مالک کاشتکار کو کھیتی باڑی کے ارادے سے زمین دے دے اور کاشتکار اسے اپنی تحویل میں لے لے۔ یہ بھی جائز ہے کہ ایجاب کاشتکار کی طرف سے اور قبول مالک کی طرف سے ہو۔

۲) زمین کا مالک اور کاشتکار دونوں عاقل اور بالغ ہوں، کسی نے انہیں مزارعہ کے معاملے پر ناحق مجبور نہ کیا ہو اور مالک اپنے مال میں تصرف سے شرعاً ممنوع نہ ہو جیسے سفیہ اور دیوالیہ جسے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا ہو۔یہی حکم کاشتکار کے لئے اس وقت ہے جب مزارعہ کی وجہ سے اس کو اپنے مال میں جو کہ ممنوع التصرف تھا،تصرف کرنا پڑے۔

۳) زمین کی پیداوار میں دونوں مشترک ہوں، لہذا اگر شرط کریں کہ تمام پیداوار یا ابتدائی یا آخر کی فصل ان میں سے کسی ایک کا مال ہو تو مزارعہ باطل ہے۔

۴) زمین کی پیداوار میں ہر ایک کا حصہ بطور مشاع مثلاً نصف یا ایک تھائی وغیرہ ہو۔ لہذا اگر مالک کہے:"اس زمین میں کھیتی باڑی کرو اور جو تمہارا جی چاہے مجھے دے دینا،" یا معین مقدار مثلاً پیداوار میں سے دس من مالک یا کاشتکار کے لئے مقرر کریں تومزارعہ باطل ہے۔

۵) جتنی مدت کے لئے زمین کاشتکار کے قبضے میں رہنی ہو، ضروری ہے کہ اسے معین کریں اور ضروری ہے کہ وہ مدّت اتنی ہو کہ اس مدت میں پیداوار حاصل ہونا ممکن ہو اور اگر مدت کی ابتدا ایک مخصوص دن سے اور مدت کا اختتام فصل تیار ہونے کو مقرر کردیں تو کافی ہے۔

۶) زمین کاشت کے قابل ہو، اگر اس میں کاشت کرنا ممکن نہ ہو لیکن ایسا کام کیا جاسکتا ہو جس سے کاشت ممکن ہوجائے تو مزارعہ صحیح ہے۔

۷) اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت دونوں کے مدّ نظر ہو تو کاشتکار جو چیز کاشت کرے اسے معین کرنا ضروری ہے، لیکن اگر کسی مخصوص چیز کی کاشت مدّنظر نہ ہو یا جو چیز کاشت کرنا چاہیں اس کا علم ہو تو اسے معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

۸) مالک،زمین کو معین کرے اس طرح کہ مورد نظر ٹکڑا مردّد نہ ہو اور ظاہر یہ ہے کہ معین جگہ میں بطور کلی تعین کرنا ،معین کرنے کے لئے کافی ہے اگرچہ زمین کے ٹکڑے آپس میں مختلف ہوں۔

۹) جو اخراجات ان میں سے ہر ایک کو کرنا ضروری ہیں انہیں معین کریں لیکن جو اخراجات ہر ایک کو کرنا ضروری ہوں اگر اس کا علم ہو تو معین کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۲۵۸ اگر مالک،کاشتکار سے طے کرے کہ جو کچھ زمین کی اصلاح اور آبادکاری میں خرچ ہوگا اور جو مقدار ٹیکس کے طور پر دینا ہوگی، اسے نکالنے کے بعد باقی کو اپنے درمیان تقسیم کریں گے تو صحیح ہے۔ اسی طرح اگر طے کرے کہ پیداوار کی کچھ مقدار اس کی ہوگی تو اگر جانتے ہوں کہ اس مقدار کو کم کرنے کے بعد کچھ باقی بچ جائے گا تو مزارعہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۵۹ اگر مزارعہ کی مدت ختم ہوجائے اور فصل دستیاب نہ ہو تو اگر مالک اس بات پر راضی ہو کہ اجرت پر یا بغیر اجرت کے، فصل اس کی زمین میں کھڑی رہے اور کاشتکار بھی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک راضی نہ ہو تو اس صورت میں جب فصل کے زمین میں باقی رہنے سے مالک کو کوئی نقصان نہ ہو، کوئی قابل ذکر منفعت بھی ضائع نہ ہورہی ہو اور فصل کی عدم دستیابی میں کاشتکار کی کوتاہی بھی نہ ہو تو مالک کاشتکار کو زمین میں سے فصل کاٹنے پر مجبور نہیں کرسکتا، بلکہ ضروری ہے کہ فصل تیار ہونے تک صبر کرے تاکہ کاشتکار کو نقصان نہ ہو اور کاشتکار کے لئے ضروری ہے کہ اس زیادہ مدت کے لئے زمین کو استعمال کرنے پر مالک کو اجرت المثل دے۔

مسئلہ ۲۲۶۰ اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ زمین میں کھیتی باڑی کرنا ممکن نہ ہو مثلا زمین کا پانی بند ہوجائے تو مزارعہ ختم ہوجاتا ہے اور اگر کاشتکار بلاوجہ کھیتی باڑی نہ کرے تو اگر زمین اس کے تصرف میں رہی ہو اور مالک کا اس میں کوئی تصرف نہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ معمول کے مطابق مدت کا کرایہ مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۲۶۱ اگر مالک اور کاشتکار صیغہ پڑھ چکے ہوں تو ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ منسوخ نہیں کرسکتے اور اسی طرح اگر مالک نے مزارعہ کے قصد سے کسی کو زمین دے دی ہو اور اس نے بھی تحویل لے لی ہو، تو ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر مزارعہ منسوخ نہیں کرسکتے لیکن اگر مزارعہ کے معاہدے کے سلسلے میں انہوں نے یہ شرط طے کی ہو کہ ان میں سے دونوں یا کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو جو معاہدہ انہوں نے کر رکھا ہو اس کے مطابق معاملہ فسخ کرسکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۶۲ اگر مزارعہ کے معاہدے کے بعد مالک یا کاشتکار مرجائے تو مزارعہ فسخ نہیں ہوتا بلکہ ان کے وارث ان کی جگہ لے لیتے ہیں لیکن اگر کاشتکار مرجائے اور انہوں نے یہ شرط رکھی ہو کہ کاشتکار خود کاشت کرے گا تو مزارعہ فسخ ہوجاتا ہے۔ اس صورت میں اگر پیداوار نمایاں ہوچکی ہو تو ضروری ہے کہ کاشتکار کا حصّہ اس کے ورثاء کو دیں اور جو دوسرے حقوق کاشتکار کو حاصل ہوں وہ بھی اس کے ورثاء کو میراث میں مل جاتے ہیں اور کاشت حاصل ہونے تک اس کا زمین میں باقی رہنے کا وھی حکم ہے جو مسئلہ "۲۲۵۹" میں بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۳ اگر کاشت کے بعد پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو جو بیج ڈالا گیا تھا اگر وہ مالک کا مال ہو تو جو فصل ہاتھ آئے گی وہ بھی اسی کی ہوگی۔ اس صورت میں مالک کے لئے ضروری ہے کہ کاشتکار کی اجرت، جو کچھ اس نے خرچ کیا ہو اور کاشکار کے حیوانوں اور دوسرے وسائل کا کرایہ دے۔

اور اگر بیج کاشتکار کا مال ہو تو فصل بھی اسی کی ہوگی اور ضروری ہے کہ زمین کا کرایہ اور جو کچھ مالک نے خرچ کیا ہو اور مالک کے وسائل کا کرایہ دے اور اس کاشتکاری میں جو کام مالک نے انجام دیا ہو اس کی اجرت دے۔

دونوں صورتوںمیں اگر اجرت المثل اور جو خرچ کیا ہو وہ معاہدے کی مقدار سے زیادہ ہوں تو زیادہ کا استحقاق محل اشکال ہے اور احوط مصالحت ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۴ اگر بیج کاشتکار کا مال ہو اور کاشت کے بعد فریقین کو پتہ چلے کہ مزارعہ باطل تھا تو اگر مالک اور کاشتکار رضامند ہوں کہ اجرت پر یا بلا اجرت فصل زمین پر کھڑی رہے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر مالک راضی نہ ہو تو حکم وہی ہے جو مسئلہ "۲۲۵۹" میں بیان ہوچکا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۵ اگر پیداوار جمع کرنے اور مزارعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد کاشت کی جڑیں زمین میں رہ جائیں اور دوسرے سال سرسبز ہوجائیں اور پیداوار دیں تو اگر مالک یا کاشتکار نے جڑوں میں اشتراک کا معاہدہ نہ کیا ہو تو اگرچہ زمین کے مالک کی مالکیت دوسرے سال کی پیداوار کی بنسبت صحت سے خالی نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر کاشتکار بیج کا مالک ہو تو آپس میں مصالحت کریں۔

مضاربہ کے احکام

مضاربہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کو کوئی مال دے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور اس تجارت سے ہونے والے منافع کو آپس میں بطور مشاع یعنی نصف یا ثلث وغیرہ کے اعتبار سے تقسیم کریں۔

صاحب مال کو مالک اور تجارت کرنے والے کو عامل کہتے ہیں۔ مضاربہ میں ایجاب و قبول شرط ہے، چاہے لفظ کے ذریعے ہو یا فعل کے ذریعے، مثال کے طورپر مالک مضاربہ کے عنوان سے عامل کو مال دے اور عامل مال لے کر اسے قبول کرے۔

مسئلہ ۲۲۶۶ مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے چند شرائط ضروری ہیں:

۱) مالک اور عامل بالغ و عاقل اور مختار ہوں اور مالک سفاہت یا دیوالیہ ہونے کی وجہ سے اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو اور سفیہ عامل کے ساتھ مضاربہ کا صحیح ہونا بھی محل اشکال ہے۔

۲) مالک اور عامل میں سے ہر ایک کے لئے نفع کی شرح معین ہو مثلاً نصف یا ایک تھائی یا ایک چوتھائی وغیرہ۔

۳) یہ کہ نفع مالک اور عامل کے درمیان ہو پس اگر شرط کی جائے کہ اس نفع میں سے کچھ مقدار ایسے شخص کے لئے ہو جو کام میں شریک نہ ہو تو مضاربہ باطل ہے۔

۴) عامل تجارت کرسکتا ہو اگرچہ اس کے لئے دوسرے کی مدد لے۔

مسئلہ ۲۲۶۷ اقویٰ یہ ہے کہ مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے مال کا سونے یا چاندی کے سکوں کی شکل میں ہونا ضروری نہیں بلکہ نوٹ جیسے دوسرے اموال سے انجام دینا بھی جائز ہے لیکن ایسا مال جو دوسرے کے ذمّے ہو مثال کے طورپر ایسا مال جو

انسان کسی دوسرے سے قرض خواہ ہو، کے ساتھ جائز نہیں اور منافع سے مضاربہ کرنا مثال کے طور پر گھر کی سکونت سے مضاربہ، محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۸ مضاربہ کے صحیح ہونے کے لئے مال کا عامل کے تصرّف میں ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر مال مالک کے تصرّف میں ہو اور عامل فقط معاملے کو انجام دے تو مضاربہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۶۹ اگر مضاربہ صحیح ہو تو مالک اور عامل نفع میں شریک ہوتے ہیں اور اگر صحت کے بعض شرائط کی عدم موجودگی کی وجہ سے مضاربہ فاسد ہو تو پورا نفع مالک کا مال ہے اور ضروری ہے کہ مالک عمل کی اجرت المثل، عامل کو دے اور اگر اجرت المثل عامل کے لئے مقررہ حصّے سے زیادہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عامل اور مالک اضافی مقدار میں مصالحت کریں۔

مسئلہ ۲۲۷۰ مضاربہ میں نقصان و ضرر مالک کے ذمّے ہے اور اگر یہ شرط کی جائے کہ نقصان عامل یا دونوں کے ذمّے ہوگا تو شرط باطل ہے لیکن اگر یہ شرط کی جائے کہ مالک کو کاروبار میں ہونے والا نقصان عامل پورا کرے اور اپنے مال میں سے مالک کو بخش دے تو یہ شرط صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۱ مضاربہ جائز معاملات میں سے ہے اور مالک یا عامل میں سے کوئی ایک جس وقت چاہیں مضاربہ کو فسخ کر سکتے ہیں خواہ عمل شروع کرنے سے پہلے خواہ عمل انجام دینے کے بعد، خواہ نفع حاصل ہونے سے پہلے خواہ نفع حاصل ہونے کے بعد۔

مسئلہ ۲۲۷۲ عامل نے مالک سے جو مال لیا ہو اسے مالک کی اجازت کے بغیر اپنے یا کسی دوسرے کے مال کے ساتھ مخلوط نہیں کر سکتا اگرچہ اس عمل سے مضاربہ باطل نہیں ہوتا لیکن اگر مال کو مخلوط کرے اور تلف ہو جائے تو عامل ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۳ مالک خرید و فروخت میں جن خصوصیات کو معین کرے مثلاً یہ کہ عامل معینہ چیز خریدے اور معینہ قیمت پر بیچے ضروری ہے کہ عامل ان پر عمل کرے ورنہ معاملہ فضولی ہوگا اور اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۴ اگر مالک کسی معاملے میں عامل کو سرمایہ کے اعتبار سے محدود اور مقید نہ کرے، تو عامل جس طرح چاہے معاملہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۵ اگر عامل، مالک کی اجازت سے سفر کرے اور یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ سفر کا خرچہ عامل کے ذمّے ہے تو سفر اور تجارت کے لئے خرچ ہونے والی رقم سرمائے سے اٹھائی جائے گی اور اگر عامل چند مختلف مالکوں کے لئے کام کرتا ہو تو ہر مالک کے کام کی نسبت خرچہ تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۷۶ کام میں منافع ہونے کی صورت میں عامل نے تجارت کے مقدماتی کاموں اور سفر کے خرچ کے لئے جو کچھ سرمائے سے لیا ہو، وہ رقم نفع سے نکال کر سرمایہ میں ملائی جائے گی اور باقی بچنے والے نفع کو معاہدے کے مطابق تقسیم کریں گے۔

مسئلہ ۲۲۷۷ مضاربہ میں یہ شرط نہیں ہے کہ مالک ایک شخص ہو اور عامل بھی ایک شخص ہو بلکہ چند مالک اور ایک عامل یا چند عامل اور ایک مالک بھی ہوسکتا ہے، چاہے ان چند عاملوں کے لئے نفع سے حاصل ہونے والا جو حصہ طے ہوا ہے وہ مساوی یا مختلف ہو۔

مسئلہ ۲۲۷۸ اگر دو شخص سرمائے میں شریک ہوں اور عامل ایک شخص ہو اور شرط کریں کہ مثلاً آدھا نفع عامل کے لئے ہو اور باقی آدھا دو مالکوں کے درمیان بطور تفاضل ہو یعنی ایک کا حصہ دوسرے سے زیادہ ہو باوجود اس کے کہ دونوں کا سرمایہ برابر ہو یا شرط کریں کہ باقی آدھا دو مالکوں کے درمیان مساوی تقسیم ہوگا باوجود اس کے کہ ایک کا سرمایہ دوسرے سے زیادہ ہو مضاربہ باطل ہے، مگر یہ کہ ان میں سے کسی ایک کے لئے وہ زیادہ مقدار تجارت کے سلسلے میں کسی کام کو انجام دینے کے عوض میں ہو کہ اس صورت میں صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۹ اگر مالک یا عامل مرجائے تو مضاربہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۰ جائز نہیں ہے کہ عامل نے جو سرمایہ مالک سے لیا ہو مالک کی اجازت کے بغیر اس سرمایہ کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے ساتھ مضاربہ کا معاہدہ کرے یا اس سرمائے کے ساتھ کام کسی دوسرے شخص کے سپرد کرے یا سرمائے کے ساتھ کسی اور کو تجارت کے لئے اجیر کرے اور اگر یہ تصرفات مالک کی اجازت کے بغیر انجام پائیں اور مالک بھی اجازت نہ دے اور مال تلف ہوجائے عامل ضامن ہے۔ہاں، کام کے مقدمات کو انجام دینے کے لئے اجیر لینے یا کسی کو وکیل بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲۸۱ مالک اور عامل میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے شرعی طور پر جائز کام کی شرط کرسکتا ہے مثلاً ان میں سے ایک دوسرے پر شرط کرے کہ مال دے یا کوئی کام انجام دے اور اس شرط کو پورا کرنا واجب ہے ، خواہ عامل تجارت اور کام انجام نہ دے یا انجام دیا ہو اور نفع حاصل نہ ہوا ہو۔

مسئلہ ۲۲۸۲ جیسے ہی تجارت میں نفع حاصل ہو عامل کے لئے جو حصہ مقرر کیا گیا ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اگرچہ ابھی نفع تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جو بھی نقصان ہوا ہو اس کا جبران اور تلافی ہوگی اور معاملے میں نفع حاصل ہونے کے وقت اگر مالک تقسیم کرنے پر راضی نہ ہو تو عامل کو حق نہیں ہے کہ مالک کو تقسیم پر مجبور کرے اور اگر عامل تقسیم کرنے پر راضی نہ ہو تو مالک اسے تقسیم قبول کرنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۳ اگر نفع تقسیم کریں اور تقسیم کے بعد سرمائے میں کوئی خسارہ وارد ہوجائے اور اس کے بعد کوئی نفع حاصل ہو جو خسارہ سے کم نہ ہو تو وہ خسارہ اس نفع سے ادا ہوگا اور اگر نفع خسارہ سے کم نہ ہو تو وہ خسارہ اس نفع سے ادا ہوگا اور اگر نفع خسارہ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ عامل اس خسارہ کو جو نفع اس نے لیا ہے اس سے ادا کرے پس اگر خسارہ نفع سے کمتر ہو تو خسارہ سے بچنے والا مال اس کا ہوگا اور اگر خسارہ نفع سے زیادہ ہو تو نفع سے زیادہ مقدار عامل کے ذمّے نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۴ جب تک مضاربہ کا معاہدہ باقی ہو سرمائے پر وارد ہونے والے خسارے کا جبران کام سے حاصل ہونے والے نفع سے ہوگا، خواہ نفع خسارہ سے پہلے ہوا ہو یا بعد میں اور اگر کام شروع کرنے سے پہلے خسارہ وارد ہو اور سرمائے کی کچھ مقدار تلف ہوجائے تو اس خسارے کا جبران نفع سے ہوگا اور اگر پورا کا پورا سرمایہ تلف ہوجائے جب کہ کسی نے اسے تلف نہ کیا ہو تو مضاربہ باطل ہوجائے گا اور اگر کوئی اسے تلف کرے اور تلف کرنے والا اس کا عوض دے دے تو مضاربہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۲۸۵ اگر عامل، مالک کے ساتھ یہ شرط کرے کہ سرمائے پر وارد ہونے والے خسارے کا جبران نفع سے نہ ہوگا، تو یہ شرط صحیح ہے اور عامل کے حصّے سے کم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۸۶ مالک اور عامل، جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا، جس وقت چاہیں مضاربہ کے معاہدے کو فسخ کرسکتے ہیں اگرچہ عمل انجام دینے کے بعد اور نفع حاصل ہونے سے پہلے ہو لیکن اگر عامل مالک کی اجازت سے سفر کرے اور سرمائے کی کچھ مقدار سفر پر خرچ کرے اور مضاربہ فسخ کرنا چاہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ مالک کو راضی کرے۔

مسئلہ ۲۲۸۷ اگر نفع حاصل ہونے کے بعد مضاربہ فسخ ہو تو ضروری ہے کہ نفع معاہدے کے مطابق مالک اور عامل کے درمیان تقسیم ہو اگر ان میں سے کوئی ایک تقسیم کرنے پر راضی نہ ہو تو دوسرے کو حق حاصل ہے کہ اسے تقسیم پر مجبور کرے۔

مسئلہ ۲۲۸۸ اگر مضاربہ فسخ ہوجائے اور مضاربہ کا مال یا اس کی کچھ مقدار قرض ہو تو ضروری ہے کہ عامل اسے مقروض سے لے کر مالک کو لوٹادے۔

مسئلہ ۲۲۸۹ اگر مضاربہ کا سرمایہ عامل کے پاس ہو اور وہ مرجائے تو اگر معین طور پر معلوم ہو تو مالک کو دیا جائے گا اور اگر معین طور پر معلوم نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسے قرعہ کے ذریعے معین کیا جائے یا مالک عامل کے ورثاء کے ساتھ مصالحت کرے۔

مساقات اور مغارسہ کے احکام

مسئلہ ۲۲۹۰ اگر انسان کسی کے ساتھ معاہدہ کرے کہ پھل دار درختوں کو جن کا پھل خود اس کا مال ہو یا اس پھل پر اس کا اختیار ہو ایک مقررہ مدت کے لئے کسی دوسرے شخص کے سپرد کرے تاکہ وہ ان کی نگہداشت کرے اور انہیں پانی دے اور جتنی مقدار بطور مشاع آپس میں طے کریں اس کے مطابق وہ ان درختوں کا پھل لے لے تو ایسا معاملہ مساقات کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۱ بید اور چنار جیسے درختوں میں، جو پھل نہیں دیتے، مساقات کا معاملہ صحیح نہیں ہے اور مہندی وغیرہ کے درخت میں کہ جن کے پتے کام آتے ہیں، محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۲ مساقات کے معاملے میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر درخت کا مالک مساقات کی نیت سے اسے کسی کے سپرد کرے اور جس شخص کو کام کرنا ہو وہ بھی اسی نیت سے تحویل لے لے تو معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۳ مالک اور جو شخص درختوں کی نگہداشت کی ذمہ داری لے ضروری ہے کہ دونوں عاقل و بالغ ہوں اور کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور نیز یہ کہ مالک شرعاً اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو مثال کے طور پر سفیہ جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو اور دیوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں تصرف نہ کرسکتا ہو اور یہی حکم عامل کے لئے اس وقت ہے جب اس کے عمل سے اس کے مال میں تصرف لازم آتا ہو۔

مسئلہ ۲۲۹۴ مساقات کی مدت کا معین ہونا ضروری ہے اور جس مدت میں پھل دستیاب ہوتے ہوں اس سے کم مدت نہ ہو اور اگراس کی ابتدا کو معین کریں اور اس کا اختتام اس وقت قراردیں جب اس سال کے پھل دستیاب ہوں تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۵ ضروری ہے کہ ہر فریق کا حصّہ پیداوار کا بطور مشاع نصف یا ایک تھائی وغیرہ ہو اور اگر یہ معاہدہ کریں کہ مثلاً سو من پھل مالک کے اور باقی کام کرنے والے کے، تو معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۶ ضروری ہے کہ مساقات کا معاملہ پھل ظاہر ہونے سے پہلے طے کرلیں یا پیداوار کے ظاہر ہونے کے بعد اس کے پکنے سے اتنا پہلے طے کرلیں جب کہ ابھی آبیاری جیسا کچھ ایسا کام باقی ہو جو درختوں کی نگہداشت اور پھلوں میں اضافے کے لئے ضروری ہو۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اگرچہ پھل توڑنے اور اس کی نگہداشت جیسے کام کی ضرورت ہو معاملہ صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پھلوں کے زیادہ اور بہتر ہونے کے لئے آبیاری کی ضرورت نہ ہوتو اگرچہ درخت کی نگہداشت کے لئے کوئی کام ضروری ہو پھر بھی معاملہ کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۷ خربوزے اور کھیرے جیسے پھلوں میں، جن کے پودوں کی جڑیں ثابت نہ ہوں، مساقات کا معاملہ محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۸ جو درخت بارش کے پانی یا زمین کی نمی سے استفادہ کرتا ہو اور جسے آبیاری کی ضرورت نہ ہو، اگر اسے پھلوں کے زیادہ یا بہتر ہونے کے لئے بیلچہ چلانے اور کھاد دینے جیسے کاموں کی ضرورت ہو تو مساقات صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۲۹۹ دو افراد جنہوں نے مساقات کی ہو باہمی رضامندی سے معاملہ فسخ کرسکتے ہیں نیز اگر مساقات کے معاہدے کے ضمن میں یہ شرط طے کریں کہ ان دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو ان کے طے کردہ معاہدے کے مطابق معاملہ فسخ کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور اگر مساقات کے معاملے میں کوئی شرط طے کریں اور اس شرط پر عمل نہ ہو تو جس شخص کے فائدے کے لئے وہ شرط کی گئی ہو وہ معاملہ فسخ کرسکتا ہے اور شروط کے باقی موارد کی طرح طرفِ مقابل کو حاکم شرع کے ذریعہ شرط پر عمل کرنے پر مجبور بھی کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۰ اگر مالک مرجائے تو مساقات کا معاملہ فسخ نہیں ہوتا بلکہ اس کے وارث اس کی جگہ پاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۰۱ درختوں کی پرورش جس شخص کے سپرد کی گئی ہو اگر وہ مرجائے اور معاہدے میں یہ شرط نہ کی گئی ہو کہ وہ خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے ورثاء اس کی جگہ لے لیتے ہیں اور اگر ورثاء خود درختوں کی پرورش کا کام انجام نہ دیں اور نہ ہی اس مقصد کے لئے کسی کو اجیر مقرر کریں تو حاکم شرع مردے کے مال سے کسی کو اجیر مقرر کرے گا اور اس سے جو آمدنی ہوگی اسے مردے کے ورثاء اور مالک کے درمیان تقسیم کردے گا اور اگر یہ شرط کی گئی ہو کہ وہ خود درختوں کی پرورش کرے گا تو اس کے مرنے کے بعد معاملہ فسخ ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۳۰۲ اگر یہ شرط کی جائے کہ تمام پیداوار مالک کا مال ہوگی تو مساقات باطل ہے۔ ایسی صورت میں پھل مالک کے ہوں گے اور کام کرنے والا اجرت طلب نہیں کرسکتا، لیکن اگر مساقات کسی اور وجہ سے باطل ہو تو ضروری ہے کہ مالک آبیاری اور دوسرے کام کرنے کی اجرت درختوں کی پرورش کرنے والے کو معمول کے مطابق دے لیکن اگر معمول کے مطابق اجرت طے شدہ اجرت سے زیادہ ہو تو اس اضافی مقدار کی ادائیگی کا لازم ہونا محل اشکال ہے اور احوط صلح ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۳ اگر زمین دوسرے کے سپرد کردے تاکہ وہ اس میں درخت لگائے اور جو کچھ حاصل ہو وہ دونوں کا ہو تو اس معاملے کو جسے مغارسہ کہتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ لہٰذا اگر درخت صاحب زمین کے تھے تو پرورش کے بعد بھی اسی کے ہوں گے اور ضروری ہے کہ پرورش کرنے والے کو اجرت دے، مگر یہ کہ وہ اجرت کام کرنے والے سے طے شدہ حصّے سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اضافی مقدار کی ادائیگی کا لازم ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط صلح میں ہے جب کہ اگر یہ درخت اس شخص کے ہیں جس نے ان کی تربیت کی تھی تو تربیت کے بعد بھی یہ اسی کے رہیں گے اور ان درختوں کو اکھاڑ بھی سکتا ہے، لیکن انہیں اکھاڑنے سے جو گڑھے ہوں ضروری ہے ان گڑھوں کو پر کرے اور جس دن سے اس نے زمین میں درخت کاشت کئے ہوں اس کا کرایہ زمین کے مالک کو دے مگر یہ کہ زمین کا کرایہ درختوں کی نگہداشت کے عوض مالک کے طے شدہ حصے سے زیادہ ہو کہ اس صورت میں اضافی مقدار کی ادائیگی کا لازم ہونا محل اشکال ہے اور احوط صلح ہے۔

اسی طرح مالک بھی اسے مجبور کرسکتا ہے کہ درختوں کو اکھاڑے اور اگر درخت اکھاڑنے سے ان میں کوئی عیب پیدا ہو تو صاحب زمین کی ذمہ داری نہ ہوگی لیکن اگر صاحب زمین خود درختوں کو اکھاڑے اور ان میں عیب پیدا ہو تو ضروری ہے کہ قیمت کے فرق کی مقدار درختوں کے مالک کو دے اور درختوں کا مالک اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ اجارہ یا اجارے کے بغیر درختوں کو زمین میں باقی رہنے دے۔ اسی طرح صاحب زمین اسے مجبور نہیں کرسکتا کہ اجارہ یا اجارے کے بغیر درختوں کو زمین میں باقی رہنے دے۔

وہ افراد جو اپنے مال میں تصرف نہیں کرسکتے

مسئلہ ۲۳۰۴ جو بچہ بالغ نہ ہوا ہو وہ مال یا اپنی ذمہ داری پر مثال کے طور پر یہ کہ ضامن بنے یا قرض کرے یا اس طرح کے کاموں میں شرعاً تصرف نہیں کرسکتا اور یہی حکم اپنے نفس میں مالی تصرف کا بھی ہے مثال کے طور پر خود کو کرائے پر دے یا مضاربہ یا مزارعہ اور اس طرح کے کام کرے۔ ہاں، مال میں اس کی وصیت کا حکم مسئلہ نمبر " ۲۷۶۱ " میں آئے گا۔

اور بلوغ کی نشانی ان تین چیزوں میں سے ایک ہے:

۱) لڑکے میں ناف کے نیچے اور شرم گاہ کے اوپر سخت بالوں کا اگنا۔

۲) منی کا خارج ہونا۔

۳) لڑکے میں عمر کے پندرہ قمری سال پورے ہونا، اور لڑکی میں عمر کے نو قمری سال پورے ہونا، اور جس لڑکی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ نو سال پورے ہوچکے یا نہیں اسے حیض آنا۔

مسئلہ ۲۳۰۵ چہرے، ہونٹوں کے اوپر، سینے اور بغل کے نیچے سخت بالوں کا اگنا، آواز کا بھاری ہونا اور ایسی ہی دوسری علامات بالغ ہونے کی نشانیاں نہیں ہیں مگر یہ کہ انسان ان کی وجہ سے بالغ ہونے کا یقین یا اطمینان کرلے۔

مسئلہ ۲۳۰۶ دیوانہ اپنے مال اور ذمہ داری میں تصرف نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اپنے نفس میں مالی تصرفات کا بھی یہی حکم ہے اور سفیہ یعنی جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہو اپنے مال اور ذمہ داری میں مثال کے طور پر یہ کہ ضامن بنے یا قرض کرے اپنے ولی کے اذن یا اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا اور اسی طرح اپنے نفس میں ولی کے اذن یا اجازت کے بغیر مالی تصرف نہیں کرسکتا مثال کے طور پر یہ کہ خود کو کرائے پر دے یا مضاربہ یا مزارعہ کا عامل بنے اور اس طرح کے کام کرے اور دیوالیہ یعنی جسے قرض خواہوں کے مطالبہ کی وجہ سے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف سے منع کیا ہو اپنے مال میں قرض خواہوں کے اذن یا اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۰۷ جو شخص کبھی عاقل اور کبھی دیوانہ ہوجائے اس کا دیوانگی کی حالت میں اپنے مال میں تصرف کرنا صحیح نہیں ہے

۔

مسئلہ ۲۳۰۸ انسان کو اختیار ہے کہ مرض الموت کے عالم میں اپنا مال اپنے آپ، عیال، مہمانوں اور ان کاموں پر جو فضول خرچی میں شمار نہ ہوتے ہوں جتنا چاہے صرف کرے اور اگر اپنا مال کسی کو بخش دے یا قیمت سے سستا فروخت کرے اگرچہ ثلث مال سے زیادہ ہو اور ورثاء بھی اجازت نہ دیں اس کا تصرّف صحیح ہے۔

وکالت کے احکام

وکالت سے مراد یہ ہے کہ وہ کام جسے انسان خود انجام دینے کا حق رکھتا ہو اور اسے کرنے کے لئے اس کا اپنا ہونا شرط نہ ہو اسے دوسرے کے سپرد کردے تاکہ وہ اس کی طرف سے اس کام کو نجام دے مثلاً کسی کو اپنا وکیل بنائے تاکہ وہ اس کا مکان بیچ دے یا کسی عورت سے اس کا نکاح کردے لہٰذا سفیہ چونکہ اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا اس لئے وہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنے مکان کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا اور اسی طرح دیوالیہ جو حاکم شرع کے حکم سے اپنے مال میں ممنوع التصرف ہوچکا ہو اپنے مال میں تصرف کے لئے کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا مگر یہ کہ قرض خواہوں سے اذن یا اجازت لے لے۔

مسئلہ ۲۳۰۹ وکالت میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر انسان دوسرے شخص کو سمجھادے کہ اس نے اسے وکیل مقرر کیا ہے اور وہ بھی سمجھا دے کہ اس نے وکیل بننا قبول کرلیا ہے مثلاً وہ اپنا مال دوسرے کو دے کہ وہ اس کی طرف سے بیچ دے اور دوسرا شخص وہ مال لے لے تو وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۰ اگر انسان ایک ایسے شخص کو وکیل مقرر کرے جو دوسرے شہر میں ہو اور اس کو وکالت نامہ بھیج دے اور وہ وکالت نامہ قبول کرلے تو اگرچہ وکالت نامہ اسے کچھ عرصے بعد ملے وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۱ موکل یعنی وہ شخص جو دوسرے کو وکیل بنائے اور وہ شخص جو وکیل بنے ضروری ہے کہ دونوں عاقل ہوں اور قصد و اختیار سے اقدام کریں اور کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور موکل کے لئے بالغ ہونا بھی ضروری ہے مگر یہ کہ اسے ان کاموں میں جن کو ممیز بچے کا انجام دینا صحیح ہو وکیل بنائے مثال کے طور پر دس سالہ بچہ جسے حق ہے کہ وصیت کرے۔

مسئلہ ۲۳۱۲ جو کام انسان انجام نہ دے سکتا ہو یا شرعاً انجام نہ دینا چاہئے اسے انجام دینے کے لئے وہ دوسرے کا وکیل نہیں بن سکتا مثلاً جو شخص حج کا احرام باندھ چکا ہو چونکہ ضروری ہے کہ نکاح کا صیغہ نہ پڑھے اس لئے وہ صیغہ نکاح پڑھنے کے لئے دوسرے کا وکیل نہیں بن سکتا۔

مسئلہ ۲۳۱۳ اگر کوئی شخص اپنے تمام کام انجام دینے کے لئے دوسرے شخص کو وکیل بنائے تو صحیح ہے لیکن اگر اپنے کاموں میں سے ایک کام کرنے کے لئے دوسرے کو وکیل بنائے اور کام معین نہ کرے تو وکالت صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر وکیل کو چند کاموں میں سے ایک کام جس کا وہ انتخاب کرے انجام دینے کے لئے وکیل بنائے مثلاً اسے کہے: "تم وکیل ہو کہ گھر کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے میں جسے چاہو اختیار کرو"، تو وکالت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۴ اگر وکیل کو معزول کردے یعنی کام سے برطرف کردے تو وکیل اطلاع مل جانے کے بعد اس کام کو انجام نہیں دے سکتا لیکن اگر اطلاع ملنے سے پہلے اس نے وہ کام کردیا ہو تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۵ وکیل خود کو وکالت سے کنارہ کش کرسکتا ہے خواہ موکِّل موجود نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۱۶ جو کام وکیل کے سپرد کیا گیا ہو اس کام کے لئے وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر نہیں کرسکتا لیکن اگر مؤکِّل نے اجازت دی ہو کہ کسی کو وکیل کرے تو جس طرح اس نے کہا ہو اسی طرح وہ عمل کرسکتا ہے، لہذا اگر اس نے کہا ہو "میرے لئے وکیل مقرر کرو" تو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے وکیل مقرر کرے لیکن کسی کو اپنی جانب سے وکیل مقرر نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۱۷ اگر وکیل مؤکِّل کی اجازت سے کسی کو اس کا وکیل بنائے تو پہلا وکیل اس وکیل کو معزول نہیں کرسکتا اور اگر پہلا وکیل مرجائے یا مؤکِّل اسے معزول کردے تو دوسرے وکیل کی وکالت باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲۳۱۸ اگر وکیل مؤکِّل کی اجازت سے کسی کو خود اپنی طرف سے وکیل مقرر کرے تو مؤکِّل اور پہلا وکیل اس وکیل کو معزول کرسکتے ہیں اور اگر پہلا وکیل مرجائے یا معزول ہوجائے تو دوسری وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۹ اگر کسی کام کے لئے چند اشخاص کو وکیل مقرر کرے اور انہیں اجازت دے کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر اس کام کو انجام دے تو ان میں سے ہر ایک اس کام کو انجام دے سکتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو دوسرے کی وکالت باطل نہیں ہوتی لیکن اگر یہ نہ کہا ہو کہ سب مل کر یا علیحدہ علیحدہ انجام دیں یا کہا ہو کہ سب مل کر انجام دیں، تو علیحدہ سے اسے انجام نہیں دے سکتے اور اگر ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو باقی اشخاص کی وکالت باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۰ اگر وکیل یا مؤکِّل مرجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے اور نیز جس چیز میں تصرف کے لئے کسی شخص کو وکیل مقرر کیا جائے اگر وہ چیز تلف ہوجائے مثلاً جس بھیڑ کو بیچنے کے لئے کسی کو وکیل مقرر کیا ہو وہ بھیڑ مرجائے تو وکالت باطل ہوجائے گی اور ان میں سے کوئی ایک دیوانہ یا بے ہوش ہوجائے تو وکالت کا اس طرح سے باطل ہو جانا کہ دیوانگی یا بے ہوشی سے افاقے کے بعد بھی عمل کو انجام نہ دے سکے اور اس کے لئے نئی توکیل کی ضرورت ہو، محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۱ اگر انسان کسی کو ایک کام کے لئے وکیل مقرر کرے اور اسے کوئی چیز دینا طے کرے تو کام انجام پانے کے بعد ضروری ہے کہ وہ چیز اسے دے دے۔

مسئلہ ۲۳۲۲ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور جس تصرف کی اسے اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ اس میں اور تصرف نہ کرے اور اتفاقاً وہ مال تلف ہوجائے تو اس کے لئے اس کا عوض دینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۳ جو مال وکیل کے اختیار میں ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی برتے یا جس تصرف کی اجازت ہو اس کے علاوہ اس میں کوئی اور تصرف کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو ضامن ہے، لہذا اگر جس لباس کے لئے کہا جائے کہ اسے بیچ دو اگر وہ اسے پہن لے اور وہ لباس تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۳۲۴ اگر وکیل کو مال میں جس تصرف کی اجازت دی گئی ہو اس کے علاوہ کوئی اور تصرف کرے مثلاً اسے جس لباس کے بیچنے کے لئے کہا جائے وہ اسے پہن لے اور بعد میں وہ تصرف کرے جس کی اسے اجازت دی گئی ہو تو وہ تصرف صحیح ہے۔

قرض کے احکام

کسی مسلمان کو خصوصاً مومنین کو قرض دینا مستحب کاموں میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں حکم ہوا ہے اور مومنین کو قرض دینا خدا کو قرض دینا شمار کیا گیا ہے، قرض دینے والے کو مغفرت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں بھی اس کے متعلق تاکید کی گئی ہے۔ پیغمبر اکرم(ص) سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے اس کے لئے ہر درہم کے مقابلے میں احد کے پہاڑ کے وزن کے برابر رضویٰ اور طور سیناء کی پہاڑیوں جتنی نے کیاں ہیں اور اگر مقروض سے نرمی برتے تو بغیر حساب و عذاب اور برق رفتاری سے پل صراط سے گزر جائے گا اور اگر کسی سے اس کا مسلمان بھائی قرض مانگے اور وہ نہ دے تو خدائے عزو جل بہشت اس پر حرام کردیتا ہے۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر میں قرض دوں تو میرے لئے قرض دینا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس جیسا کوئی صدقہ دوں۔

مسئلہ ۲۳۲۵ قرض میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر ایک شخص دوسرے کو کوئی چیز قرض کی نیت سے دے اور دوسرا بھی اسی نیت سے لے لے تو قرض صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۶ جب قرض میں مدت کی شرط نہ کی گئی ہو یا مدت مکمل ہوچکی ہو، تو جب بھی مقروض اپنا قرض ادا کرے ضروری ہے کہ قرض خواہ اسے قبول کرے۔

مسئلہ ۲۳۲۷ اگر قرض کے صیغے میں قرض کی واپسی کی مدت معین کردی جائے تو قرض خواہ مدت کے ختم ہونے سے پہلے اپنے قرضے کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا، لیکن اگر مدت معین نہ کی گئی ہو تو قرض خواہ جب بھی چاہے اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۸ اگر قرض خواہ، جب مطالبے کا حق رکھتا ہو، اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے اور مقروض قرض ادا کرسکتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ فوراً ادا کرے اور اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۹ اگر مقروض کے پاس اس کی شان کے مطابق ایک گھر ہو کہ جس میں وہ رہتا ہو اور گھر کا سامان اور چیزیں جنہیں رکھنے پر مجبور ہے، کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسری چیز نہ ہو تو قرض خواہ اس سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا، بلکہ ضروری ہے کہ مقروض کے قرض ادا کرنے کے قابل ہونے تک صبر کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۰ جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ کوئی ایسا کام کرسکتا ہو جس میں اس کے لئے مشکل یا حرج نہ ہو تو واجب ہے کہ کام کرے اور اپنا قرض ادا کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۱ جس شخص کو اپنا قرض خواہ نہ مل سکے اور اس کے ملنے کی امید بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ قرضے کا مال قرض خواہ کی طرف سے فقیر کو صدقہ دے دے اور احتیاط واجب کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے اور اگر اس کا قرض خواہ سید نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے قرضے کا مال سید فقیر کو نہ دے۔

مسئلہ ۲۳۳۲ اگر میت کا مال اس کے کفن و دفن کے واجب اخراجات اور قرض سے زیادہ نہ ہو تو اس کا مال انہی امور پر خرچ کرنا ضروری ہے اور اس کے وارث کو کچھ نہیں ملے گا۔

مسئلہ ۲۳۳۳ اگر کوئی شخص سونے یا چاندی کے سکے قرض لے اور بعد میں ان کی قیمت کم ہوجائے تو اگر وھی مقدار جو اس نے لی تھی واپس کردے تو کافی ہے اور اگر ان کی قیمت بڑھ جائے تو بھی ضروری ہے کہ اتنی ہی مقدار واپس کرے جو لی تھی لیکن دونوں صورتوں میں اگر مقروض اور قرض خواہ کسی اور بات پر رضا مند ہوجائیں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۳۴ کسی شخص نے جو مال لیا ہو اگر تلف نہ ہوا ہو اور صاحب مال اس کا مطالبہ کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مقروض وھی مال مالک کو دے دے۔

مسئلہ ۲۳۳۵ اگر قرض دینے والا شرط کرے کہ وہ جتنی مقدار میں مال دے رہا ہے اس سے زیادہ واپس لے گا مثلاً ایک من گندم دے اور شرط کرے کہ ایک من پانچ کیلو واپس لوں گا یا دس انڈے دے اور کہے کہ گیارہ انڈے واپس لوں گا تو یہ سود اور حرام ہے، بلکہ اگر شرط کرے کہ مقروض اس کے لئے کوئی کام انجام دے یا جو چیز اس سے لی ہے اسے کسی چیز کے ساتھ ملا کر واپس دے مثلاً ایک روپیہ جو قرض لیا ہے اسے ایک ماچس کی ڈبیا کے ساتھ واپس کرے تو بھی یہ سود اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط کرے کہ جو چیز قرض دے رہا ہے اسے مخصوص طریقے سے واپس لے گا مثلا بغیر گھڑے سونے کی مقدار دے اور شرط کرے کہ گھڑا ہوا سونا واپس لے گا تب بھی یہ سود اور حرام ہے۔ ہاں، اگر قرض خواہ کوئی شرط نہ لگائے بلکہ مقروض خود قرضے کی مقدار سے کچھ زیادہ واپس کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۳۳۶ سود دینا سود لینے کی طرح حرام ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ جو شخص سود پر قرض لے وہ اس کا مالک ہوجاتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس میں تصرّف نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۷ اگر کوئی شخص گندم یا اس جیسی کوئی چیز سودی قرضے کے طور پر لے اور اسے کاشت کرے تو اقویٰ یہ ہے کہ وہ پیداوار کا مالک ہوجاتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس میں تصرّف نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۸ اگر کوئی شخص لباس خریدے اور اس کی قیمت کپڑے کے مالک کو سودی قرضے کے طور پر لی ہوئی رقم سے یا ایسی حلال رقم سے جو اس رقم کے ساتھ مخلوط ہے، ادا کرے تو اس لباس کے پہننے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں۔ اسی طرح اگر بیچنے والے سے کہے: "میں یہ لباس اس مال سے خرید رہا ہوں"، تو اس کا بھی یہی حکم ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس لباس کو استعمال نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۳۹ اگر کوئی شخص کسی کو کچھ رقم دے کہ دوسرے شہر میں اس کی جانب سے کم رقم لے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسے صرف برات کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۴۰ اگر کوئی شخص کسی کو قرض اس شرط پر دے کہ چند دن بعد دوسرے شہر میں اس سے زیادہ لے گا مثلاً ۹۹۰ روپے دے کہ دس دن بعد دوسرے شہر میں ہزار روپے لے گا تو یہ سود اور حرام ہے، لیکن جو شخص زیادہ لے رہا ہو اگر وہ اس اضافی مقدار کے مقابلے میں کوئی جنس دے یا کوئی کام کردے تو پھر کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۴۱ اگر قرض خواہ کو کسی سے قرض واپس لینا ہو اور وہ چیز سونا یا چاندی یا ناپی یا تولی جانے والی جنس نہ ہو تو وہ شخص اس چیز کو مقروض یا کسی اور کے پاس کم قیمت پر بیچ کر اس کی قیمت نقد وصول کرسکتا ہے۔ لیکن اگر قرض کرنسی نوٹ ہوں تو ان کا اسی کرنسی کے نوٹوں میں کم قیمت پر بیچنا محل اشکال ہے۔ ہاں، کسی اور کرنسی مثلاً روپوں کو ڈالر میں بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اسی طرح مقروض کو دی ہوئی رقم میں سے کچھ مبلغ کم کرکے باقی قرض نقد کی صورت میں لے سکتا ہے۔

حوالہ دینے کے احکام

مسئلہ ۲۳۴۲ اگر کوئی شخص اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ وہ اپنا قرض ایک اور شخص سے لے لے اور قرض خواہ اس بات کو قبول کرلے تو اس کے بعد جب یہ حوالہ بعد میں آنے والی شرائط کے ساتھ محقق ہوجائے گا تو جس شخص کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہوجائے گا اور اس کے بعد قرض خواہ پہلے مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۴۳ ضروری ہے کہ مقروض اور قرض خواہ عاقل و بالغ ہوں۔ ضروری ہے کہ کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور سفیہ، یعنی اپنا مال فضول کاموں میں خرچ کرنے والے نہ ہو مگر یہ کہ ولی سے اذن یا اجازت لے لیں۔ ہاں، اگر بری یعنی ایسے شخص کی طرف حوالہ دیا گیا ہو جو حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو، جب کہ حوالہ دینے والا سفیہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

اسی طرح شرط ہے کہ مقروض اور قرض خواہ دیوالیہ ہونے کی وجہ سے حاکم شرع کے حکم سے اپنے اموال میں ممنوع التصّرف نہ ہو چکے ہوں، لیکن اگر حوالہ بری کی طرف دیا گیا ہو جب کہ حوالہ دینے والا ممنوع التصرف ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۲۳۴۴ ایسے شخص کے نام حوالہ دینا جو مقروض نہ ہو اسی صورت میں صحیح ہے جب وہ قبول کرے اور اگر انسان جس شخص کا کسی جنس میں مقروض ہو اسے کسی دوسری جنس کا حوالہ دینا چاہے مثلاً جو شخص جَو کا مقروض ہے گندم کا حوالہ دے تو جب تک قرض خواہ قبول نہ کرے حوالہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۴۵ انسان جب حوالہ دے تو ضروری ہے کہ وہ اس وقت مقروض ہو۔ لہٰذا اگر وہ کسی سے قرض لینا چاہتا ہو تو جب تک اس سے قرض نہ لے لے اسے کسی کے نام کا حوالہ نہیں دے سکتا کہ جو قرض اسے دے وہ اس شخص سے وصول کرلے۔

مسئلہ ۲۳۴۶ حوالہ دینے والے اور قرض خواہ کے لئے حوالے کی مقدار اور اس کی جنس کا جاننا ضروری ہے، لہٰذا اگر مثال کے طور پر کوئی شخص دس من گندم اور دس روپے کا مقروض ہو اور اس سے کہے "ان دو قرضوں میں سے ایک فلاں شخص سے لے لو" اور اس قرضے کو معین نہ کرے تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۴۷ اگر قرض واقعاً معین ہو لیکن حوالہ دینے کے وقت مقروض اور قرض خواہ کو اس کی مقدار یا جنس کا علم نہ ہو تو حوالہ صحیح ہے مثلاً اگر کسی کا قرضہ رجسٹر میں لکھا ہو اور رجسٹر دیکھنے سے پہلے حوالہ دے اور بعد میں رجسٹر دیکھے اور قرض خواہ اپنے قرض کی مقدار بتادے تو حوالہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۴۸ قرض خواہ کو اختیار ہے کہ حوالہ قبول نہ کرے اگرچہ جس کے نام حوالہ دیا جائے وہ فقیر نہ ہو اور حوالہ کے ادا کرنے میں کوتاہی بھی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۴۹ جو شخص حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو اور حوالہ قبول کرلے تو حوالہ ادا کرنے سے پہلے حوالہ دینے والے سے حوالے کی مقدار کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر قرض خواہ اپنے قرض سے تھوڑی مقدار پر صلح کرلے تو حوالہ قبول کرنے والا حوالہ دینے والے سے فقط اتنی مقدار کا ہی مطالبہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۰ حوالہ محقق ہونے کے بعد حوالہ دینے والا اور جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے حوالہ منسوخ نہیں کرسکتے اور جب حوالہ دئے جانے کے وقت، جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ فقیر نہ ہو، اگرچہ وہ بعد میں فقیر ہوجائے قرض خواہ بھی حوالہ منسوخ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اگر حوالہ دئے جانے کے وقت فقیر ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ ہاں، اگر قرض خواہ کو علم نہ ہو کہ فقیر ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ مالدار ہوگیا ہے تو قرض خواہ حوالہ منسوخ کرسکتا ہے اور اپنا قرضہ حوالہ دینے والے سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۱ اگر مقروض، قرض خواہ اور جس کے نام حوالہ دیا گیا ہو، جب کہ اس کا قبول کرنا حوالہ کے صحیح ہونے میں شرط ہو مثال کے طور پر جب وہ حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو، یا ان میں سے کوئی ایک اپنے لئے حوالہ منسوخ کرنے کے حق کی شرط کرے تو کئے گئے معاہدے کے مطابق وہ حوالہ منسوخ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۲ اگر حوالہ دینے والا خود قرض خواہ کا قرضہ ادا کردے، تو اگر یہ کام اس شخص کی درخواست پر ہوا ہو جس کے نام حوالہ دیا گیا تھا جب کہ وہ حوالہ دینے والے کا مقروض بھی ہو تو جو کچھ دیا ہے وہ اس سے لے سکتا ہے اور اگر اس کی درخواست کے بغیر دیا ہو یا وہ حوالہ دینے والے کا مقروض نہ ہو تو پھر اس نے جو کچھ دیا ہو اس کا مطالبہ اس سے نہیں کرسکتا۔

رہن کے احکام

مسئلہ ۲۳۵۳ رہن یہ ہے کہ جس شخص کے ذمّے کسی کا کوئی مالی حق واجب الادا ہو وہ اپنے مال کی کچھ مقدار اس کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر اس کا حق نہ دے تو صاحب حق اس گروی والی چیز سے حاصل کرسکے مثال کے طور پر مقروض اپنا کچھ مال گروی رکھوائے کہ قرض نہ دینے کی صورت میں قرض خواہ اپنا قرض اس مال سے لے لے۔

مسئلہ ۲۳۵۴ رہن میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر اپنا مال گروی رکھنے کی نیت سے قرض خواہ کو دے اور وہ اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۵ ضروری ہے کہ گروی رکھوانے والا اور گروی رکھنے والا عاقل و بالغ ہوں، کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور گروی رکھوانے والا دیوالیہ اور سفیہ نہ ہو مگر یہ کہ دیوالیہ کے قرض خواہوں اور سفیہ کے ولی کی اجازت یا اذن ہو اور سفیہ اور دیوالیہ کے معنی مسئلہ ۲۳۰۶ " میں گذر چکے ہیں۔"

مسئلہ ۲۳۵۶ انسان وہ مال گروی رکھ سکتا ہے جس میں شرعاً تصرف کرسکتا ہو اور اگر کسی دوسرے کا مال اس کے اذن یا اجازت سے گروی رکھ دے تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۷ جس چیز کو گروی رکھا جارہا ہو ضروری ہے کہ اس سے قرض کی مقدار کو حاصل کیا جا سکے چاہے وہ انسان کی ملکیت نہ ہو جیسے وہ زمین جس پر سنگ چینی کی وجہ سے انسان کا حق ہو۔ لہٰذا اگر شراب یا اس جیسی چیز کو گروی رکھے تو رہن باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۸ جس چیز کو گروی رکھا جارہاہے اس سے جو فائدہ ہوگا وہ اس چیز کے مالک کی ملکیت ہوگا اور ان مسائل میں مالک سے مراد صاحب حق بھی ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۹ گروی رکھنے والے نے جو مال بطور گروی لیا ہو اس مال میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتا اور اسی طرح مالک بھی اس مال میں کوئی ایسا تصرف نہیں کرسکتا جو گروی رکھنے والے کے حق کے ساتھ منافات رکھتا ہو۔

مسئلہ ۲۳۶۰ فقہاء اعلی اللہ مقامھم کی ایک جماعت نے فرمایا ہے: "قرض خواہ نے جو مال بطور گروی لیا ہو اگر اس کے مالک کی اجازت سے بیچ دے تو اس کا عوض گروی کے مال کی مثل ہے اوریہی حکم اس وقت ہے کہ جب اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بیچ دے اور مقروض بعد میں اجازت دے"، لیکن یہ حکم محل اشکال ہے مگر یہ کہ عقد کے ضمن میں، چاہے اسی بیع میں، شرط رکھ

دے کہ مقروض عوض کو گروی رکھے گا، کہ اس صورت میں اس پر واجب ہے کہ شرط پوری کرے، یا شرط رکھ دے کہ عوض بھی گروی ہوگا کہ اس صورت میں خود شرط کی وجہ سے عوض گروی ہوجائے گی۔

مسئلہ ۲۳۶۱ جس وقت مقروض کو قرض ادا کردینا چاہئے اگر قرض خواہ اس وقت مطالبہ کرے اور مقروض نہ دے تو اس صورت میں اگر قرض خواہ اسے بیچنے اور اس سے اپنا قرضہ وصول کرنے کی وکالت رکھتا ہو تو وہ گروی مال کو فروخت کرکے اپنا قرضہ وصول کرسکتا ہے، جب کہ اگر قرض خواہ وکالت نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ مقروض سے اجازت لے اور اگر اس تک دسترسی نہ رکھتا ہو تو حاکم شرع سے اجازت لے اور اگر حاکم شرع تک بھی رسائی نہ ہو تو عادل مومنین سے اجازت لے اور ہر صورت میں اگر کوئی چیز بچ جائے تو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو دے۔

مسئلہ ۲۳۶۲ اگر مقروض کے پاس اس مکان کے علاوہ جو اس کی شان کے مطابق ہو اور جس میں وہ رہتا ہو اور گھر کا سامان اور دوسری چیزیں جن کو رکھنے پر مجبور ہو، کے سوا کوئی چیز نہ ہو تو قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کرسکتا، لیکن مقروض نے جو مال بطور گروی دیا ہو اگرچہ مکان اور سامان ہی کیوں نہ ہو قرض خواہ اسے بیچ کر اپنا قرض وصول کرسکتا ہے۔

ضمانت کے احکام

مسئلہ ۲۳۶۳ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بننا چاہے تو اس کا ضامن بننا اس وقت صحیح ہوگا جب وہ کسی لفظ سے، چاہے عربی زبان میں نہ ہو یا کسی عمل سے قرض خواہ کو سمجھادے کہ میں تمہارے قرض کی ادائیگی کے لئے ضامن بن گیا ہوں اور قرض خواہ اسے قبول کرلے اور مقروض کا رضامند ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۴ ضامن اور قرض خواہ دونوں کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں اور کسی نے انہیں ناحق مجبور نہ کیا ہو اور سفیہ و دیوالیہ نہ ہوں مگر سفیہ کے ولی اور قرض خواہوں کے اذن یا اجازت سے۔

مقروض میں ان شرائط کا ہونا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر ضامن بنے کہ بچے، یا دیوانے یا سفیہ یا دیوالیہ کا قرض ادا کرے گا تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۵ جب کوئی شخص ضامن بننے کے لئے کوئی شرط رکھے مثلاً کہے: "اگر مقروض نے تمہارا قرض ادا نہ کیا تو میں ضامن ہوں" تو اس کے ضامن ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۶ انسان جس شخص کے قرض کی ضمانت دے رہا ہے ضروری ہے کہ وہ مقروض ہو، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی سے قرض لینا چاہتا ہو تو جب تک وہ قرض نہ لے لے اس وقت تک کوئی شخص اس کا ضامن نہیں بن سکتا۔

مسئلہ ۲۳۶۷ انسان اسی صورت میں ضامن بن سکتا ہے جب قرض خواہ، مقروض اور قرض کی جنس فی الواقع معین ہوں، لہٰذا اگر دو اشخاص کسی ایک شخص کے قرض خواہ ہوں اور انسان کہے:

"میں ضامن ہوں کہ تم میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا"، تو چونکہ اس نے معین نہیں کیا کہ کس کو قرض ادا کرے گا اس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو دو اشخاص سے قرض وصول کرنا ہو اور کوئی شخص کہے: "میں ضامن ہوں کہ ان دو میں سے ایک کا قرض ادا کردوں گا"، تو چونکہ اس نے معین نہیں کیا کہ ان دونوں میں سے کس کا قرض ادا کرے گا اس لئے اس کا ضامن بننا باطل ہے اور اسی طرح اگر کسی نے ایک دوسرے شخص سے مثال کے طور پر دس من گندم اور دس روپے لینے ہوں اور کوئی شخص کہے: "میں تمہارے دونوں قرضوں میں سے ایک کی ادائیگی کا ضامن ہوں"، اور معین نہ کرے کہ گندم کا ضامن ہے یا روپوں کے لئے تو یہ ضمانت صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۸ اگر قرض خواہ اپنا قرض ضامن کو بخش دے تو ضامن مقروض سے کوئی چیز نہیں لے سکتا اور اگر وہ قرضے کی کچھ مقدار بخش دے تو ضامن اس مقدار کا بھی مطالبہ نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۶۹ اگر کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بن جائے تو پھر وہ ضامن ہونے سے انکار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۳۷۰ احتیاط واجب کی بنا پر ضامن اور قرض خواہ یہ شرط نہیں کرسکتے کہ جس وقت چاہیں ضامن کی ضمانت منسوخ کردیں۔

مسئلہ ۲۳۷۱ اگر انسان ضامن بننے کے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنے کے قابل ہو تو خواہ وہ بعد میں فقیر ہوجائے قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرکے پہلے مقروض سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یہی حکم اس وقت ہے جب ضمانت دیتے وقت ضامن قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو لیکن قرض خواہ یہ بات جانتے ہوئے اس کے ضامن بننے پر راضی ہوجائے۔

مسئلہ ۲۳۷۲ اگر انسان ضامن بنتے وقت قرض خواہ کا قرضہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور قرض خواہ اس وقت نہ جانتا ہو اور بعد میں صورت حال سے واقف ہو تو اس کی ضمانت منسوخ کرسکتا ہے، لیکن اس سے پہلے کہ قرض خواہ کی صورت حال معلوم ہو ضامن قرضے کی ادائیگی پر قادر ہوجائے، پھر اگر قرض خواہ اس کی ضمانت منسوخ کرنا چاہے تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۳۷۳ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت کے بغیر اس کا قرضہ ادا کرنے کے لئے ضامن بن جائے تو وہ مقروض سے کچھ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۲۳۷۴ اگر کوئی شخص مقروض کی اجازت سے اس کے قرضے کی ادائیگی کا ضامن بنے تو جس مقدار کے لئے ضامن بنا ہو اسے ادا کرنے کے بعد مقروض سے اس کا مطالبہ کرسکتا ہے لیکن جس جنس کا وہ مقروض تھا اگر اس کے بجائے کوئی اور جنس قرض خواہ کو دے تو جو چیز دی ہو اس کا مطالبہ مقروض سے نہیں کرسکتا مثلاً اگر مقروض کو دس من گندم دینے ہوں اور ضامن دس من چاول دے دے تو ضامن مقروض سے دس من چاول کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن اگر مقروض خود چاول دینے پر رضامند ہوجائے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

کفالت کے احکام

مسئلہ ۲۳۷۵ کفالت سے مراد یہ ہے کہ انسان یہ بات اپنے ذمہ لے کہ جس وقت قرض خواہ چاہے گا وہ مقروض کو اس کے حوالے کردے گا اور جو شخص اس طرح کی ذمہ داری قبول کرے اسے کفیل کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۷۶ کفالت اس وقت صحیح ہے جب کفیل کسی بھی الفاظ میں خواہ عربی زبان کے نہ ہوں یا کسی عمل سے قرض خواہ کو یہ بات سمجھادے کہ میں ذمہ لیتا ہوں کہ جس وقت تم چاہو گے میں مقروض کو تمہارے حوالے کردوں گا اور قرض خواہ یا اس کا ولی بھی اس بات کو قبول کرلے۔

مسئلہ ۲۳۷۷ کفیل کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہو، مال میں تصرف لازم آنے کی صورت میں ضروری ہے کہ سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو مگر سفیہ کے ولی اور قرض خواہوں کے اذن یا اجازت کے بعد، اسے کفیل بننے پر ناحق مجبور نہ کیا گیا ہو اور وہ اس بات پر قادر ہو کہ جس کا کفیل بنے اسے حاضر کرسکے۔

مسئلہ ۲۳۷۸ ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک کفالت کو کالعدم کردیتی ہے:

۱) کفیل مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے یا مقروض خود اپنے آپ کو قرض خواہ کے حوالے کردے، یا کوئی تیسرا شخص مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کرے اور وہ قبول کرے۔

۲) قرض خواہ کا قرضہ ادا کردیا جائے۔

۳) قرض خواہ اپنے قرضے سے دستبردار ہوجائے یا کسی دوسرے کو بیع یا صلح یا حوالہ یا اس طرح کے طریقوں سے منتقل کردے۔

۴) مقروض مرجائے۔

۵) قرض خواہ کفیل کو کفالت سے بری الذمہ قرار دے دے۔

مسئلہ ۲۳۷۹ اگر کوئی شخص مقروض کو زبردستی یا مکاری سے قرض خواہ سے آزاد کرادے اور قرض خواہ کی مقروض تک پہنچ نہ ہو تو جس شخص نے اسے آزاد کرایا ہو ضروری ہے کہ وہ مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے اور اگر حوالے نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس کا قرض ادا کرے۔

امانت کے احکام

مسئلہ ۲۳۸۰ اگر ایک شخص کوئی مال کسی کو دے اور کہے: "تمہارے پاس امانت رہے"، اور وہ قبول کرے یا کوئی لفظ کہے بغیر صاحب مال اس شخص کو سمجھادے کہ وہ اسے مال حفاظت کے لئے دے رہا ہے اور وہ بھی حفاظت کے مقصد سے لے لے تو ضروری ہے کہ وہ آنے والے امانت کے احکام پر عمل کریں۔

مسئلہ ۲۳۸۱ امانت دار اور وہ شخص جو مال بطور امانت دے دونوں کا عاقل ہونا ضروری ہے۔

لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مال کو دیوانے کے پاس امانت کے طور پر رکھے یا دیوانہ کوئی مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھے تو صحیح نہیں ہے۔

جو شخص اپنے مال کو امانت رکھوائے اس کا بالغ ہونا ضروری ہے اور سمجھ دار بچہ کسی دوسرے کے مال کو اس کی اجازت سے کسی کے پاس امانت رکھے تو جائز ہے اور سمجھ دار بچے کے پاس امانت رکھوانا جب کہ وہ اس کی حفاظت کرسکتا ہو اور امانت کی حفاظت کرے اور بچے کے مال میں تصرف لازم نہ آتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

شرط ہے کہ جو شخص اپنا مال امانت رکھوائے سفیہ اور دیوالیہ نہ ہو مگر سفیہ کے ولی اور دیوالیہ کے قرض خواہوں کے اذن یا اجازت کے بعد، لیکن سفیہ اور دیوالیہ کے پاس امانت رکھوانا جب کہ اس سے ان کا اپنے مال میں تصرف لازم نہ آتا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور لازم آنے کی صورت میں ولی اور قرض خواہوں کے اذن یا اجازت کے بعد کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۳۸۲ اگر کوئی شخص بچے سے کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر بطور امانت قبول کرلے تو ضروری ہے کہ وہ چیز اس کے مالک کو دے دے اور اگر وہ چیز خود بچے کی ہو اور ولی نے اسے کسی کے پاس امانت رکھوانے کی اجازت نہ دی ہو تو ضروری ہے کہ وہ چیز بچے کے ولی تک پہنچائے اور اگر اس مال کے پہنچانے میں کوتاہی کرے اور وہ مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے اور اگر امانت رکھوانے والا دیوانہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۳ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرسکتا ہو اگر امانت رکھوانے والا اس کی اس حالت سے باخبر نہ ہو تو ضروری ہے کہ وہ شخص امانت قبول نہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۸۴ اگر انسان صاحب مال کو سمجھائے کہ وہ اس کے مال کی حفاظت کے لئے تیار نہیں اور صاحب مال پھر بھی مال چھوڑ کر چلا جائے اور وہ مال تلف ہوجائے تو جس شخص نے امانت قبول نہ کی ہو وہ ذمہ دار نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس مال کی حفاظت کرے۔

مسئلہ ۲۳۸۵ جو شخص کسی کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوائے وہ جس وقت چاہے امانت واپس لے سکتا ہے اور اسی طرح امانت لینے والا بھی جب چاہے صاحب مال کو امانت لوٹا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۶ اگر کوئی شخص امانت کی نگہداشت سے منصرف ہوجائے اور امانت داری منسوخ کردے تو ضروری ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے مال اس کے مالک یا وکیل یا اس کے ولی کو پہنچادے یا انہیں اطلاع دے کہ مال کی رکھوالی کے لئے تیار نہیں ہے اور اگر بغیر عذر کے مال ان تک نہ پہنچائے یا اطلاع بھی نہ دے اور مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۳۸۷ جو شخص امانت قبول کرے اگر اس کے پاس اسے رکھنے کے لئے مناسب جگہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے لئے مناسب جگہ مہیا کرے اور امانت کی اس طرح رکھوالی کرے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے رکھوالی کرنے میں کوتاہی کی اور اگر غیر مناسب جگہ میں رکھے اور امانت تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۳۸۸ جس شخص نے امانت قبول کی ہو اگر تعدّی کرے یعنی زیادہ روی کرے مثال کے طور پر جو سواری اس کے پاس امانت ہو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس پر سواری کرے، یا تفریط کرے یعنی اس امانت کی رکھوالی میں کوتاہی کرے مثال کے طور پر اسے ایسی جگہ رکھے جہاں وہ ایسی غیر محفوظ ہو کہ کوئی خبر پائے تو لے جائے، تو وہ ضامن ہے اور اگر تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض اگر مثلی ہے تو مثل اور اگر قیمی ہے تو اس کی قیمت ادا کرے اور ان دو صورتوں کے علاوہ ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۹ اگر صاحب مال اپنے مال کی نگہداشت کے لئے کوئی جگہ معین کرے اور جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس سے کہے کہ مال کی حفاظت حتما اسی جگہ کرنا اور اگر ضائع ہوجانے کا احتمال ہو تب بھی تم اسے کہیں اور نہ لے جانا تو اسے کسی اور جگہ لے جانا جائز نہیں ہے اور اگر لے جائے تو ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۰ اگر صاحب مال اپنے مال کی نگہداشت کے لئے کوئی جگہ معین کرے اور امانت قبول کرنے والا یہ جانتا ہو کہ وہ جگہ صاحب مال کی نظر میں کوئی خصوصیت نہیں رکھتی بلکہ محفوظ جگہوں میں سے ایک ہے تو وہ اس مال کو کسی ایسی جگہ جو زیادہ محفوظ ہو یا پہلی جگہ جتنی محفوظ ہو لے جاسکتا ہے اور اگر مال وہاں تلف ہوجائے تو ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۱ اگر صاحب مال دیوانہ ہوجائے تو جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ فوراً امانت اس کے ولی کو پہنچائے یا اس کے ولی کو اطلاع دے اور اگر کسی شرعی عذر کے بغیر مال اس کے ولی کو نہ پہنچائے اور اسے اطلاع دینے میں بھی کوتاہی کرے اور مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۳۹۲ اگر صاحب مال مرجائے تو امانت دار کے لئے ضروری ہے کہ فوراً مال اس کے وارث تک پہنچائے یا اس کے وارث کو اطلاع دے اور اگر کسی شرعی عذر کے بغیر مال اس کے وارث کو نہ پہنچائے یا اس کو اطلاع دینے میں کوتاہی کرے اور مال تلف ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے لیکن اگر یہ جاننے کے لئے کہ جو شخص کہتا ہے کہ میں میت کا وارث ہوں واقعاً ٹھیک کہتا ہے یا نہیں، یا میت کا کوئی اور بھی وارث ہے یا نہیں مال نہ دے اور اطلاع دینے میں بھی کوتاہی کرے اور مال تلف ہوجائے تو وہ ذمہ دار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۳ اگر صاحب مال مرجائے اور اس کے کئی وارث ہوں تو جس شخص نے امانت قبول کی ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ مال تمام ورثاء کو دے یا اس شخص کو دے جسے باقی ورثاء نے مال لینے پر مامور کیا ہو لہٰذا اگر وہ دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیر تمام مال کسی ایک وارث کو دے دے تو دوسروں کے حصوں کا ذمہ دار ہے اور اگر مرنے والا مال سے متعلق وصی معین کر چکا ہو تو اس کی اجازت بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۴ جس شخص نے امانت قبول کی ہو اگر وہ مرجائے یا دیوانہ ہوجائے تو اس کے وارث یا ولی کے لئے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ہوسکے صاحب مال کو اطلاع دے یا امانت اس تک پہنچائے۔

مسئلہ ۲۳۹۵ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اگر اسے اطمینان ہو کہ امانت اس کے مالک تک پہنچ جائے گی مثال کے طور پر اس کا وارث امین ہو اور امانت کے بارے میں اسے اطلاع ہو اور اسی طرح اگر اسے اطمینان ہو کہ امانت کا مالک اس کے ورثاء کے پاس امانت کے رہنے پر راضی ہے تو ضروری نہیں کہ امانت کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک پہنچائے یا وصیت کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ امانت کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک پہنچائے اور اگر ممکن نہ ہو تو امانت حاکم شرع کو دے دے۔

اس صورت کے علاوہ جس طرح ممکن ہو حق کو اس کے مالک یا وکیل یا ولی تک ضرور پہنچائے اور اگر ممکن نہ ہو تو وصیت کرے اور گواہ بنائے اور وصی اور گواہ کو صاحب مال کا نام، مال کی جنس وخصوصیات اور جگہ بتائے۔

مسئلہ ۲۳۹۶ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اور سابقہ مسئلے میں بیان کی گئی ذمہ داری پر عمل نہ کرے اور وہ امانت ضائع ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے، اگرچہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کی ہو اور صحت یاب ہوجائے یا کچھ مدت کے بعد پشیمان ہو اور وصیت کرے اور چاہے مال بھی وصیت کے بعد تلف ہوجائے۔

احکام عاریہ

مسئلہ ۲۳۹۷ عاریہ یہ ہے کہ انسان اپنا مال دوسرے کو دے تا کہ وہ بغیر کسی عوض کے اس سے استفادہ کرے۔

مسئلہ ۲۳۹۸ عاریہ میں صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے اور اگر مثال کے طور پر کوئی شخص عاریہ کے قصد سے کسی کو لباس دے اور وہ بھی اسی قصد سے لے تو عاریہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۹ غصبی چیز کا یا اس چیز کا بطور عاریہ دینا جو انسان کی ملکیت میں ہو لیکن اس سے حاصل ہونے والی منفعت پر کسی اور شخص کا حق ہو یا اس کی ملکیت میں ہو مثلاً یہ کہ اس نے وہ چیز کرایہ پر دے رکھی ہو، اسی صورت میں صحیح ہے جب غصبی چیز کا مالک یا وہ شخص جو عاریہ دی جانے والی چیز کی منفعت کا مالک ہے یا اس پر اس کا حق ہے اس کے عاریہ دئے جانے پر راضی ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۰۰ جس چیز کی منفعت انسان کی ملکیت میں ہو مثلاً اس چیز کو کرائے پر لے رکھا ہو، اسے کسی ایسے شخص کو جو اس مال پر قابل اطمینان ہو یا مالک کی اجازت سے بطور عاریہ دے سکتا ہے لیکن اگر اجارہ میں یہ شرط رکھی ہو کہ خود وہ شخص اس مال سے استفادہ کرے گا تو اسے کسی دوسرے شخص کو بطور عاریہ نہیں دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۱ دیوانے اور بچے کا اپنے مال کو بطور عاریہ دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح سفیہ اور مُفلس کا اپنے مال کو عاریہ دینا (بھی) صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ سفیہ کا ولی اور وہ اشخاص جو مُفلس سے قرض خواہ ہوں وہ اس بات کی اجازت دے دیں اور اگر ولی اس بات میں مصلحت سمجھتا ہو کہ جس شخص کا وہ ولی ہے اس کا مال عاریہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۲ جس شخص نے کوئی چیز عاریۃً لی ہو اگر وہ اس کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرے اور اس سے معمول سے زیادہ استفادہ بھی نہ کرے اور اتفاقاً وہ چیز تلف ہو جائے تو وہ شخص ضامن نہیں ہے لیکن اگر فریقین آپس میں شرط رکھیں کہ اگر وہ چیز تلف ہوجائے تو عاریہ لینے والا ذمہ دار ہوگا یا جو چیز بطور عاریہ لی گئی ہو وہ سونا یا چاندی ہو تو عاریہ لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۴۰۳ اگر کوئی شخص سونا یا چاندی بطور عاریہ لے اور یہ شرط رکھے کہ تلف ہونے کی صورت میں وہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔ پس اگر تلف ہو جائے تو وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۴ اگر عاریہ دینے والا مرجائے تو عاریہ لینے والے کی وھی ذمہ داری ہے جیسے مسئلہ نمبر ۲۳۹۲ میں بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۵ اگر عاریہ دینے والے کی کیفیت ایسی ہو جائے کہ وہ شرعا اپنے مال میں تصرف نہ "کرسکتا ہو مثلاً دیوانہ ہو جائے تو عاریہ لینے والے کی ذمہ داری وھی ہے جیسے مسئلہ نمبر" ۲۳۹۱ میں بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۶ عاریہ عقد جائز ہے اور عاریہ دینے اور لینے والا دونوں، کسی وقت بھی عاریہ کو ختم کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ۔ لہذا، عاریہ دینے والا کسی بھی وقت دی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے مگر اس مقام پر جہاں زمین کو میت کے دفن کرنے کی غرض سے عاریہ پر دیا گیا ہو کہ وہاں میت کے دفن ہونے کے بعد قبر کھود کر زمین کو واپس نہیں لے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۴۰۷ ایسی چیز کا بطور عاریہ دینا باطل ہے جس سے حلال طریقے سے استفادہ نہ ہوسکتا ہو مثلاً لہو و لعب اور قمار بازی کے آلات۔ اسی طرح کھانے اور پینے کے لئے سونے یا چاندی کے برتن کا بطور عاریہ دینا، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ دیگر کاموں کے لئے حتی سجاوٹ کی خاطر بھی دینا صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۴۰۸ بھیڑوں کو ان کے دودھ اور اون سے استفادہ کرنے کے لئے اور نر حیوان کو مادہ حیوان سے ملانے کے لئے عاریۃً دینا صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۴۰۹ اگر چیز کو عاریۃً لینے والا اسے اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا ولی کو دے دے اور پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو عاریہ لینے والا ضامن نہیں ہے لیکن اگر وہ مال کے مالک یا اس کے وکیل یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو کسی دوسری جگہ لے جائے تو اگرچہ وہ جگہ ایسی ہو جہاں مال کا مالک عموماً اسے لے جاتا ہو مثلاً یہ کہ گھوڑے کو ایسے اصطبل میں باندھے جو اس کے مالک نے اس کے لئے بنایا تھا، پھر بھی وہ ضامن ہے اور تلف ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۴۱۰ اگر کوئی شخص کسی نجس چیز کو ایسے کام کے لئے عاریہ دے جس میں طہارت شرط ہو مثلاً نجس برتن بطور عاریہ دے تاکہ اس میں کھانا کھایا جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جو شخص اس چیز کو عاریہ لے رہا ہو اسے اس کے نجس ہونے کے بارے میں بتا دے اور اگر نجس لباس کو نماز پڑھنے کے لئے بطور عاریہ دے تو ضروری نہیں ہے کہ اس کے نجس ہونے کے بارے میں اطلاع دے مگر یہ کہ لباس کو عاریۃً لینے والا چاہتا ہو کہ واقعی پاک لباس میں نماز پڑھے کہ اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ لباس کے نجس ہونے کے بارے میں اطلاع دے دے۔

مسئلہ ۲۴۱۱ جو چیز کسی شخص نے عاریۃً لی ہو اسے وہ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اجارے پر یا عاریۃً نہیں دے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۴۱۲ جو چیز کسی نے عاریۃً لی ہو اگر وہ اسے مالک کی اجازت سے کسی اور شخص کو عاریۃً دے دے تو اگر وہ شخص جس نے پہلے وہ چیز عاریۃً لی تھی مرجائے یا پاگل ہو جائے تو دوسرا عاریہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۱۳ اگر انسان جانتا ہو کہ جو مال اس نے عاریۃً لیا ہے وہ غصبی ہے تو ضروری ہے کہ اسے اس کے اصل مالک تک پہنچائے اور عاریہ دینے والے کو وہ چیز واپس نہیں دے سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۴۱۴ اگر انسان ایسے مال کو بطور عاریہ لے جس کے بارے میں جانتا ہو کہ وہ غصبی ہے اور اس سے فائدہ اٹھ ائے اور اس سے وہ مال تلف ہو جائے تو مالک اس مال کا عوض اور وہ فائدہ جو عاریہ لینے والے نے اٹھ ایا ہے اس کا عوض خود اس عاریہ لینے والے سے یا مال غصب کرنے والے سے طلب کر سکتا ہے اور اگر مالک عاریہ لینے والے سے عوض لے تو وہ جو کچھ مالک کو دے اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۱۵ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جس مال کو بطور عاریہ لیا ہوا ہے وہ غصبی ہے اور مال اس سے تلف ہو جائے تو اگر مال کا مالک اس کا عوض اس سے لے لے تو وہ بھی جو کچھ مال کے مالک کو دیا ہے اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے کر سکتا ہے لیکن اگر وہ چیز جسے بطور عاریہ لیا ہو سونا یا چاندی ہو یا عاریہ دینے والے نے شرط رکھی ہو کہ اگر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس کا عوض دے تو پھر جو کچھ اس نے مال کے مالک کو دیا ہو اس کا مطالبہ عاریہ دینے والے سے نہیں کر سکتا ہے۔

ھبہ کے احکام

ھبہ یہ ہے کہ انسان کوئی عوض لئے بغیر، کسی کو کسی چیز کا مالک بنا دے۔ ضروری ہے کہ جو چیز اس طرح بخشی گئی ہو وہ چاہے مشاع طور پر ہی سہی لیکن عین ہو، منفعت نہ ہو۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ چیز خارج میں موجود ہو یا ذمّے پر ہو۔ ہاں، ذمّے پر موجود ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ جس کے ذمّے پر ہے اس کے علاوہ کسی اور کو بخشے اور اگر اسی کو بخش دے جس کے ذمّے پر ہے تو پھر وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور بخشنے والا دوبارہ بخشی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۲۴۱۶ ھبہ میں ایجاب و قبول ضروری ہے، چاہے اسے الفاظ کے ذریعے انجام دیا جائے مثلاً کہے: "یہ کتاب میں نے تمہیں بخش دی،" اور جسے کتاب بخشی گئی ہے وہ کہے: "میں نے اسے قبول کیا،" اور چاہے عمل کے ذریعے اسے انجام دیا جائے مثلاً کتاب کو بخشنے کی نیت سے کسی کو دے اور وہ بھی اسے قبول کرنے کی نیت سے لے لے۔

مسئلہ ۲۴۱۷ ضروری ہے کہ ھبہ کرنے والا بالغ و عاقل ہو، اپنے ارادے سے ھبہ کرے، اسے ھبہ کرنے پر مجبور نہ کیا گیا ہو، سفیہ یا دیوالیہ ہونے کی وجہ سے اپنے مال میں ممنوع التصرف نہ ہو چکا ہو اور جو مال بخش رہا ہے اس کا مالک ہو یا اس مال پر ولایت رکھتا ہو، ورنہ ھبہ "فضولی" کہلائے گا اور اس کے صحیح ہونے کے لئے صاحبِ اختیار فرد کی اجازت ضروری ہوگی۔

مسئلہ ۲۴۱۸ ھبہ میں قبضہ میں لینا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بخشے تو جب تک دوسرا شخص اسے اپنے قبضے میں نہ لے لے ھبہ محقق نہیں ہوتا۔ جسے مال بخشا گیا ہو ضروری ہے کہ وہ اسے ھبہ کرنے والے کی اجازت سے اپنے قبضے میں لے، لیکن اگر مال پہلے ہی سے اس کے تصرف میں ہو جسے بخشا جا رہا ہو تو قبضے کے لئے یہی کافی ہے۔

غیر قابلِ انتقال چیزیں، مثلاً زمین اور گھر کا قبضہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ تصرف کی راہ میں موجود رکاوٹوں کو ہٹا دے اور مال کا اختیار اس کے ہاتھ میں دے دے جسے بخشا گیا ہے، جب کہ قابل انتقال چیزوں میں قبض کا مطلب یہ ہے کہ مال دوسرے کو دے دے اور دوسرا بھی اسے لے لے۔

مسئلہ ۲۴۱۹ اگر مال کسی ایسے فرد کو دے جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو یا دیوانہ ہو تو ضروری ہے کہ ان کا ولی اسے قبول کرے اور اس مال کا قبضہ لے۔ ہاں، اگر خود ولی ان کو کوئی ایسی چیز بخشے جو اس ولی کے ہاتھ میں ہو تو قبضہ لینے کے لئے اس کا ولی کے ہاتھ میں ہونا ہی کافی ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۰ اگر اپنے ارحام یعنی رشتہ داروں میں سے کسی کو کوئی چیز ھبہ کرے تو اس کا قبضہ دے دینے کے بعد دوبارہ ان سے واپس نہیں لے سکتا۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب ھبہ کرنے والا ھبہ لینے والے پر کوئی شرط لگائے جس پر عمل ہو جائے یا ھبہ لینے والا ھبہ کے عوض میں کوئی چیز ھبہ کرنے والے کو دے دے۔

مذکورہ مقامات کے علاوہ اگر ھبہ دی گئی چیز عیناً باقی ہو تو اسے واپس لے سکتا ہے۔ ہاں، اگر وہ چیز تلف ہو چکی ہو یا اسے کسی اور کو منتقل کیا جا چکا ہو یا اس میں کوئی تبدیلی رونما ہو چکی ہو مثلاً وہ کوئی کپڑا ہو جسے رنگا جا چکا ہو تو پھر واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۲۴۲۱ ھبہ لازم ہونے کے احکام میں میاں اور بیوی کا شمار رشتہ داروں میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۴۲۲ اگر کوئی مال کسی کو بخشے اور اس کے ضمن میں شرط لگائے کہ وہ بھی کوئی مال اسے دے یا اس کے لئے کوئی جائز کام انجام دے تو جس شخص کے لئے شرط لگائی گئی ہو ضروری ہے کہ وہ اس شرط پر عمل کرے اور ھبہ کرنے والا اس شرط پر عمل درآمد سے پہلے ھبہ دینے سے پلٹ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر جس پر شرط لگائی گئی ہو وہ شرط پر عمل نہ کرے یا نہ کر سکے تو بھی ھبہ کرنے والا پلٹ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۳ اگر ھبہ کرنے والا یا جسے مال ھبہ کیا گیا ہے، قبضہ لینے سے پہلے مر جائے تو ھبہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۴ اگر ھبہ کرنے والا قبضہ دینے کے بعد مر جائے تو اس کے وارث اس ھبہ کو واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح اگر وہ شخص مر جائے جسے ھبہ کیا گیا ہے تو بھی ھبہ کرنے والا اسے واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۲۴۲۵ ھبہ سے جس طرح الفاظ کے ذریعے پلٹا جا سکتا ہے مثلاً یہ کہہ کر: "میں اپنی کی ہوئی بخشش سے پلٹتا ہوں،" اسی طرح عمل کے ذریعے بھی یہ بات سمجھائی جا سکتی ہے، مثلاً پلٹنے کے ارادے سے دوسرے شخص سے ھبہ کی ہوئی چیز واپس لے لے یا وہی چیز ھبہ سے پلٹنے کے ارادے سے کسی اور کے حوالے کر دے۔

رجوع یعنی پلٹنے کے وقوع پذیر ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جسے ھبہ کیا گیا تھا اسے بھی معلوم ہو کہ ھبہ دینے والا اب اپنے ھبہ سے پلٹ چکا ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۶ جو مال کسی کو بخشا جائے اور ھبہ لینے والے کی ملکیت میں اس میں کوئی ایسا اضافہ ہو جو علیحدہ سے ہو یا علیحدہ کیا جا سکتا ہو، مثلاً بکری ھبہ میں دی ہو جو بچہ جنے یا درخت پر پھل لگ جائیں تو یہ ھبہ لینے والے کا مال ہی سمجھے جائیں گے اور ھبہ دینے والا اگر ان مثالوں میں اپنے ھبہ کو واپس لینا چاہے تو بکری کا بچہ یا پھل واپس نہیں لے سکتا۔

نکاح کے احکام

عقد ازدواج کے ذریعے عورت اور مرد ایک دوسرے پر حلال ہو جاتے ہیں۔ عقد کی دو قسمیں ہیں:

۱) عقد دائمی ۲) عقد موقت یا غیر دائمی عقد دائمی وہ عقد ہے کہ جس میں ازدواج کے لئے کسی مدت کا تعین نہ ہو اور جس عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے اسے دائمہ کہتے ہیں۔

اور عقد غیر دائمی یہ ہے کہ جس میں ازدواج کی مدت معین ہو مثلاً عورت سے ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک مہینہ یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے عقد کیا جائے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ عقد کی مدت عورت اور مرد کی عمر سے یا ان میں سے کسی ایک کی عمر سے زیادہ نہ ہو اور جس عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے اسے متعہ کہا جاتا ہے۔

عقد کے احکام

مسئلہ ۲۴۲۷ ازدواج چاہے دائمی ہو یا غیر دائمی اس میں صیغہ پڑھنا ضروری ہے اور فقط مرد اور عورت کا راضی ہونا کافی نہیں ہے۔ عقد کا صیغہ مرد اور عورت اگر چاہیں تو خود بھی پڑھ سکتے ہیں یا کسی اور کو وکیل بنا سکتے ہیں جو ان کی طرف سے پڑھے۔

مسئلہ ۲۴۲۸ وکیل کا مرد ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ عورت بھی عقد کا صیغہ پڑھنے کے لئے کسی دوسرے کی جانب سے وکیل ہو سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۹ عورت اور مرد جب تک اس بات کا یقین یا اطمینان پیدا نہ کر لیں کہ ان کے وکلاء نے صیغہ پڑھ لیا ہے اس وقت تک نکاح کے احکام اور آثار کو جاری نہیں کر سکتے ہیں اور اس بات کا گمان کہ وکیل نے صیغہ پڑھ لیا ہوگا کافی نہیں ہے اور اگر وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغہ پڑھ لیا ہے تو اس صورت میں کافی ہے کہ وہ قابل بھروسہ ہو اور اس کی بات کے بر خلاف بات کا گمان نہ ہو یا اس کے قول سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ ان دو مذکورہ صورتوں کے علاوہ اس کی خبر پر اکتفا کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۰ اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے اور اس سے کہے کہ تم میرا عقد دس دن کے لئے فلاں شخص کے ساتھ پڑھ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نہ کرے تو وہ وکیل جن دس دنوں کے لئے چاہے اسے اس مرد کے عقد میں لا سکتا ہے، لیکن اگر وکیل کو معلوم ہو کہ عورت کا مقصد کسی خاص دن یا گھنٹے کا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ عورت کے قصد کے مطابق صیغہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۴۳۱ عقد دائمی یا غیر دائمی کا صیغہ پڑھنے کے لئے ایک ہی شخص دونوں کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے اور انسان یہ بھی کرسکتا ہے کہ عورت کی طرف سے وکیل بن جائے اور اس سے خود ہی دائمی یا غیر دائمی عقد کرے۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عقد دو اشخاص پڑہیں مخصوصاً اس صورت میں جب انسان اپنے آپ سے عقد کرنے کے لئے وکیل بنا ہو۔

عقد دائمی پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۴۳۲ اگر عورت اور مرد خود اپنے دائمی عقد کا صیغہ پڑہیں اور پہلے عورت کہے:"زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم،"یعنی میں نے معین شدہ مہر پر اپنے آپ کو تمہاری زوجہ بنایا اور اس کے بعد عرفاً بلا فاصلہ مرد کہے:"قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْم،" یعنی میں نے معین شدہ مہر پر ازدواج کو قبول کیا یا کہے:"قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ" اور اسی ازدواج کا قصد کرے جس کا مہر معین ہوچکا ہو تو عقد صحیح ہے۔ اور اگر وہ کسی دوسرے کو وکیل مقرر کریں جو ان کی طرف سے صیغہ عقد پڑہیں تو اگر مثال کے طور پر مرد کا نام احمد اور عورت کا نام فاطمہ ہو اور عورت کا وکیل کہے:

"زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ فَاطِمَۃَ مُوَکِّلَکَ اَحْمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ"

اور اس کے بعد عرفی موالات کے ختم ہوئے بغیر مرد کا وکیل کہے:

"قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ اَحْمَدَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ"

تو عقد صحیح ہوگا اور بہتر یہ ہے کہ عورت کا وکیل یوں کہے:

"زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ اَحْمَدَ مُوَکِّلَتِیْ فَاطِمَۃَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ"۔

اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مرد کے الفاظ عورت کے الفاظ کے مطابق ہوں مثلاً اگر عورت "زَوَّجْتُ" کہے تو مرد بھی "قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ" کہے، اگرچہ "قَبِلْتُ النِّکَاحَ" کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

عقد غیر دائمی کے پڑھنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۴۳۳ اگر خود عورت اور مرد چاہیں تو غیر دائمی عقد کا صیغہ عقد کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔ لہٰذا اگر عورت کہے:"زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَهْرِالْمَعْلُوْمِ" اور اس کے بعد عرفی موالات کے ختم ہوئے بغیر مرد کہے:"قَبِلْتُ هٰکَذَا"تو عقد صحیح ہے۔

اور اگر وہ کسی اور شخص کو وکیل بنائیں اور پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے:"زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَهر الْمَعْلُوْمِ،"پھر عرفی موالات کے ختم ہوئے بغیر مرد کا وکیل کہے:"قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ هٰکَذَا"تو عقد صحیح ہوگا۔

عقد کے شرائط

مسئلہ ۲۴۳۴ عقد ازدواج کی چند شرطیں ہیں :

۱) بنا بر احتیاط واجب عقد کا صیغہ، صحیح عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت صحیح عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی پڑھ
سکتے ہیں، مگر ضروری ہے کہ ایسے الفاظ کہیں جو "زَوَّجْتُ" و "قَبِلْتُ" کے معنی کو سمجھا دیں، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی ایسے شخص کو اپنا وکیل بنائیںجو صحیح عربی پڑھ سکتا ہو۔

۲) مرد اور عورت یا ان کے وکیل جو صیغہ پڑھ رہے ہوں وہ انشاء کا قصد رکھتے ہوں یعنی اگر خود مرد اور عورت صیغہ پڑھ رہے ہوں تو عورت کا "زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ" کہنا اس قصد سے ہو کہ وہ خود کو اس مرد کی بیوی قرار دے اور مرد کا "قَبِلْتُ التَّزوِيْجَ" کہنا اس قصد سے ہو کہ وہ اس کا اپنی بیوی بننا قبول کرے اور اگر مرد اور عورت کے وکیل صیغہ پڑھ رہے ہوں تو "زَوَّجْتُ" اور "قَبِلْتُ" کہنے سے ان کا قصد یہ ہو کہ وہ مرد اور عورت جنہوں نے انہیں وکیل بنایا ہے ایک دوسرے کے میاں بیوی بن جائیں۔

۳) جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو اس کا عاقل ہونا ضروری ہے اور جو شخص بالغ نہ ہو لیکن انشاء عقد کرسکتا ہو اگر وہ ولی کے اذن یا اس کی اجازت کے بغیر اپنے لئے صیغہ پڑھ لے تو یہ باطل ہے، البتہ ولی کی اجازت کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ہاں، اگر کسی اور کا وکیل بن کر صیغہ پڑھے تو اس کا عقد صحیح ہے۔

۴) اگر عورت اور مرد کے وکیل یا ولی صیغہ پڑھ رہے ہوں تو وہ عقد کے وقت عورت اور مرد کو معین کرلیں مثلاً ان کے نام لیں یا ان کی طرف اشارہ کریں۔ پس جس شخص کی کئی لڑکیاں ہوں اگر وہ کسی مرد سے کہے:"زَوَّجْتُكَ اِحْدیٰ بَنَاتِي" یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمہاری بیوی بنایا اور مرد کہے:"قَبِلْتُ" یعنی قبول کیا تو چونکہ عقد کرتے وقت لڑکی کو معین نہیں کیا گیا لہٰذا عقد باطل ہے۔

۵) عورت اور مرد ازدواج پر راضی ہوں اور اگر عورت ظاہر میں ناپسندیدگی سے اجازت دے اور معلوم ہو کہ دل سے راضی ہے تو عقد صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۵ اگر عقد میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے اس طرح کہ اس کا مطلب بدل جائے تو عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۶ جو شخص عربی زبان کے قواعد سے واقف نہ ہو اگر صیغہ عقد کو صحیح طرح پڑھے اور عقد میں موجود ہر لفظ کے معنی جانتا ہو اور ہر لفظ سے اس کے معنی کا قصد کرے تو وہ عقد پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۷ اگر کسی عورت کا عقد کسی مرد کے ساتھ ان کی اجازت کے بغیر کردیا جائے اور بعد میں عورت اور مرد اس عقد کی اجازت دے دیں تو عقد صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۸ اگر عورت اور مرد دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کیا جائے تو اس صورت میں کہ عقد خود انہوں نے پڑھا ہو اگر عقد پڑھے جانے کے بعد راضی ہو جائیں تو عقد صحیح ہے اور اگر کسی اور نے پڑھا ہو تو اجازت دینے سے مثلاً یہ کہہ دینے سے کہ ہم اس عقد سے راضی ہیں، عقد صحیح ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۳۹ باپ اور دادا اپنے نابالغ فرزند کا یا دیوانے فرزند کا جو دیوانگی کی حالت میں بالغ ہوا ہو عقد کر سکتے ہیں اور بچہ، بالغ ہونے کے بعد، جب کہ پاگل، عاقل ہونے کے بعد اگر اس عقد میں جو اس کے لئے کیا گیا تھا کوئی خرابی نہ پائے تو اسے ختم نہیں کر سکتا ہے اور اگر خرابی پائے تو اسے اس عقد کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار ہے۔ ہاں، اس صورت میں کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کا باپ ان کا ایک دوسرے سے عقد کر دیں اور وہ بالغ ہونے کے بعد اس کی اجازت نہ دیں تو طلاق یا عقد جدید کے ذریعے احتیاط ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۴۴۰ جو لڑکی بالغ ہو چکی ہو اور رشیدہ ہو یعنی اپنی مصلحت کی پہچان رکھتی ہو، اگر شادی کرنا چاہے اور کنواری ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے لئے باپ یا دادا سے اجازت لینا ضروری ہے جب کہ ماں یا بھائی کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۱ اگر لڑکی کنواری نہ ہو یا کنواری ہو لیکن باپ یا دادا سے اجازت لینا ممکن نہ ہو یا باعث حرج ہو اور لڑکی کو شادی کی احتیاج ہو تو باپ یا دادا سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۲ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے کی شادی کر دیں تو لڑکے پر بالغ ہونے کے بعد اس عورت کا خرچہ دینا ضروری ہے۔ البتہ بالغ ہونے سے پہلے کے اخراجات کے سلسلے میں جب کہ اس زمانے میں عورت اس کی خواہشات کے لئے حاضر ہو اور لڑکا بھی لذت حاصل کر سکتا ہو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ مصالحت کرکے یا کسی اور طریقے سے اپنے بری الذمہ ہونے کا یقین حاصل کرے۔

مسئلہ ۲۴۴۳ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کی شادی کر دیں تو اگر لڑکا عقد کے وقت مال رکھتا ہو تو وہ عورت کے مہر کا مقروض ہے اور اگر وہ عقد کے وقت مال نہ رکھتا ہو تو اس کے باپ یا دادا کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت کا مہر دیں۔

وہ عیوب جن کی وجہ سے عقد فسخ کیا جا سکتا ہے

مسئلہ ۲۴۴۴ اگر مرد کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ عورت میں مندرجہ ذیل عیبوں میں سے کوئی عیب موجود ہے تو وہ عقد کو فسخ کر سکتا ہے۔

۱) پاگل پن

۲) کوڑھ پن (جذام)

۳) برص (سفید داغ)

۴) اندھاپن

۵) اپاہج ہونا یا مفلوج ہونا مگر یہ کہ اس کے کسی عضو کا مفلوج ہونا اس قسم کا ہو کہ اسے عرفاً عیب شمار نہ کیا جائے۔

۶) افضاء یعنی اس کے پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانے کا مخرج ایک ہوگیا ہو۔

۷) عورت کی شرمگاہ میں ایسا گوشت یا ہڈی ہو جو جماع سے مانع ہو۔

مسئلہ ۲۴۴۵ اگر عورت کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ اس کا شوہر عقد سے پہلے دیوانہ رہا ہے یا آلہ تناسل نہیں رکھتا ہے یا عقد کے بعد لیکن مجامعت سے پہلے آلہ تناسل کٹ جائے یا یہ جان لے کہ اسے کوئی ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قادر نہیں ہے گرچہ یہ مرض عقد کے بعد اور نزدیکی کرنے سے پہلے ہی لاحق ہوا ہو، ان تمام صورتوں میں عقد کو ختم کر سکتی ہے مگر اس صورت میں جب کہ شوہر اس سے تعلقات قائم نہیں کر سکتا ہے ضروری ہے کہ عورت حاکم شرع کی طرف رجوع کرے اور حاکم شوہر کو ایک سال کی مہلت دے گا پس اگر اس مدت میں شوہر اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تعلقات قائم کرنے پر قدرت پیدا نہ کرے تو اس کے بعد عورت عقد فسخ کر سکتی ہے۔

اور اگر مرد عقد کے بعد پاگل ہو جائے، چاہے نزدیکی سے پہلے ہو یا بعد میں، احتیاط واجب کی بنا پر عورت طلاق کے بغیر علیحدگی اختیار نہیں کر سکتی ہے اور اگر مرد کا آلہ تناسل نزدیکی کرنے کے بعد کٹ جائے یا نزدیکی کے بعد کوئی ایسا مرض پیدا ہو جائے کہ اب نزدیکی نہ کر سکے تو ایسی صورت میں عورت عقد کو فسخ کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۶ اگر عورت کو عقد کے بعد پتہ چلے کہ اس کے شوہر کے تخم نکال دئے گئے ہیں تو اگر اس امر کو عورت پر مخفی رکھا گیا ہو اور اسے دھوکا دیا گیا ہو وہ عقد کو ختم کر سکتی ہے اور اگر اسے دھوکا نہ دیا گیا ہو اور وہ عقد کو ختم کرنا چاہے تو طلاق کے ذریعے احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۴۴۷ اگر عورت اس بنا پر عقد ختم کر دے کہ مرد مجامعت پر قادر نہیں تو شوہر کے لئے آدھا مہر دینا ضروری ہے لیکن اگر ان کے علاوہ دوسرے مذکورہ نقائص میں سے کسی ایک کی بنا پر مرد یا عورت عقد ختم کریں تو اگر مرد نے عورت سے مجامعت نہ کی ہو تو کوئی چیز بھی اس پر واجب نہیں ہے اور اگر تعلقات قائم کر لئے ہوں تو ضروری ہے کہ پورا مہر دے۔ ہاں، اگر خود عورت نے مرد کو دھوکا دیا ہو تو اس صورت میں مرد پر کوئی چیز دینا واجب نہیں ہے۔

وہ عورتیں جن سے ازدواج حرام ہے

مسئلہ ۲۴۴۸ محرم عورتوں مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی اور ساس کے ساتھ ازدواج حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۹ اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے تو خواہ اس سے مجامعت نہ بھی کرے اس عورت کی ماں، نانی اور دادی اور جتنا سلسلہ اوپر چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۴۵۰ اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے اور اس کے ساتھ مجامعت کرے تو پھر اس عورت کی لڑکی، نواسی، پوتی اور جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں خواہ وہ عقد کے وقت موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں۔

مسئلہ ۲۴۵۱ اگر کسی مرد نے ایک عورت کے ساتھ عقد کیا ہو لیکن مجامعت نہ کی ہو تو جب تک وہ عورت اس کے عقد میں ہے اس وقت تک وہ اس عورت کی بیٹی سے ازدواج نہیں کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۲ انسان کی پھوپھی اور خالہ اور اس کے باپ کی پھوپھی اور خالہ اور دادا کی پھوپھی اور خالہ اور دادی کی پھوپھی اور خالہ اور ماں کی پھوپھی اور خالہ اور نانا یا نانی کی پھوپھی اور خالہ اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے سب اس کی محرم ہیں۔

مسئلہ ۲۴۵۳ شوہر کا باپ اور دادا اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسا اور جس قدر یہ سلسلہ نیچے چلا جائے خواہ وہ عقد کے وقت دنیا میں موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں سب عورت کے محرم ہیں۔

مسئلہ ۲۴۵۴ اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے تو خواہ وہ عقد دائمی ہو یا غیر دائمی جب تک وہ عورت اس کے عقد میں ہے وہ اس کی بہن کے ساتھ عقد نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۴۵۵ اگر کوئی شخص اس ترتیب کے مطابق جس کا ذکر کتاب طلاق میں کیا جائے گا اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے تو وہ عدت کے دوران اس کی بہن سے عقد نہیں کر سکتا ہے اور اسی طرح سے جب وہ متعہ کی عدت گذار رہی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے، لیکن طلاق بائن کی عدت کے دوران اس کی بہن سے عقد کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۶ انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے ازدواج نہیں کر سکتا ہے لیکن اگر وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ان سے عقد کر لے اور بعد میں بیوی اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۷ اگر بیوی کو پتہ چلے کہ اس کے شوہر نے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے عقد کر لیا ہے اور کچھ نہ کہے، جب کہ اس کی خاموشی اس کی رضامندی کی دلیل نہ بنے۔ پس اگر بعد میں راضی نہ ہو تو ان کا عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۸ اگر انسان اپنی خالہ زاد بہن سے عقد کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تو پھر وہ اپنی خالہ زاد بہن سے عقد نہیں کر سکتا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر پھوپھی زاد بہن کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۹ اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی زاد بہن یا خالہ زاد بہن سے شادی کرے اور اس سے مجامعت کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو یہ کام ان کی جدائی کا سبب نہیں ہوگا، لیکن اگر اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کر لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے طلاق دے کر اس سے جدا ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۶۰ اگر کوئی شخص اپنی پھوپھی یا خالہ کے علاوہ کسی اور عورت سے زنا کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی بیٹی سے عقد نہ کرے اور اگر کسی عورت سے عقد کرنے کے بعد اس سے مجامعت کرنے سے پہلے اس کی ماں سے زنا کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے طلاق دے کر اس سے جدا ہو جائے۔ ہاں، اگر اس سے مجامعت کرنے کے بعد اس کی ماں سے زنا کرے تو اس عورت سے جدائی اختیار کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۱ مسلمان عورت اپنے آپ کو کافر کے عقد میں نہیں لا سکتی ہے اور مسلمان مرد بھی اہل کتاب کے علاوہ کافرہ عورتوں سے عقد نہیں کر سکتا ہے، لیکن اہل کتاب عورتوں مثلاً یہود و نصاریٰ سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان سے دائمی ازدواج نہ کیا جائے۔

اور بعض فرقے مثلاً خوارج، غُلاۃ اور نواصب جو اگرچہ کفّار کے حکم میں ہیں لیکن اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، مسلمان عورتیں یا مرد ان کے ساتھ دائمی یا غیر دائمی عقد نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ۲۴۶۲ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو بنا بر احتیاط وہ عورت اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے اور اگر کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو متعہ یا طلاقِ بائن یا وفات کی عدت میں ہو تو بعد میں اس کے ساتھ عقد کر سکتا ہے۔ طلاق رجعی، طلاق بائن، عدہ متعہ اور عدہ وفات کے معنی طلاق کے احکام میں آئیں گے۔

مسئلہ ۲۴۶۳ اگر انسان کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو شوہر نہ رکھتی ہو اور عدت میں بھی نہ ہو تو بعد میں اس عورت سے عقد کر سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسی عورت سے جس کا زنا کروانا آشکار ہو، جب تک کہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے توبہ کر لی ہے شادی نہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس عورت کے خونِ حیض آنے تک صبر کرے اور پھر اس سے شادی کرے۔ ہاں، اگر کوئی دوسرا شخص اس عورت سے شادی کرنا چاہے تو یہ احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۴ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے عقد کرے جو دوسرے کی عدت میں ہو تو اگر مرد اور عورت دونوں یا ان میں سے کوئی ایک جانتا ہو کہ عورت کی عدت ختم نہیں ہوئی ہے اور یہ بھی جانتے ہوں کہ عدت کے دوران عورت سے عقد کرنا حرام ہے تو اگرچہ مرد نے عقد کے بعد اس عورت سے مجامعت نہ بھی کی ہو، وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۴۶۵ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے عقد کرے جو دوسرے کی عدت میں ہو اور اس سے مجامعت کرے تو خواہ اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ عورت عدت میں ہے یا نہ جانتا ہو کہ عدت کے دوران میں عورت سے عقد حرام ہے، وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۴۶۶ اگر کوی شخص یہ جانتے ہوئے کہ عورت شوہر دار ہے اور اس سے عقد کرنا حرام ہے اس سے شادی کرے تو ضروری ہے کہ اس سے علیحدگی اختیار کرلے اور وہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو علم نہ ہو کہ یہ عورت شوہر دار ہے لیکن اس نے عقد کے بعد اس سے مجامعت کی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۷ اگر شوہر دار عورت زنا کرے تو اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی۔ پس اگر وہ عورت توبہ نہ کرے اور اپنے کام پر باقی رہے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے لیکن ہر صورت میں شوہر پر مہر دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۸ طلاق یافتہ عورت اور وہ عورت جو متعہ میں رہی ہو اور اس کے شوہر نے متعہ کی مدت بخش دی ہو یا مدت ختم ہوگئی ہو تو اگر وہ کچھ مدت کے بعد دوسرا شوہر کرے اور بعد میں شک کرے کہ آیا دوسرے شوہر سے عقد کے وقت پہلے شوہر کی عدت ختم ہوئی تھی یا ختم نہیں ہوئی تھی تو اگر اس حالت میں احتمال ہو کہ عقد کے وقت وہ عدت سے غافل نہیں تھی تو یہ دوسرا عقد صحیح ہے ورنہ اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۹ جس شخص نے کسی لڑکے کے ساتھ لواط کیا ہو اگر وہ لواط کرنے والا بالغ ہو تو اس لڑکے کی ماں، بہن اور بیٹی لواط کرنے والے پر حرام ہیں۔ اسی طرح احتیاط کی بنا پر اس لڑکے کی نانی اور نواسی بھی حرام ہو جاتی ہے۔ جب کہ اگر لواط کروانے والا بالغ ہو یا لواط کرنے والا بالغ نہ ہو اور عقد ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت مرد سے طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرے۔

یہی حکم نانی یا نواسی سے کئے جانے والے عقد کے لئے ہے۔ ہاں، اگر انسان گمان یا شک کرے کہ دخول ہوا ہے یا نہیں تو وہ عورتیں حرام نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۴۷۰ اگر کوئی شخص کسی لڑکے کی ماں یا بہن سے شادی کرے اور شادی کے بعد اس لڑکے سے لواط کرے تو وہ عورتیں اس پر حرام نہیں ہوں گی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنی زوجہ سے طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرلے مخصوصاً جب اس کی زوجہ اس لڑکے کی بہن ہو اور اگر اغلام کرنے والا اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ اس سے ازدواج نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۷۱ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں کسی عورت سے عقد کرے تو اس کا عقد باطل ہے اور اگر جانتا تھا کہ احرام کی حالت میں شادی کرنا حرام ہے تو وہ عورت اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۴۷۲ جو عورت احرام کی حالت میں ہو اگر وہ کسی ایسے مرد سے عقد کرے جو احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کا عقد باطل ہے اور اگر عورت پہلے سے جانتی تھی کہ احرام کی حالت میں عقد کرنا حرام ہے تو احتیاط کی بنا پر وہ مرد ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴۷۳ اگر مرد طواف النساء کو جو حج اور عمرہ مفردہ کے اعمال میں سے ایک عمل ہے بجا نہ لائے تو اس کی بیوی اوردوسری عورتیں جو احرام کے سبب اس پر حرام ہوئیں تہیں اس کے لئے حلال نہیں ہوں گی۔ اسی طرح اگر عورت طواف النساء نہ کرے تو مرد اس کے لئے حلال نہیں ہوگا، لیکن اگر یہ لوگ بعد میں طواف النساء انجام دے دیں تو حلال ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۴۷۴ جس نابالغ لڑکی سے عقد کیا گیا ہو اس کے بالغ ہونے تک اس سے مجامعت کرنا حرام ہے، لیکن اگر کوئی شخص لڑکی کے نو سال مکمل ہونے سے پہلے اس سے مجامعت کرے تو لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس سے مجامعت حرام نہیں ہے خواہ وہ افضاء ہوچکی ہو۔ (افضا کے معنی مسئلہ نمبر ۲۴۴۴ میں بتائے جاچکے ہیں)

مسئلہ ۲۴۷۵ وہ آزاد عورت جسے اس کے شوہر نے تین مرتبہ طلاق دے دی ہو، اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے لیکن اگر ان شرائط کے ساتہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے جو طلاق کے احکام میں آئیں گے تو پھر دوسرے شوہر کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اور اس کی عدت گزر جانے کے بعد پہلا شوہر دوبارہ اس سے عقد کر سکتا ہے۔

دائمی عقد کے احکام

مسئلہ ۲۴۷۶ جس عورت کا دائمی عقد ہو جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور یہ بھی ضروری ہے کہ شوہر کی ہر جائز لذت کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے خود کو شوہر کے سامنے پیش کردے اور بغیر کسی شرعی عذر کے شوہر کو مجامعت سے نہ روکے اور اگر وہ اپنی ان ذمہ داریوں کو بجالائے تو اس کی غذا، لباس، رہائش اور اس کے علاوہ ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہے اس کا متعارف مقدار میں مہیا کرنا شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر ان چیزوں کو فراہم نہ کرے تو چاہے ان چیزوں کو مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو وہ بیوی کا مقروض ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۷۷ اگر عورت ان کاموں میں جن کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہوا ہے اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو وہ گنہگار ہے اور وہ غذا، لباس، رہائش، دیگر ضروریات اور ہم بستر ہونے کا حق نہیں رکھتی، لیکن اس کا مہر ضایع نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۷۸ مرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ بیوی کو گھر کے کام انجام دینے پر مجبور کرے۔

مسئلہ ۲۴۷۹ بیوی کے سفر کے اخراجات اگر وطن میں رہنے کے اخراجات سے زیادہ ہوں تو ان کا دینا شوہر پر واجب نہیں ہے مگر ایسا سفر ہو جس کے اخراجات عرف میں اُس کا نفقہ شمار ہوتے ہوں مثلاً یہ کہ وہ بیمار ہو اور علاج کے لئے سفر کرنا ضروری ہو کہ اس صورت میں سفر کے اخراجات متعارف مقدار میں شوہر پر واجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر شوہر بیوی کو سفر پر لے جانا چاہتا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۰ جس عورت کے اخراجات اس کے شوہر کے ذمے ہوں اور شوہر اسے خرچہ نہ دے تو مطالبہ کرنے اور شوہر کے منع کرنے کے بعد وہ اپنا خرچہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے لے سکتی ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس سلسلے میں حاکم شرع سے اجازت لے لے اور اگر اس کے لئے شوہر کے مال سے لینا ممکن نہ ہو اور امور حسبیّہ کے متولی کے ذریعے شوہر کو مجبور کرنا بھی ممکن نہ ہو، تو اگر اپنی معاش کا بندوبست خود کرنے پر مجبور ہو تو جس وقت وہ اپنی معاش کا بندوبست کرنے میں مشغول ہو اس وقت میں شوہر کی اطاعت اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۱ احتیاط واجب کی بنا پر مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر چار راتوں میں سے ایک رات اپنی دائمی منکوحہ بیوی کے پاس رہے اور اگر دو بیویاں رکھتا ہو اور ایک کے پاس ایک رات گذاری ہے تو اس پر واجب ہے کہ چار راتوں میں سے کوئی ایک رات دوسری کے پاس بھی گذارے۔

مسئلہ ۲۴۸۲ مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی دائمی جوان بیوی سے چار ماہ سے زیادہ مدت تک مجامعت نہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر بیوی جوان نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے مگر یہ کہ بیوی راضی ہو یا یہ کہ مرد کے لئے مجامعت ضرر یا حرج کا باعث ہو جب کہ یہ ضرر و حرج عورت کے لئے پیش آنے والے ضرر یا حرج سے ٹکرا نہ رہا ہو یا یہ کہ عورت اس کی نافرمان ہو یا یہ کہ عقد کے وقت عورت کے ساتھ شرط کی گئی ہو کہ مجامعت کا اختیار مرد کے پاس ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۸۳ اگر دائمی عقد میں مہر معین نہ کیا جائے تو عقد صحیح ہے اور اگر مرد عورت کے ساتھ مجامعت کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مہر اسی جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق دے دے، البتہ اگر متعہ میں مہر معین نہ کیا جائے تو عقد باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۴ اگر دائمی عقد پڑھتے وقت مہر دینے کی مدت معین نہ کی جائے تو عورت مہر لینے سے پہلے شوہر کو مجامعت کرنے سے روک سکتی ہے قطع نظر اس کے کہ مرد مہر دینے پر قادر ہو یا نہ ہو لیکن اگر وہ مہر لینے سے پہلے مجامعت پر راضی ہو جائے اور شوہر اس سے مجامعت کرے تو بعد میں وہ بغیر شرعی عذر کے شوہر کو مجامعت کرنے سے نہیں روک سکتی ہے۔

متعہ (ازدواج موقت)

مسئلہ ۲۴۸۵ عورت کے ساتھ متعہ کرنا اگرچہ لذت حاصل کرنے کے لئے نہ بھی ہو تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۶ احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد نے جس عورت سے متعہ کیا ہو اس کے ساتھ چار مہینے سے زیادہ مجامعت ترک نہ کرے مگر یہ کہ وہ راضی ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۸۷ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا جا رہا ہو اگر وہ عقد میں یہ شرط عائد کرے کہ شوہر اس سے مجامعت نہ کرے تو عقد اور اس کی عائد کردہ شرط صحیح ہے اور شوہر اس سے فقط دوسری لذتیں حاصل کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ بعد میں راضی ہو جائے تو شوہر اس سے مجامعت کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۸۸ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو خواہ وہ حاملہ بھی ہو جائے تب بھی خرچہ لینے کا حق نہیں رکھتی ہے مگر یہ کہ اس نے عقد متعہ یا کسی دوسرے لازم عقد میں اس بات کی شرط رکھ دی ہو، اسی طرح اس وقت خرچ لینے کا حق رکھتی ہے جب کسی عقد جائز میں شرط رکھی ہو بشرطیکہ وہ عقد جائز باقی رہے۔

مسئلہ ۲۴۸۹ جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ ہم بستری کا حق نہیں رکھتی ہے اور شوہر سے میراث بھی نہیں پاتی ہے اور شوہر بھی اس سے میراث نہیں پاتا ہے مگر یہ کہ میراث پانے کی شرط عائد کی ہو تو اس صورت میں جس نے ایسی شرط عائد کی ہو وہ میراث پاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۰ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگرچہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خرچ اور ہم بستری کا حق نہیں رکھتی اس کا عقد صحیح ہے اور اس وجہ سے کہ وہ ان امور سے ناواقف تھی اس کا شوہر پر کوئی حق پیدا نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۱ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکل سکتی ہے لیکن اگر اس کے باہر نکلنے سے شوہر کا حق ضایع ہو رہا ہو تو اس کا باہر نکلنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۲ اگر کوئی عورت کسی مرد کو وکیل بنائے کہ معین مدت اور معین رقم کے عوض اس کا خود اپنے ساتھ متعہ پڑھے اور وہ مرد اس کا دائمی عقد اپنے ساتھ پڑھ لے یا معینہ مدت یا مقررہ مہر کے علاوہ پر عقد متعہ پڑھ دے تو پتہ چلنے پر اگر عورت اس کی اجازت دے دے تو عقد صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۳ اگر باپ یا دادا محرم بن جانے کی غرض سے کسی لڑکی کا عقد تھوڑی مدت کے لئے مثلاً ایک گھنٹے کے لئے اپنے ایسے بیٹے سے کر دیں جو لذت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو یہ عقد صحیح ہے اور باپ یا دادا اس بیٹے کے فائدہ و مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے عقد کی مدت عورت کو بخش سکتے ہیں۔ اسی طرح باپ یا دادا محرم بن جانے کی غرض سے کسی شخص کا عقد اپنی ایسی نابالغ بیٹی سے کر سکتے ہیں جس سے لذت اٹھ ائی جا سکتی ہو اور دونوں صورتوں میں ضروری ہے کہ عقد کی وجہ سے نابالغ بچے کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

مسئلہ ۲۴۹۴ اگر باپ یا دادا اپنی لڑکی کا عقد محرم بن جانے کی خاطر کسی سے کر دیں جب کہ وہ لڑکی دوسری جگہ پر ہو اور معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی ہے تو اگر وہ لڑکی عقد کی مدت میں اس قابل ہو کہ اس سے لذت اٹھ ائی جا سکے تو ظاہراً محرم بننا حاصل ہو

جائے گا۔ ہاں، اگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ لڑکی زندہ نہیں تھی تو عقد باطل ہے اور وہ لوگ جو عقد کی وجہ سے بظاہر محرم بن گئے تھے نامحرم ہیں۔

مسئلہ ۲۴۹۵ اگر مرد غیر دائمی ازدواج کی مدت عورت کو بخش دے تو اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت کی ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام چیزیں جن کا عہد کیا تھا اسے دے دے اور اگر اس نے اس کے ساتھ مجامعت نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کی آدھی مقدار اسے دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ تمام چیزیں دے دے۔

مسئلہ ۲۴۹۶ مرد کے لئے جائز ہے کہ جس عورت کے ساتھ اس نے پہلے متعہ کیا ہو اور عقد کی مدت تمام ہوگئی ہو یا اس نے مدت بخش دی ہو لیکن عدت کی مدت ابھی پوری نہ ہوئی ہو، اس سے دائمی عقد کرلے یا دوبارہ متعہ کرلے۔

نگاہ کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۴۹۷ مرد کے لئے نامحرم عورت کے بدن اور اس کے بال کو دیکھنا حرام ہے خواہ ایسا کرنا لذت کے قصد سے ہو یا نہ ہو اور خواہ ایسا کرنا حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ ہو یا نہ ہو اور مرد کے لئے اس کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جب کہ ایسا کرنا لذت کے ساتھ ہو یا حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ ہو، حرام ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے بغیر بھی اس کے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں کو نہ دیکھے۔ اسی طرح عورت کا نامحرم مرد کے بدن کو دیکھنا بھی حرام ہے سوائے ان مقامات کے کہ شریعت کے پیروکار اور دیندار اشخاص کی روش یہ ہو کہ وہ انہیں نہ چھپاتے ہوں جیسے سر، چہرہ، گردن، ہاتھ اور پنڈلیوں تک پاؤں، کہ ان مقامات کا دیکھنا عورت کے لئے قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے بغیر جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۸ وہ عورتیں کہ جنہیں اگر نامحرم سے اپنے بدن کو نہ چھپانے پر روکا جائے تو اُن پر کچھ اثر نہ ہو چاہے کافر ہوں یا مسلمان ان کے بدن کے ایسے حصّوں کو دیکھنا جنہیں عام طور پر چھپانے کی عادت نہ رکھتی ہوں جب کہ یہ دیکھنا قصدِ لذت اور حرام میں پڑنے کے خوف کے ساتھ نہ ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۹۹ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بال اور بدن کو نامحرم مرد سے چھپائے اور اس صورت میں جب کہ عورت اپنے آپ کو دکھانا چاہتی ہو اور مرد بھی لذت کے ساتھ دیکھ رہا ہو اس پر چہرے اور ہاتھوں کو کلائیوں تک بھی چھپانا واجب ہے اور اسی طرح اس صورت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پریہی حکم ہے جب عورت تو دکھاوے کا قصد نہ رکھتی ہو مگر مرد لذت کے قصد سے دیکھ رہا ہو۔ اور سر اور بالوں کو نابالغ لڑکے سے چھپانا واجب نہیں ہے مگر اس صورت میں جب کہ اس نابالغ لڑکے کی شہوت کے ابھرنے کا باعث بن رہا ہو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے بھی سر اور بالوں کو چھپائے۔

مسئلہ ۲۵۰۰ کسی شخص کی شرمگاہ دیکھنا حتی ممیز بچہ جو برے بھلے کی تمیز رکھتا ہو اس کی شرمگاہ دیکھنا بھی حرام ہے، اگرچہ ایسا کرنا شیشے کے پیچھے سے یا آئینے میں یا صاف پانی وغیرہ میں ہی کیوں نہ ہو اور میاں اور بیوی ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۰۱ جو مرد اور عورت آپس میں محرم ہوں وہ قصدِ لذت کے بغیر شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں

۔

مسئلہ ۲۵۰۲ ایک مرد کا دوسرے مرد کے بدن کو اور ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو قصدِ لذت سے دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۳ نامحرم عورت کی تصویر دیکھنا جب کہ انسان اسے جانتا ہو اور وہ ان خواتین میں سے ہو جنہیں اگر نامحرم کے سامنے دکھاوا کرنے سے روکا جائے تو قبول کرلے، بنابر احتیاط جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۴ اگر ایک عورت کسی دوسری عورت یا اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دھونا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہاتھ پر کوئی چیز لپیٹ لے تاکہ اس کا ہاتھ دوسری عورت یا مرد کی شرمگاہ تک نہ پہنچے اور اگر کوئی مرد کسی دوسرے مرد یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو دھونا چاہے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۵ اگر عورت کسی نامحرم مرد سے علاج کروانے پر مجبور ہو اور مرد بھی علاج کرنے میں مجبور ہو کہ اسے دیکھے اور اس کے بدن کو ہاتھ لگائے تو یہ جائز ہے لیکن اگر دیکھ کر علاج کرسکتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہاتھ نہ لگائے اور اگر ہاتھ لگا کر علاج کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسے نہ دیکھے اور ہر صورت میں اگر دستانے پہن کر علاج کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ ہاتھ سے علاج نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۰۶ اگر انسان کسی سے علاج کروانے پر مجبور ہو جائے اور وہ شخص بھی علاج کرنے کے لئے اس کی شرمگاہ دیکھنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ رکھتا ہو تو بنا بر احتیاط واجب اسے چاہئے کہ آئینہ میں دیکھ کر اس کا علاج کرے، لیکن اگر شرمگاہ کو دیکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو یا آئینہ میں دیکھ کر علاج کرنا مشقت کا باعث بن رہا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

شادی کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۵۰۷ جو شخص بیوی کے نہ ہونے کی وجہ سے فعلِ حرام میں مبتلا ہو جائے اس پر شادی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۵۰۸ اگر شوہر عقد میں یہ شرط عائد کرے کہ عورت کنواری ہو اور عقد کے بعد معلوم ہو جائے یا خود عورت اقرار کرلے یا دو عادل مردوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے کہ عقد سے پہلے ہی کسی سے مجامعت کے سبب اس کی بکارت زائل ہوچکی تھی تو اگرچہ مرد کے لئے خیارِ فسخ کے ثابت ہونے کا احتمال موجود ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر عقد کو فسخ کرے تو طلاق بھی دے اور مرد کنواری اور غیر کنواری عورت کے مہر کے مابین فرق کی نسبت کو دیکھتے ہوئے مقررہ مہر میں سے اسی نسبت کے مطابق لے سکتا ہے خواہ وہ عقد فسخ کردے یا اس پر باقی رہے۔

مسئلہ ۲۵۰۹ نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسے خلوت کے مقام پر رہنا کہ جہاں کوئی دوسرا یہاں تک کہ ممیز بچہ بھی نہ ہو، حرام کے ارتکاب کے احتمال کی صورت میں جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۰ اگر کوئی مرد عورت کا مہر عقد میں معین کردے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہیں دے گا اور عورت کا عقد پر راضی ہونا اس کے مہر دینے کے ارادے پر موقوف نہ ہو تو عقد صحیح ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہر دے۔

مسئلہ ۲۵۱۱ وہ مسلمان جو دین اسلام کو چھوڑ کر کافر ہوجائے مرتد کہلاتا ہے۔ (کفر کے معنیٰ مسئلہ نمبر ۱۰۷ میں گذر چکے ہیں)

اور مرتد کی دو قسمیں ہیں:

۱) فطری ۲) ملی مرتد فطری اسے کہتے ہیں جو ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہو جو دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور پھر یہ شخص بالغ اور عقل کے کامل ہونے کے بعد اپنے اختیار سے دین اسلام کو ترک کردے۔

اور مرتد ملّی اسے کہتے ہیں جو کافر ماں باپ سے پیدا ہوا ہو اور پھر مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسلام کو ترک کردے۔

مسئلہ ۲۵۱۲ اگر عورت شادی کے بعد مرتد ہو جائے پس اگر اس کے شوہر نے اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو اس کا عقد باطل ہو جاتا ہے اور کوئی عدت بھی نہیں ہے اور اگر جماع کیا ہو لیکن نو سال پورے نہ ہوئے ہوں یا یہ کہ یائسہ ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ ہاں، اگر نو سال پورے ہوگئے ہوں اور یائسہ بھی نہ ہو (جس کے معنی مسئلہ نمبر ۴۴۱ میں گذر چکے ہیں) تو ضروری ہے کہ اسی طریقے کے مطابق عدت گذارے جو طلاق کے احکام میں بیان کیا جائے گا اور اگر عدت کے آخر تک مرتد رہے تو عقد باطل ہے اور اگر عدت کے دوران مسلمان ہو جائے تو عقد کے باقی رہنے میں اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر مرد اس کے ساتھ رہنا چاہے تو دوبارہ عقد کرے اور اگر اس سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو اسے طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۵۱۳ وہ مرد جس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اگر وہ مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور ضروری ہے کہ وفات کی عدت کے برابر عدت رکھے جس کا بیان طلاق کے احکام میں ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۱۴ وہ مرد جو غیر مسلم والدین سے پیدا ہو لیکن بعد میں مسلمان ہو گیا ہو اور شادی کے بعد مرتد ہوجائے تو اگر اس نے اپنی بیوی سے جماع نہ کیا ہو یا اس کی بیوی کے نو سال مکمل نہ ہوئے ہوں یا اس کی بیوی یائسہ ہو تو عقد باطل ہو جائے گا اور اُسے عدت رکھنے کی ضرورت نہیں اور اگر جماع کرنے کے بعد مرتد ہو جائے اور اس کی بیوی کے نو سال پورے ہوگئے ہوں اور وہ یائسہ بھی نہ ہو تو اس عورت کے لئے ضروری ہے کہ طلاق کی عدت کے برابر کہ جس کا ذکر احکام طلاق میں آئے گا عدت رکھے اور اگر عدت تمام ہونے تک مسلمان نہ ہو تو عقد باطل ہے اور اگر عدت تمام ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو عقد کا باقی رہنا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر بیوی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو تو دوبارہ عقد کرے اور اگر علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۵۱۵ اگر عورت عقد میں مرد کے ساتہ یہ شرط رکھے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا اور مرد بھی اس شرط کو قبول کرلے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے رضامندی کے بغیر شہر سے باہر نہ لے جائے۔

مسئلہ ۲۵۱۶ اگر عورت کی پہلے شوہر سے ایک بیٹی ہو تو دوسرا شوہر اس لڑکی کا عقد اپنے اس بیٹے سے کرسکتا ہے جو اس بیوی سے نہ ہو اور اگر مرد کسی لڑکی کا عقد اپنے بیٹے سے کرے تو اس لڑکی کی ماں سے خود شادی کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۷ اگر کوئی عورت زنا کے سبب حاملہ ہو جائے تو اس صورت میں جب کہ وہ عورت یا وہ مرد جس نے اس سے زنا کیا ہو یا وہ دونوں مسلمان ہوں اس عورت کے لئے بچہ گرانا جائز نہیں ہے اور اگر مسلمان نہ ہوں تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۸ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو نہ شوہر دار ہو اور نہ ہی کسی کی عدت میں ہو، زنا کرے تو اگر اس طریقے کے مطابق استبرا کرنے کے بعد جس کا ذکر مسئلہ ۲۴۶۳ میں ہوا ہے اس عورت سے عقد کرے اور پھر ان سے کوئی بچہ پیدا ہو تو اگر نہ جانتے ہوں کہ بچہ حلال نطفے سے ہے یا حرام نطفے سے تو وہ بچہ بغیر اشکال کے حلال زادہ ہے لیکن اگر استبرا کرنے سے پہلے عقد کیا ہو اور پھر جماع کیا ہو تو اس میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۵۱۹ اگر مرد کو معلوم نہ ہو کہ عورت عدت میں ہے اور وہ اس سے شادی کرلے تو اگر عورت کو بھی اس بارے میں علم نہ ہو اور ان کا بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہے اور شرعاً ان دونوں کا فرزند ہوگا، لیکن اگر عورت جانتی ہو کہ وہ عدت میں ہے تو شرعاً بچہ باپ کا فرزند ہوگا اور جو شخص عدت میں ہونے کا یقین رکھتا ہو اور اس کے پورا ہونے کے بارے میں مشکوک ہو وہ اسی شخص کے حکم ہے جو جانتا ہے کہ وہ عدت میں ہے اور ہر صورت میں ان کا عقد باطل ہے اور وہ ایک دوسرے پر حرام ہیں۔

مسئلہ ۲۵۲۰ اگر کوئی عورت کہے کہ میں یائسہ ہوں تو ضروری ہے کہ اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے لیکن اگر کہے کہ میں شوہردار نہیں ہوں تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

مسئلہ ۲۵۲۱ اگر عورت کہے کہ میں شوہردار نہیں ہوں اور کوئی شخص اس سے شادی کرلے اور پھر بعد میں کوئی کہے کہ اس عورت کا شوہر موجود ہے پس اگر شرعاً اس کی بات ثابت نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کی بات کو قبول نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۵۲۲ جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ہو جائیں ان کا باپ انہیں ان کی ماں سے جدا نہیں کرسکتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ لڑکی کو سات سال تک اس کی ماں سے جدا نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۲۳ اگر شادی کی درخواست کرنے والا لڑکا دینداری اور اخلاق میں اچھا ہو تو مستحب ہے کہ بالغ لڑکی کی شادی کرنے میں جلدی کی جائے۔

مسئلہ ۲۵۲۴ اگر بیوی شوہر کے ساتھ اس شرط پر اپنے مہر کی مصالحت کرے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو بیوی بعد میں مہر نہیں لے سکتی ہے اور شوہر پر بھی واجب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۲۵ جو شخص ولدالزنا ہو اگر وہ کسی عورت سے شادی کرلے اور اس کا بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۲۶ اگر کوئی شخص ماہِ رمضان المبارک کے روزوں میں یا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو وہ گنہگار ہے لیکن اگر اس مجامعت کے نتیجے میں ان کا کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۲۷ جس عورت کو یقین ہو کہ اس کا شوہر مثلاً سفر میں مرگیا ہے اگر وہ وفات کی عدت، جس کی مقدار احکامِ طلاق میں بتائی جائے گی، کے بعد شادی کرے و بعد ازاں اس کا پہلا شوہر سفر سے واپس آجائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے شوہر سے جدا ہو جائے اور وہ پہلے شوہر پر حلال ہوگی لیکن اگر دوسرے شوہر نے اس سے مجامعت کی ہو تو عورت پر عدت گذارنا ضروری ہے اور دوسرے شوہر پر ضروری ہے کہ اس جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق اسے مہر ادا کرے لیکن عدت کے زمانے کا خرچہ دوسرے شوہر کے ذمے نہیں ہے۔

رضاعت (دودھ پلانے) کے احکام

مسئلہ ۲۵۲۸ اگر کوئی عورت ایک بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جو مسئلہ ۲۵۳۸ میں ذکر کی جائیں گی تو وہ بچہ مندرجہ ذیل لوگوں کا محرم بن جاتا ہے:

۱) خود وہ عورت اور اسے رضاعی ماں کہتے ہیں۔

۲) عورت کا شوہر جس کی بدولت دودھ ہے اور اسے رضاعی باپ کہتے ہیں۔

۳) اس عورت کے ماں باپ چاہے یہ سلسلہ کتنا ہی اُوپر چلا جائے اور خواہ وہ اس عورت کے رضاعی ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔

۴) اس عورت کے وہ بچے جو پیدا ہو چکے ہیں یا بعد میں پیدا ہوں۔

۵) اس عورت کے بچوں کی اولاد خواہ یہ سلسلہ کتنا ہی نیچے چلا جائے اور خواہ وہ اولاد اس کے بچوں سے وجود میں آئی ہو یا انہوں نے دودھ پلایا ہو۔

۶) اس عورت کی بہنیں اور بھائی خواہ وہ رضاعی ہی ہوں یعنی دودھ پینے کی وجہ سے اس عورت کے بہن بھائی بن گئے ہوں۔

۷) اس عورت کا چچا اور پھوپھی خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

۸) اس عورت کا ماموں اور اس کی خالہ خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

۹) اس عورت کے اس شوہر کی اولاد جس کی بدولت دودھ ہے جہاں تک بھی یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اور اگرچہ اس کی اولاد رضاعی ہی کیوں نہ ہو۔

۱۰) اس عورت کے اس شوہر کے ماں باپ جس کی بدولت دودھ ہے جہاں تک بھی یہ سلسلہ اُوپر چلا جائے اور اگرچہ وہ ماں باپ رضاعی ہوں۔

۱۱) اس عورت کے اس شوہر کے بہن بھائی جس کی بدولت دودھ ہے گرچہ اس کے رضاعی بہن بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲) اس عورت کے اس شوہر کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ جس کی بدولت دودھ ہے جہاں تک بھی یہ سلسلہ اُوپر چلا جائے خواہ وہ رضاعی ہی ہوں۔

اور ان کے علاوہ کئی اور لوگ بھی دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۲۹ اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۵۳۸ میں کیا جائے گا تو اس بچے کا باپ اس عورت کی نسبی لڑکیوں سے شادی نہیں کرسکتا ہے۔ ہاں، اس کا اس عورت کی رضاعی لڑکیوں سے شادی کرنا جائز ہے گرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اُن سے بھی شادی نہ کرے اور وہ ان لڑکیوں سے بھی شادی نہیں کرسکتا ہے جو اس عورت کے اس شوہر کی بیٹیاں ہیں کہ اس عورت کا دودھ جس کی بدولت ہے، خواہ وہ بیٹیاں نسبی ہوں یا رضاعی اور ان دونوں صورتوں میں اگر اس وقت (یعنی اس عورت کے بچے کو دودھ پلانے کے وقت) ان میں سے کوئی عورت اس کی بیوی ہو تو اس کا عقد باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳۰ اگر کوئی عورت کسی بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جن کا ذکر مسئلہ ۲۵۳۸ میں کیا جائے گا تو اس عورت کا وہ شوہر کہ دودھ جس کی بدولت ہے وہ اس بچے کی بہنوں کا محرم نہیں بنتا لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ ان سے شادی نہ کرے۔ نیز شوہر کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے محرم نہیں بن جاتے۔

مسئلہ ۲۵۳۱ اگر کوئی عورت ایک بچے کو دودھ پلائے تو وہ اس کے بھائیوں کی محرم نہیں بن جاتی ہے اور اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے محرم نہیں بنتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۳۲ اگر کوئی شخص اس عورت سے جس نے کسی لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو، شادی کرے اور اس سے جماع کرلے تو پھر وہ اس لڑکی سے عقد نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳۳ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے شادی کرلے تو پھر وہ اس عورت سے شادی نہیں کرسکتا ہے جس نے اس لڑکی کو پورا دودھ پلایا ہو۔

مسئلہ ۲۵۳۴ انسان کسی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا جسے اس کی ماں یا دادی نے پورا دودھ پلایا ہو۔ نیز اگر کسی شخص کی سوتیلی ماں نے اس شخص کے باپ کی بدولت موجود دودھ کسی لڑکی کو پلایا ہو تو یہ شخص اس لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی شیر خوار بچی سے عقد کرے اور اس کے بعد اس کی ماں یا دادی اس شیر خوار بچی کو دودھ پلا دے یا اس کی سوتیلی ماں اس کے باپ کی بدولت موجود دودھ اس بچی کو پلا دے تو عقد باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳۵ کوئی شخص اس لڑکی سے شادی نہیں کرسکتا جسے اس شخص کی بہن یا بھابھی نے جب کہ دودھ بھائی کی بدولت ہو، پورا دودھ پلایا ہو۔یہی حکم اس وقت بھی ہے جب اس شخص کی بھانجی، بھتیجی یا بہن یا بھائی کی نواسی یا پوتی نے اس لڑکی کو دودھ پلایا ہو۔

مسئلہ ۲۵۳۶ اگر کوئی عورت اپنی بیٹی کے بچے یعنی اپنے نواسے یا نواسی کو پورا دودھ پلائے تو اس عورت کی بیٹی اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی اور اگر وہ عورت اُس بچے کو دودھ پلائے جو اس کی بیٹی کے شوہر کی دوسری بیوی سے پیدا ہوا ہو تب بھی یہی حکم ہے ، لیکن اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے بچے یعنی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اس کی بہو جو کہ دودھ پیتے بچے کی ماں ہے ، اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۳۷ اگر کسی لڑکی کی سوتیلی ماں اُس لڑکی کے شوہر کے بچے کو اس لڑکی کے باپ
کی بدولت موجود دودھ پلائے تو وہ لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے خواہ وہ بچہ اسی لڑکی کے بطن سے ہو یا کسی دوسری عورت کے بطن سے ہو۔

دودھ پلانے کے ذریعے محرم بننے کی شرائط

مسئلہ ۲۵۳۸ محرم بننے کے لئے دودھ پلانے کی آٹھ شرائط ہیں :

۱) بچہ زندہ عورت کا دودھ پئے۔ لہٰذا اگر بچہ مردہ عورت کے سینے سے دودھ پئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔

۲) عورت کا دودھ ولادت کی وجہ سے ہو اور حرام کا نہ ہو۔ لہٰذا اگر زنا کی وجہ سے عورت کی چھاتی میں دودھ آجائے اور کسی بچے کو پلائے تو اس سے وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بن سکتا۔

۳) بچہ چھاتی سے ہی دودھ پئے، لہٰذا اگر دودھ صرف اس کے گلے میں انڈیل دیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ۔

۴) خالص ددوہ پئے جو کسی اور چیز سے ملا ہوا نہ ہو۔

۵) دودھ ایک ہی شوہر کا ہو۔ لہٰذا اگر دودھ پلانے والی عورت کو طلاق دے دی جائے، پھر وہ دوسری شادی کرلے اور اس سے حاملہ ہو جائے اور زچگی سے پہلے تک پہلے شوہر والا دودھ باقی ہو اور مثلاً آٹھ مرتبہ زچگی سے پہلے، پہلے شوہر والا دودھ اور سات مرتبہ زچگی کے بعد دوسرے شوہر والا دودھ کسی بچے کو پلائے تو یہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا۔

۶) بچہ دودھ کی قے نہ کردے اور اگر قے کردے تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ افراد جو دودھ پلانے کی وجہ سے اس کے محرم بنیں گے اس سے شادی نہ کریں اور نہ ہی اس پر محرمانہ نظر ڈالیں۔

۷) پندرہ بار یا ایک شب و روز سیر ہو کر اس طرح دودھ پئے کہ جس کا ذکر اگلے مسئلے میں آئے گا یا اتنا دودھ اسے پلائے کہ کہا جائے کہ اس دودھ سے اس کی ہڈیاں مضبوط ہوئی ہیں اور اس کے بدن پر گوشت چڑھا ہے۔ اگر دس بار اس کو دودھ پلائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دودھ پینے کی وجہ سے جو اس کے محرم بنتے ہیں، وہ اس سے شادی نہ کریں، اور محرمانہ نظر بھی اس پر نہ ڈالیں۔

۸) بچہ دو سال کا نہ ہو چکا ہو۔ لہٰذا اگر دو سالہ ہو جانے کے بعد کسی عورت کا دودھ پئے تو اس وجہ سے کسی کا محرم نہیں بنے گا، بلکہ اگر مثلاً دو سال مکمل ہونے سے پہلے آٹھ مرتبہ اور دو سال مکمل ہونے کے بعد سات مرتبہ دودھ پئے تو بھی کسی کا محرم نہیں بنے گا۔ ہاں، اگر دودھ پلانے والی عورت کے زچگی کے بعد سے دو سال گزر چکے ہوں اور ابھی اسے دودھ آتا ہو اور کسی بچے کو دودھ پلائے تو وہ بچہ مذکورہ افراد کا محرم بن جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۳۹ ضروری ہے کہ بچہ ایک روز و شب میں کوئی غذا نہ کھائے یا کسی اور کا دودھ نہ پئے۔ ہاں، اگر اتنی مختصر غذا کھائے کہ اسے درمیان میں غذا کھانا نہ کہا جا سکے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ پندرہ مرتبہ ایک ہی عورت کا دودھ پئے اور اس پندرہ مرتبہ کے درمیان کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے۔ ہر مرتبہ میں بغیر کسی فاصلے کے مکمل سیر ہو کر دودھ پئے۔

ھاں، اگر درمیان میں سانس لینے کے لئے رکے یا کچھ صبر کرے، اتنا کہ پہلی مرتبہ چھاتی منہ میں لینے سے لے کر سیر ہونے تک عرفاً یہ کہا جائے کہ اس نے حقیقتاً ایک ہی بار دودھ پیا ہے، تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۵۴۰ اگر عورت اپنے شوہر کا دودھ کسی بچے کو پلائے، پھر دوسری شادی کرے اور دوسرے شوہر کا دودھ کسی اور بچے کو پلائے تو یہ دونوں بچے آپس میں محرم نہیں بنتے۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ آپس میں شادی نہ کریں، لیکن ایک دوسرے کو محرمانہ نگاہوں سے نہیں دیکھ سکتے۔

مسئلہ ۲۵۴۱ اگر عورت ایک ہی شوہر کا دودھ چند بچوں کو پلائے تو یہ سارے بچے آپس میں اور اس عورت اور اس کے شوہر کے محرم بن جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۴۲ اگر کسی مرد کی چند بیویاں ہوں اور ان میں سے ہر ایک، مذکورہ شرائط کے ساتھ ایک ایک بچے کو دودھ پلائے، تو یہ سارے بچے آپس میں، اس مرد اور اس کی تمام بیویوں کے محرم بن جائیں گے۔

مسئلہ ۲۵۴۳ اگر کسی کی دودھ پلانے والی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک، ایک بچے کو آٹھ مرتبہ اور دوسری سات مرتبہ دودھ پلائے تو وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنے گا۔

مسئلہ ۲۵۴۴ اگر عورت ایک شوہر کے دودھ سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو مکمل دودھ پلائے تو لڑکی کے بھائی بہن، لڑکے کے بھائی بہن کے محرم نہیں بنتے۔

مسئلہ ۲۵۴۵ انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کے رضاعی بھائی یا بہن کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر مرد کسی لڑکے سے لواط کرے تو اس کی رضاعی بہن، بیٹی یا ماں اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی رضاعی دادی یا نواسی سے ازدواج نہیں کر سکتا۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس وقت بھی ہے جب لواط کرنے والا بالغ نہ ہو یا جس سے لواط کیا گیا ہو وہ بالغ ہو۔ اور جن مقامات پر احتیاط کا تذکرہ کیا گیا اگر لواط کے بعد شادی ہوئی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۵۴۶ جس عورت نے کسی کے بھائی کو دودھ پلایا ہو وہ خود اس کی محرم نہیں بنتی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے ازدواج نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۴۷ انسان بیک وقت دو بہنوں سے شادی نہیں کر سکتا چاہے وہ رضاعی بہنیں ہی ہوں۔ اگر کوئی شخص دو عورتوں سے شادی کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ آپس میں بہنیں ہیں تو اگر دونوں کے ساتھ ایک ساتھ شادی کیا ہو تو اختیار ہے کہ ان میں سے جس کو چاہے اختیار کرے اور اگر ایک وقت میں نہ ہو تو پہلا عقد درست ہوگا اور دوسرا باطل۔

مسئلہ ۲۵۴۸ اگر عورت اپنے شوہر کا دودھ مندرجہ ذیل افراد میں سے کسی کو پلائے تو اس کا شوہر اس پر حرام نہیں ہوتا اگرچہ بہتر ہے کہ احتیاط کرے:

۱) اپنے بھائی یا بہن کو۔

۲) اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کو۔

۳) اپنے چچا زاد یا ماموں زاد کو۔

۴) اپنے بھائی کے بچے کو۔

۵) اپنے دیور یا نند کو۔

۶) اپنی بہن کے بچے یا شوہر کی بہن کے بچے کو۔

۷) شوہر کے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کو۔

۸) اپنے شوہر کی کسی اور بیوی کے نواسے، نواسی، پوتے یا پوتی کو۔

مسئلہ ۲۵۴۹ اگر کوئی عورت کسی شخص کی پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہن کو دودھ پلائے تو وہ اس شخص کی محرم نہیں بنتی، لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے شادی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۵۰ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اگر ان میں سے ایک دوسری کے چچا زاد کو دودھ پلائے تو جس عورت کے چچا زاد کو دودھ پلایا ہے وہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوتی۔

دودھ پلانے کے آداب

مسئلہ ۲۵۵۱ بچے کو دودھ پلانے کے لئے اس کی ماں سے بہتر کوئی نہیں ۔ اور سزاوار ہے کہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے اپنے شوہر سے اجرت نہ لے اور اچھا ہے کہ شوہر اجرت دے دے اور اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لئے دایہ سے زیادہ اجرت طلب کرے تو شوہر اس سے بچہ لے کر دایہ کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۵۲ مستحب ہے کہ بچے کو دودھ پلانے کے لئے جس دایہ کا انتخاب کیا جائے وہ اثناء عشری، صاحب عقل و عفت اور خوبصورت ہو۔ مکروہ ہے کہ دایہ کم عقل، بدصورت، بد اخلاق یا زنازادی ہو۔ یہ بھی مکروہ ہے کہ کسی ایسی عورت کو دایہ بنایا جائے جس نے حرام کا بچہ جنا ہوا ہو۔

دودھ پلانے کے مختلف مسائل

مسئلہ ۲۵۵۳ احتیاط مستحب یہ ہے کہ عورتیں ہر بچے کو دودھ نہ پلائیں، کیونکہ ممکن ہے کہ بعد میں بھول جائیں کہ کس کس کو دودھ پلایا ہے اور نتیجتاً دو محرم آپس میں شادی کر لیں۔

مسئلہ ۲۵۵۴ سزاوار ہے کہ جو افراد رضاعی رشتہ دار ہوں وہ ایک دوسرے کا احترام کریں لیکن یہ ایک دوسرے سے میراث نہیں پاتے اور انسان کے اپنے رشتہ داروں پر جو حقوق ہوتے ہیں ان کے حقدار بھی نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۲۵۵۵ مستحب ہے کہ بچے کو پورے دو سال دودھ پلایا جائے۔

مسئلہ ۲۵۵۶ اگر دودھ پلانے کی وجہ سے شوہر کا حق ضائع نہ ہو رہا ہو تو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی دوسروں کے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے۔ ہاں، کسی ایسے بچے کو دودھ پلانا جائز نہیں ہے کہ جس کو دودھ پلانے کے نتیجے میں وہ خود اپنے شوہر پر حرام ہو جائے۔

البتہ مشہور علما اعلی اللہ مقامہم کا یہ فرمانا محل اشکال ہے کہ: "اگر شوہر نے کسی شیر خوار بچی سے عقد کیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی بیوی اسے دودھ نہ پلائے کیونکہ اگر اسے دودھ پلائے گی تو خود اپنے شوہر کی ساس بن جائے گی اور نتیجتاً اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔" ھاں، وہ شیر خوار بچی اپنے شوہر پر حرام ہوجائے گی، چاہے دودھ اسی شوہر کا ہو یا کسی اور کا جبکہ شوہر اس سے دخول کر چکا ہو۔

مسئلہ ۲۵۵۷ فقہاء اعلی اللہ مقامہم کی ایک جماعت نے فتوی دیا ہے: "اگر کوئی چاہے کہ اس کی بھابھی اس کی محرم بن جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی شیر خوار بچی سے مثلاً دو دن کے لئے متعہ کرے اور ان دنوں میں اس کی بھابھی مسئلہ نمبر ۲۵۳۸ میں بیان شدہ شرائط کے مطابق اس بچی کو دودھ پلائے، اس طرح وہ اس کی رضاعی ساس بن جائے گی۔" لیکن یہ فتوی اشکال سے خالی نہیں۔

مسئلہ ۲۵۵۸ اگر مرد کسی عورت سے عقد کرنے سے پہلے کہے کہ رضاعی ہونے کی وجہ سے یہ عورت اس پر حرام ہوچکی ہے، مثلاً کہے: "میں نے اس کی ماں کا دودھ پیا ہوا ہے۔" تو اگر اس کی بات کی تصدیق ممکن ہو تو وہ اس عورت سے شادی نہیں کر سکتا اور اگر شادی کے بعد یہ بات کہے اور عورت بھی اس کی بات کو قبول کرلے تو عقد باطل ہوگا۔ تو اگر مرد نے اس عورت سے نزدیکی نہ کی ہو یا کی ہو لیکن نزدیکی کے وقت عورت جانتی ہو کہ وہ اس مرد پر حرام ہے تو عورت مہر کی حقدار نہ ہوگی، جبکہ اگر نزدیکی کے بعد معلوم ہو کہ وہ اس مرد پر حرام تھی تو مرد کے لئے ضروری ہے کہ اس عورت کو وہ مہر دے جو اس جیسی عورتوں کا ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۵۹ اگر عورت عقد سے پہلے کہے: "میں دودھ پینے کی وجہ سے فلاں مرد پر حرام ہوچکی ہوں۔" اور اس کی تصدیق کرنا ممکن ہو تو وہ اس مرد سے شادی نہیں کر سکتی اور اگر عقد کے بعد یہ بات کہے تو اس کا حکم وہی ہے جو مرد کے عقد کے بعد کہنے کا تھا جس کا حکم پچھلے مسئلے میں بیان کیا جا چکا۔

مسئلہ ۲۵۶۰ وہ دودھ پلانا جو محرم بننے کا سبب ہوتا ہے، دو طریقوں سے ثابت ہوجاتا ہے:

۱) یقین یا اطمینان پیدا ہوجائے۔

۲) دو عادل مرد یا ایک مرد اور دو عورتیںیا چار عادل عورتیں گواہی دیں، لیکن ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک دودھ پلانے کی شرائط کی گواہی بھی دیں، مثلاً گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا کہ اس بچے نے ۲۴ گھنٹے اس عورت کی چھاتی سے دودھ پیا ہے اور درمیان میں کوئی اور چیز بھی نہیں کھائی اور اسی طرح کی باقی شرائط کی بھی تشریح کریں جن کا ذکر مسئلہ نمبر ۲۵۳۸ میں کیا گیا۔

مسئلہ ۲۵۶۱ اگر شک ہو کہ بچے نے اتنا دودھ پیا ہے یا نہیں کہ جس بنا پر وہ محرم بن جائے یا گمان ہو کہ اتنا دودھ پی چکا ہے تو وہ بچہ کسی کا محرم نہیں بنتا اگرچہ بہتر یہ ہے کہ احتیاط کی جائے۔

طلاق کے احکام

مسئلہ ۲۵۶۲ جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دے ضروری ہے کہ بالغ ہو اگرچہ دس سالہ لڑکے کا طلاق دینا صحتسے خالی نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ احتیاط کی رعایت کی جائے اور(ضروری ہے کہ) عاقل ہو اور اپنے اختیار سے طلاق دے اور اگر اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے اور طلاق دے تو طلاق باطل ہے اورطلاق دینے کا ارادہ بھی ضروری ہے لہٰذا اگر طلاق کا صیغہ مزاحا کہے تو طلاق صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۶۳ ضروری ہے کہ عورت طلاق کے وقت حےض و نفاس کے خون سے پاک ہو اور شوہر نے اس پاکی میں اس کے ساتھ نزدےکی نہ کی ہو اور ان دو شرائط کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۶۴ عورت کو تین صورتوں میں حےض و نفاس کی حالت میں طلاق دینا صحیح ہے:

۱) اس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے نزدےکی نہ کی ہو۔

۲) معلوم ہو کہ حاملہ ہے اور اگر معلوم نہ ہو اور اس کو اس کا شوہر حےض کی حالت میں طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ حاملہ تھی تو احتیاط واجب ہے کہ اسے دوبارہ طلاق دے۔

۳) غائب ہونے کی وجہ سے مرد معلوم نہ کرسکتا ہو کہ اس کی بیوی حےض و نفاس سے پاک ہے یا نہیں۔

مسئلہ ۲۵۶۵ اگر عورت کو خون حےض سے پاک سمجھتے ہوئے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ طلاق دیتے وقت وہ حالت حےض میں تھی تو اس کی طلاق باطل ہے اور اگر اسے حالت حےض میں سمجھتے ہوئے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ پاک تھی تو طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۶۶ جس شخص کو معلوم ہو کہ اس کی بیوی حالت حےض یا نفاس میں ہے اگر وہ غائب ہوجائے مثلاً سفر پر چلا جائے اور طلاق دینا چاہے اور اس کی حالت پر اطلاع حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ جب تک اسے اپنی بیوی کے پاک ہونے کا یقین یا اطمینان نہ ہو جائے صبر کرے اور بعد میں اسے طلاق دے۔

مسئلہ ۲۵۶۷ اگر کوئی غائب شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو اگر اپنی بیوی کے بارے میں معلوم کرسکتا ہو کہ حےض یا نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ جس طریقے سے بھی اسے یقین یا اطمینان حاصل ہو اس کے ذریعے معلوم کرے اور اگر معلوم نہ کرسکتا ہو تو اپنی غیبت کے ایک مہینے بعد اسے طلاق دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۶۸ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جبکہ وہ حےض و نفاس سے پاک ہو ہم بستری کرے اور اسے طلاق دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اتنا انتظار کرے کہ وہ دوبارہ حےض دےکھنے کے بعد پاک ہوجائے لیکن وہ بیوی جو نو سال کی نہ ہوئی ہو یا معلوم ہو

کہ حاملہ ہے اگر ان کو نزدے کی کرنے کے بعد طلاق دے تو اشکال نہیں ہے اور اگر یائسہ ہو تب بھی یہی حکم ہے اور یائسہ کے معنی مسئلہ نمبر ۴۴۱ میں بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۶۹ اگر ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حےض و نفاس سے پاک ہو اور اس پاکی کے دوران اسے طلاق دے دے تو اگر بعد میں معلوم ہوجائے کہ بوقت طلاق حاملہ تھی تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے دوبارہ طلاق دے۔

مسئلہ ۲۵۷۰ اگر ایسی عورت سے ہم بستری کرے جو حےض ونفاس سے پاک ہو اور پھر غائب ہوجائے مثلاً سفر کرے تو اگر سفر میں اسے طلاق دینا چاہے اور اس کی حالت کے بارے میں اطلاع حاصل نہ کرسکتا ہو تو ضروری ہے کہ ایک مہینہ صبر کرے۔

مسئلہ ۲۵۷۱ اگر مرد اپنی ایسی بیوی کو طلاق دینا چاہے جسے پیدائشی طور پر یا کسی عارضی وجہ سے حےض نہ آتا ہو تو جب سے اس نے اس عورت سے ہمبستری کی ہے تین ماہ تک اس سے ہم بستری کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھے اور اس کے بعد اس کو طلاق دے۔

مسئلہ ۲۵۷۲ ضروری ہے کہ طلاق صحیح عربی صیغے اور لفظ "طالق" سے پڑھی جائے اور دو عادل مرد اسے سنیں اور اگر شوہر خود صیغہ طلاق جاری کرنا چاہے اور اس کی بیوی کا نام مثلا فاطمہ ہو تو یوں کہے "زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃُ طَالِقٌ" یعنی میری بیوی فاطمہ آزاد ہے اور اگر کسی دوسرے کو وکیل کرے تو وہ وکیل کہے "زَوْجَۃُ مُوَکِّلِی فَاطِمَۃُ طَالِقٌ" اور جب عورت معین ہو تو نام ذکر کرنا ضروری نہیں ہے

۔

مسئلہ ۲۵۷۳ جس عورت کے ساتہ متعہ کیا گیا ہو مثلاً ایک ماہ یا ایک سال کے لئے اس سے عقد کیا گیا ہو تو اس کی طلاق نہیں ہے اور اس کی جدائی اس طرح ہے کہ یا مدت تمام ہوجائے یا مرد اسے مدت بخش دے مثلاً کہے میں نے تجھے مدت بخشی اور گواہ قرار دینا اور عورت کا حےض و نفاس سے پاک ہونا لازم نہیں ہے۔

طلاق کی عدت

مسئلہ ۲۵۷۴ نو سال سے کم عمر عورت اور یائسہ عورت کی کوئی عدت نہیں ہے، یعنی اگرچہ شوہر نے اس سے ہم بستری کی ہو وہ طلاق کے فوراً بعد ہی کسی سے شادی کرسکتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۷۵ جس عورت کی عمر نو سال ہوگئی ہو اور وہ یائسہ بھی نہ ہو اگر اس کا شوہر اس سے ہم بستری کرے اور طلاق دے دے تو طلاق کے بعد ضروری ہے کہ عدت رکھے اور ایسی آزاد عورت کی عدت جو مستقیم اور متعارف طریقے پر حےض دے کہتی ہو یعنی ایسی عورت نہیں ہے جو تین یا چار مہینے میں ایک بار حےض دے کہتی ہے، یہ ہے کہ جب وہ طہارت کے عالم میں ہو اور

اس پاکی کے دوران اس کے شوہر نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو اور اس پاکی میں ہی طلاق دے دے جب کہ وہ طلاق کے بعد بھی چاہے ایک لمحہ ہی سہی، پاک رہی ہو، تو اس کی عدت یہ ہے کہ اتنا صبر کرے کہ دوبارہ حےض دے کھنے کے بعد پاک ہوجائے اور جے سے ہی تے سرا حےض دے کھے اس عورت کی عدت تمام ہوجائے گی۔ لہٰذا اب وہ نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر اس سے نزدےکی کئے بغیر طلاق دی ہو تو عدت نہیں ہے یعنی وہ فوراً نکاح کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۵۷۶ جس عورت کو حےض نہ آتا ہو اور اس کی عمر ان عورتوں کی عمر ہو جن کو حےض آتا ہے تو اگر اس کا شوہر ہم بستری کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تو ضروری ہے کہ طلاق سے تین مہینے تک عدت رکھے۔

مسئلہ ۲۵۷۷ جس عورت کی عدت تین ماہ ہو اگر اسے ابتدائے ماہ میں ہی طلاق دی جائے تو تین قمری مہینے یعنی جب سے چاند نظر آیا ہے اس وقت سے لے کر تین ماہ تک عدت رکھے اور اگر مہینے کے درمیان اسے طلاق ہوئی ہو تو مہینے کے باقی ایام، اس کے بعد دو مہینے اور اس کے علاوہ جتنے دن پہلے ماہ سے کم تھے اتنے چوتھے مہینے سے گذارے اور احتیاط واجب کی بنا پر چوتھے مہینے اتنے دن عدت رکھے کہ ان کا مجموعہ پہلے مہینے کے ناقص دنوں کے ساتھ تےس ہوجائے، مثلاً بےسویں دن غروب کے وقت طلاق دے اور یہ مہینہ انتےس دن کا ہو تو ضروری کہ اس ماہ کے باقی نو دن، اس کے بعد دو ماہ اور پھر چوتھے مہینے کے بےس اور احتیاط واجب کی بنا پر چوتھے مہینے کے اکےس دن عدت میں گذارے۔

مسئلہ ۲۵۷۸ اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائے اور اس کا بچہ زنا سے نہ ہو تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونا یا ساقط ہونا ہے۔ لہٰذا اگر مثلاً طلاق کے ایک گھنٹہ بعد اس کا بچہ پیدا ہو تو اس کی عدت تمام ہوجائے گی۔

مسئلہ ۲۵۷۹ جس عورت کی عمر نو سال ہوجائے اور وہ یائسہ نہ ہو اور اس کا مثلاً ایک ماہ یا ایک سال کے لئے متعہ ہوجائے تو اگر اس کا شوہر اس سے ہم بستری کرلے اور اس کی مدت پوری ہوجائے یا شوہر اسے مدت بخش دے تو ضروری ہے کہ دو حےض کی مقدار میں عدت رکھے اور نکاح نہ کرے اور حےض نہ آتا ہو تو پینتالےس روز عدت رکھے اور اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت یہ ہے کہ بچہ پیدا ہوجائے یا ساقط ہوجائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بچہ جننے اور پینتالےس دن میں سے جو زیادہ ہو اتنی مدت تک عدت میں رہے۔

مسئلہ ۲۵۸۰ طلاق کی عدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب طلاق کا صیغہ مکمل ہوجائے چاہے عورت کو معلوم ہو کہ اسے طلاق ہوئی ہے یا معلوم نہ ہو۔ لہٰذا اگر عدت تمام ہونے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اسے طلاق دے دی گئی تھی تو ضروری نہیں ہے کہ دوبارہ عدت رکھے۔

اس عورت کی عدت جس کا شوھر مر گیا ہو

مسئلہ ۲۵۸۱ جس عورت کا شوہر مر گیا ہو اگر حاملہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ چار مہینے دس دن عدت رکھے یعنی نکاح کرنے سے گریز کرے چاہے اس کے شوہر نے اس سے نزدیکی کی ہو یا نہ کی ہو اور چاہے نابالغ ہو یا بالغ ہو اور چاہے یائسہ ہو یا یائسہ نہ ہو اور چاہے اس کا عقد نکاح دائمی ہو یا موقت ہو۔ اور اگر حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ بچہ متولد ہونے تک عدت رکھے، لیکن اگر چار ماہ اور دس دن گزرنے سے پہلے ہی اس کا بچہ متولد ہو جائے تو ضروری ہے کہ شوہر کی وفات سے چار مہینے دس دن تک عدت رکھے۔ اور اسے وفات کی عدت کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۸۲ آزاد عورت جو عدہ وفات میں ہو اس پر بدن اور لباس میں زینت حرام ہے مثلا سرمہ لگانا، عطر استعمال کرنا اور رنگین لباس پہننا۔ البتہ یہ حکم نابالغ اور پاگل عورت پر نہیں ہے اور ولی پر انہیں روکنا واجب نہیں ہے اور جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اور اس کی مدت دو دن یا اس سے کم ہو اس پر زینت کرنا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۳ اگر عورت کو یقین ہو کہ شوہر مر گیا ہے اور وہ عدت پوری کرنے کے بعد نکاح کرے پھر معلوم ہو کہ اس کا شوہر بعد میں مرا تھا تو ضروری ہے کہ دوسرے شوہر سے جدا ہو جائے اور حاملہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر بچہ پیدا ہونے تک جو طلاق کی عدت ہوتی ہے ، دوسرے شوہر کے لئے طلاق کی عدت رکھے اور اس کے بعد پہلے شوہر کے لئے وفات کی عدت رکھے جبکہ اگر حاملہ نہ ہو تو پہلے شوہر کے لئے عدت وفات اور بعد میں دوسرے شوہر کے لئے وطی بالشبہہ کی عدت رکھے جو کہ طلاق کی عدت کی طرح ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۴ وفات کی عدت کی ابتدا اس وقت سے ہوتی ہے جب عورت کو شوہر کے مرنے کی اطلاع ملے۔

مسئلہ ۲۵۸۵ اگر عورت کہے کہ اس کی عدت مکمل ہو گئی ہے تو اس کی بات قبول کی جائے گی بشرطیکہ طلاق یا شوہر کے مرنے کے بعد اتنا عرصہ گزر گیا ہو کہ جس عرصہ میں عدت کا مکمل ہونا ممکن ہو۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی

مسئلہ ۲۵۸۶ طلاق بائن وہ طلاق ہے جس میں مرد اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا ہے یعنی اسے عقد نکاح کے بغیر اپنے پاس پلٹا نہیں سکتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

۱) اس عورت کی طلاق جس کے نو سال مکمل نہ ہوئے ہوں ۲) یائسہ عورت کی طلاق ۳) اس عورت کی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے نزدیکی نہ کی ہو ۴) اس عورت کی تیسری طلاق جسے تین دفعہ طلاق دی گئی ہو ۵) طلاق خلع و مبارات ان کے احکامات بعد میں ذکر ہوں گے اور ان کے علاوہ طلاق رجعی ہے یعنی جب تک عورت عدت میں ہے اس کا شوہر رجوع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۷ جس نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی ہو اس پر حرام ہے کہ اسے اس گھر سے نکالے جس میں طلاق کے وقت موجود تھی لیکن بعض صورتوں میں جیسے فحاشی اور عورت کے زنا کرنے کی صورت میں اسے گھر سے باہر نکالنے میں اشکال نہیں ہے اور عورت پر بھی حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر غیر ضروری کاموں کے لئے گھر سے باہر نکلے۔

رجوع کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۵۸۸ طلاق رجعی میں مرد دو طرح سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کرسکتا ہے:

۱) کوئی ایسا لفظ کہے کہ جس سے اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ اسے اپنی زوجیت میں پلٹا رہا ہے نہ یہ کہ خبر دے کہ اس نے اسے اپنی زوجیت میں پلٹا لیا ہے۔

۲) رجوع کے قصد سے کوئی ایسا کام کرے جس سے معلوم ہوجائے کہ اس نے رجوع کرلیا ہے جیسے چھونا اور بوسہ لینا۔ اور نزدیکی کرنے سے بھی رجوع متحقق ہوجاتا ہے اور اگرچہ قصد رجوع سے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵۸۹ رجوع کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ مرد گواہ رکھے لیکن گواہ رکھنا افضل ہے اور اسی طرح عورت کو بھی خبر دینا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے علم میں لائے بغیر رجوع کرے تب بھی اس کا رجوع صحیح ہے اور اگر دعویٰ کرے کہ میں نے رجوع کرلیا ہے تو اگر عدت میں ہو تو ثابت کرنا لازم نہیں ہے اور اگر عدت تمام ہونے کے بعد ہو تو ضروری ہے کہ ثابت کرے۔

مسئلہ ۲۵۹۰ جس مرد نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی ہو اگر بیوی سے مال لے کر اس بات پر صلح کرلے کہ رجوع نہیں کرے گا تو واجب ہے کہ صلح کی قرارداد کے مطابق عمل کرے، لیکن اگر رجوع کرے تو رجوع صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۱ اگر آزاد عورت کو دو مرتبہ طلاق دے اور ہر مرتبہ رجوع کرے یا اسے دو مرتبہ طلاق دے کر ہر مرتبہ اس سے عقد کرے یا ایک طلاق کے بعد رجوع اور دوسری کے بعد عقد کرے تو تیسری طلاق کے بعد عورت اس پر حرام ہوجائے گی لیکن اگر تیسری طلاق کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے تو چند شرائط کے ساتھ پہلا شوہر حلال ہوجائے گا یعنی اب اس سے دوبارہ نکاح کرسکتی ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱) دوسرے شوہر کے ساتھ عقد دائمی کرے اور اگر مدت والا عقد (متعہ) کرے مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال کے لئے عقد کرے اور اس سے جدا ہوجائے تو پہلا شوہر اس سے عقد نہیں کرسکتا ہے۔

۲) دوسرا شوہر اس کے ساتھ آگے سے نزدیکی کرے اور اس طرح دخول کرے کہ دونوں جماع کی لذت محسوس کریں۔

۳) دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا مرجائے۔

۴) دوسرے شوہر کی عدت طلاق یا عدت وفات تمام ہو جائے۔

۵) احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا شوہر بالغ ہو۔

طلاق خلع

مسئلہ ۲۵۹۲ جس عورت کو اپنے شوہر سے کراہت ہو اور خوف ہو کہ وہ اس کے واجب حقوق کی رعایت نہ کر سکے گی اور حرام میں بتلا ہو جائے گی اور وہ اپنے شوہر کو مہر یا کوئی دوسرا مال بخشے کہ وہ اسے طلاق دے دے تو اس طلاق کو طلاق خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۹۳ اگر شوہر خود طلاق خلع کا صیغہ پڑھنا چاہے تو مثلاً اگر اس کی بیوی کا نام فاطمہ ہو تو مال لینے کے بعد کہے: "زَوْجَتِي فَاطِمَةُ خَلَعْتُهَا عَلٰى مَا بَذَلَتْ" یعنی میری بیوی فاطمہ کو اس مال کے بدلے جو اس نے دیا ہے طلاق خلع دیتا ہوں۔

اور احتیاط مستحب کی بنا پر خلع پر مشتمل جملے کے بعد "هِيَ طَالِقٌ" بھی کہے، البتہ بیوی معین ہونے کی صورت میں نام لینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۴ اگر عورت کسی کو وکیل کرے کہ اس کا مہر شوہر کو بخشے اور شوہر بھی اسی کو وکیل بنائے کہ اس کی بیوی کو طلاق دے تو اگر مثلاً شوہر کا نام محمد اور بیوی کا نام فاطمہ ہو تو وکیل طلاق کا صیغہ اس طرح پڑھے: "عَنْ مُوَكِّلَتِي فَاطِمَةَ بَذَلْتُ مَهْرَهَا لِمُوَكِّلِي مُحَمَّدٍ لِيَخْلَعَهَا عَلَيْهِ" اور اس کے بعد فوراً بعد احتیاط کی بنا پر موالات عرفی ختم ہونے سے پہلے کہے: "زَوْجَةُ مُوَكِّلِي خَلَعْتُهَا عَلٰى مَا بَذَلَتْ" اور اگر عورت کسی کو وکیل کرے کہ مہر کے علاوہ کوئی چیز شوہر کو بخشے تاکہ وہ طلاق دے تو ضروری ہے کہ وکیل "مَهْرَهَا" کے لفظ کے بجائے اس چیز کو ذکر کرے، مثلاً اگر ہزار روپے دئے ہوں تو ضروری ہے کہ کہے: "بَذَلْتُ اَلْفَ رُوْبِيَةٍ"

طلاق مبارات

مسئلہ ۲۵۹۵ اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے سے کراہیت رکھتے ہوں اور بیوی مرد کو طلاق دینے کے لئے مال دے تو اس طلاق کو مبارات کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵۹۶ اگر شوہر مبارات کا صیغہ جاری کرنا چاہے اور مثلاً اس کی بیوی کا نام فاطمہ ہو تو کہے: "بَارَاْتُ زَوْجَتِيْ فَاطِمَةَ عَلٰى مَا بَذَلَتْ فَهِيَ طَالِقٌ" یعنی میں اور میری بیوی فاطمہ اس مال کے بدلے میں جو اس نے مجھے دیا ہے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو وہ آزاد ہے، اور اگر کسی اور کو وکیل کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے "بَارَاْتُ زَوْجَةَ مُوَكِّلِيْ فَاطِمَةَ عَلٰى مَا بَذَلَتْ فَهِيَ طَالِقٌ" یا کہے: "عَنْ قِبَلِ مُوَكِّلِيْ بَارَاْتُ زَوْجَتَهُ فَاطِمَةَ عَلٰى مَا بَذَلَتْ فَهِيَ طَالِقٌ" اور ذکر کئے گئے صیغوں میں "فَهِيَ طَالِقٌ" کو ذکر کرنے کا لزوم احتیاط واجب کی بنا پر ہے اور اگر "عَلٰى مَا بَذَلَتْ" کے بجائے "بِمَا بَذَلَتْ" کہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۷ ضروری ہے کہ طلاق خلع و مبارات کے صیغے صحیح عربی میں پڑھے جائیں، لیکن اگر عورت شوہر کو اپنا مال بخشنے کے لئے اردو میں کہے: "میں نے طلاق حاصل کرنے کے لئے فلاں مال تمہیں بخش دیا" تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مرد عربی میں طلاق نہ دے سکتا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ وکیل کرے اور اگر وکیل بھی نہ کرسکتا ہو تو جس لفظ سے بھی جو عربی صیغے کے مترادف ہو طلاق خلع یا مبارات دے، صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۸ اگر عورت طلاقِ خلع کی عدت کے دوران اپنا مال واپس مانگ لے تو شوہر رجوع کرسکتا ہے اور عقد کے بغیر اسے دوبارہ اپنی زوجہ بنا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۹ شوہر جو مال طلاق مبارات کے لئے لیتا ہے ضروری ہے کہ مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر طلاق خلع میں مہر سے زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

طلاق کے متفرق احکام

مسئلہ ۲۶۰۰ اگر نا محرم عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر اس سے نزدیکی کرے تو ضروری ہے کہ عورت عدت رکھے چاہے عورت کو معلوم ہو کہ اس کا شوہر نہیں ہے یا گمان ہو کہ اس کا شوہر ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۱ اگر ایسی عورت سے زنا کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے تو اس کے لئے عدت رکھنا ضروری نہیں ہے، چاہے اسے معلوم ہو کہ یہ میرا شوہر نہیں ہے یا گمان ہو کہ شوھرہے۔

مسئلہ ۲۶۰۲ اگر کوئی مرد کسی عورت کو دھوکہ دے کر اپنے شوہر سے طلاق دلوائے اور وہ عورت اس کی بیوی بن جائے تو طلاق اور عقد صحیح ہیں لیکن دونوں نے گناہ عظیم کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۳ جب بھی عورت عقد کے ضمن میں شوہر سے شرط کرے کہ اگر شوہر سفر پر جائے یا چھ مہینے تک اسے خرچہ نہ دے تو اس کو طلاق کا حق حاصل ہوگا تو یہ شرط باطل ہے لیکن اگر شرط کرے کہ اگر شوہر سفر پر جائے یا چھ مہینے کا خرچہ نہ دے تو اس کی جانب سے بیوی اپنی طلاق کے لئے وکیل ہوگی اور کیفیت یہ ہو کہ طلاق مشروط ہو، وکالت مشروط نہ ہو تو شرط صحیح ہے اور جب شرط حاصل ہوجائے اور خود کو طلاق دے تو طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۶۰۴ جس عورت کا شوہر گم ہوگیا ہو اگر وہ دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ عادل مجتہد کے پاس جائے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۶۰۵ جو شخص دائمی پاگل ہو اس کے باپ اور دادا مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۰۶ باپ اور دادا اپنے نابالغ بچے کی دائمی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے ہیں اور اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے کا کسی عورت سے متعہ کریں تو بچے کی مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اس عورت کی مدت بخش سکتے ہیں اگرچہ بچے کے بالغ ہونے کا کچھ زمانہ متعہ کی مدت کا ہو جیسے چودہ سالہ بچے کا کسی عورت سے دو سال کے لئے متعہ کیا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۶۰۷ اگر مرد کے لئے شریعت کے معین کردہ طریقے سے دو افراد کی عدالت ثابت ہو جائے اور ان کے سامنے عورت کو طلاق دے تو جس شخص کے نزدیک ان کی عدالت ثابت نہ ہو وہ شخص بھی عدت تمام ہونے کے بعد اس عورت سے اپنا یا کسی اور کا عقد کرسکتا ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ اس کا نکاح کروائے۔

مسئلہ ۲۶۰۸ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بتائے بغیر طلاق دے تو اگر اس کا خرچہ اسی طرح دیتا رہے جیسے اس کے بیوی ہوتے وقت دیتا تھا اور مثلاً ایک سال کے بعد کہے کہ میں ایک سال پہلے تجھے طلاق دے چکا ہوں اور شرعاً ثابت بھی کردے تو جس عرصہ میں وہ اس کی بیوی نہیں تھی، اس عرصہ میں دیا ہوا نفقہ اگر عورت نے استعمال نہ کیا ہو تو اس کا مطالبہ کرسکتا ہے لیکن وہ چیزیں جو یہ استعمال کرچکی ہے ان کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

غصب کے احکام

غصب یہ ہے کہ انسان ظلم کرتے ہوئے کسی کے مال یا حق پر مسلط ہوجائے۔ ایسا کرنا بڑے گناہوں میں سے ہے کہ اگر کوئی انجام دے تو قیامت کے دن سخت عذاب میں بتلا ہوگا۔ پیغمبر اکرم(ص) سے مروی ہے کہ جو بھی کسی سے ایک بالشت زمین غصب کرے تو اس زمین کو اس کے سات طبقوں کے ساتھ طوق کی مانند اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۰۹ اگر انسان عام لوگوں کے لئے بنائی گئی مسجد، مدرسہ، پل اور دوسری جگھوں سے لوگوں کو استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیا ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب کوئی شخص مسجد میں اپنے لئے کسی جگہ کا انتخاب کرے اور دوسرا شخص اسے اس جگہ سے استفادہ نہ کرنے دے۔

مسئلہ ۲۶۱۰ جو شخص کوئی چیز قرض خواہ کے پاس گروی رکھواتا ہے ضروری ہے کہ وہ چیز اسی کے پاس رہے تاکہ قرضہ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ اپنا قرضہ اس سے حاصل کرلے، لہذا اگر قرضہ ادا کرنے سے پہلے اس سے وہ چیز چھین لے تو اس نے اس کا حق غصب کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۱ جو مال کسی کے پاس گروی رکھا گیا ہو اگر کوئی تیسرا شخص اسے غصب کرلے تو اس چیز کا مالک اور قرض خواہ دونوں ہی غصب کرنے والے سے اس چیز کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔ اب اگر وہ چیز اس سے لے لیں تو پھر بھی وہ گروی ہی رہے گی اور اگر وہ چیز تلف ہوگئی ہو اور اس کا معاوضہ لیں تو وہ معاوضہ بھی اس چیز کی طرح گروی رہے گا۔

مسئلہ ۲۶۱۲ اگر انسان کوئی چیز غصب کرلے تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کو واپس کرے اور اگر وہ چیز تلف ہوجائے تو اس کا عوض دینا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۳ اگر غصب شدہ چیز سے کوئی نفع حاصل ہو مثلاً اگر غصب شدہ بھیڑ سے بچہ پیدا ہو تو وہ مالک کی ملکیت ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان غصب کیا ہو تو اگرچہ اس میں رہائش اختیار نہ کی ہو تب بھی اس کا کرایہ ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۴ اگر کسی بچے یا دیوانے سے اس کے مال میں سے کوئی چیز غصب کرلے تو ضروری ہے کہ اس کے ولی کو لوٹائے اور اگر تلف ہوگئی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۶۱۵ جب دو آدمی مل کر کسی چیز کو غصب کریں تو اگر ہر شخص آدھے حصے پر مسلط ہو تو دونوں آدھے آدھے حصے کے ضامن ہیں اور اگر دونوں پورے پر مسلط ہوں تو ہر ایک پورے کا ضامن ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۶ اگر غصب شدہ چیز کسی اور چیز سے مخلوط کردے مثلاً غصب کئے ہوئے گندم کو جو سے مخلوط کردے تو اگر ان کو جدا کرنا ممکن ہو، چاہے باعث زحمت ہو، ضروری ہے کہ جدا کرکے مالک کو واپس کرے۔

مسئلہ ۲۶۱۷ اگر انسان ایسی چیز غصب کرے جس میں کوئی کام کیا گیا ہو مثلاً وہ سونا جس سے گوشوارہ بنایا گیا ہو اور اسے خراب کردے تو ضروری ہے کہ اس کے مادّے کے ساتھ اس کام اور صفات کی قیمت بھی مالک کو دے اور اگر خرابی کے بعد مادّہ کی قیمت اس کی پہلی والی قیمت سے کم ہوگئی ہو تو ضروری ہے کہ دونوں قیمتوں کا فرق بھی ادا کرے اور اگر کہے کہ اسے پہلے کی طرح بنادیتا ہوں، تو مالک کے لئے قبول کرنا ضروری نہیں ہے اور مالک بھی اسے پہلے کی طرح کا بنانے پر مجبور نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۶۱۸ اگر غصب شدہ چیز کو اس طرح بدل دے کہ پہلے سے بہتر ہوجائے مثلاً غصب کئے ہوئے سونے کا گوشوارہ بنادے اور مالک کہے کہ اسی طرح واپس کرو، تو ضروری ہے کہ واپس دے دے اور اپنی محنت کی اجرت نہیں لے سکتا۔ اسی طرح مالک کی اجازت کے بغیر یہ حق بھی نہیں رکھتا کہ اسے پہلی حالت میں لے آئے اور اگر بغیر اجازت اسے پہلی حالت میں لے آئے تو اس صفت کی قیمت کا ضامن ہونا محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ مصالحت کرے۔

مسئلہ ۲۶۱۹ اگر غصب شدہ چیز کو اس طرح بدل دے کہ وہ پہلے سے بہتر ہوجائے اور مالک کہے کہ اس کو پہلی صورت میں تبدیل کرو تو واجب ہے کہ اسے پہلی شکل میں لے آئے اور اگر تبدیلی کی وجہ سے اس کی قیمت پہلی قیمت سے کم ہوجائے تو ضروری ہے کہ قیمت کا فرق بھی مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۶۲۰ اگر غصب کی ہوئی زمین میں زراعت کرے یا درخت لگائے تو زراعت، درخت اور پھل اس کی ملکیت ہے۔ ہاں، اگر مالک اپنی زمین میں اس غاصب کی زراعت اور درخت رکھنے پر راضی نہ ہو تو ضروری ہے کہ غاصب فوراً اپنی زراعت اور

درخت زمین سے اکھاڑ لے چاہے نقصان ہی کیوں نہ ہو اور ضروری ہے کہ جتنی مدت زراعت اور درخت اس زمین میں رہے ہیں اس کا کرایہ ادا کرے بلکہ اس سے بھی پہلے کی مدت یعنی جب سے غصب کیا ہے اس وقت کا کرایہ بھی دے اور جو خرابیاں زمین میں پیدا ہو گئی ہیں انہیں ٹھ ےک کرے مثلاً درختوں کی جگہ پُر کرے اور اگر ان چیزوں کی وجہ سے زمین کی قیمت پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہو تو ضروری ہے کہ اس کا فرق بھی دے اور غاصب، زمین کے مالک کو مجبور نہیں کرسکتا کہ زمین اسے بیچ دے یا کرائے پر دے اور زمین کا مالک بھی اس کو مجبور نہیں کرسکتا کہ یہ درخت اور زراعت اسے بیچ دے۔

مسئلہ ۲۶۲۱ اگر زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو جائے کہ کھیتی اور درخت اس کی زمین پر باقی رہیں تو غصب کرنے والے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ انہیں زمین سے اکھاڑے، لیکن ضروری ہے کہ غصب کرنے کے وقت سے راضی ہونے تک کا کرایہ زمین کے مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۶۲۲ اگر غصب شدہ چیز تلف ہوجائے اور وہ چیز قیمی ہو یعنی ایسی ہو کہ اس صنف کی اشیاء کی خصوصیات میں ان کی اہمیت اور عقلاء کی دلچسپی کے اعتبار سے معمولاً فرق موجود ہو جیسے حیوانات، تو ضروری ہے کہ اس کی قیمت ادا کرے اور اگر اس کی بازاری قیمت غصب سے لے کر ادا کرنے تک مختلف ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر غصب سے لے کر تلف کی مدت تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت ادا کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ غصب سے لے کر ادائیگی کرنے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت ادا کرے۔

مسئلہ ۲۶۲۳ اگر غصب شدہ چیز تلف ہوجائے اور مثلی ہو یعنی اس صنف کی اشیاء کی خصوصیات میں ان کی اہمیت اور عقلاء کی دلچسپی کے اعتبار سے معمولاً فرق موجود نہ ہو جیسے گندم و جو کی طرح دانے دار چیزیں تو نوعی اور صنفی خصوصیات میں اسی غصب شدہ چیز کی مثل ادا کرے مثلاً اگر بارش سے سینچی گئی گندم غصب کرے تو اس کے بدلے پانی کے ذریعے سینچی گئی گندم نہیں دے سکتا۔ اسی طرح اگر بارش سے سینچی گئی اعلی گندم غصب کرے تو گھٹیا گندم نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۶۲۴ اگر بھیڑ جیسی کوئی چیز غصب کرے اور وہ تلف ہوجائے تو اگر اس کی بازاری قیمت تبدیل نہ ہوئی ہو لیکن جتنا عرصہ اس کے پاس رہی ہو اس عرصہ میں صحت مند ہو گئی ہو تو ضروری ہے کہ صحت مند بھیڑ کی قیمت دے۔

مسئلہ ۲۶۲۵ اگر غصب شدہ چیز کو کوئی دوسرا اس سے غصب کرلے اور وہ چیز تلف ہوجائے تو مالک کو حق ہے کہ ان دونوں میں سے جس سے چاہے پورے مال کا عوض یا بعض کا عوض لے سکتا ہے پس اگر پہلے غاصب سے عوض لے لے تو پہلے نے جو کچھ دیا ہے اس کا مطالبہ دوسرے سے بھی کرسکتا ہے، البتہ اگر دوسرے سے عوض لے لے تو وہ پہلے سے مطالبہ نہیں کرسکتا ہے

۔

مسئلہ ۲۶۲۶ اگر خرید و فروخت میں ایسا معاملہ واقع ہو جس میں معاملہ کی شرائط میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ہو جے سے جس چیز کی مقدار معلوم ہونا ضروری تھا اسے مقدار جانے بغیر فروخت کرے تو معاملہ باطل ہے اور اگر بیچنے اور خریدنے والا معاملے سے قطع نظر کرتے ہوئے اس بات پر راضی ہوجائیں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ جو چیز انہوں نے ایک دوسرے سے لی ہے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو واپس کردیں اور اگر ہر ایک کا مال دوسرے کے ہاتھ میں تلف بھی ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے چاہے انہیں معاملے کے باطل ہونے کا معلوم تھا یا نہیں ، لہٰذا اگر تلف شدہ مال مثلی ہو تو اس کا مثل دے اور اگر قیمی ہو تو تلف ہوتے وقت کی قیمت دے اگرچہ احوط یہ ہے کہ مال ہاتھ میں لینے سے لے کر تلف ہونے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت دے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ مال ہاتھ میں لینے سے لے کر قیمت ادا کرنے تک کی قیمتوں میں سے سب سے زیادہ والی قیمت دے۔

مسئلہ ۲۶۲۷ جب بھی مال فروخت کرنے والے سے دیکھنے یا اپنے پاس رکھنے کے لئے مال لے تاکہ پسند آنے کی صورت میں اسے خرید سکے اور یہ مال تلف ہوجائے تو اس مال کے عوض کے ضامن ہونے کا حکم لگانا محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ مصالحت کرے۔

گرا پڑا مال پانے کے احکام

مسئلہ ۲۶۲۸ اگر انسان کو حیوان کے علاوہ کوئی ایسا گرا پڑا مال ملے جس میں اس کے مالک کی شناخت کی کوئی علامت، چاہے اسی اعتبار سے کہ وہ مال چند معین افراد میں سے ایک کا ہے، موجود ۶ چنے کے برابر سکے دار چاندی سے کم ہو تو اس کے / نہ ہو اور اس کی قیمت ایک درہم یعنی ۱۲ لئے جائز ہے کہ اسے اٹھا کر اپنی ملکیت میں لے لے اور اس کے مالک کے بارے میں جستجو کرنا بھی ضروری نہیں ، البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ مال اس کے مالک کی جانب سے کسی فقیر کو صدقہ دے دے۔

مسئلہ ۲۶۲۹ اگر کوئی ایسا مال ملے جس میں مالک کی کوئی نشانی ہو اور اس مال کی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو اگر اس کا مالک معلوم ہو، چاہے اسی اعتبار سے کہ وہ مالک چند معین افراد میں سے ایک ہے تو جب تک اس کی رضایت کا یقین نہ ہوجائے اس کی اجازت کے بغیر نہیں اٹھا سکتا، جب کہ اگر اس کا مالک کسی بھی اعتبار سے معلوم نہ ہو تو اسے اپنے لئے اٹھا سکتا ہے ، البتہ احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کا مالک مل جانے کے بعد اگر وہ چیز باقی ہے تو وہی چیز ورنہ اس کا عوض مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۶۳۰ اگر انسان کو مالک کی علامت رکھنے والی کوئی چیز ملے، چاہے اس کا مالک مسلمان ہو یا ایسا کافر ہو کہ جس کا مال محترم ہوتا ہے اور اس چیز کی قیمت بھی ایک درہم تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ چیز ملنے والے دن سے لے کر ایک سال تک لوگوں کے اجتماع کے مقام پر اس کے بارے میں اعلان کرے۔

مسئلہ ۲۶۳۱ انسان اگر خود اعلان نہ کرنا چاہے تو کسی قابل اطمینان فرد سے کہہ کر بھی اعلان کروا سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۶۳۲ اگر ایک سال تک اعلان کے باوجود مالک نہ ملے اور وہ مال بھی حرم مکہ کے علاوہ کسی اور مقام سے ملا ہو تو چاہے تو وہ اسے اپنے پاس سنبھال کر رکھ سکتا ہے کہ جب بھی اس کا مالک ملے گا اسے دے دے گا اور چاہے تو اسے مالک کی طرف سے کسی فقیر کو صدقہ دے دے یا خود اسے لے لے، لیکن جب بھی اس کا مالک ملے اس کا حق ہوگا کہ وہ یہ مال مانگ لے۔ البتہ اگر وہ مال حرم میں ملا ہو تو ضروری ہے کہ اسے مالک کی طرف سے فقرا کو صدقہ دے دے۔

مسئلہ ۲۶۳۳ اگر انسان نے ایک سال تک اعلان کے بعد بھی اس چیز کا مالک نہ ملنے کی صورت میں اپنے پاس اصل مالک کے لئے سنبھال کر رکھا ہو اور وہ چیز تلف ہوجائے تو اگر اس چیز کی حفاظت میں کوتاہی بھی نہ کی ہو اور زیادہ روی بھی نہ کی ہو تو ضامن نہیں ہے، لیکن اگر اسے اپنے لئے لیا ہو اور وہ چیز تلف ہوجائے تو مالک کے ملنے اور مطالبہ کرنے کی صورت میں ضامن ہے، جبکہ اگر مالک کی طرف سے صدقہ کرچکا ہو تو مالک کی مرضی ہے کہ وہ اس صدقہ پر راضی ہو جائے یا اپنے مال کا عوض صدقہ دینے والے سے لے لے اور صدقے کا ثواب صدقہ دینے والے کو مل جائے۔

مسئلہ ۲۶۳۴ جس شخص کو مال ملا ہو اور اس نے مذکورہ طریقے کے مطابق اعلان نہ کروایا ہو تو گنہگار ہونے کے باوجود اس کی ذمہ داری ختم نہیں ہوئی اور ضروری ہے کہ بتلائے گئے طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۶۳۵ اگر کسی پاگل یا بچے کو کوئی ایسی چیز ملے جس کا اعلان کرنا ضروری ہے تو ولی اعلان کرنے کے مذکورہ طریقے پر عمل کر سکتا ہے، لیکن اگر ولی وہ چیز اس پاگل یا بچے سے لے لے تو پھر اس پر اعلان کرنا واجب ہو جائے گا اور ایک سال گزرنے پر بھی اگر مالک نہ ملے تو ولی کو چاہئے کہ یا تو اس کو اصل مالک کے لئے سنبھال کر رکھے یا پاگل یا بچے کے لئے لے لے یا اصل مالک کی طرف سے صدقہ دے دے اور اگر بعد میں اس کا مالک ملے اور صدقے پر راضی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ولی اپنے مال میں سے اس کا عوض دے۔

مسئلہ ۲۶۳۶ اگر انسان اعلان کرنے کے سال کے دوران ہی مالک کے ملنے سے نا امید ہوجائے تو ملے ہوئے مال کو اپنی کی ملکیت میں لینا تو اشکال رکھتا ہے لیکن اگر چاہے تو اصل مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہے، البتہ احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ ۲۶۳۷ اگر اعلان کے سال کے دوران ہی مال تلف ہوجائے جب کہ مال کی حفاظت کرنے میں کوتاہی یا زیادہ روی کی ہو تو ضامن ہے ورنہ ضامن نہیں۔

مسئلہ ۲۶۳۸ اگر ایسا مال ملے جس کی قیمت تو ایک درہم تک پہنچ جاتی ہو لیکن اس کی پہچان ممکن نہ ہو، مثلاً اس میں علامت تو ہو لیکن ایسی جگہ سے ملی ہو کہ یقین ہو کہ وہاں اعلان کرنے سے اس کا مالک نہیں ملے گا، یا سرے سے اس میں کوئی علامت ہی نہ ہو تو پہلے دن سے ہی اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہے جو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔

مسئلہ ۲۶۳۹ اگر انسان کو کوئی چیز ملے جسے اپنی سمجھ کر اٹھا لے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ اس کی نہیں تھی تو گذشتہ مسائل میں گمشدہ چیزوں کے بارے میں بتلائے گئے سارے احکام اس پر لاگو ہوں گے۔

مسئلہ ۲۶۴۰ اعلان کرتے وقت ضروری نہیں ہے کہ ملنے والی چیز کی جنس کا بھی تذکرہ کرے، بلکہ اگر اتنا بھی کہہ دے کہ مجھے ایک چیز ملی ہے تو کافی ہے مگر یہ کہ جس کی وہ چیز ہے اس پر تاثیر کے اعتبار سے جنس کا اعلان کئے بغیر کوئی فائدہ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶۴۱ اگر کسی کو کوئی چیز ملے اور دوسرا کہے کہ یہ میری ہے اور اس میں موجود نشانیوں کا تذکرہ بھی کردے تب بھی صرف اسی صورت میں اسے وہ چیز دے سکتا ہے جب اسے اطمینان ہوجائے کہ یہ اس کی ہے۔ البتہ ان علامتوں کا تذکرہ ضروری نہیں ہے جن کی طرف عام طور پر مال کے مالک کی بھی توجہ نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲۶۴۲ اگر کسی کو ملی ہوئی چیز کی قیمت ایک درہم تک پہنچ رہی ہو لیکن وہ شخص اعلان نہ کرے بلکہ اسے مسجد وغیرہ میں رکھ دے اور وہ چیز تلف ہوجائے یا کوئی اور شخص اسے اٹھا لے تو ضامن وہی شخص ہوگا جسے وہ چیز ملی تھی۔

مسئلہ ۲۶۴۳ اگر انسان کو پھل اور سبزیجات وغیرہ جیسی کوئی چیز ملے جو ایک سال تک باقی رہنے کے قابل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جب تک انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے، سنبھال کر رکھے۔ اب اگر اس کا مالک نہ ملے تو حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت سے اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو ممکنہ صورت میں دو عادل مومنین کی اجازت سے اس کی قیمت معلوم کرکے اسے بیچ دے یا خود خرید لے اور اس کی قیمت سنبھال کر رکھ دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ چیز ملنے سے ایک سال تک اعلان کرے اور اگر اس کا مالک نہ ملے تو مسئلہ نمبر ۲۶۳۲ میں ذکر شدہ طریقے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۲۶۴۴ جو چیز انسان کو پڑی ہوئی ملی ہو اور وہ وضو و نماز کے وقت انسان کے پاس ہو تو اگر انسان کا ارادہ یہ ہو کہ اس کے مالک کو ڈھونڈ کر اسے دے دے گا تو کوئی حرج نہیں ورنہ اس چیز میں تصرف کرنا چاہے اپنے پاس رکھنے کا تصرف ہی ہو، حرام ہے، البتہ صرف اس لئے کہ وہ چیز اس کے پاس ہے اس کے وضو و نماز باطل نہیں ہوجائیں گے۔

مسئلہ ۲۶۴۵ اگر کسی شخص کا جوتا چوری ہو جائے اور اس کی جگہ اسے دوسرا جوتا پڑا ہوا ملے اور اسے یقین ہوجائے یا قرائن سے اطمینان آجائے کہ چھوڑا ہوا جوتا اسی جوتا اٹھانے والے شخص کا ہے اور وہ اس بات پر بھی راضی ہے کہ یہ شخص اپنے جوتے کے عوض اس کا جوتا اٹھا لے، تو یہ شخص اپنے جوتے کے عوض میں وہ جوتا اٹھا سکتا ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہوگا جب

اسے معلوم ہو کہ اس کا جوتا ناحق اور ظلم کرتے ہوئے اٹھ ایا گیا ہے، البتہ اس صورت میں ضروری ہے کہ چھوڑے ہوئے جوتے کی قیمت اس کے اپنے جوتے سے زیادہ نہ ہو ورنہ قیمت کی اضافی مقدار میں مجھول المالک کا حکم جاری ہوگا۔مذکورہ دو صورتوںکے علاوہ چھوڑے ہوئے جوتے میں مجھول المالک کا حکم جاری ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۴۶ اگر انسان کے پاس مجھول المالک کا مال ہو یعنی معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک، چاہے چند معین کے افراد کے درمیان ہی سہی، کون ہے اور اس مال کو گراپڑا مال نہ کہا جا سکے تو ضروری ہے کہ اس کے مالک کے بارے میں اس وقت تک جستجو کرے جب تک اس کے ملنے سے نا امید نہ ہو جائے اور مایوسی کے بعد ضروری ہے کہ اسے فقرا کو صدقے کے طور پر دے دے جو کہ احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے ہو اور اگر بعد میں اس کا مالک مل بھی جائے تو ضامن نہیں ہے ۔

جانوروں کو ذبح اور شکار کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۶۴۷ اگر حلال گوشت جانور کو، چاہے جنگلی ہو یا پالتو، گردن سے یا کسی اور طریقہ سے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی، تذکیہ کیا جائے تو جان نکلنے کے بعد اس کا بدن پاک اور مندرجہ ذیل موارد کے سوا گوشت حلال ہے :

۱) ایسا حلال گوشت چارپایہ اور اس کی نسل جس کے ساتھ کسی بالغ شخص نے بد فعلی کی ہو۔ اگر بد فعلی کرنے والا نابالغ ہو تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

۲) وہ حیوان جو انسانی نجاست کھانے کا عادی ہو جب کہ شریعت میں معین شدہ طریقے کے مطابق اس کا استبرا نہ کیا گیا ہو۔

۳) وہ بکری کا بچہ جس کی ہڈیاں سوئرنی کا دودھ پی کر مضبوط ہوئی ہوں۔ اور اس کی نسل احتیاط واجب کی بنا پر بھیڑ کے بچے کا بھی یہی حکم ہے۔

۴) وہ بکری یا بھیڑ کا بچہ جس نے سوئرنی کا دودھ پیا ہو لیکن اس کی ہڈیاں اس سے مضبوط نہ ہوئی ہوں جبکہ شریعت میں معین طریقے کے مطابق ان کا استبرا نہ کیا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۶۴۸ حلال گوشت جنگلی جانور مثلاً ہرن، چکور اور پہاڑی بکری اور ایسے حلال گوشت جانور جو پالتو ہوں لیکن کسی وجہ سے جنگلی بن گئے ہوں مثلاً وہ پالتو گائے اور اونٹ جو بھاگ جانے کی وجہ سے جنگلی ہو گئے ہوں، اگر ان کو آئندہ ذکر ہونے والے طریقے کے مطابق شکار کیا جائے تو وہ پاک اور حلال ہیں البتہ حلال گوشت پالتو جانور مثلاً پالتو بھیڑ، بکری ، مرغی اور وہ حلال گوشت جنگلی جانور جو تربیت کرنے سے پالتو ہوگیا ہے، شکار کرنے کی وجہ سے پاک اور حلال نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۲۶۴۹ حلال گوشت جنگلی جانور اسی صورت میں شکار کرنے سے پاک اور حلال ہوتا ہے جب وہ بھاگ یا اڑ سکتا ہو لہٰذا ھرن کا بچہ جو بھاگ نہیں سکتا یا چکور کا بچہ جو اڑ نہیں سکتا، شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوگا اور اگر ہرن اور اس کے نہ بھاگ سکنے والے بچے کو ایک ہی تیر سے شکار کریں تو ھرن حلال اور بچہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۵۰ اگر مچھلی جیسا خون جہندہ نہ رکھنے والا حلال گوشت جانور، آئندہ بیان کئے جانے والے تذکیہ کے طریقے کے علاوہ کسی اور وجہ سے مرجائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۱ اگر سانپ جیسے خون جہندہ نہ رکھنے والے حرام گوشت جانور کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں ہوگا لیکن اس کا مردار پاک ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۲ کتا اور سور ذبح یا شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے اور ان کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اور وہ حرام گوشت جانور جو بھیڑئے اور چیتے کی طرح درندے اور گوشت خور ہیں اگر انہیں آئندہ بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے یا تیر وغیرہ سے ان کا شکار کیا جائے تو وہ پاک ہیں لیکن ان کا گوشت حلال نہیں ہوگا اور اگر شکاری کتے کے ذریعے ان کا شکار کیا جائے تو ان کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۳ ہاتھی، ریچھ، اور بندر کو اگر آئندہ بیان کئے جانے والے طریقے کے مطابق ذبح یا تیر وغیرہ سے شکار کیا جائے تو پاک ہیں لیکن چوھے جیسے چھوٹے جانور جو زمین کے اندر رہتے ہیں اگر وہ خون جہندہ رکھتے ہوں اور ان کی جلد قابل استفادہ نہ ہو، ذبح یا شکار کرنے سے پاک نہیں ہوتے ہیں اور اگر ان کی کھال قابل استفادہ ہو تو ان کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۴ اگر زندہ جانور کے شکم سے مردہ بچہ باہر نکلے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۶۵۵ حیوان کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن میں موجود مری یعنی کھانے کی نالی، حلقوم یعنی سانس کی نالی اور اس پر محیط دو بڑی رگوں کو جنہیں چار رگ کہا جاتا ہے، گلے کے ابھار کی نچلی جانب سے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے اور انہیں صرف کھول دینا کافی نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۵۶ اگر چار رگوں میں سے بعض کو کاٹ دیں اور حیوان کے مرنے تک صبر کریں اور اس کے بعد باقی کو کاٹیں تو حلال اور پاک نہیں ہوگا اور یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت بھی ہے جب چاروں رگوں کو جانور کے مرنے سے پہلے کاٹیں لیکن ان کو معمول کے مطابق ایک ساتھ نہ کاٹیں۔

مسئلہ ۲۶۵۷ اگر بکری کی گردن کے کچھ حصے کو بھیڑیا اس طرح نوچ لے کہ چار رگیں باقی ہوں یا بدن کے کسی حصے کو نوچ لے لیکن بکری زندہ ہو تو بعد میں آنے والی شرائط کے مطابق ذبح کرنے کی صورت میں حلال اور پاک ہوجائے گی اور اگر بکری کی گردن اس طرح نوچے کہ گردن کی جن چار رگوں کو کاٹنا ضروری ہے وہ باقی نہ بچیں تو یہ بکری حرام ہوجائے گی۔ ہاں، اگر کچھ رگوں کو اس طرح نوچے کہ اس سے اوپر یا نیچے سے اس رگ کو کاٹنا ممکن ہو تو اس حیوان کا حلال ہونا محل اشکال ہے۔

جانور ذبح کرنے کی شرائط

مسئلہ ۲۶۵۸ جانور ذبح کرنے کی چند شرائط ہیں:

۱) جانور ذبح کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان مرد، عورت یا مسلمان کا ممیز بچہ ہو جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہے اور اگر کفار، نواصب، خوارج اور وہ غلات جو کافر کے حکم میں ہیں جیسے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خدا ماننے والے افراد، حیوان کو ذبح کریں تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔

۲) حیوان کا گلا کسی لوہے کی چیز سے ذبح کریں اور لوہا نہ ملنے کی صورت میں شیشے یا تیز پتّھر جیسی تیز دھار والی چیز سے چار رگوں کو کاٹا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ جانور ایسی حالت میں ہو کہ اگر اسے ذبح نہ کیا جائے تو مرجائے یا کسی وجہ سے اس کو ذبح کرنا ضروری ہو۔

۳) ذبح کرتے وقت جانور کے بدن کا اگلا حصہ رو بہ قبلہ ہو اور جو شخص جانتا ہو کہ جانور کو روبقبلہ ذبح کرنا ضروری ہے اگر عمداً جانور کو روبقبلہ نہ کرے تو جانور حرام ہوجائے گا۔

ھاں، اگر بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلہ معین کرنے میں غلطی کرے یا قبلہ کی سمت نہ جانتا ہو یا جانور کو قبلہ رخ نہ کرسکتا ہو اور ذبح کرنا ضروری ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۴) جب جانور کو ذبح کرنے لگے یا چھری اس کی گردن پر رکھے تو ذبح کرنے کی نیت سے خدا کا نام لے اور بسم اللہ یا اللہ اکبر اور ان جیسے ذکر کافی ہیں بلکہ صرف اللہ کہنا بھی کافی ہے اور اگر ذبح کے قصد کے بغیر خدا کا نام لے تو یہ حیوان پاک نہیں ہوگا اور اس کا گوشت حرام ہے لیکن اگر بھول کر خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں اور احتیاط مستحب ہے کہ جب بھی یاد آئے خدا کا نام لے اور کہے: "بِسْمِ اللہِ عَلیٰ اَوَّلِہ وَ (عَلیٰ) آخِرِہ"۔

۵) حیوان ذبح ہونے کے بعد حرکت کرے اگرچہ وہ اپنی آنکھ یا دم جیسی چیز کو حرکت دے یا اپنے پاؤں زمین پر مارے اور یہ حکم اس وقت ہے جب ذبح کرتے وقت جانور کا زندہ ہونا مشکوک ہو ورنہ ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ اس حیوان کے بدن سے اس کے اعتبار سے معمول اور متعارف مقدار میں خون نکلے۔

۶) احتیاط واجب کی بنا پر پرندوں کے علاوہ باقی جانوروں میں روح نکلنے سے پہلے جانور کی گردن جدا نہ کرے بلکہ یہ کام پرندوں میں بھی محل اشکال ہے۔ لیکن اگر غفلت یا چاقو کے تیز ہونے کی وجہ سے سر جدا ہوجائے تو اشکال نہیں ہے۔

اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر اس سفید رگ کو بھی جو گردن کے مہروں سے دم تک جاتی ہے اور جسے حرام مغز کہتے ہے، عمداً جدا نہ کرے۔

۷) احتیاط واجب کی بنا پر ذبح کرنے کی جگہ سے ذبح کرے اور گدّی سے ذبح نہ کرے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ چاقو رگوں کے نیچے گھونپ کر باہر کی جانب رگوں کو جدا کرے۔

اونٹ نحر کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۶۵۹ اگر اونٹ کو نحر کرنا چاہیں تاکہ مرنے کے بعد پاک اور حلال ہو تو ضروری ہے کہ حیوان ذبح کرنے کی شرائط کے ساتھ لوھے کی چھری یا لوھے کی کوئی اور چیز جو تیز ہو، سینہ اور گردن کے درمیانی حصے میں گھونپ دے۔

مسئلہ ۲۶۶۰ جب چھری اونٹ کی گردن میں گھونپنا چاہیں تو بہتر ہے کہ اونٹ کھڑا ہو لیکن اگر اس نے اپنے زانو زمین پر رکھے ہوں یا پہلو کے بل اس طرح لیٹا ہوا ہو کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ روبقبلہ ہو اور اس کی گردن کی نشیب والی جگہ میں چھری گھونپ دی جائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۶۱ اگر اونٹ کی گردن کے نشیب میں چھرا گھونپنے کے بجائے اسے ذبح کریں یا بکری اور گائے جیسے جانوروں کو ذبح کرنے کے بجائے نحر کریں تو ان کا گوشت حرام اور بدن نجس ہے، لیکن اگر ذبح کرنے کے بعد اونٹ زندہ ہو اور اس کی گردن کے نشیب والے حصے میں چھرا گھونپ دیا جائے تو اس کا گوشت حلال اور بدن پاک ہے اور اگر بکری اور گائے جیسے جانور کو نحر کرنے کے بعد مرنے سے پہلے ذبح کردیا جائے تو حلال اور پاک ہیں۔

مسئلہ ۲۶۶۲ اگر حیوان سرکش ہو جائے اور اس کو شریعت کے معین شدہ طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو یا کنویں میں گرنے کی وجہ سے احتمال ہو کہ وہیں مرجائے گا اور اس کو وہاں شرعی طریقہ سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے جس حصے کو بھی تلوار، نے زہ یا خنجر جیسی چیز سے زخم لگایا جائے اور اسی زخم کی وجہ سے مرجائے تو حلال ہوجائے گا اور اس کا روبقبلہ ہونا ضروری نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ حیوان ذبح کرنے کی دوسری شرائط موجود ہوں۔

وہ چیزیں جو حیوان ذبح کرتے وقت مستحب ہیں

مسئلہ ۲۶۶۳ حیوان ذبح کرنے میں چند چیزیں مستحب ہیں :

۱) بکرا ذبح کرتے وقت اس کے آگے کی دو اور پیچھے کی ایک ٹانگ باندھی جائے اور گائے ذبح کرتے وقت اس کی چاروں پیر بندھے ہوئے ہوں اور دم کھلی ہو اور بیٹھے ہوئے اونٹ کو نحر کرتے وقت اس کے دونوں اگلے پیر نیچے سے زانو یا بغل کے نیچے تک ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہوں اور پیچھے والے پیر کھلے رہیں اور مستحب ہے کہ پرندے کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ پھڑپھڑا سکے۔

۲) جانور کو ذبح کرنے والا شخص قبلہ رخ ہو۔

۳) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

۴) ایسا انتظام کریں کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، مثلاً چھری اچھی طرح تیز کریں اور جانور کو جلدی جلدی ذبح کریں۔

وہ چیزیں جو جانور کو ذبح کرنے میں مکروہ ہیں

مسئلہ ۲۶۶۴ چند چیزیں جانور ذبح کرنے میں مکروہ ہیں :

۱) بنا بر مشہور روح نکلنے سے پہلے حیوان کی کھال اُتارنا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کام کو ترک کردیا جائے۔

۲) جانور کو ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں اس جیسا کوئی دوسرا جانور اسے دیکھ رہا ہو جیسے بھیڑ، بکری اور اونٹ کو دوسرے بھیڑ ،بکری اور اونٹ کے سامنے ذبح کرنا جبکہ وہ اسے دیکھ رہے ہوں۔

۳) حیوان کو رات کے وقت ذبح کرنا، مگر یہ کہ اس کے مرجانے کا خوف ہو۔یہی حکم جمعہ کے دن زوال سے پہلے کا ہے، البتہ اگر ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں ۔

۴) انسان اپنے پالے ہوئے جانور کو خود ذبح کرے۔

اسلحہ سے شکار کرنے کے احکام

مسئلہ ۲۶۶۵ اگر حلال گوشت رکھنے والے جنگلی جانور کا اسلحے سے شکار کیا جائے اور وہ مرجائے تو پانچ شرائط کے ساتھ وہ حلال ہوجاتا ہے اور اس کا بدن پاک ہوتا ہے :

۱) شکار میں استعمال کیا جانے والا اسلحہ چھری اور تلوار کی طرح کاٹنے والا ہو یا نیزے اور تیر کی طرح تیز ہو۔ اگر جال لکڑی یا پتھر وغیرہ سے جانور کا شکار کیا جائے تو جانور پاک نہیں ہوتا اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ اگر جانور کو گولی سے شکار کیا جائے اور گولی ایسی تیز ہو کہ جانور کے بدن میں گھس جائے اور اسے چیر دے تو جانور پاک اور حلال ہے لیکن اگر گولی تیز نہ ہو بلکہ پریشر کی وجہ

سے جانور کے بدن میں گھس کر اسے ماردے یا اپنی حرارت کی وجہ سے جانور کے بدن کو جلادے اور جانور اس وجہ سے مر جائے تو جانور کا پاک اور حلال ہونا محل اشکال ہے۔

۲) شکاری مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو جو اچھے اور برے کی پہچان رکھتا ہو۔ لہٰذا کفار یا وہ افراد جو کافر کے حکم میں ہیں جیسے نواصب، خوارج یا غلات مثلاً وہ افراد جو امیر المومنین علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں، اگر کسی جانور کو شکار کریں تو وہ جانور حلال نہیں ہوگا۔

۳) اسلحہ حیوان کو شکار کرنے کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہو۔ لہٰذا اگر کسی جگہ کا نشانہ لیا ہو اور اتفاقاً کسی جانور کو لگ جائے تو وہ جانور پاک نہیں ہوگا اور اس کا کھانا بھی حرام ہوگا۔

۴) اسلحہ استعمال کرتے وقت خدا کا نام لے۔ اگر جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو شکار حلال نہیں ہوگا۔ ہاں، اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۵) جانور کے پاس اس وقت پہنچے جب یا جانور مر چکا ہو یا اس کو ذبح کرنے کا وقت نہ بچا ہو۔ ہاں، اگر اتنا وقت بچا ہو اور اسے ذبح نہ کرے یہاں تک کہ جانور مر جائے تو شکار حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۶ اگر دو آدمی شکار کریں جب کہ ان میں سے ایک قصد کرے اور دوسرا نہ کرے یا ایک مسلمان ہو اور دوسرا کافر یا ان میں سے ایک خدا کا نام لے اور دوسرا عمداً خدا کا نام نہ لے تو جانور حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۷ اگر جانور گولی لگنے کے بعد پانی میں گر جائے اور انسان جانتا ہو کہ جانور گولی اور پانی دونوں کی وجہ سے مرا ہے تو جانور حلال نہیں ہوگا بلکہ اگر یہ یقین نہ ہو کہ جانور صرف گولی کی وجہ سے مرا ہے تو بھی حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۶۸ اگر غصبی کتے یا اسلحے سے جانور کا شکار کرے تو شکار حلال بھی ہوگا اور اس کی ملکیت میں بھی آجائے گا لیکن ایک تو وہ گنہگار ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسلحہ یا کتے کی اجرت اس کے مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۶۶۹ اگر تلوار یا کسی بھی ایسی چیز سے جس سے شکار صحیح ہے، مسئلہ نمبر ۲۶۶۵
میں ذکر شدہ تمام شرائط کے ساتھ کسی جانور کا شکار کرے اور حیوان کے اس طرح دو ٹکڑے کردے کہ جانور کا سر اور گردن ایک حصے میں آجائے اور وہ جانور کے پاس اس وقت پہنچے جب جانور مر چکا ہو تو دونوں حصے حلال ہوں گے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب جانور زندہ ہو لیکن اس کو ذبح کرنے کا وقت نہ بچا ہو۔ لیکن اگر ذبح کرنے کا وقت بچا ہو اور یہ ممکن ہو کہ جانور ابھی کچھ دیر اور زندہ رہے گا تو جس حصے میں سر اور گردن نہیں ہیں وہ حصہ تو حرام ہے اور سر و گردن والے حصے کو اگر شریعت میں مقررہ طریقے کے مطابق ذبح کر دیا جائے تو حلال ورنہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۷۰ اگر لکڑی، پتّھر یا اور کسی ایسی چیز سے جس سے شکار صحیح نہیں ہے جانور کے دو حصے کر دے تو سر و گردن کے بغیر والا حصہ تو حرام ہے اور جس حصے میں سر و گردن ہے اگر وہ حصہ زندہ ہو اور اس بات کا امکان ہو کہ جانور ابھی کچھ دیر اور زندہ رہے گا اور اس کو شریعت کے مقررہ طریقے کے مطابق ذبح کر دیا جائے تو وہ حصہ حلال ہو گا ورنہ وہ بھی حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۱ اگر کسی جانور کے بدن سے شکار یا ذبح کرنے کے بعد زندہ بچہ نکلے تو شریعت کے مقرر کردہ طریقے سے ذبح کر دینے پر وہ بچہ حلال ورنہ حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۲ اگر کسی جانور کا شکار کیا جائے یا اسے ذبح کیا جائے اور اس کے بدن سے مردہ بچہ نکلے تو اگر اس بچے کی خلقت مکمل ہو چکی ہو اور اس کے بدن پر بال یا اون آ چکے ہوں اور اس کے مرنے کا سبب بھی اس کی ماں کا شکار ہوجانا یا ذبح ہوجانا ہو اور اس بچے کو ماں کے پیٹ سے نکالنے میں معمول سے زیادہ تاخیر بھی نہ کی گئی ہو تو وہ بچہ پاک اور حلال ہوگا۔

شکاری کتے کے ساتھ شکار کرنا

مسئلہ ۲۶۷۳ کتا اگر کسی حلال گوشت جنگلی جانور کا شکار کرے تو چھ شرائط کے ساتھ وہ جانور پاک اور حلال ہوگا:

۱) کتے کی تربیت اس انداز سے کی گئی ہو کہ جب بھی اسے شکار کے لئے بھیجا جائے چلا جائے اور جب بھی اسے روک لیا جائے رک جائے۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر اس کی عادت یہ ہو کہ مالک کے پہنچنے سے پہلے شکار کو نہ کھاتا ہو لیکن اگر وہ خون پینے کا عادی ہو یا کبھی کبھی گوشت کھاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲) اسے شکار کے لئے بھیجا جائے۔ لہٰذا اگر کتا خود سے شکار کے پیچھے جائے اور اس کا شکار کرلے تو اس کا کھانا حرام ہے، بلکہ اگر کتا خود سے شکار کے لئے جائے اور پیچھے سے مالک آواز لگائے تاکہ کتا اور رفتار سے شکار تک پہنچے اور کتا بھی مالک کی آواز کی وجہ سے تیزی دکھائے، پھر بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس شکار کو نہ کھایا جائے۔

۳) کتے کو شکار پر بھیجنے والا یا مسلمان ہو یا مسلمان کا ایسا بچہ ہو جو بھلے برے کی تمیز رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر کافر، ناصبی، خارجی یا ایسا غالی جو کافر کے حکم میں ہو، کتے کو شکار پر بھیجے تو اس کتے کا کیا ہوا شکار حرام ہے۔

۴) کتے کو بھیجتے وقت خدا کا نام لے۔ لہٰذا اگر جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے تو وہ شکار حرام ہے۔ ہاں، اگر نام لینا بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۵) شکار کیا ہوا جانور کتے کے دانتوں سے لگے ہوئے زخم کی وجہ سے مرے۔ لہٰذا اگر کتا شکار کا گلا گھونٹ دے یا شکار بھاگنے کی وجہ سے یا خوف کے مارے مرجائے تو حلال نہ ہوگا۔

۶) کتے کو شکار پر بھیجنے والا خود شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب شکار مر چکا ہو یا زندہ تو ہو لیکن اتنا وقت نہ ہو کہ اسے ذبح کیا جا سکے، البتہ اس کی شرط یہ ہے کہ اس نے شکار کے پاس جانے میں سستی نہ کی ہو۔ لہٰذا اگر شکار کے پاس اس وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنے جتنا وقت باقی ہو اور وہ اس کو ذبح نہ کرے یہاں تک کہ وہ جانور مر جائے تو وہ شکار حلال نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۴ کتے کو شکار پر بھیجنے والا اگر اس وقت پہنچے جب اسے ذبح کرنا ممکن تو ہو لیکن مثلاً چاقو نکالنے یا ایسے ہی کسی کام میں سستی برتے بغیر ہی وقت گزر جائے اور جانور مر جائے تو وہ حلال ہے۔ ہاں، اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ ہو جس سے حیوان کو ذبح کیا جا سکے اور حیوان مر جائے تو وہ حلال نہ ہوگا۔ البتہ اگر ایسی صورتحال میں کتے کو اس پر چھوڑ دے کہ وہ اسے مار دے تو حلال ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۵ اگر کچھ کتوں کو بھیجے جو مل کر جانور کا شکار کریں، جب کہ ان سب میں مسئلہ نمبر ۲۶۷۳ میں بیان شدہ شرائط موجود ہوں تو شکار حلال ہوگا اور اگر ان میں سے ایک میں بھی وہ ساری شرائط نہ ہوں تو شکار حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۶ اگر کتے کو کسی جانور کے شکار کے لئے بھیجے اور کتا کسی اور جانور کا شکار کر لے تو وہ جانور حلال اور پاک ہوگا۔ نیز اگر اس جانور کے ساتھ کسی اور جانور کا شکار کر لے تو دونوں حلال اور پاک ہوں گے۔

مسئلہ ۲۶۷۷ اگر چند افراد مل کر کتے کو شکار کے لئے بھیجیں اور ان میں سے ایک بھی کافر ہو یا اس پر کافر کے احکام جاری ہوتے ہوں تو وہ شکار حرام ہے۔ یہی حکم اس وقت ہے جب ان میں سے کوئی جان بوجھ کر خدا کا نام نہ لے اور اگر بھیجے جانے والے کتوں میں سے ایک بھی تربیت شدہ نہ ہو جیسا کہ مسئلہ نمبر ۲۶۷۳ میں بتایا گیا ہے، تو وہ شکار حرام ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۷۸ اگر شکاری کتے کے علاوہ کوئی جانور جیسے باز یا کوئی اور جانور کسی جانور کا شکار کرے تو وہ شکار حلال نہیں ہے۔ ہاں، اگر اس جانور کے پاس ایسے وقت میں پہنچ جائے کہ ابھی حیوان زندہ ہو اور شریعت کی معین کردہ طریقے کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے تو وہ جانور حلال ہوگا۔

مچھلی کا شکار

مسئلہ ۲۶۷۹ اگر چھلکوں والی مچھلی کو پانی سے اس وقت نکال لیا جائے جب وہ ابھی زندہ ہو اور پانی سے باہر آکر مرے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ جبکہ اگر پانی میں مر جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ ہاں، اگر مچھیرے کے جال میں مر جائے تو اس کا کھانا حلال ہے۔

البتہ بغیر چھلکوں کی مچھلی حرام ہے، چاہے اسے پانی سے زندہ ہی نکالا جائے اور پانی سے باہر جان دے۔

مسئلہ ۲۶۸۰ اگر مچھلی پانی سے باہر آگرے یا موج اسے پانی سے باہر اچھال دے یا پانی زمین میں چلا جائے اور مچھلی رہ جائے اور کوئی شخص اس کے مرنے سے پہلے اسے ہاتھ یا کسی اور وسیلے سے پکڑ لے تو مرنے کے بعد وہ مچھلی حلال ہوگی۔

مسئلہ ۲۶۸۱ مچھیرے کا مسلمان ہونا یا مچھلی پکڑتے وقت اس پر خدا کا نام لینا ضروری نہیں ۔
ھاں، یہ ضروری ہے کہ مسلمان نے اسے مچھلی پکڑتے ہوئے دیکھا ہو یا کسی اور طریقے سے اسے یقین ہو یا اس کے پاس شرعی دلیل ہو کہ مچھلی کو پانی سے زندہ حالت میں پکڑا گیا ہے یا پانی کے اندر ہی مچھیرے کے جال میں مری ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸۲ ایسی مردہ مچھلی جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اسے پانی سے زندہ پکڑا گیا ہے یا مردہ، اگر کسی مسلمان کے ہاتھ میں ہو تو حلال ہے اور اگر کسی کافر کے ہاتھ میں ہو جب کہ اس نے اسے کسی مسلمان سے نہ لیا ہو تو چاہے وہ یہ کہے کہ میں نے اسے زندہ پکڑا ہے، حرام ہے، مگر یہ کہ شرعی گواہی آجائے یا کوئی قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، اس بات کی گواہی دے کہ اسے اس نے پانی سے زندہ پکڑا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸۳ زندہ مچھلی کھانا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۸۴ اگر زندہ مچھلی کو بھونا جائے یا پانی سے باہر، جان دینے سے پہلے ہی اسے مار دیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۸۵ اگر مچھلی کو پانی کے باہر دو حصوں میں کاٹ دیا جائے اور اس کا ایک حصہ اسی کیفیت میں جب ابھی زندہ ہو پانی میں گر جائے تو احتیاط کی بنا پر پانی سے باہر رہ جانے والے حصے کو کھانا جائز نہیں ۔

ٹڈی کا شکار

مسئلہ ۲۶۸۶ اگر ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی اور طریقے سے زندہ پکڑ لیا جائے تو وہ مرجانے کے بعد حلال ہوجاتی ہے ۔یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے پکڑنے والا مسلمان ہو یا اسے پکڑتے وقت خدا کا نام لے۔ البتہ اگر کسی کافر کے ہاتھ میں مردہ ٹڈی ہو جسے اس نے کسی مسلمان سے نہ لیا ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے یا نہیں تو وہ حرام ہے چاہے کافر کا کہنا ہو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا ہے، مگر یہ کہ اس مسلمان کے پاس شرعی گواہی آجائے یا ایک قابل اعتماد شخص جس کی بات کے برخلاف بات کا گمان نہ ہو، گواہی دے دے کہ کافر نے اسے زندہ پکڑا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸۷ ایسی ٹڈی کھانا حرام ہے جس کے پر نہ نکلے ہوں اور ابھی پرواز کے قابل نہ ہوئی ہو۔

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام

مسئلہ ۲۶۸۸ گھریلو مرغی، کبوتر اور مختلف قسم کی چڑیوں کا گوشت حلال ہے ۔ اور بلبل، مینا اور چنڈول چڑیوں ہی کی اقسام ہیں ۔

چمگادڑ، مور، کوّے کی تمام اقسام اور ہر وہ پرندہ جو شاہین، عقاب اور باز کی مانند پنجے رکھتا ہو یا اڑتے وقت پروں کو حرکت کم دیتا ہو اور سیدھا زیادہ رکھتا ہو ان کا گوشت حرام ہے ۔ اسی طرح ہر اس پرندے کا گوشت بھی حرام ہے جس کا پوٹا، سنگدانہ اور پاؤں کی پشت کا کانٹا نہ ہو لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ اڑتے وقت اس کا پروں کو حرکت دینا سیدھا رکھنے کے مقابلے میں زیادہ ہے تو اس صورت میں اس کا گوشت حلال ہے ۔

اور ابابیل اور ھدھد کو مارنا اور ان کا گوشت کھانا مکروہ ہے ۔

مسئلہ ۲۶۸۹ اگر زندہ جانور کے جسم سے ایک ایسے حصّے کو جدا کیا جائے جو روح رکھتا ہو جیسے چربی یا گوشت تو وہ حصّہ نجس اور حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۰ حلال گوشت حیوانات کے کچھ اجزا حرام ہیں اور ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے :

۱) خون

۲) فضلہ (پاخانہ)

۳) عضو تناسل

۴) شرمگاہ

۵) بچہ دانی

۶) غدود

۷) بیضے

۸) وہ چیز جو بھیجے میں ہوتی ہے اور چنے کے دانے کی شکل کی ہوتی ہے ۔

۹) حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے

۱۰) پِتّہ

۱۱) تلی

۱۲) مثانہ (پیشاب کی تھیلی)

۱۳) آنکھ کا ڈھیلا احتیاط واجب کی بنا پر اس چربی سے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہے اور اس چیز سے جو سُم کے درمیان میں ہوتی ہے، جسے ذات الاشاجع کہتے ہیں، اجتناب کرے۔ یہ احتیاط چربی میں زیادہ تاکید کے ساتھ ہے۔ اور پرندوں میں خون و فضلہ جو کہ یقیناً حرام ہیں، کے علاوہ مذکورہ بالا اشیاء میں سے جو بھی چیز موجود ہو، احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۹۱ حرام گوشت جانور کا پیشاب پینا حرام ہے۔ یہی حکم حلال گوشت جانور کے پیشاب کا ہے اور ہر اس چیز کا کھانا و پینا جائز نہیں ہے جس سے انسان کی طبیعت نفرت کرے، لیکن ضرورت پڑنے پر اونٹ، گائے اور بھیڑ کے پیشاب کو بیماری سے شفا کی خاطر پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۲ مٹی کھانا حرام ہے اور اسی طرح سے احتیاط واجب کی بنا پر زمین کے دیگر اجزاء مثلاً خاک، ریت اور پتّھر کا کھانا بھی حرام ہے، البتہ داغستان کی مٹی اور ارمنی مٹی کو علاج کی غرض سے کھانے میں اس صورت میں کوئی حرج نہیں جب علاج اسے کھانے میں ہی منحصر ہو۔ علاج کی غرض سے تربت حضرت سید الشهداء علیہ السلام کی اتنی تھوڑی مقدار کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جو ایک معمولی چنے کی مقدار سے زیادہ نہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ تربت کو مثلاً پانی میں حل کرلیا جائے تاکہ مٹی ختم ہوجائے اور پھر بعد میں اس پانی کو پی لیا جائے۔

مسئلہ ۲۶۹۳ ناک کا پانی اور سینہ کے بلغم وغیرہ جو منہ میں آجائیں اس کا نگلنا حرام نہیں ہے۔
اسی طرح جو غذا خلال کرتے وقت دانتوں کے درمیان سے نکلے اگر طبیعت انسان اس سے نفرت نہ کرے تو اس کے نگلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۴ ایسی چیز کا کھانا جو انسان کی موت کا سبب بنے یا انسان کے لئے سخت نقصان کا باعث ہو حرام ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۵ گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت کا کھانا مکروہ ہے اور اگر کوئی ان سے وطی کرلے تو خود وہ حیوان، اس کی نسل اور اس کے دودھ کا پینا حرام ہوجاتا ہے اور پیشاب اور لید نجس ہوجاتی ہے اور ضروری ہے کہ ایسے جانوروں کو دوسرے شہر میں لے جاکر بیچ ڈالا جائے اور وطی کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ اس جانور کی قیمت اس کے مالک کو دے اور اگر حلال گوشت جانور مثلاً گائے یا بھیڑ سے وطی کی جائے تو ان کا پیشاب اور گوبر نجس ہوجاتا ہے اور اس کے گوشت کا کھانا اور دودھ کا پینا بھی حرام ہے اور اسی طرح اس کی نسل کا حکم ہے اور ضروری ہے کہ فوراً اس حیوان کو قتل کرکے جلادیا جائے اور وطی کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ اس جانور کی قیمت اس کے مالک کو دے۔

مسئلہ ۲۶۹۶ اگر بکری کا دودھ پیتا بچہ سوئرنی کا دودھ اتنی مقدار میں پی لے کہ اس کی ہڈیاں اس کے دودھ سے مضبوط ہوجائیں تو وہ خود اور اس کی نسل حرام ہوجاتی ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر شیر خوار بھیڑ کے بچے کا بھی یہی حکم ہے ۔ ہاں، اس مقدار سے کم پینے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت حلال ہوگا جب اس کا استبرا کیا جائے۔ ان جانوروں کا استبرا یہ ہے کہ سات دن تک بکری یا بھیڑ کے تھنوں سے دودھ پیئیں اور اگر انہیں دودھ کی احتیاج نہ ہو تو سات دن تک گھاس کھائیں۔

اس حیوان کا بھی گوشت حرام ہے جس نے انسانی نجاست کھانے کی عادت کرلی ہو اور اگر اس کا استبرا کیا جائے تو حلال ہوجاتا ہے اور اس کے استبرا کی کیفیت مسئلہ نمبر ۲۲۶ میں بیان کی جاچکی ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۷ شراب او دیگر منشیات کا پینا حرام ہے ۔ اس کی مذمت میں بہت سی روایات آئی ہیں اور ان میں سے بعض کا مضمون تقریباً یہ ہے کہ: پروردگار کی نافرمانی نشہ آور چیز پینے سے زیادہ کسی دوسری چیز سے نہیں ہوئی ہے ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ شراب کا پینا زیادہ گناہ کا سبب بنتا ہے یا نماز کا ترک کرنا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا شراب کا پینا اس لئے کہ شراب پینے والے کی ایسی حالت ہوجاتی ہے کہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا۔

حضرت رسول اکرم (ص) سے مروی ہے کہ شراب ہر گناہ کی ابتدا ہے ۔

بعض روایتوں میں شراب پینے کو زنا اور چوری سے زیادہ بدتر شمار کیا گیا ہے اور خدا نے شراب کو اس لئے حرام کیا ہے کہ یہ ام الخبائث اور ہر برائی کی ابتدا ہے ۔

شراب پینے والا اپنی عقل کھو بیٹھ تا ہے ، اس لئے اسے اپنے پروردگار کی پہچان نہیں رہتی اور وہ ہر طرح کے گناہ کا ارتکاب، کسی بھی عزت کی پامالی، کسی بھی قریبی رشتہ دار سے قطع رحم اور کسی بھی برائی کو انجام دے دیتا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۸ ایسے دستر خوان پر بیٹھنا جہاں شراب پی جارہی ہو اس وقت حرام ہے جب انسان کو انہیں کا ایک فرد سمجھا جائے اور ایسے دستر خوان سے کوئی چیز کھانا بھی حرام ہے ۔

مسئلہ ۲۶۹۹ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو جو بھوک یا پیاس کے سبب قریب المرگ ہو روٹی اور پانی دے اور اس کو مرنے سے بچائے۔

کھانے اورپینے کے مستحبات اورمکروھات

وہ روایات جن پر فتوی دینے کے سلسلے میں اعتماد کیا گیا ہے گرچہ وہ مستحب اور مکروہ شرعی کو بیان نہیں کررہی ہیں بلکہ اس فائدہ اور نقصان کو بیان کررہی ہیں جو ان امور(یعنی مستحب کے بجالانے اور مکروہ سے بچنے) پر مترتب ہوتے ہیں ۔

مسئلہ ۲۷۰۰ کھانا کھانے کے سلسلے میں چند چیزیں مستحب ہیں

۱)کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے۔

۲)کھانا کہالینے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور رومال سے خشک کرے۔

۳)میزبان سب سے پہلے کھانا کھانا شروع کرے اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے اور کھانا کھانے سے قبل سب سے پہلے میزبان اپنے ہاتھ دھوئے اور اس کے بعد جو شخص اس کے دائیں طرف بیٹھ ا ہو وہ دھوئے اور اسی طرح سلسلہ وار دھوئیں یہاتک کہ نوبت اس شخص تک آجائے جو اس کے بائیں طرف بیٹھ ا ہو اور کھانا کھانے کے بعد جو شخص میزبان کے دائیں طرف بیٹھ ا ہو سب سے پہلے وہ ہاتھ دھوئے اور اسی طرح دھوتے چلے جائیں یہاں تک کہ نوبت میزبان تک پہنچ جائے۔

۴)کھانا کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحےم پڑھے لیکن اگر دسترخوان پر کئی قسم کے کھانے ہوں تو ان میں سے ہر غذا کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

۵)کھانا سیدہے ہاتھ سے کھائے۔

۶)تین انگلیوں یا اس سے زیادہ سے کھائے اور دو انگلیوں سے نہ کھائے۔

۷)اگرچند لوگ ایک دسترخوان پربیٹھے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔

۸)چھوٹے چھوٹے لقمہ بنائے۔

۹)دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھے اور کھانا کھانے کو طول دے۔

۱۰)کھانے کو اچھی طرح چبائے۔

۱۱)کھانا کہالینے کے بعد پروردگار کی حمد کرے۔

۱۲)انگلیوں کو چاٹے۔

۱۳)کھانا کہالینے کے بعد مسواک کرے ، البتہ انار، رےحان اور سرکنڈہ کی لکڑی سے اور کھجور کے درخت کے پتے سے خلال نہ کرے۔

۱۴)جو غذا دستر خوان سے باہر گرجائے اسے جمع کرے اور کھالے اگر جنگل میں کھانا کھائے تو مستحب ہے کہ جو کچھ گرے اسے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے۔

۱۵)دن اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائے اور دن کے درمیان اور رات کے درمیان میں کھانا نہ کھائے۔

۱۶)کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل لیٹے اور دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھے۔

۱۷)کھانا شروع کرتے وقت اور کھالینے کے بعد نمک چکھے۔

۱۸)پھل کھانے سے پہلے انہیں پانی سے دھولے۔

مسئلہ ۲۷۰۱ کھانا کھاتے وقت چند چیزیں مکروہ ہیں :

۱)بھرے پیٹ پر کھانا کھانا۔

۲)بہت زیادہ کھانا۔

۳)کھانا کھاتے وقت دوسروں کے منہ کی طرف دیکھنا۔

۴)گرم کھانا کھانا۔

۵)جو چیز کھایا پی رہا ہو اسے پھونک مارنا۔

۶)دستر خوان پر روٹی رکھ دینے کے بعد کسی اور چیز کا انتظار کرنا۔

۷)روٹی کو چھری سے کاٹنا۔

۸)روٹی کو کھانے کے برتن کے نیچے رکھنا۔

۹)ہڈی سے چپکے ہوئے گوشت کو یوں کھانا کہ ہڈی پر بالکل گوشت باقی نہ رہے۔

۱۰)پھل کا چھلکا اتارنا۔

۱۱)پھل پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

مسئلہ ۲۷۰۲ پانی پینے میں چند چیزیں مستحب ہیں :

۱)پانی چوسنے کے طرز پر پئے۔

۲)دن میں کھڑے ہو کر پئے۔

۳)پانی پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پینے کے بعد الحمدُ للہِ کہے۔

۴)پانی تین سانسوں میں پئے۔

۵)پانی خواہش کے ساتھ پیے۔

۶)پانی پینے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجے۔

مسئلہ ۲۷۰۳ زیادہ پانی پینا ،مرغن کھانے کے بعد پانی پینا، اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا مذموم شمار کیا گیا ہے ۔ نیز بائیں ہاتھ سے پانی پینا اور اسی طرح کوزے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے اور اس جگہ سے پینا جہاں کوزے کا دستہ ہو مذموم شمار کیا گیا ہے ۔

نذر و عہد کے احکام

مسئلہ ۲۷۰۴ نذر یہ ہے کہ انسان خدا (کی رضا) کے لئے اپنے آپ پر واجب کرلے کہ وہ کسی اچھے کام کو بجالائے گا اور کوئی ایسا کام جس کا نہ کرنا بہتر ہو ترک کردے گا۔

مسئلہ ۲۷۰۵ نذر میں ضروری ہے کہ صیغہ پڑھا جائے اور عربی میں پڑھنا ضروری نہیں ہے پس اگر انسان یوں کہے "اگر میرا مریض صحت یاب ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر ضروری ہے کہ میں دس روپے فقیر کودوں" تو اس کی نذر صحیح ہے ۔

مسئلہ ۲۷۰۶ نذر کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ بالغ و عاقل ہو اور اپنے اراداہ و اختیار سے نذر کرے۔ لہذا، اگر کوئی غصے میں آنے کے سبب بے اختیار نذر کرے یا اسے نذر کرنے پر مجبور کیا جائے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۰۷ مُفلَّس یعنی جس شخص کوحاکم شرع نے اپنے اموال میں تصرف سے روک دیا ہو یا سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہے ، اگرنذر کرے کہ کسی فقیر کو مال دیں گے تو نذر صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۰۸ اگر شوہر اپنی بیوی کو نذر کرنے سے روکے تو وہ ایسے کسی کام کی نذر نہیں کرسکتی ہے جس کا پورا کرنا شوہر کے حقوق کے منافی ہو بلکہ اس صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر نذر باطل ہے اور ایسی نذر کے صحیح ہونے میں اشکال ہے جو عورت اپنے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر کرے جب کہ نذر حج، زکات، ماں باپ سے حسن سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحم کے علاوہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۰۹ اگر عورت شوہر کی اجازت سے نذر کرے تو شوہر نہ ہی اس کی نذر کو ختم کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے نذر پر عمل کرنے سے روک سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۷۱۰ اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر یا باپ کی اجازت سے نذر کرے تو ضروری ہے کہ اسے پورا کرے لیکن اگر ماں باپ اس عمل کو بجالانے سے روک دیں جس کی اس نے نذر کی ہو تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۱۱ انسان اس کام کے لئے نذر کرسکتا ہے جس کا انجام دینا اس کے لئے ممکن ہو لہذا اگر کوئی شخص مثلاً پیدل کربلا نہ جاسکتا ہو اور پیدل کربلا جانے کی نذر کرے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۱۲ اگر کوئی شخص کسی حرام یامکروہ کام کو بجالانے یا کسی واجب یا مستحب کام کو ترک کرنے کی نذر کرے تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۳ اگر کوئی شخص کسی مباح کام کو بجالانے یا ترک کرنے کی نذر کرے جبکہ اس کام کا بجالانا یا ترک کرنا ہر اعتبار سے مساوی ہو تو اس کی نذر صحیح نہیں ہے ، اور اگر اس کام کا بجالانا ایک لحاظ سے بہتر ہو اور انسان اسی لحاظ کا قصد کرتے ہوئے نذر کرے مثلاً یہ نذر کرے کہ غذا تناول کروں گا تاکہ عبادت میں توانائی مل سکے تو اس کی نذر صحیح ہے اور اسی طرح اگر اس کام کو ترک کرنا ایک لحاظ سے بہتر ہو اور انسان اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے نذر کرے کہ اس کام کو ترک کردوں گا مثلاً چونکہ تمبا کو صحت کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے نذر کرے کہ اسے استعمال نہیں کرے گا تو اس کی نذر صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۴ اگر انسان نذر کرے کہ اپنی واجب نمازوں کو ایسی جگہ پڑھے گا جہاں بغیر کسی وجہ کے نماز پڑھنے سے ثواب میں اضافہ نہیں ہوتا ہے مثلاً یہ کہ نذر کرے کہ نماز کمرے میں پڑھے گا تو اگر وہاں نماز پڑھنا کسی لحاظ سے بہتر ہو مثلاً یہ کہ کمرے میں تنہائی ہے جس کی وجہ سے حضور قلب پیدا ہوگا تو اس کی نذر اس لحاظ کو مدنظر رکھنے کی وجہ سے صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۵ اگر انسان کسی عمل کو بجالانے کی نذر کرے تو جس طرح نذر کی ہو اسی طریقے سے بجالانا ضروری ہے۔ لہذا اگر نذر کرے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو صدقہ دے گا یا روزہ رکھے گا تو اگر اس دن سے پہلے یا بعد میں اس عمل کو بجالائے تو یہ کافی نہیں ہے اور اسی طرح اگر نذر کرے کہ جب اس کا مریض صحت یاب ہوجائے گا تو وہ صدقہ دے گا تو اگر مریض کی صحت یابی سے پہلے صدقہ دے دے تو یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۶ اگر روزہ رکھنے کی نذر کرے لیکن اس کا وقت معین نہ کرے پس اگر ایک دن روزہ رکھ لے تو یہ کافی ہے اور اگر نماز پڑھنے کی نذر کرے اور اس کی تعداد اور خصوصیات معین نہ کرے تو ایک دو رکعتی نماز پڑھ لینا کافی ہے اور اگر صدقہ دینے کی نذر کرے اور صدقہ کی جنس اور مقدار معین نہ کرے تو اگر ایک ایسی چیز دے کہ کہا جائے کہ صدقہ دے دیا ہے تو پھر اس نے اپنی نذر کو پورا کرلیا ہے اور اگر نذر کرے کہ قربۃً الی اللہ کوئی کام بجالائے گا تو ایک نماز بجالانے سے یا ایک روزہ رکھنے سے یا کوئی چیز صدقہ دینے سے نذر پوری ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۷۱۷ اگر کوئی شخص کسی مخصوص دن میں روزہ رکھنے کی نذر کرے تو اسی دن روزہ رکھنا ضروری ہے اور جان بوجھ کر اس دن روزہ نہ رکھنے کی صورت میں قضا کے علاوہ کفارہ بھی دینا ضروری ہے اور یہ کفارہ قسم توڑنے کا کفّارہ ہے جیسے مسئلہ نمبر ۲۷۳۴ میں بیان کیا جائے گا لیکن اس دن وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ سفر پر چلا جائے اور روزہ نہ رکھے اور اگر اس دن سفر کی حالت میں ہو تو ضروری نہیں ہے کہ کسی مقام پر دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے اور روزہ رکھے اور اگر سفر یا مرض کی وجہ سے

روزہ نہ رکھے تو قضا کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح اگر حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو احتیاط واجب کی بناء پر قضا کرنا ضروری ہے اور بھر حال دونوں صورتوں میں کفّارہ واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۱۸ اگر انسان حالت اختیار میں اپنی نذر پر عمل نہ کرے تو کفّارہ دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۷۱۹ اگر انسان یہ نذر کرے کہ ایک وقت معین تک کسی عمل کو انجام نہیں دے گا تو اس وقت معین کے گذرنے کے بعد وہ اس عمل کو بجا لا سکتا ہے ور اگر بھولے سے یا مجبوراً وقت معین کے گذرنے سے پہلے اس عمل کو انجام دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ پھر بھی ضروری رہے گا کہ اس وقت تک اس عمل کو انجام نہ دے اور اگر معینہ وقت کے گذرنے سے پہلے دوبارہ بغیر کسی عذر کے اس عمل کو انجام دے تو کفّارہ دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۷۲۰ اگر کوئی شخص کسی عمل کو انجام نہ دینے کی نذر کرے لیکن کوئی وقت معین نہ کیا ہو تو اگر بھولے سے یا مجبوراً یا غفلت کی وجہ سے اس عمل کو انجام دے دے تو اس پر کفّارہ واجب نہیں ہے لیکن بعد میں جب بھی اختیاراً اس عمل کو بجالائے تو کفّارہ دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۷۲۱ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ہر ہفتے ایک معین دن مثلاً ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گا تو اگر اس جمعہ کو عید فطر یا قربان آجائے یا جمعہ کے دن کوئی عذر پیش آجائے مثلاً سفر کرلے یا مریض ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس کی قضا بجالائے اور اگر حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے ۔

مسئلہ ۲۷۲۲ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ایک معینہ مقدار میں صدقہ دے گا پس اگر وہ صدقہ دینے سے پہلے مرجائے تو اس کے مال میں سے اتنی مقدار صدقہ دینا ضروری نہیں ، لیکن بالغ ورثاء
کے لئے احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے حصے میں سے اتنی مقدار میت کی طرف سے صدقہ دے دیں۔

مسئلہ ۲۷۲۳ اگر کوئی شخص کسی خاص فقیر کو صدقہ دینے کی نذر کرے تو وہ صدقہ کسی اور شخص کو نہیں دے سکتا اور اگر وہ فقیر مر جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ورثاء کو دے۔

مسئلہ ۲۷۲۴ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ ائمہ علیہم السلام میں سے کسی ایک مثلاً حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے گا تو اگر وہ کسی دوسرے امام علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے تو یہ کافی نہیں ہے اور اگر کسی عذر کے سبب اس امام علیہ السلام کی زیارت کو نہ جاسکے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۲۵ اگر کوئی شخص زیارت کی نذر کرے اور زیارت کے غسل اور نماز کی نذر نہ کرے تو اس کے لئے انہیں بجالانا ضروری نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۲۶ اگر کوئی شخص ائمہ علیہم السلام یا ان کی اولاد میں سے کسی ایک کے حرم کے لئے مال خرچ کرنے کی نذر کرے اور کوئی خاص مَصرف مد نظر نہ رکھے تو ضروری ہے کہ اس مال کو حرم کی تعمیر، روشنی اور قالین وغیرہ جیسے امور پر خرچ کرے۔

مسئلہ ۲۷۲۷ اگر کوئی شخص خود امام علیہ السلام کے لئے کوئی چیز نذر کرے تو جس مدّ میں خرچ کرنے کا قصد کیا ہو اسی میں خرچ کرنا ضروری ہے اور اگر معین مَصرف کا قصد نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ ایسی جگہ خرچ کرے جس کی امام علیہ السلام سے نسبت ہو مثلاً اس امام علیہ السلام کے تنگ دست زائرین پر خرچ کرے یا اس امام علیہ السلام کے حرم کے اخراجات میں صرف کردے مثلاً تعمیر وغیرہ میں یا ایسی جگہ خرچ کرے جو امام علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کا سبب بنے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے ثواب کو بھی اسی امام علیہ السلام کے لئے ھدیہ کردے اور اگر کوئی چیز کسی امام علیہ السلام کی اولاد کے لئے نذر کرے تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۸ جس بھیڑ کو صدقہ کے لئے یا ائمہ علیہم السلام میں سے کسی ایک کے لئے نذر کیا گیا ہو اگر وہ نذر کے مصرف میں لائے جانے سے پہلے دودھ دے دے یا بچہ جنے تو نذر کرنے والا اس دودھ اور بچے کا مالک ہوگا البتہ بھیڑ کی اون اور جس مقدار میں وہ فربہ ہوجائے وہ نذر کا حصہ ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۹ جب بھی کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر مریض تندرست ہوگیا یا اس کا مسافر واپس آگیا تو وہ ایک کام کو انجام دے گا۔ پس اگر پتہ چلے کہ نذر کرنے سے پہلے ہی مریض تندرست ہوگیا ہے یا مسافر واپس آگیا ہے تو نذر پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۰ اگر ماں یا باپ نذر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کسی سید سے کریں گے تو مکلف ہونے کے بعد لڑکی اس بارے میں خود مختار ہے اور والدین کی نذر کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۱ جب بھی کوئی شخص خدا سے عہد کرے کہ اگر اس کی شرعی حاجت پوری ہوجائے تو وہ کوئی نیک عمل انجام بجالائے گا تو حاجت کے پورا ہوجانے کے بعد نیک عمل کا انجام دینا ضروری ہے۔ نیز اگر وہ کوئی حاجت نہ ہوتے ہوئے عہد کرے کہ عمل خیر کو بجالائے گا تو اس عمل کا بجالانا اس پر واجب ہوجائے گا۔ یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر دونوں صورتوں میں اس وقت بھی ہے جب وہ ایک مباح عمل ہو۔

مسئلہ ۲۷۳۲ عہد میں بھی نذر کی طرح صیغہ پڑھا جائے گا اور ضروری ہے کہ جس چیز کا عہد کیا گیا ہو وہ مرجوح (ہر وہ کام جس کا نہ کرنا بہتر ہو) نہ ہو لیکن جس چیز کا عہد کیا گیا ہو اس کا راجح ہونا (ہر وہ کام جس کا انجام دینا اس کے ترک کرنے سے بہتر ہو) جس طرح کہ مشہور علما کا نظریہ ہے، محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۳ اگر کوئی شخص اپنے عہد پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے کفّارہ دینا ضروری ہے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دو مہینہ مسلسل روزہ رکھے۔

قسم کھانے کے احکام

مسئلہ ۲۷۳۴ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ کسی کام کو انجام دے گا یا کسی کام کو ترک کرے گا مثلاً قسم کھائے کہ روزہ رکھے گا یا تمباکو استعمال نہیں کرے گا، تو اگر جان بوجہ کر مخالفت کرے تو کفارہ دینا ضروری ہے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس فقیروں کو لباس پہنائے اور اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی انجام نہ دے سکتا ہو تو تین روز مسلسل روزہ رکھے۔

مسئلہ ۲۷۳۵ قسم کے لئے چند شرائط ہیں :-

۱) ضروری ہے کہ قسم کھانے والا بالغ و عاقل ہو اور اپنے ارادہ و اختیار کے ساتہ قسم کھائے۔ لہذا بچے، پاگل، مست اور اس شخص کا قسم کھانا صحیح نہیں ہے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اگر کوئی شخص غصے کے عالم میں بغیر کسی ارادے کے قسم کھائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے ۔ سفیہ اور مفلَّس کا قسم کھانا اُس صورت میں صحیح نہیں ہے جب اس کی وجہ سے مال میں تصرف کرنا ضروری ہو رہا ہو۔

۲) ضروری ہے کہ انسان جس کام کو انجام دینے کی قسم کہا رہا ہو وہ حرام یا مکروہ نہ ہو اور جس کو ترک کرنے کی قسم کہا رہا ہو واجب یا مستحب نہ ہو۔ اور کسی ایسی قسم پر عمل واجب ہونا محل اشکال ہے جو کسی ایسے مباح کام کے بارے میں ہو جس کا انجام دینا یا نہ دینا دین و دنیا میں کوئی فائدہ نہ رکھتا ہو ۔

۳) قسم کھانے والا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو اس کی ذات کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً خدا اور اللہ۔ اور اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو غیر خدا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہو لیکن خدا کے لئے اس قدر استعمال ہوتا ہو کہ جب بھی کوئی وہ نام لے تو خدا کی ذات ذہن میں آتی ہو مثلاً اگر کوئی خالق اور رازق کی قسم کھائے تو یہ قسم بھی صحیح ہے بلکہ اگر کسی ایسے نام کی قسم کھائے جو خدا اور غیر خدا دونوں کے لئے بولا جاتا ہو اور خدا کا قصد کرے تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس قسم پر عمل کرے۔

۴) قسم کھانے والا قسم کے الفاظ زبان پر لائے اور اگر قسم کو لکھے یا دل میں ارادہ کرے تو یہ صحیح نہیں ہے لیکن اگر گونگا شخص اشارے سے قسم کھائے تو صحیح ہے۔

۵) قسم پر عمل کرنا اس کے لئے ممکن ہو اور اگر قسم کھانے کے وقت عمل کرنا ممکن ہو لیکن بعد میں عاجز ہو جائے تو اس وقت سے اس کی قسم ختم ہو جائے گی اور اگر نذر یا قسم یا عہد پر عمل کرنا ناقابل برداشت مشقت کا باعث بنے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۶ اگر باپ بیٹے کو یا شوہر بیوی کو قسم کھانے سے روکے تو ان کی قسم صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۷ اگر بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور شوہر ان کی قسم توڑ سکتے ہیں بلکہ ظاہر یہ ہے کہ باپ اور شوہر کی اجازت کے بغیر ان کی قسمیں صحیح نہیں ہیں۔

مسئلہ ۲۷۳۸ اگر انسان بھولے سے، مجبوری میں یا غفلت کی وجہ سے اپنی قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اگر اسے مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے تو بھی اس کے لئے یہی حکم ہے اور وہ قسم جو وسواسی شخص کھاتا ہے مثلاً یہ کہے کہ واللہ میں ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور وسواس کی وجہ سے مشغول نہ ہو سکے تو اگر اس کا وسواس اس قسم کا ہو کہ قسم پر عمل نہ کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۹ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے پس اگر اس کی بات سچی ہو تو اس کا قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر اس کی بات جھوٹی ہو تو اس کا قسم کھانا حرام ہے اور یہ بڑے گناہوں میں سے ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی مسلمان کو ظالم کے شر سے نجات دلانے کی خاطر جھوٹی قسم کھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بعض اوقات تو جھوٹی قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے۔

ھاں اگر توریہ کر سکتا ہو یعنی قسم کھاتے وقت اس طرح نیت کرے کہ جھوٹ نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ توریہ کرے مثلاً اگر ظالم شخص کسی کو اذیت پہچانا چاہے اور انسان سے پوچھے کہ کیا تم نے فلاں شخص کو دیکھا ہے؟ اور انسان نے اسے ایک گھنٹہ پہلے دیکھا ہو تو وہ کہے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا ہے اور ارادہ یہ کرے کہ پانچ منٹ پہلے نہیں دیکھا ہے۔

احکام وقف

مسئلہ ۲۷۴۰ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کر دے تو وہ خود یا دوسرے افراد نہ ہی اس چیز کو بخش سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بیچ سکتے ہیں اور کوئی بھی اس وقف شدہ مال میں سے میراث نہیں پاتا۔ لیکن بعض صورتوں میں کہ جن کا ذکر مسئلہ نمبر ۲۱۲۲ اور ۲۱۲۳ میں ہو چکا ہے وقف شدہ چیز کا بیچنا صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۱ وقف کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی شخص مثال کے طور پر یوں کہے "میں نے اپنے گھر کو وقف کر دیا" تو یہ کافی ہے۔ اسی طرح عمل سے بھی وقف ثابت ہو جاتا ہے مثلاً کوئی شخص وقف کی نیت اور ارادے سے چٹائی مسجد میں ڈال دے یا کسی عمارت کو مسجد کے ارادے سے بنائے۔ اور عمومی وقف شدہ چیزیں مثلاً مسجد اور مدرسہ یا وہ چیز

جو فقراء یا سادات وغیرہ کے لئے وقف کی جائے، ایسے وقف کے صحیح ہونے کے لئے کسی کے قبول کرنے کی شرط نہیں ہے بلکہ ایسے وقف میں جو مخصوص لوگوں کے لئے ہو مثلاً اولاد کے لئے ان میں بھی اقوی یہ ہے کہ قبول کرنا معتبر نہیں ہے گرچہ احتیاط قبول کرنے میں ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۲ اگر کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کرنے کے لئے معین کرے اور وقف کا صیغہ پڑھنے سے پہلے ارادہ بدل دے یا مر جائے تو وقف واقع نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۴۳ جو شخص کسی مال کو وقف کر رہا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مال کو وقف کا صیغہ پڑھنے کے وقت سے ہمیشہ کے لئے وقف کر دے اور اگر مثال کے طور پر یہ کہے کہ یہ مال میرے مرنے کے بعد وقف ہے تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وقف کے پڑھے جانے کے وقت سے اس کی موت تک یہ چیز وقف نہیں ہوئی ہے اور اگر یہ کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف ہے اور پھر نہیں ہے یا یہ کہے کہ یہ مال دس سال تک وقف ہے پھر پانچ سال وقف نہیں ہے پھر دوبارہ وقف ہو جائے گا تو بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۴ خصوصی وقف (جس میں وقف خاص افراد کے لئے ہو) اس وقت صحیح ہوگا جب وقف کرنے والا مال کو اُن افراد کے سپرد کر دے جن کے لئے وقف کیا گیا ہے یا ان کے وکیل یا ولی کے سپرد کر دے لیکن اگر کسی چیز کو اپنے نابالغ بچوں کے لئے وقف کرے اور پھر ان کی جانب سے (بطور ولی) اس چیز کو اپنی تحویل اور اختیار میں لے لے تو وقف صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۵ عمومی وقف شدہ چیزوں مثلاً مدارس و مساجد وغیرہ میں قبضہ دینے کی شرط نہیں ہے گرچہ احوط ہے۔ قبضہ لینے کا مطلب یہ کہ مثلاً مسجد کے وقف میں کوئی ایک شخص وہاں نماز پڑھے یا قبرستان کے وقف میں کوئی شخص وہاں دفن ہو جائے۔

مسئلہ ۲۷۴۶ وقف کرنے والے کا بالغ ہونا ضروری ہے اور ایسے ممیز بچے کا وقف کرنا جسے ولی کی جانب سے اجازت ہو جب کہ وقف میں مصلحت ہو اور وقف شدہ چیز کی مقدار معمول کے مطابق ہو تو ایسے وقف کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وقف کرنے والا عاقل ہو اور ارادہ کے ساتھ وقف کرے اور یہ بھی کہ کسی نے اسے مجبور نہ کیا ہو اور شرعاً وہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہو۔ لہٰذا سفیہ یعنی وہ شخص جو اپنے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہے اور اسی طرح مُفَلَّس یعنی وہ شخص جسے حاکم شرع نے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا ہو، اگر یہ لوگ کسی چیز کو وقف کریں تو یہ وقف نافذ العمل نہیں ہوگا مگر یہ کہ ولی یا اس کے قرض خواہ اسے اجازت دے دیں۔

مسئلہ ۲۷۴۷ اگر کوئی شخص کسی مال کو ماں کے بطن میں موجود بچے کے لئے جو ابھی دنیا میں نہ آیا ہو وقف کرے تو اس وقف کے صحیح ہونے میں اشکال ہے لیکن اگر کوئی مال ایسے لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو ابھی موجود ہوں اور پھر اِن کے بعد اُن لوگوں کے لئے وقف کیا جائے جو بعد میں پیدا ہونگے تو اگرچہ وقف کرتے وقت ماں کے بطن میں بھی موجود نہ ہوں پھر بھی وقف صحیح ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ان کے بعد اس کے پوتوں کے لئے وقف ہوگی اور ہر گروہ کے بعد آنے والا گروہ اس وقف سے استفادہ کرے تو وہ وقف صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۸ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے آپ پر وقف کرے مثلاً کوئی دکان وقف کردے تاکہ اس کی آمدنی اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کی جائے تو یہ وقف صحیح نہیں ہے لیکن اگر مثال کے طور پر وہ کوئی مال فقراء کے لئے وقف کردے اور پھر خود بھی فقیر ہو جائے تو وقف کے منافع سے استفادہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۹ اگر وقف کرنے والا وقف شدہ چیز کے لئے کسی کو متولی بنائے تو اس شے کا اختیار اسی متولی کے لئے ہے جسے وقف کرنے والے نے معین کیا ہے اور اگر کسی کو متولی نہ بنائے اور مال کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کیا ہو تو بالغ ہونے کی صورت میں وہ لوگ اس سے استفادہ کرنے میں خود مختار ہیں اور اگر نابالغ ہوں تو اس سلسلے میں اختیار ان کے ولی کے پاس ہوگا لیکن ایسے تصرفات میں حاکم شرع کی اجازت ضروری ہے جن کا تعلق وقف شدہ چیز کی بہتری یا آئندہ نسلوں کی بھلائی سے ہو۔

مسئلہ ۲۷۵۰ اگر مثال کے طور پر کوئی شخص کسی مال کو فقراء یا سادات کے لئے وقف کرے یا اس نیت سے وقف کرے کہ اس سے ملنے والا نفع بطور خیرات دیا جائے تو اگر اس نے وقف شدہ چیز کے لئے متولی معین نہ کیا ہو تو اس کا اختیار حاکِم شرع کو ہے۔

مسئلہ ۲۷۵۱ اگر کوئی شخص کسی جگہ کو مخصوص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کرے کہ ایک پشت کے بعد دوسری پشت اس سے استفادہ کرتی رہے تو اگر وقف کا متولی اس مال کو کرائے پر دے دے اور مر جائے تو اجارہ باطل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس جگہ کا کوئی متولی نہ ہو اور جن افراد کے لئے وقف کیا گیا ہو ان میں سے پہلا گروہ اس مال کو کرائے پر دے دے اور کرائے کی مدت کے مابین وہ گروہ مرجائے تو اگر دوسرا گروہ اس اجارے کے جاری رہنے کی اجازت نہ دے تو اجارہ باطل ہو جائے گا اور اگر کرایہ دار نے پوری مدت کا کرایہ ادا کر رکھا ہو تو پہلے گروہ کی موت کے وقت سے اجارے کی مدت کے خاتمے تک کا کرایہ وہ اُن کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۵۲ اگر وقف شدہ جائیداد خراب ہو جائے تب بھی وہ وقف شدہ ہی رہتی ہے مگر یہ کہ وقف کسی خاص مقصد کے لئے کیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں اس مقصد کے فوت ہوتے ہی وقف ختم ہو جائے گا جیسے کسی گھر کو رہنے کے لئے وقف کیا جائے پس جیسے ہی یہ مقصد فوت ہوگا وقف باطل ہو جائے گا اور اس چیز کو وقف کرنے والے یا اس کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے ورثاء کی طرف پلٹا دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۵۳ اگر کسی جائیداد کا کچھ حصّہ بطور مشاع وقف شدہ ہو اور کچھ حصہ وقف نہ ہو تو اگر اس وقف شدہ حصّے کا کوئی معین متولی ہو تو وہ اور غیر وقف شدہ حصّہ کا مالك اہل خبرہ کی رائے کے مطابق اس جگہ کی تقسیم کرسکتے ہیں اور متولی نہ ہونے کی صورت میں حاکم شرع اور غیر وقف شدہ حصّہ کا مالك اس جگہ کو تقسیم کریں گے۔

مسئلہ ۲۷۵۴ اگر وقف شدہ چیز کا متولی اس میں خیانت کرے تو حاکم شرع اس کے ساتھ ایك امین شخص کو معین کرے گا جو اسے خیانت کرنے سے روکے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اس متولی کے بجائے کسی دیانتدار متولی کو معین کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۵۵ جو قالین امام بارگاہ کے لئے وقف کی گئی ہو اسے نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں لے جایا جاسکتا ہے گرچہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی ہو۔

مسئلہ ۲۷۵۶ اگر کسی جائیداد کو مسجد کی مرمت کے لئے وقف کرے جب کہ اس مسجد کو مرمت کی ضرورت نہ ہو اور توقع بھی نہ ہو کہ مسجد کو مرمت کی ضرورت پڑے گی اس طرح سے کہ اس جائیداد کی آمدنی کو مسجد کی مرمت کے لئے سنبھالنا غیر عقلائی ہو تو ایسے وقف کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۷۵۷ اگر کوئی شخص کسی جائیداد کو وقف کرے تا کہ اس کی آمدنی کو مسجد کی مرمت پر خرچ کیا جائے اور امام جماعت اور مسجد کے موذن کو دیا جائے تو اگر معلوم ہو یا اطمینان ہو کہ ہر ایك کے لئے کتنی مقدار معین کی ہے تو اس طریقے سے استعمال کرنا ضروری ہے اور اگر یقین یا اطمینان نہ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے مسجد کی مرمت کرائی جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ امام جماعت اور موذن اس رقم کی تقسیم میں ایك دوسرے سے مصالحت کرلیں۔

وصیت کے احکام

مسئلہ ۲۷۵۸ وصیت یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یا یہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال کی کچھ مقدار فلاں شخص کی ملکیت ہوگی یا یہ کہ یوں کہے کہ اس کے مال کی کچھ مقدار کا کسی کو مالك بنا دیا جائے یا اسے وقف کردیا جائے یا نیک کاموں میں صرف کیا جائے یا اپنی اولاد کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کی کفالت میں ہوں کسی شخص کو نگراں اور سرپرست مقرر کرے۔ جس شخص کو وصیت کی جائے اسے وصی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷۵۹ جو شخص بول نہ سکتا ہو اگر وہ اشارے سے اپنا مقصد سمجھا دے تو وہ ہر کام کے لئے وصیت کر سکتا ہے بلکہ جو شخص بول سکتا ہو اگر وہ بھی اس طرح اشارے سے وصیت کرے کہ اس کا مقصد سمجھ میں آجائے تو وصیت صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۰ اگر ایسی تحریر ملے جس پر مرنے والے کے دستخط یا مہر ثبت ہو تو اگر وہ تحریر مرنے والے کے مقصد کو سمجھا رہی ہو اور یہ معلوم ہو کہ اس نے یہ تحریر وصیت کی غرض سے لکھی ہے تو اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۱ ضروری ہے کہ وصیت کرنے والا عاقل ہو اور اسے وصیت کرنے پر مجبور نہ کیا گیا ہو۔ دس سالہ بچے کی وصیت اس کے ایک تہائی مال میں اس وقت نافذ العمل ہوگی جب وہ ممیز ہو، اس کی وصیت عقلائی ہو اور وصیت رشتہ داروں یا نیک کاموں کے بارے میں ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سات سالہ ممیز بچے کی وصیت پر کسی ایسے مصرف میں جو مناسب ہو اس کے مال کی کچھ مقدار کو خرچ کرکے وصیت پر عمل کیا جائے۔ سفیہ کی وصیت پر عمل کرنا اگر مال میں تصرف پر موقوف ہو تو اس کی وصیت نافذ نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۷۶۲ جس شخص نے خودکشی کے قصد سے مثلاً اپنے آپ کو زخمی کر لیا ہو یا زہر کھا لیا ہو اور اسی کے سبب وہ مر جائے اس کی وصیت اپنے مال کے بارے میں صحیح نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کام سے پہلے ہی وصیت کر چکا ہو تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۳ اگر انسان وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے ایک چیز کسی دوسرے کی ہوگی تو اس صورت میں جب کہ وہ دوسرا شخص وصیت کو قبول کرلے خواہ اس کا قبول کرنا وصیت کرنے والے کی زندگی میں ہی کیوں نہ ہو وہ وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد اس چیز کا مالک بنے گا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ قبول کرنے کوئی شرط نہیں ہے۔ ہاں، اگر وہ وصیت کو ٹھکرا دے تو یہ چیز وصیت کے نافذ ہونے میں رکاوٹ ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۴ جب بھی انسان اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے تو ضروری ہے کہ لوگوں کی امانتوں کے سلسلے میں اپنی اس ذمہ داری کے مطابق عمل کرے جو مسئلہ نمبر ۲۳۹۵ میں بیان کیا گیا ہے اور اگر لوگوں کا مقروض ہو اور قرض واپس کرنے کا وقت آچکا ہو اور قرض خواہ مطالبہ بھی کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ انہیں قرضہ ادا کردے اور اگر وہ خود قرضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو یا قرض کی ادائیگی کا وقت نہ آیا ہو یا قرض خواہ ابھی مطالبہ نہ کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ اس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ قرض ادا کر دیا جائے گا چاہے اس کے لئے وصیت کرے اور اس پر کسی کو گواہ بنائے۔

مسئلہ ۲۷۶۵ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر زکات و خمس اور ردّ مظالم اس کے ذمے واجب الادا ہوں اور وہ انہیں فوراً ادا نہ کر سکتا ہو تو اگر اس کے پاس اپنا مال ہو یا احتمال ہو کہ کوئی دوسرا شخص ان چیزوں کی ادائیگی کر دے گا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وصیت کرے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۶۶ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کی نماز اور روزے قضا ہوئے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے بجالانے کے بارے میں وصیت کرے مثلاً یہ کہ وصیت کرے کہ اس کے مال سے ان عبادات کی ادائیگی کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے اور اگر مال نہ ہو لیکن اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی شخص بلا معاوضہ ان عبادات کو بجالائے گا تب بھی اس کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے اور اگر اس کی قضا نمازیں اور روزے اسی تفصیل کے مطابق جو مسئلہ نمبر ۱۳۹۸ میں گزری ، بڑے بیٹے پر ہوں تو اسے اطلاع دینا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۷۶۷ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کا مال کسی کے پاس ہو یا ایسی جگہ چھپایا ہو جس کا ورثاء کو علم نہ ہو تو اگر لاعلمی کی وجہ سے ورثاء کا حق ضائع ہو رہا ہو تو ضروری ہے کہ انہیں اطلاع دے اور اپنے نابالغ بچوں کے لئے نگراں اور سرپرست مقرر کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اس صورت میں جب کہ نگران کے نہ ہونے سے بچوں کا مال ضایع ہو رہا ہو یا خود بچے ضائع ہو رہے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے لئے ایک امین نگران کو مقرر کرے ۔

مسئلہ ۲۷۶۸ ضروری ہے کہ وصی عاقل ہو اور احوط یہ ہے کہ بالغ بھی ہو لیکن اگر کسی نابالغ کو وصی کے ساتھ اس طرح ملا دیا جائے کہ وہ بالغ ہونے کے بعد اس وصی کے ساتھ شامل ہو کر کاموں کی انجام دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ اور مسلمان کے وصی کا مسلمان ہونا اس وقت ضروری ہے جب وصی بننا کسی دوسرے مسلمان پر حق ولایت ثابت کر رہا ہو جیسے موصی کے نابالغ مسلمان بچوں کا نگراں اور ولی بننا۔

اور ان امور میں جو وصیت کرنے والے کے علاوہ کسی اور سے متعلق ہوں، جیسے واجبات کی ادائیگی اور نابالغ بچوں کے مال میں تصرف وغیرہ ، وصی کا قابل اطمینان ہونا ضروری ہے ۔ لیکن وہ امور جو موصی سے مربوط ہوں اور واجبات میں سے نہ ہوں جیسے موصی کا یہ وصیت کرنا کہ اس کے ایک تہائی مال کو نیک کاموں میں خرچ کیا جائے ، ایسے امور میں وصی کا قابل اطمینان ہونا ضروری نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۷۶۹ اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کو اپنا وصی معین کرے تو اگر اس نے اجازت دی ہو کہ ان میں سے ہر ایک اکیلا بھی وصیت پر عمل کر سکتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ وہ وصیت انجام دینے میں ایک دوسرے سے اجازت لیں اور اگر وصیت کرنے والے نے ایسی کوئی اجازت نہ دی ہو تو خواہ اس نے سب کو مل کر وصیت پر عمل کرنے کو کہا ہو یا نہ کہا ہو، سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کی رائے کے مطابق وصیت پر عمل کریں اور اگر کسی شرعی عذر نہ ہونے کے باوجود وہ لوگ ایک ساتھ وصیت پر عمل کرنے پر تیار نہ ہوں تو حاکم شرع انہیں اس کام پر مجبور کرے گا اور اگر وہ لوگ حاکم شرع کی اطاعت نہ کریں یا کوئی عذر شرعی رکھتے ہوں تو حاکم شرع ان میں سے کسی ایک شخص کے بجائے دوسرے کو معین کرے گا۔

مسئلہ ۲۷۷۰ اگرکوئی شخص اپنی وصیت سے پلٹ جائے مثلاً پہلے کہے کہ اس کا ایک تہائی مال فلاں شخص کو دے دیا جائے اوربعد میں کہے کہ اسے نہ دیا جائے تو وصیت باطل ہوجاتی ہے اوراگرکوئی شخص اپنی وصیت میں تبدیلی کرے مثلاً پہلے ایک شخص کو اپنے بچوں کانگراں بنائے اوربعد میں کسی اورکونگراں مقررکرے تواس کی پہلی وصیت باطل ہوجائے گی اورضروری ہے کہ اس کی دوسری وصیت پر عمل کیاجائے۔

مسئلہ ۲۷۷۱ اگروصیت کرنے والاکوئی ایساکام کرے جس سے پتہ چلے کہ وہ اپنی وصیت سے منصرف ہوگیاہے یاکوئی ایساکام کرے جواس کی وصیت کے منافی ہوتو وصیت باطل ہوجائیگی۔

مسئلہ ۲۷۷۲ اگرکوئی شخص وصیت کرے کہ ایک معین چیزکسی شخص کو دے دی جائے اوربعد میں وصیت کرے کہ اس چیزکانصف حصہ کسی اورکودیاجائے توضروری ہے کہ اس چیزکے دو حصے کئے جائیں اوران دونوں اشخاص میں سے ہرایک کوایک حصہ دیاجائے۔

مسئلہ ۲۷۷۳ اگرکوئی شخص اپنے مال کی کچھ مقدار مرض الموت میں کسی کو بخش دے اور وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی ایک مقدار کسی کو دی جائے توضروری ہے کہ وہ مال جواس نے بخشا تھا اسے اصل مال سے نکالیں جیسا کہ مسئلہ نمبر ۲۳۰۸ میں گذرچکاہے، لیکن جس مال کے بارے میں وصیت کی تھی اسے ایک تہائی مال سے نکالاجائے۔

مسئلہ ۲۷۷۴ اگرکوئی شخص و۔صیت کرے کہ اس کے مال کاتیسراحصہ بیچا نہ جائے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی کوکسی کام میں خرچ کیاجائے تواس کے کہنے کے مطابق عمل کرناضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷۷۵ اگرکوئی شخص مرض الموت میں کہے کہ وہ اتنی مقدارمیں کسی شخص کامقروض ہے تواگراس پریہ تہمت لگائی جائے کہ اس نے یہ بات ورثاء کونقصان پہنچانے کے لئے کی ہے تو اس نے قرضے کی جو مقدار معین کی ہے وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے دی جائے گی اوراگراس پریہ تہمت نہ لگائی جائے تواس کااقرارنافذھے اورقرضہ اس کے اصل مال سے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۷۶ جس شخص کے بارے میں انسان وصیت کرے کہ کوئی چیزا سے دی جائے اس کاوصیت کرنے کے وقت موجودھونا ضروری نہیں ہے لہذااگرکوئی انسان وصیت کرے کہ فلاں چیزاس بچے کودے دی جائے جس کے بارے میں ممکن ہوکہ فلاں عورت اس سے حاملہ ہوجائے گی تو اگروہ بچہ موصی کی موت کے بعد موجود ہو تو ضروری ہے کہ وہ چیزا سے دی جائے اوراگروہ بچہ موجود نہ ہوتواس صورت میں جبکہ موصی کی وصیت یادوسرے قرائن سے یہ سمجھ میں آرہا ہوکہ موصی کی نگاہ میں بچہ کی عدم موجودگی کی صورت میں اس مال کوایک دوسرے مصرف میں خرچ کرناضروری ہے تو موصی کی نظرکے مطابق عمل کیاجائے ورنہ وصیت باطل ہوجائے گی اورمال ورثاء کومنتقل ہوجائے گا اوراگریہ وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے کوئی چیزکسی

دوسرے شخص کی ہوگی پس اگروہ شخص موصی کے مرنے کے وقت موجودھوتووصیت صحیح ہے ورنہ باطل ہوجائے گی اوروصیت شدہ مال ورثاء کی جانب منتقل ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۷۷۷ اگرانسان کوپتہ چلے کہ کسی نے اسے وصی بنایاہے میت کے کفن ودفن کے مسئلے کے علاوہ جس کاحکم مسئلہ نمبر ۵۵۵ میں بیان ہوچکاہے ، تو اگروہ موصی کواطلاع دے دے کہ وہ اس کی وصیت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے توضروری نہیں ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعدوصیت پر عمل کرے لیکن اگرموصی کے مرنے سے پہلے انسان کویہ پتہ نہ چلے کہ اسے وصی بنایاہے یاپتہ چل جائے لیکن موصی کواس بات کی اطلاع نہ دے کہ وہ وصیت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تواگروصیت پر عمل کرناباعث مشقت نہ ہوتوضروری ہے کہ اس کی وصیت کوانجام دے اوراگروصی، موصی کے مرنے سے پہلے اس وقت اس جانب متوجہ ہوجب مرض کی شدت یاکسی دوسری رکاوٹ کی بناپرموصی کسی اورکووصی نہ بناسکتاہوتواحتیاط کی بناپرضروری ہے کہ وصیت کوقبول کرلے۔

مسئلہ ۲۷۷۸ اگرموصی کاانتقال ہوجائے تووصی وصیت کے کاموں کی انجام دھی کے لئے کسی دوسرے شخص کومعین کرکے خودان کاموں سے کنارہ کشی اختیارنہیں کرسکتاہے ہاں اگروصی یہ جانتاہوکہ مرنے والے کامقصودیہ نہیں تھاکہ وصی بذات خودان کاموں کوانجام دے بلکہ اس کامقصودفقط یہ تھاکہ کام کردئے جائیں تواپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کووکیل مقررکرسکتاہے ۔

مسئلہ ۲۷۷۹ اگرکوئی شخص دوافرادکواکھٹے وصی بنائے تواگران دونوں میں سے ایک مرجائے یاپاگل ہوجائے توحاکم شرع اس کے بجائے کسی دوسرے شخص کومعین کرے گااوراگردونوں مرجائیں یاپاگل ہوجائیں توحاکم شرع دوسرے دواشخاص کومعین کرے گالیکن اگرایک شخص وصیت پر عمل کرسکتاہوتودواشخاص کامعین کرنالازم نہیں ہے ۔یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک یادونوں کافرہوجائیں جب کہ وصی بننے کےنتیجے میں وصی، ولی بھی بن رہا ہو مثلا نابالغ بچوں کی نگرانی اس کے ذمے آرہی ہو۔

مسئلہ ۲۷۸۰ اگروصی اکیلایادوسرے سے مددلینے کے باوجود میت کے کام انجام نہ دے سکے توحاکم شرع اس کی مددکرنے کے لئے ایک اورشخص کومعین کرے گا۔

مسئلہ ۲۷۸۱ اگرمیت کے مال کی کچھ مقدارتلف ہوجائے تواگروصی نے اس کی حفاظت میں کوتاہی کی ہومثلاغیرمحفوظ جگہ پرمال کو رکھ دیا ہویا زیادہ روی کی ہو مثلاً مرنے والے نے وصیت کی ہوکہ مال کی اتنی مقدارفلاں شہرکے فقراء کودے دے اوروہ مال کودوسرے شہرلے جائے اورراستے میں مال تلف ہوجائے تووہ ضامن ہے اوراگرحفاظت میں کوتاہی یا زیادہ روی نہ کی ہو تو وہ ضامن نہیں ۔

مسئلہ ۲۷۸۲ جب بھی انسان کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور یہ کہے کہ اس کے مرجانے کی صورت میں فلاں شخص وصی ہوگا تو پہلے وصی کے مرنے کے بعد دوسرے وصی پر لازم ہے کہ وہ میت کے کام کو انجام دے۔

مسئلہ ۲۷۸۳ استطاعت کی وجہ سے واجب ہونے والا حج اور ایسا قرضہ اور حقوق مثلا خمس، زکوٰۃ اور ردّ مظالم، جن کا ادا کرنا میت کے لئے واجب ہو، انہیں میت کے اصل مال سے دینا ضروری ہے اگرچہ میت نے ان چیزوں کے بارے میں وصیت نہ کی ہو اور اگر وصیت کی ہو کہ ایک تھائی مال سے انہیں ادا کیا جائے تو وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر ایک تھائی مال کافی نہ ہو تو اصل مال سے نکال لیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۸۴ اگر میت کا مال قرضے، واجب حج اور واجب الادا حقوق کی ادائیگی کے بعد بچ جائے تو اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کا ایک تھائی مال یا اس کی کچھ مقدار کو ایک معین مصرف میں استعمال کیا جائے تو اس وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو جو کچھ بچے وہ ورثاء کا مال ہے۔

مسئلہ ۲۷۸۵ جن اموال کے بارے میں میت نے وصیت کی ہو اگر وہ اس کے ایک تھائی مال سے زیادہ ہو تو مال کے تیسرے حصّے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ہے جب ورثاء کوئی ایسی بات کہیں یا ایسا کام کریں کہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ہے اور ان کا صرف راضی ہونا کافی نہیں ہے اور اگر وہ موصی کے مرنے کے کچھ عرصے کے بعد اجازت دیں تو بھی صحیح ہے اور اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض اجازت نہ دیں تو جنہوں نے اجازت دی ہے ان کے حصّوں کی حدتک وصیت نافذ العمل ہے۔

مسئلہ ۲۷۸۶ جن اموال کے بارے میں میت نے وصیت کی ہو اگر وہ اس کے ایک تھائی مال سے زیادہ ہو اور اس کے مرنے سے پہلے ورثاء وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے دیں تو اس کے مرنے کے بعد اپنی اجازت سے نہیں پھر سکتے۔

مسئلہ ۲۷۸۷ اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کے ایک تھائی حصّے سے خمس و زکات یا اس کا کوئی اور قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی قضا نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام مثلاً فقیروں کو کھانا بھی دیا جائے تو ضروری ہے کہ پہلے اس کا قرضہ ایک تھائی مال سے ادا کیا جائے اور اگر کچھ بچ جائے تو روزوں اور نمازوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو جو مستحب کام اس نے معین کیے ہوں اس پر خرچ کیا جائے اور اگر اس کے مال کا ایک تھائی حصّہ صرف اس کے قرضے کے برابر ہو اور ورثاء بھی ایک تھائی مال سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں تو پھر ایک تھائی مال کو قرض، نمازوں اور روزوں کے مابین تقسیم کیا جائے گا اور مالی واجبات میں کم پڑجانے والی مقدار کو اصل ترکہ میں سے نکالا جائے گا۔

مسئلہ ۲۷۸۸ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جائے تو اگر اس نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ یہ کام ایک تھائی مال میں سے کئے جائیں تو ضروری ہے کہ اس کا قرضہ اس کے اصل مال میں سے دیا جائے اور پھر جو کچھ بچ جائے اس کا ایک تھائی حصّہ نماز روزوں کی ادائیگی اور مستحب کام کے لئے استعمال کیا جائے اور اگر ایک تھائی مال ان کاموں کے لئے کافی نہ ہو تو ورثاء کی اجازت کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کی وصیت پر عمل کیا جائے۔ اور اگر ورثاء اجازت نہ دیں تو ضروری ہے کہ نماز اور روزوں کی اجرت ایک تھائی مال سے ادا کی جائے اور پھر اگر کچھ بچ جائے تو وصیت کرنے والے نے جن مستحب کاموں کا کہا ہے اس پر خرچ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۷۸۹ اگر کوئی شخص کہے کہ مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ اتنی رقم مجھے دے دی جائے تو اگر دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں یا وہ قسم کھائے اور ایک عادل مرد بھی اس کے قول کی تصدیق کرے یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں یا چار عادل عورتیں اس کے قول کی گواہی دیں تو جتنی مقدار وہ طلب کر رہا ہو اسے دینا ضروری ہے اور اگر صرف ایک عادل عورت گواہی دے تو جس چیز کا وہ مطالبہ کر رہا ہو اس کا ایک چوتھائی حصّہ اسے دینا ضروری ہے اور اگر دو عادل عورتیں گواہی دیں تو ضروری ہے کہ مطلوبہ مقدار کا آدھا حصّہ اور اگر تین عورتیں گواہی دیں تو تین چوتھائی حصّہ اسے دے دیا جائے اور اگر دو کتابی کافر مرد جو اپنے مذہب میں عادل ہوں اس کے قول کی تصدیق کریں تو اس صورت میں جب کہ مرنے والا وصیت کرنے پر مجبور ہوگیا ہو اور عادل مرد اور عورتیں بھی وصیت کے وقت موجود نہ ہوں ضروری ہے کہ مطلوبہ شے اسے دے دی جائے۔

مسئلہ ۲۷۹۰ اگر کوئی شخص کہے کہ میں میت کا وصی ہوں کہ اس کے مال کو کسی کام میں خرچ کروں یا یہ کہے کہ میت نے مجھے اپنے بچوں کا نگراں بنایا تھا تو ضروری ہے کہ اس کا قول اسی وقت قبول کیا جائے جب دو عادل مرد اس کے قول کی تصدیق کریں۔

مسئلہ ۲۷۹۱ مشہور یہ ہے کہ: "اگر مرنے والا وصیت کرے کہ اس کے مال کی اتنی مقدار فلاں شخص کی ہوگی اور وہ شخص وصیت کو قبول کرنے یا ٹھکرانے سے پہلے مرجائے تو جب تک اس کے ورثاء وصیت کو ٹھکرا نہ دیں وہ اس چیز کو قبول کر سکتے ہیں "۔ لیکن بعید نہیں ہے کہ وہ شخص اگر وصیت کرنے والے کے بعد مرا ہو تو اس کے وارثوں کو وہ چیز میراث میں مل جائے۔ البتہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب وصیت کرنے والا اپنی وصیت سے پلٹ نہ گیا ہو ورنہ اس شخص کے ورثاء کا کوئی حق اس چیز پر نہیں رہے گا۔

وراثت کے احکام

مسئلہ ۲۷۹۲ جن افرادکو رشتہ داری کی وجہ سے میراث ملتی ہے ان کے تین گروہ ہیں :

"پہلاگروہ ": میت کے باپ ،ماں اوراولادہیں اوراولادنہ ہونے کی صورت میں اولادکی اولادجہاںتک یہ سلسلہ نیچے چلاجائے۔ ان میں سے جودوسرے کے مقابلے میں میت سے زیادہ قریب ہوا سے میراث ملے گی اورجب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجودہودوسرے گروہ کومیراث نہیں ملتی ہے ۔

"دوسراگروہ": دادا،دادی ،نانا،نانی،بہن اوربھائی ہیں اوربہن اوربھائی نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاداوراولادمیں سے جوبھی میت سے قریب ترہوا سے میراث ملتی ہے ۔اورجب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجودھوتیسرے گروہ کومیراث نہیں ملتی ہے ۔

"تیسراگروہ": چچا،پھوپھی ،ماموں، خالہ اوران کی اولادھے ۔اورجب تک میت کےچچاو ئ ،پھوپھیوں ،ماموؤں اورخالاو ئ میں سے ایک شخص بھی زندہ ہوان کی اولادکومیراث نہیں ملتی ہے لیکن اگرمیت کے وارث صرف ایک پدری چچااورایک پدری ومادری چچاکابیٹاہوتوپدری ومادری چچازادبھائی کومیراث ملے گی اورپدری چچاکومیراث نہیں ملے گی ۔اس صورت کے علاوہ میں احتیاط واجب یہ ہے کہ مصالحت سے تقسیم کی جائے خصوصاجب ان دونوں کے ساتھ دوماموں یاخالہ ہوں۔

مسئلہ ۲۷۹۳ اگرمیت کےچچا،پھوپھی ،ماموں، خالہ اوران کی اولادراولادمیں سے کوئی بھی زندہ نہ ہوتومیت کے ماں باپ کے چچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ کومیراث ملے گی اوراگریہ نہ ہوں توان کی اولادکومیراث ملے گی اوراگریہ بھی نہ ہوں تومیت کے دادا،دادی، نانااورنانی کےچچا،پھوپھی ،ماموںاورخالہ کومیراث ملےگی اوراگریہ بھی نہ ہوں توان کی اولادکومیراث ملے گی ۔

مسئلہ ۲۷۹۴ شوھراوربیوی عنقریب ذکرہونے والی تفصیل کے مطابق ایک دوسرے سے میراث پاتے ہیں ۔

پہلے گروہ کی میراث

مسئلہ ۲۷۹۵ اگرپہلے گروہ میں میت کاصرف ایک ہی وارث ہومثلاماں ،باپ ، اکلوتا بیٹا، یا بیٹی ہوں تومیت کاتمام مال ا سے ملتاہے اوراگربیٹے یا بیٹیاں وارث ہوں تو مال کویوں تقسیم کیا جائے کہ ہربیٹے کو بیٹی سے دگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۷۹۶ اگرمیت کے وارث فقط باپ اورماں ہوں تومال کے تین حصے ہوں گے۔دوحصے باپ کواورایک حصہ ماں کو ملے گا لیکن اگر میت کے ا یسے دوبھائی یاچاربہنیں یاایک بھائی اوردوبہنیں ہوں کہ جوسب کے سب مسلمان ،آزاداورایک باپ کی اولادہوں خواہ ان کی ماں مشترک ہو یا علیحدہ علیحدہ ہواوران میں سے کوئی حمل کی صورت میں نہ ہوتواگرچہ ماں باپ کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کومیراث نہیں ملے گی لیکن ان کی وجہ سے ماں کومال کاچھٹاحصہ اورباقی باپ کوملتاہے ۔

مسئلہ ۲۷۹۷ اگر میت کے وارث فقط ماں باپ ہوں اور اکلوتی بیٹی ہو اور سابقہ مسئلہ میں ذکر شدہ شرائط کے ساتھ اس کے دو بھائی ، چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں نہ ہوں تو مال کے پانچ حصے کر کے ماں باپ کو ایک ایک اور بیٹی کو تین حصے دئے جائیں گے اور اگر گذشتہ مسئلے میں ذکر شدہ شرائط کے ساتھ دو بھائی ، چار بہنیں یا ایک بھائی موجود ہوں تو ماں کے مال کے چھ حصے کر کے ماں باپ کو ایک ایک ، بیٹی کو تین اور آخری حصے کے چار حصے کر کے تین حصے بیٹی کو اور ایک حصہ باپ کو دیا جائے گا۔ یعنی حقیقت میں ترکہ کے چوبیس حصے ہوں گے جن میں سے پندرہ حصے بیٹی کو، پانچ حصے باپ کو اور چار حصے ماں کو ملیں گے ۔ اگرچہ احتیاط مؤکد ہے کہ باپ اور بیٹی کی رضایت سے ترکہ کے پانچ حصے کئے جائیں ۔

مسئلہ ۲۷۹۸ اگر میت کے وارث فقط ماباپ اور اکلوتا بیٹا ہوں تو مال کے چھ حصے کر کے ماں باپ کو ایک ایک اور بیٹے کو چار حصے ملیں گے اور اگر صرف لڑکے یا صرف لڑکیاں ہوں تو یہ چار حصے ان میں برابر تقسیم کئے جائیں گے اور اگر لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان چار حصوں کو ان کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر لڑکے کو لڑکی سے دگنا ملے ۔

مسئلہ ۲۷۹۹ اگر میت کے وارث ماں یا باپ اور اکلوتا بیٹا یا بیٹے ہوں تو مال کے چھ حصے کر کے ایک حصہ ماں یا باپ اور پانچ حصے بیٹے کو دئے جائیں گے اور اگر چند بیٹے ہوں تو ان پانچ حصوں کو ان کے درمیان برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۰۰ اگر میت کے وارث فقط باپ یا ماں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوں تو مال کے چھ حصے کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو ملے گا اور باقی اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بیٹے کو بیٹی سے دگنا ملے ۔

مسئلہ ۲۸۰۱ اگر میت کے وارث فقط ماں یا باپ اور اکلوتی لڑکی ہوں تو مال کے چار حصے کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو اور باقی اکلوتی بیٹی کو دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۰۲ اگر میت کے ورثاء میں فقط ماں یا باپ اور بیٹیاں ہوں تو مال کے پانچ حصے کر کے ماں یا باپ کو ایک اور چار حصے بیٹیاں آپس میں برابر تقسیم کریں گی۔

مسئلہ ۲۸۰۳ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو اس کے بیٹے کی اولاد چاہے وہ بیٹی ہی کیوں نہ ہو میت کے بیٹے کا حصہ اور بیٹی کی اولاد چاہے وہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو میت کی بیٹی کا حصہ لیں گے مثلاً میت کا ایک نواسہ اور ایک پوتی ہو تو مال کے تین حصے کر کے ایک حصہ نواسے کو اور دو حصے پوتی کو دئے جائیں گے ۔

دوسرے گروہ کی میراث

مسئلہ ۲۸۰۴ دوسرے گروہ کے وہ افراد جو رشتہ داری کی وجہ سے کسی سے میراث لیتے ہیں ان میں میت کے دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی اور بہنیں ہیں ۔ اور اگر بھائی بہنیں نہ ہوں تو ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کو میراث ملے گی۔

مسئلہ ۲۸۰۵ اگر میت کا وارث فقط ایک بھائی یا بہن ہو تو سارا مال اسے ملے گا۔ اگر مادری و پدری بہنیں یا بھائی ہوں تو ان میں مال کو بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا اور اگر مادری و پدری بہنیں اور بھائی دونوں ہو تو ہر بھائی کو بہن کا دگنا حصہ ملے گا۔ مثال کے طور پر اگر میت کے مادری و پدری دو بھائی اور ایک بہن ہوں تو مال کے پانچ حصے کر کے ہر بھائی کو دو اور بہن کو ایک حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۰۶ اگر میت کے پدری و مادری بھائی بہن ہوں تو صرف پدری بھائی بہنوں کو میراث نہیں ملے گی۔ اور اگر پدری و مادری بہن بھائی نہ ہوں تو اگر صرف ایک پدری بھائی یا بہن ہو تو سارا مال اسے ملے گا اور اگر چند پدری بھائی یا پدری بہنیں ہوں تو مال ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور اگر پدری بھائی اور بہنیں دونوں ہوں تو ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۰۷ اگر میت کے ورثاء میں سے فقط ایک مادری بہن یا بھائی یعنی ان کا اور میت کا باپ جدا ہو، موجود ہو تو سارا مال اسے ملے گا اور اگر مادری بہنیں یا بھائی ہوں یا دونو ہوں تو مال ان میں مساوی طور پر تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۰۸ اگر میت کے مادری و پدری بھائی بہن، پدری بھائی بہن اور ایک مادری بھائی یا بہن ہو تو پدری بھائی بہن کو میراث نہیں ملے گی اور مال کے چھ حصے کر کے ان میں سے ایک حصہ مادری بہن بھائی اپنے درمیان مساوی طور پر تقسیم کریں گے اور باقی پدری و مادری بھائی بہنوں کو اسی طرح دیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن کا دگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۸۰۹ اگر میت کے پدری و مادری بھائی بہن، پدری بھائی بہن اور چند مادری بھائی اور بہنیں ہوں تو پدری بھائی اور بہن کو میراث نہیں ملے گی اور مال کے تین حصے کر کے ایک حصہ مادری بہن بھائیوں میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا اور باقی پدری و مادری بھائی بہنوں کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے۔

مسئلہ ۲۸۱۰ اگر میت کے ورثاء میں فقط پدری بھائی بہن اور ایک مادری بھائی یا بہن ہو تو مال کے چھ حصے کر کے ایک حصہ مادری بھائی یا بہن کو اور باقی پدری بھائی بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن کا دگنا ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۱ اگر میت کے وارث فقط پدری بہن بھائی اور مادری بھائی بہن ہوں تو مال کے تین حصے کر کے ایک حصہ مادری بہن بھائیوں میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا اور باقی پدری بھائی بہنوں کو اس طرح دیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن کا دگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۸۱۲ اگر میت کے ورثاء میں فقط بھائی بہن اور بیوی ہی ہوں تو بیوی کو اس کے حصہ کی میراث ملے گی جس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی اور بھائی بہنوں کو سابقہ مسائل کی روشنی میں ان کے حصے کی میراث ملے گی اور اگر عورت مرجائے اور اس کے وارث فقط بھائی بہن اور شوہر ہو تو آدھی میراث شوہر کو ملے گی۔ اور بھائی بہنوں کو سابقہ مسائل کی تفصیل کے مطابق میراث دی جائے گی البتہ بیوی یا شوہر کو میراث ملنے کی وجہ سے مادری بھائی بہنوں کی میراث میں کمی نہیں کی جائے گی بلکہ پدری و مادری یا پدری بھائی بہنوں کے حصے میں کمی واقع ہوگی۔ مثلاً اگر میت کے وارث کے شوہر، مادری بھائی بہن اور مادری و پدری بہن بھائی ہوں تو آدھا مال شوہر کو ملے گا اور اصل مال کا تیسرا حصہ مادری بھائی بہنوں کو دیا جائے گا اور باقی مال پدری و مادری بھائی بہنوں کا حصہ ہے

لہذا اگر سارا مال مثلاً چھ روپیہ ہو تو تین روپے شوہر کو اور دو روپے مادری بھائی بہنوں کو اور ایک روپیہ پدری و مادری بہن بھائیوں کو دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۳ اگر میت کے بھائی بہن نہ ہوں تو ان کا حصہ ان کی اولادیں تقسیم ہوگا اور مادری بہن بھائیوں کا حصہ ان کی اولاد کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا اور پدری و مادری اور پدری بھائی بہنوں کی اولادیں ان کا حصہ اس طرح تقسیم ہوگا کہ ہر بھائی کو بہن کا دگنا ملے۔ اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ آپس میں مصالحت کی جائے۔

مسئلہ ۲۸۱۴ اگر میت کے ورثاء میں دادا، دادی، نانا اور نانی میں سے صرف ایک ہی زندہ ہو تو سارا مال اسے ملے گا۔ میت کے دادا اور نانا کے ہوتے ہوئے اس کے پرنانا اور پردادا کو میراث نہیں ملے گی اور اگر میت کے وارث فقط دادا اور دادی ہوں تو مال کے تین حصے ہوں گے جن میں سے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ دادی کو دیا جائے گا اور اگر وارث فقط نانا اور نانی ہوں تو ان کے درمیان مال کو بطور مساوی تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۵ اگر میت کے ورثاء میں دادا یا دادی میں سے ایک اور نانا یا نانی میں سے بھی ایک زندہ ہو تو مال کے تین حصے کر کے دو حصے دادا یا دادی کو اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۶ اگر دادا، دادی، نانا اور نانی میت کے وارث ہوں تو مال کے تین حصے کر کے ایک حصہ نانا نانی میں مساوی طور پر اور دو حصے دادا دادی کو اور اس طرح دئے جائیں گے کہ دادا کو دادی سے دگنا زیادہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۷ اگر میت کے وارث فقط بیوی، دادا، دادی، نانا اور نانی ہوں تو بیوی کو اس کا حصہ ملے گا جس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی اور اصل مال کا تیسرا حصہ نانا نانی کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا اور باقی دادا دادی کے درمیان اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ دادا کو دادی کا دگنا حصہ ملے گا۔ اور اگر وارث شوہر، دادا، دادی، نانا اور نانی ہوں تو شوہر کو آدھا مال اور دادا، دادی، نانا اور نانی کو سابقہ تفصیل کے مطابق میراث دی جائے گی۔

مسئلہ ۲۸۱۸ جب ایک بھائی یا بہن، یا چند بھائی یا بہنیں اور دادا یا دادی یا نانا یا نانی یا ان میں سے چند وارث بنیں تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱) سب مادری ہوں یعنی نانا، نانی اور مادری بہن بھائی ہوں تو اس صورت میں ان کے درمیان مال کو برابر تقسیم کیا جائے گا اگرچہ ان میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہوں۔

۲) سب پدری ہوں اس صورت میں اگر سب عورتیں یا سب مرد ہوں تو بھی مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا اور اگر مرد و عورت دونوں ہوں تو ہر مرد کو عورت سے دگنا ملے گا۔

۳) دادادادی ہو اور پدری و مادری بھائی بہن ہوں اس کا حکم سابقہ صورت والا ہے جو کہ مسئلہ ۲۸۰۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر پدری بھائی یا بہن پدری و مادری بھائی یا بہن کے ساتھ جمع ہو جائیں تو پدری بھائی بہنوں کو میراث نہیں ملتی ہے ۔

۴) دادا، دادی، نانا اور نانی میں سے بعض ہوں چاہے سب مرد ہوں یا عورتیں یا دونوں ہوں اور اسی طرح بھائی اور بہنیں بھی ہوں تو اس صورت میں مادری رشتہ داروں یعنی مادری بھائی ،بہن ،نانا اور نانی جو بھی ہوں ان کو ترکہ کا تیسرا حصہ ملے گا جو اِن میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا اگرچہ بعض مرد اور بعض عورتیں ہوں اور پدری رشتہ داروں کو ترکہ کے تین حصوں میں سے باقی دو حصے اس طرح دئے جائیں گے کہ ہر مرد کو عورت کا دگنا ملے اور اگر سب مرد یا عورتیں ہوں تو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا۔

۵) دادا یا دادی اور مادری بھائی یا بہن وارث بنیں تو اس صورت میں اگر بھائی یا بہن ایک ہی ہو تو اسے مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر زیادہ ہو تو مال کا تیسرا حصہ سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا اور دونوں صورتوں میں باقی مال دادا یا دادی کا ہے اور اگر دونوں زندہ ہوں تو دادا کو دادی سے دگنا ملے گا۔

۶) نانا یا نانی اور پدری بھائی وارث بنیں تو اس صورت میں نانا یا نانی کے لئے تیسرا حصہ ہے اگرچہ ان میں سے صرف ایک ہی زندہ ہو اور باقی دو حصے بھائی کے لئے ہیں اگرچہ ایک ہی بھائی ہو اور اگر نانا یا نانی کے ساتھ پدری بہن وارث بنے تو ایک ہی بہن ہو تو اسے آدھا مال ملے گا اور اگر متعدد ہوں تو تمام مال کا دو تہائی انہیں ملے گا اور دونوں صورتوں میں نانا کے لئے ایک تہائی ہے ۔لہذا اگر ایک بہن ہو فریضہ مال ادا کرنے کے بعد چھٹا حصہ اضافی بچے گا۔اور اقویٰ یہ ہے کہ یہ حصہ بہن کو ملے گا اگرچہ احوط یہ ہے کہ مصالحت کی جائے ۔

۷) نانا، نانی میں سے کوئی ایک یا دادا اور دادی میں سے کوئی ایک یا ان کے ساتھ پدری بھائی یا بہنیں وارث ہوں خواہ وہ ایک ہو یا کئی ہو تو اس صورت میں نانا یا نانی کے لئے تیسرا حصہ ہے جو ان دونوں کے زندہ ہونے کی صورت میں دونوں میں برابر تقسیم ہو جائے گا چاہے یہ مرد اور عورت ہونے کے اعتبار سے مختلف ہوں اور باقی دو حصے دادا، دادی اور پدری بھائی بہن کے لئے ہیں جو مردوں اور عورتوں کے جمع ہونے کی صورت میں مردوں کو عورتوں کا دگنا اور صرف مرد یا صرف عورتیں ہونے کی صورت میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔اور اگر ان دادا اور نانا یا دادی اور نانی کے ساتھ مادری بھائی یا بہنیں وارث ہوں تو مادری رشتہ داروں یعنی نانا، نانی اور مادری بہن بھائیوں کے لئے تیسرا حصہ ہے جو سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا اگرچہ بعض مرد اور بعض عورتیں ہوں اور دادا، دادی کو باقی دو حصے ملیں گے اور مختلف ہونے کی صورت میں مردوں کو دگنا اور ایک صنف ہونے کی صورت میں سب کو برابر ملے گا۔

۸) پدری بھائی بہن، مادری بھائی بہن اور دادا اور دادی وارث ہوں تو اس صورت میں اگر ایک مادری بہن یا بھائی ہو تو اسے اصل ترکہ میں سے چھٹا حصہ ملے گا اور ایک سے زیادہ ہو تو ترکہ کا تیسرا حصہ سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا اور باقی پدری بھائیوں یا بہنوں اور دادا یا دادی کے لئے ہے۔

لہذا اگر سب ایک صنف ہوں تو مساوی تقسیم ہوگا ورنہ مرد کو عورت سے دگنا ملے گا۔ اگر ان بھائی اور بہنوں کے ساتھ نانا یا نانی ہو تو نانا یا نانی، مادری بھائی یا بہنوں کے درمیان تیسرا حصہ برابر تقسیم کیا جائے گا اور پدری بھائی بہنوں کے لئے دو تہائی ہے کہ اگر سب ایک صنف سے ہوں تو برابر تقسیم ہوگا اور مختلف ہونے کی صورت میں مردوں کو دگنا ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۱۹ جب میت کے بھائی یا بہن ہو تو ان کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی لیکن یہ حکم اس وقت جاری نہیں ہوگا جب ان کو میراث دینے سے بھائی یا بہن کے حصہ میں کمی نہ آتی ہو۔ مثلا اگر میت کا پدری بھائی اور نانا زندہ ہوں تو پدری بھائی کو دو تہائی اور نانا کو ایک تہائی میراث ملے گی اور اس صورت میں اگر میت کے مادری بھائی کا بیٹا بھی ہو تو بھائی کا بیٹا اور نانا اس تیسرے حصے میں شریک ہوں گے۔

تیسرے گروہ کی میراث

مسئلہ ۲۸۲۰ تیسرے گروہ میں چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد سابقہ تفصیل کے مطابق اس صورت میں میراث لیں گے جب پہلے اور دوسرے گروہ میں سے میراث کا کوئی حق دار موجود نہ ہو۔

مسئلہ ۲۸۲۱ اگر میت کا وارث صرف ایک چچا یا پھوپھی تو سارا مال اسے ملے گا چاہے یہ وارث میت کے باپ کا پدری ومادری یا صرف پدری یا صرف مادری رشتہ دار ہو اور اگر چند چاچے یا پھوپھیاں وارث ہوں اور سب مادری و پدری یا صرف پدری ہوں تو سارا مال ان میں برابر تقسیم کیا جائے گا اور اگر چچے اور پھوپھیاں دونوں ہوں اور سب پدری ومادری یا پدری ہوں تو چچا کو پھوپھی کا دگنا ملے گا۔ مثلا اگر ورثاء میں دو چاچے اور ایک پھوپھی ہوں تو مال کے پانچ حصے کر کے ایک حصہ پھوپھی کو اور باقی چار حصے دو چاچوں میں برابر تقسیم کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۸۲۲ اگر میت کے وارث صرف چند مادری چاچے یا مادری پھوپھیاں ہوں تو ان میں مال کو برابر تقسیم کیا جائے گا۔ لیکن اگر مادری چچا اور پھوپھی دونوں وارث ہوں احتیاط واجب کی بنا پر مال کی تقسیم میں مصالحت کریں۔

مسئلہ ۲۸۲۳ اگر میت کے وارث چچا اور پھوپھی ہوں اور ان میں سے بعض پدری، بعض مادری اور بعض پدری اور مادری ہوں تو پدری چچا اور پھوپھی کو میراث نہیں ملے گی۔ لہذا اگر میت کا ایک مادری چچا یا پھوپھی ہو تو بنا بر مشہور، مال کے چھ حصوں میں سے ایک حصہ مادری چچا یا پھوپھی کو اور باقی پدری ومادری چچا اور پھوپھی کو دیا جائے گا۔

اوراگریہ نہ ہوں پدری چچا اورپھوپھی کودیاجائے گالیکن احتیاط واجب کی بنا پرپانچ حصوں میں سے ایک حصے میں چچا وپھوپھی پدرو مادری یا پدری چچاوپھوپھی ، مادری چچاوپھوپھی سے مصالحت کریں اوراگرمادری چچا اورپھوپھی دونوں ہوں تومال کے تین حصے کرکے دوحصے مادری وپدری چچاوپھوپھی کو اوراگریہ نہ ہوں توپدری چچاوپھوپھی کودئے جائیں گے اورایک حصہ مادری چچا اورپھوپھی کودیاجائے گااورتمام صورتوں میں پدری ومادری چچااورپدری چچا کو پدری ومادری یاپدری پھوپھی سے دگنا دیاجائے گااوراحتیاط واجب یہ ہے کہ مادری چچااورپھوپھی ایک دوسرے کے ساتھ مصالحت کریں۔

مسئلہ ۲۸۲۴ اگرمیت کے وارث صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہوں توسارامال انہیں ملے گا اوراگرماموں اورخالہ دونوں ہوں اورسب پدری ومادری یاپدری یامادری ہوں توبنا بر مشہورمال ان کے درمیان برابر تقسیم کیاجائے گا۔ لیکن احتیاط واجب ہے کہ خالہ اورماموں تقسیم میں ایک دوسرے سے مصالحت کریں ۔

مسئلہ ۲۸۲۵ اگرمیت کے وارث صرف ایک مادری ماموں یاخالہ اورپدری ومادری خالہ اورماموں ہوں اورپدری مادری ماموں وخالہ نہ ہونے کی صورت میں پدری خالہ اورماموں ہوں تو مشہوریہ ہے :"مال کے چھ حصوں میں سے ایک حصہ مادری ماموں یاخالہ کواورباقی پدری ومادری یاپدری خالہ اور ماموں کودیاجائے گااورجب مادری خالہ اورماموں دونوں ہوں تومال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ مادری ماموں اورخالہ کواوردو حصے پدری ومادری خالہ ، ماموں یا پدری خالہ اورماموں کودئے جائیں گے"۔ لیکن احتیاط واجب ہے کہ دونوں صورتوں میں مادری رشتہ دار، پدری رشتہ داروں سے اسی طرح ماموں اورخالہ بھی ایک دوسرے سے مصالحت کریں ۔

مسئلہ ۲۸۲۶ اگرمیت کے وارث ایک یاچند ماموں یاایک یا چند خالہ یاماموں وخالہ اورایک یاچندچچایاایک یاچندپھوپھیاں یاچچاوپھوپھیاں ہوں تومال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ ماموں یاخالہ یادونوں کو اور باقی چچا،پھوپھی یادونوں کو ملے گا۔

مسئلہ ۲۸۲۷ اگرمیت کے وارث ایک ماموں یاایک خالہ اورچچااورپھوپھی ہوں تواگرچچااورپھوپھی پدری و مادری یاپدری ہوتو مال کے تین حصوں میں سے ایک حصہ ماموں یاخالہ کواورباقی دوحصہ مال کے تین حصہ کرکے دوحصے چچاکو اور ایک حصہ پھوپھی کو دیں گے لہٰذااس (ترکہ)مال کے نوحصے ہوںگے جن میں سے تین ماموں یاخالہ کو اورچار حصے چچاکو اور دو حصے پھوپھی کو دیں گے ۔

مسئلہ ۲۸۲۸ اگرمیت کے وارث ایک ماموں یا خالہ اورایک مادری چچا یاپھوپھی اورپدری و مادری یا پدری چچا اورپھوپھی ہوں تومال کے تین حصے کرکے ایک حصہ ماموں یاخالہ کو دئے جائیںگے اور مشہوریہ ہے کہ:"باقی دو حصوں کے چھ حصے کرکے ایک مادری چچا یاپھوپھی کو اور باقی پدری ومادری یاپدری چچا وپھوپھی کو اس طرح دیں گے کہ چچا کوپھوپھی کا دگنا ملے۔ لہٰذا اگرمال کے نوحصے کریں توتین حصے ماموں یاخالہ کواورایک حصہ مادری چچا یاپھوپھی کواورباقی پانچ حصے پدری ومادری یا پدری چچا وپھوپھی کو دیں گے لیکن احتیاط واجب ہے کہ پدری چچاوپھوپھی پانچویں حصے میں مادری چچاوپھوپھی سے صلح کرلیں ۔

مسئلہ ۲۸۲۹ اگر میت کے ورثاء میں کچھ پدری ومادری یاپدری یامادری ماموں اورخالہ ہوں اورچچااورپھوپھی بھی ہوں تومال کے تین حصوں میں سے دو حصے چچاوپھوپھی کودیں گے اور اگرچچاوپھوپھی پدری ومادری یاپدری ہوں توچچاکوپھوپھی سے دگنا ملے گااوراگرمادری ہوں تواحتیاط واجب کی بنا پر تقسیم میں آپس میں مصالحت کریں اورباقی ایک تھائی ماموں اورخالاؤں کو ملے گااوراحتیاط واجب کی بنا پر تقسیم میں مصالحت کریں۔

مسئلہ ۲۸۳۰ اگر میت کے وارث مادری ماموں یاخالہ اورچندپدری ومادری ماموں یا خالہ یا پدری ماموں اور خالہ جبکہ پدری و مادری ماموں و خالہ نہ ہوں اور اس کےچچاوپھوپھی ہوں تومال کے تین حصے کرکے دو حصے سابقہ دستورکے مطابق چچااورپھوپھی کے درمیان تقسیم ہوں گے اور بچاہواایک حصہ بھی سابقہ دستورکے مطابق تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۳۱ اگر میت کےچچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ نہ ہوں توجومقدارچچا وپھوپھی کوملتی ہے ان کی اولادکو اور جو مقدار ماموں اورخالہ کوملتی ہے ان کی اولادکودی جائے گی۔

مسئلہ ۲۸۳۲ اگر میت کے وارث اس کے باپ کاچچا،پھوپھی، ماموں ،خالہ اور اس کی ماں کاچچا،پھوپھی، ماموں اورخالہ ہوں تو مال کے تین حصے ہوں گے۔ مشہور یہ ہے کہ :"ان میں سے ایک حصہ میت کی ماں کےچچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ کے درمیان مساوی تقسیم ہوگااورباقی دو حصوں کے تین حصے کرے ایک تھائی میت کے باپ کے ماموں اورخالہ کے درمیان برابر تقسیم ہوگااورباقی دو حصے میت کے باپ کےچچااورپھوپھی کواس طرح دیں گے کہ چچاکوپھوپھی کادگنا ملے"۔ لیکن احتیاط واجب ہے کہ میت کی ماں کےچچا،پھوپھی ،ماموں اورخالہ اصل مال کے تیسرے حصے میں ایک دوسرے سے مصالحت کریں۔اوراسی طرح باپ کے ماموں اورخالہ دوتہائی کے تیسرے حصے میں اورمیت کے باپ کےچچااورپھوپھی، تقسیم میں مسئلہ نمبر۲۸۲۳ کے طریقے کے مطابق عمل کریں۔

میاں بیوی کی میراث

مسئلہ ۲۸۳۳ اگربیوی مرجائے اور اس کی کوئی اولادنہ ہو تو آدھا حصہ شوہرکو اورباقی دوسرے وارثوں کوملے گا اوراگر اس موجودہ شوہریا دوسرے شوہرسے اولادہو توسارے مال کاچوتھائی حصہ شوہرکو اورباقی دوسرے ورثاء کو ملے گا۔

مسئلہ ۲۹۳۴ اگرمردمرجائے اوراس کی کوئی اولادنہ ہوتومال کاچوتھائی حصہ بیوی کواورباقی دوسرے ورثہ کوملے گا اور اگراس بیوی یادوسری بیوی سے اولادہو تومال کاآٹھواں حصہ بیوی اورباقی دوسرے ورثہ کوملے گااوربیوی کو زمین، گھر، باغ، کھیتی اوردوسری زمینوں سے میراث نہیں ملے گی اورنہ ہی ان کی قیمت سے اورزمین پر بنی عمارت اوردرختوں سے میراث ملے گی لیکن اگرباقی ورثہ عمارت اوردرخت کی قیمت دیناچاہیں توعورت کے لئے اسے قبول کرنا ضروری ہے اورباغ،زراعت اوردوسری زمینوں پر موجود درخت، زراعت وعمارت کابھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۹۳۵ جن چیزوں سے بیوی کو میراث نہیں ملتی جیسے گھر کی زمین، اگر ان میں تصرف کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ دوسرے ورثہ سے اجازت حاصل کرے۔ اسی طرح دوسرے ورثہ عورت کے حصے، مثلاً عمارت اور درخت میں سے اس کا حق دئے بغیر، چاہے اس حق کی قیمت ادا کر کے ہی سہی، بیوی کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہ کریں۔

مسئلہ ۲۹۳۶ اگر عمارت، درخت اور ان جیسی چیزوں کی قیمت لگانا چاہیں تا کہ قیمت سے عورت کا حصہ ادا کیا جائے تو فرض کیا جائے کہ اگر یہ چیزیں خراب ہونے تک اجارے پر دئے بغیر، اس زمین میں باقی رہیں تو اس کی کیا قیمت ہے۔ اس قیمت سے عورت کا حصہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۹۳۷ کاریزے کے جاری ہونے کی جگہ اور ان جیسی چیزیں زمین کے حکم میں ہیں اور اینٹیں اور اس جیسی چیزیں جو اس میں استعمال کی گئی ہوں عمارت کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ ۲۹۳۸ اگر میت کی بیویاں ایک سے زیادہ ہوں اور اولاد نہ ہو تو مال کا چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو آٹھ واں حصہ سابقہ طریقے کے مطابق سب بیویوں میں برابر تقسیم کیا جائے گا اگرچہ شوہر نے سب یا بعض بیویوں کے ساتھ نزدیکی نہ کی ہو۔ لیکن اگر اس نے مرض الموت میں کسی عورت سے شادی کی ہو اور نزدیکی کئے بغیر مر گیا ہو تو اس عورت کو میراث اور مہر دونوں نہیں ملیں گے۔

مسئلہ ۲۸۳۹ اگر عورت مرض الموت میں شادی کر کے مرجائے تو شوہر کو اس سے میراث ملے گی اگرچہ شوہر نے نزدیکی نہ کی ہو۔

مسئلہ ۲۸۴۰ اگر بیوی کو احکام طلاق میں گذری ہوئی ترتیب کے مطابق طلاق رجعی دے اور وہ عدت کے دوران مرجائے تو شوہر کو اس سے میراث ملے گی اور اگر شوہر عدت کے دوران مرجائے تو بیوی کو بھی اس سے میراث ملے گی لیکن اگر عدہ ختم ہونے کے بعد یا طلاق بائن کے عدہ میں ان میں سے کوئی مرجائے تو دوسرے کو میراث نہیں ملے گی۔

مسئلہ ۲۸۴۱ اگر شوہر نے مرض میں بیوی کو طلاق دی ہو اور بارہ قمری مہینہ گزرنے سے پہلے مرجائے تو عورت کو تین شرائط کے ساتھ میراث ملے گی:

۱) اس مدت میں شادی نہ کی ہو اور اگر شادی کی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ آپس میں صلح کریں۔

۲) شوہر سے انس نہ ہونے کی وجہ سے اسے طلاق دینے کے لئے مال نہ دیا ہو بلکہ اگر کچھ مال نہ بھی دیا ہو لیکن طلاق بیوی کے تقاضے کی وجہ سے ہو تو بھی اسے میراث ملنا محل اشکال ہے۔

۳) شوہر نے جس مرض میں عورت کو طلاق دی ہو اس مرض کے دوران، اس مرض یا کسی اور وجہ سے مرجائے لہذا وہ اگر اس مرض سے صحت یاب ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اس کا انتقال ہو جائے تو بیوی کو میراث نہیں ملے گی۔

مسئلہ ۲۸۴۲ شوہر نے اپنی بیوی کے پہننے کے لئے جو کپڑے مہیا کئے ہوں وہ شوہر کے مرنے کے بعد شوہر کا مال ہے، اگرچہ بیوی ان کپڑوں کو پہن چکی ہو۔

میراث کے متفرق مسائل

مسئلہ ۲۸۴۳ اگرباپ مرجائے تو اس کا قرآن ، انگوٹھی ، تلواراور پہنے ہوئے کپڑے بڑے بیٹے کے ہیں ۔ اگرشروع والی تین چیزیں ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو قرآن یا دو انگوٹھی تو احتیاط واجب ہے کہ بڑا بیٹا ان میں دوسرے ورثاء کے ساتھ مصالحت کرے۔ اسی طرح کتاب ، اونٹ کے پالان ، سواری کے اونٹ اور تلوار کے علاوہ باقی اسلحہ میں احتیاط واجب یہ ہے کہ مصالحت کرے ۔

مسئلہ ۲۸۴۴ اگر میت کے ایک سے زیادہ بڑے بیٹے ہوں مثلاً دو بیویوں سے ایک ساتھ دو بیٹے پیدا ہوئے ہوں تو سابقہ مسئلہ میں جو چیزیں بیان ہوئی ہیں دونوں آپس میں برابر تقسیم کریں گے ۔

مسئلہ ۲۸۴۵ اگر میت مقروض ہو اور اس کا قرضہ مال کے برابر یا زیادہ ہو تو جن چیزوں کے بارے میں بیان ہوا کہ بڑے بیٹے کی ہیں ضروری ہے کہ میت کے قرض میں ادا کر دی جائیں اور اگر قرض مال سے کم ہو تو ضروری ہے کہ جو چیزیں بڑے بیٹے کو ملتی ہیں ان سے قرض کو تناسب کے لحاظ سے ادا کیا جائے۔ مثلاً اگر اس کے سارے مال کی مالیت ساٹھ روپے ہوں اور ان میں سے بیس روپے ان چیزوں کی مالیت ہو جو بڑے بیٹے کو ملی ہیں اور قرض تیس روپے ہو تو ضروری ہے کہ بڑا بیٹا اپنے اختصاصی حصے میں سے دس روپے قرض کی بابت ادا کرے ۔

مسئلہ ۲۸۴۶ مسلمان کو کافر سے میراث ملتی ہے لیکن کافر کو مسلمان سے میراث نہیں ملتی ہے چاہے وہ مرنے والے کا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۸۴۷ اگر کوئی اپنے رشتہ دار کو عمداً اور ناحق قتل کرے تو قاتل، مقتول سے میراث نہیں پاتا ہے ۔ لیکن اگر خطا کرتے ہوئے قتل کرے مثلاً اگر ہوا میں پتّھر پھینکے اور اتفاقاً اس کے کسی رشتہ دار کو لگ جائے اور وہ مرجائے تو اس کو میراث ملے گی لیکن قتل کی دیت میں سے میراث لینا محل اشکال ہے ۔

مسئلہ ۲۸۴۸ جب بھی میراث تقسیم کرنا چاہیں تو اس بچے کے لئے جو شکم مادر میں ہو کہ اگر زندہ پیدا ہو تو اس کو میراث ملے گی۔ تو اگر شکم میں ایک سے زیادہ بچوں کا احتمال نہ ہو تو ضروری ہے کہ ایک حصہ علیٰحدہ رکھا جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ایک لڑکے کے حصہ کو علیٰحدہ رکھا جائے اور باقی مال کو ورثہ آپس میں تقسیم کریں لیکن اگر عقلائی احتمال اس بات کا ہو کہ پیٹ میں ایک سے زیادہ بچے ہوں گے تو بنا بر احتیاط ضروری ہے کہ جتنا احتمال ہے اتنا حصہ علیحدہ رکھ دیا جائے اور باقی مال آپس میں تقسیم کر لیں مگر یہ کہ وثوق اور اطمینان ہو کہ محتمل کا حق ضائع نہیں ہوگا تو اس صورت میں وہ ایک سے زائد حصے کو آپس میں تقسیم کر سکتے ہیں ۔

ملحقات

بینک سے مربوط مسائل

بینک کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسلامی بینک (۲) غیر اسلامی بینک اسلامی بینک کی تین صورتیں ہیں:

۱) پرائیویٹ بینک

۲) سرکاری بینک

۳) سرکاری اور عوامی مشترکہ بینک اظہریہ ہے کہ سرکاری اور مشترکہ بینکوں سے جائز معاملات کرنا صحیح ہے گرچہ احوط ہے کہ ان دونوں بینکوں سے رقم نکالنے اور اسے استعمال کرنے کے سلسلے میں حاکم شرع سے اجازت لے لے۔

مسئلہ ۲۸۴۹ اسلامی بینکوں سے سود و فائدہ کی شرط کے ساتہ قرض لینا یا انہیں قرض دینا سود اور حرام ہے لیکن انسان چند صورتوں پر عمل کرکے اپنے آپ کو سود سے بچا سکتا ہے مثلاً قرض لینے والا بینک یا اس کے وکیل سے کوئی چیز بازاری بھاؤ سے ایک خاص فیصد مثلاً ۱۰ یا ۲۰ فیصد زیادہ قیمت پر خریدے اور یہ شرط رکھے کہ بینک اس کی مطلوبہ رقم ایک خاص مدت تک اسے بطور قرض دے گا یا مثلاً یہ کہ بینک یا اس کے وکیل کو کوئی چیز بازاری بھاؤ سے ایک خاص فیصد کمتر قیمت پر بیچے اور شرط رکھے کہ بینک اس کی مطلوبہ رقم ایک خاص مدت تک اسے بطور قرض دے گا۔

اسی طرح بینک کو قرضہ دینے کے سلسلے میں بھی اسی طریقے پر عمل کرسکتا ہے مثلاً یہ کہ بینک کوئی چیز بازاری قیمت سے زیادہ پر اس شخص سے خرید لے یا کوئی چیز بازاری بھاؤ سے کم قیمت پر اسے بیچ دے اور یہ شرط رکھے کہ وہ شخص ایک خاص مدت تک بینک کو قرضہ دے گا۔

یہی نتائج اجارہ، مصالحت اور قرض کی شرط والے ھبہ سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۸۵۰ سابقہ مسئلہ میں بیان ہوا کہ بینک کو قرض دینے کا حکم بینک سے قرض لینے کی مانند ہے اور اگر قرض کی قرارداد میں سود وفائدہ کی شرط ہو تو یہ ربا اور حرام ہے اور اس سلسلے میں جمع کروائی ہو یعنی ایسے اکاؤنٹ میں جس Fixed Deposit Account میں فرق نہیں ہے کہ رقم میں پیسہ رکھوانے والا معاملے کے مطابق ایک خاص مدت تک اپنی رقم کو استعمال نہیں کرسکتا ہے یا میں یعنی ایسے اکاؤنٹ میں جس میں پیسہ رکھوانے والا ہر وقت اپنی رقم کو Current Account استعمال کرسکتا ہے البتہ اگر سود کی شرط نہ لگائے اور اپنے آپ کو سود کی رقم کا حقدار نہ سمجھے تو اگرچہ بینک اسے سود دے پھر بھی ایسے بینک میں رقم رکھوانا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۱ غیر اسلامی بینکوں سے جن کا سرمایہ کافروں کا ہوتا ہے رقم لینے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے سرمایہ سرکاری ہو یا پرائیویٹ اور اسی طرح ان میں رقم رکھوانا اور سود لینا بھی جائز ہے ۔ اسی طرح سود کی رقم کو استنقاذ کے عنوان سے بھی لے سکتا ہے ۔

ایل سی (لیٹر آف کریڈٹ)

ایل سی کی دو قسمیں ہیں برائے امپورٹ L/C ۱) ایل سی جو شخص بیرونی ممالک سے کوئی چیز امپورٹ کرنا چاہے تو قواعد کے مطابق اس کے لئے کھولنے کے بعد بینک کی ذمہ L/C کھولے اور L/C ضروری ہے کہ اپنے ملک کی کسی ایک بینک میں داری ہے کہ جب خریدار اور بیچنے والے کے درمیان خط و کتابت یا خریدار کے ملک میں موجود بیچنے والے نمائندے سے رابطہ کے ذریعے معاملہ واقع ہوجائے تو بیچنے والے کی جانب سے موصول شدہ رسید جو کہ جنس کی مقدار اور کوالٹی کے اعتبار سے تمام خصوصیات کو بیان کررہی ہو، Invoice
اس کی بابت بیچنے والے کو اسی کے ملک میں موجود بینک کے ذریعے اتنی رقم کی ادائیگی کردے جس پر طرفین متفق ہوں اور اس اقدام کے ذریعے بینک خریدار سے اشیاء کی پوری قیمت کا کچھ فیصد مثلاً ۱۰ یا ۲۰ فیصد وصول کرے گا اور پھر بیچنے والے کو معاملہ پورا ہونے کی خبر دے گا تاکہ بیچنے والا جنس کی قیمت کی وصولی کے لئے ان اشیاء سے متعلقہ دستاویز بینک کے سپرد کرے اور پھر بینک ان دستاویز کو تحویل میں لینے کے بعد جو ان تمام خصوصیات کے مطابق ہوں جن پر کھلتے وقت اتفاق کیا تھا بیچنے والے کو پوری ادائیگی کردیگا۔ L/C طرفین نے ایل سی

۲)برائے ایکسپورٹ L/C ایل سی

جو شخص کسی چیز کو بیرون ملک ایکسپورٹ کرنا چاہے تو قواعد کے مطابق ضروری ہے کہ کھولے تاکہ بینک ایکسپورٹ کے L/C بیرون ملک موجود خریدار اپنے ملک کی کسی بینک میں ایل سی کھولنے کے مذکورہ مراحل کو طے کرنے کے بعد ایکسپورٹ کرنے والے شخص سے L/C لئے ایل سی رابطہ کرے اور جنس کو خریدار کے اور اس کی قیمت کو بیچنے والے کے سپرد کرے۔
کھولنے کا طریقہ کار ایک L/C لہٰذا امپورٹ اور ایکسپورٹ کے سلسلے میں بینک کے ایل سی ہی ہے ۔ اور بعض اوقات چیز کا ایکسپورٹر یا اس کا نمائندہ اور وکیل، امپورٹر سے معاملہ طے کرنے سے پہلے ہی اشیاء کی دستاویزات کو جو اُن کی قسم، مقدار، کوالٹی اور دیگر مشخصات پر مشتمل ہوتی ہیں بینک کے سپرد کردیتا ہے اور بینک کو وکیل بناتا ہے کہ جو شخص بھی ان اشیاء کو خریدنا چاہے ان دستاویزات کو اس کے سامنے پیش کرے اور اگر خریدار معین شدہ قیمت پر راضی ہوجائے تو اس سے کھولنے کا تقاضا کرے اور بینک بھی اسی ترتیب سے جیسے بیان کیا گیا چیز کو خریدار L/C ایل سی کے اور قیمت کو بیچنے والے کے سپرد کرنے کے مراحل کو انجام دیتا ہے ۔

L /C کا کھولنا اور بینک کے لئے ایل سی L /C کا کھولنا

مسئلہ ۲۸۵۲ بینک میں ایل سی دیگر ذمہ داریوں کو انجام دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۳ بینک کے لئے جائز ہے کہ وہ ایل سی کھلوانے والے سے وصول کرے۔ L /C کھولنے اور اس سے متعلقہ ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لئے ایک مخصوص رقم کھولنا اور ایک مخصوص رقم کی وصولی کو چند موضوعات L /C شرعی اعتبار سے ایل سی پر تطبیق کیا جاسکتا ہے کہ ان میں سے تین عناوین کو بیان کیا جارہا ہے۔

۱ L /C) اجارہ کے عنوان سے ہو یعنی ایل سی L /C کے لئے اجیر بنائے اور L /C کھولنے والا بینک کو ایل سی L /C کھولنے مطلوبہ جنس کی قیمت کا ایک خاص فیصد جس پر بینک اور ایل سی کھولنے والا متفق ہوں اجرت کے طور پر بینک کو ادا کرے۔

۲ L /C) جعالہ کے عنوان سے ہو یعنی ایل سی کھولے تو وہ ایک مخصوص رقم بینک کو کھولنے والا بینک کے ساتھ طے کرے کہ ادا کرے گا اور بینک ایل L /C اگر بینک اس کے لئے ایل سی کھولنے کے بعد حق رکھتا ہے کہ وہ مخصوص رقم اس سے لے لے۔

۳ L /C) خرید وفروخت کے عنوان سے رقم کو فارن کرنسی L /C سی کھولی جائے، اس طرح سے کہ بینک درخواست شدہ کی صورت میں جنس بیچنے والے کے مُلک کی کرنسی میں اسے ادائیگی کرے گا کھولنے والے امپورٹر سے اس کے مُلک میں رائج کرنسی میں عوض وصول کرے گا L /C اور ایل سی اور پھر اس فارن کرنسی کو اپنا فائدہ رکھتے ہوئے اضافی قیمت پر امپورٹر کو اس کے ملک کی کرنسی کے عوض بیچ دے گا۔ اب چونکہ یہ معاملہ دو الگ کرنسیوں میں ہوا ہے لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بینک کا مال کی حفاظت کرنا

بعض اوقات بینک امپورٹر کے اکاؤنٹ میں مال کی حفاظت کرتا ہے، اس طرح سے کہ امپورٹر اور ایکسپورٹر کے مابین معاملہ طے پاجانے، درخواست شدہ رقم کی ایکسپورٹر کو ادائیگی اور جنس اور اس کی دستاویزات، امپورٹر کے مُلک میں بھیجنے اور بینک کی طرف سے امپورٹر کو جنس کی وصولی کی اطلاع دینے کے بعد، جب امپورٹر جنس وصول کرنے میں تاخیر کرتا ہے تو بینک امپورٹر کے اکاؤنٹ میں جنس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے بدلے ایک معین رقم وصول کرتا ہے۔

جب کہ بعض اوقات بینک ایکسپورٹر کے حساب میں مال کی حفاظت کرتا ہے، اس طرح سے کہ کروا دیتا ہے اور دستاویزات بینک کو Load ایکسپورٹر کسی سابقہ معاہدہ اور معاملہ کے بغیر مال بھیج دیتا ہے تاکہ بینک اسے مُلک کے تاجروں کے سامنے پیش کرے لیکن (جب تک) کوئی اسے نہیں خریدتا ہے، بینک اس مال کی ایکسپورٹر کے حساب میں حفاظت کرتا ہے اور اس کے بدلے میں ایک معین اجرت اس سے لیتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۴ مذکورہ دونوں صورتوں میں یعنی چاہے بینک امپورٹر کے لئے جنس کی حفاظت کرے یا ایکسپورٹر کے لئے، اگر مال کی حفاظت کی اجرت لینا معاملہ کے ضمن میں شرط کے طور پر ہو، چاہے یہ شرط ارتکازی ہو یعنی طرفین کے ذھن میں ہو اور وہ اس شرط سے غافل نہ ہوں جیسا کہ ان جے سے معاملات میں رائج ہے یا یہ کہ مال کی حفاظت امپورٹر یا ایکسپورٹر کی درخواست اور کہنے سے بینک نے کی ہو تو بینک کے لئے اجرت لینا جائز ہے لیکن ان دونوں صورتوں کے علاوہ بینک حق نہیں رکھتا ہے کہ مال کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی چیز بطور اجرت وصول کرے۔ اور اگر اور دستاویز کا بھےجنا امپورٹر اور ایکسپورٹر کے مابین سابقہ Loading بینک کی طرف سے مال کی معاہدہ کے سبب ہو اور بینک دستاویزات کی وصولی کے بارے میں اطلاع امپورٹر کو دے دے اور وہ دستاویزات نہ لے تو بینک اپنے حق کو یعنی ایکسپورٹر کو جو مطلوبہ رقم ادا کی ہے ،اسے حاصل کرنے کے لئے اپنے اُن اختیارات سے فائدہ اٹھ اتے ہوئے جو ان جے سے موارد میں ایکسپورٹر بینک کو دیتا ہے، جنس کسی اور کو بیچ سکتا ہے۔

بینک گارنٹی

بعض اوقات کوئی شخص حکومت یا بعض لوگوں کے لئے کسی کام کو انجام دینے کا ٹھ ےکہ قبول کرتا ہے جے سے مدرسہ یا ھسپتال کی عمارت بنانا یا سڑک بنانا وغیرہ اور معاہدہ کے ضمن میں ٹھ ےکہ دینے والا ٹھ ےکیدار سے ایک معین رقم کی بینک گارنٹی کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ اطمینان حاصل کر سکے کہ ٹھ ےکیدار اپنے وعدہ کے مطابق کام انجام دے گا لہذا اگر وہ پورے کام یا معاہدہ کی شرائط کو انجام نہ دے تو اس بینک گارنٹی سے متوقع نقصان کا ازالہ کر سکے اور معین رقم کو حاصل کر سکے اور اس مقصد کے لئے ٹھ ےکیدار بینک سے رابطہ کرتا ہے اور بینک سے درخواست کرتا ہے کہ جاری کرے اور بینک ضروری شرائط کے Guaranty Letter ٹھ ےکہ دینے والے کی مطلوبہ رقم کا جاری کردیتا ہے اور ٹھ ےکیدار سے Guaranty Letter مہیا ہونے کے بعد ٹھ ےکیدار کے لئے جاری کرنے کے عوض ضمانت شدہ رقم کی نسبت سے اجرت وصول کرتا ہے۔ Guaranty Letter

مسئلہ ۲۸۵۵ بینک گارنٹی کا معاہدہ ہر اس چیز سے ہوجاتا ہے جو اس پر دلالت کرے، چاہے لفظی ہو جے سے زبانی ایجاب و قبول یا عملی ہو جو اس پر دلالت کرے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ضامن ٹھ ےکہ دینے والے سے وعدہ کرے کہ ٹھ ےکیدار ضمانت شدہ رقم ادا کرے گا یا ٹھ یکیدار سے یہ وعدہ کرے کہ ٹھ ےکہ دینے والا اپنے وعدوں اور شرائط کو پورا کرے گا اور وعدہ خلافی کی صورت میں ضمانت شدہ رقم ادا کرے گا۔

مسئلہ ۲۸۵۶ اگر ٹھ ے کید ار معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو اس پر واجب ہے کہ اپنی لگائی ہوئی شرط یعنی ضمانت شدہ رقم کی ادائیگی کو پورا کرے جبکہ یہ شرط معاہدہ کے ضمن میں رکھی Guaranty Letter گئی ہو اور اگر ضمانت شدہ رقم کی ادائیگی نہ کرے تو ٹھ ے کہ دینے والے کا اجراء ٹھ ے کیدار Guaranty Letter جاری کرنے والے بینک سے رابطہ کرے گا اور چونکہ کی درخواست پر ہوا ہے لہٰذا وہ بینک کا ضامن ہوگا اور جو کچھ بینک ادا کرے گا ٹھ ے کیدار پر اس رقم کی ادائیگی ضروری ہے اور بینک حق رکھتا ہے کہ اس سے مطالبہ کرے اور وصول کرے۔

مسئلہ ۲۸۵۷ بینک اجرت لیتا ہے وہ Guaranty Letter جاری کرنے کے عوض ٹھ ے کیدار سے جو معین جائزہے اور بینک کا ٹھ ے کیدار سے معاملہ چند طریقوں سے صحیح ہوسکتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ معاملہ اجارہ کی صورت میں ہو یعنی ٹھ ے کیدار بینک کو مذکورہ کام کے لئے ایک معین رقم پر اجیر بنائے یا یہ کہ جعالہ کی صورت میں ہو یعنی ٹھ ے کہ دار مذکورہ کام کی انجام دھی کے عوض ادا کرنے والے کے شن کو جعل قرار دے جُعل یعنی وہ رقم جو عقد جعالہ میں کسی کام کے عوض قرار دی جاتی ہے۔

حصص کی فروخت (shares)

Share Holder Companies بعض اوقات فروخت Notes کی اپنے حصص اور باقیمت دستاویز کے لئے بینک کو وسیلہ قرار دیتے ہیں اور بینک اپنے واسطہ بننے کی طے شدہ اجرت لے کر حصص اور دستاویزات کی فروخت کے لئے اقدام کرتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۸ Share یہ معاہدہ بینک کے ساتھ جائز ہے چاہے اجارے کی صورت میں ہو یعنی کمپنیاں بینک کو حصص اور باقیمت اسناد کی فروخت کے سلسلے میں معین رقم کی ادائیگی Holder

پابند Share Holder Company کے عوض اجیر بنائے اور چاہے جعالہ کی صورت میں ہو یعنی ہوجائے کہ اگر بینک اس کے لئے یہ کام انجام دے تو اس رقم کو اسے ادا کرے گا اور دونوں صورتوں میں بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ مذکورہ کام کو انجام دینے کے بعد معینہ اجرت وصول کرے۔

کے حصص کی خرید و فروخت جائز ہے Share Holders Companies مسئلہ ۲۸۵۹میں سودی معاملات جے سے حرام معاملات انجام نہ پاتے ہوں اور جو Companies بشرطیکہ ان حرام معاملات کو انجام دیتی ہوں ان کے حصص کی خریدوفروخت اس صورت میں جائز Companies نہیں ہے جب حرام معاملہ سے حاصل شدہ منافع کمپنی کے سرمایہ کا حصہ ہوں اور اس صورت کے علاوہ صرف حصص کی خریدوفروخت جائز ہے البتہ ضروری ہے کہ اس کمپنی کے حرام منافع سے بچا جائے۔

اندرونی اور بیرونی حوالے کے احکام (Drarft

ڈرافت کی چند قسمیں ہیں:

یعنی وہ شخص جس کا بینک میں اکاؤنٹ ہو اور بینک سے معاملے کے Client ۱) یہ کہ لئے بینک سے رابطہ کرتا ہو کی بینک میں رقم موجود ہو اور وہ بینک سے تقاضا کرے کہ اس کے چے ک یا حوالہ کو اندرون یا بیرون مُلک موجود کسی ایک بینک کے ذمہ جاری کرے یا تقاضا کرے کہ اس کی رقم بینک ہی کے دوسرے شہر میں موجود کسی دوسری برانچ یا بیرون مُلک موجود برانچ کو ادا اپنی رقم مطلوبہ مقام سے وصول کرے اور بینک اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس Client کرے اور پھر سے اجرت وصول کرے اور اس اجرت لینے کو اس طریقے سے صحیح کہا Client کام کے لئے نے رقم Client جاسکتا ہے کہ چونکہ بینک کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اس مقام کے علاوہ جہاں جمع کروائی تھی کسی دوسری برانچ میں رقم کی ادائیگی کرے۔ لہٰذا اپنے اس حق سے دستبردار ہونے کو رقم کی ادائیگی Clinet لے تاکہ Comission کی خاطر بینک کے لئے جائز ہے کہ وہ اجرت کسی دوسرے شہر یا مُلک میں کرے۔

کی بینک میں کوئی رقم موجود نہ ہو اور بینک اس کے لئے چے ک Client ۲) یہ کہ کی Client یا ڈرافت جاری کرے تاکہ اندرون مُلک یا بیرون مُلک موجود وہ بینک جس کا Cheaque

کو قرضہ دے یا یہ کہ بینک دوسری برانچ کے سربراہ سے Client بینک سے حساب و کتاب ہو اس کو قرضہ دے۔ یہ کام (درحقیقت) بینک کا اپنے کسی حساب و کتاب والی Client درخواست کرے کہ کو قرضہ دے رہے ہیں وکیل بنانا ہے کہ Client بینک کو یا اپنی دوسری برانچ کے سربراہ کو جو کو قرضہ دے یا یہ کہ خود اس شخص کو وکیل بنانا ہے کہ رقم وصول کرے اور بطور قرض اس client

رقم کا مالک بن جائے اور اس وکیل بنانے کی خدمات دینے کے لئے بینک اس شخص سے اجرت لے سکتا ہے۔
Comi ssi on

اور اگر بیرون مُلک بینک میں جس رقم کا حوالہ دے وہ اُسی ملک کی کرنسی میں ہو اور اسی طریقہ سے جس کا ذکر کیا گیا بینک سے وہ رقم اپنے لئے بطور قرض وصول کرے تو بینک Client سے مطالبہ کرے اور بینک یہ بھی کرسکتا Client کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسی بیرونی کرنسی کا کے client لے کر اپنے اس حق کو چھوڑ دے یا یہ کہ اس غیر مُلکی کرنسی کو Comi ssi on ہے کہ ملک کی مقامی کرنسی میں ہی کچھ زیادہ قیمت پر تبدیل کر لے۔

۳) یہ کہ کوئی شخص اپنے شہر میں موجود بینک کو رقم دے تاکہ اسی کے برابر رقم اندرون مُلک یا بیرون ملک موجود اس بینک سے حساب و کتاب رکھنے والے بینک سے وصول کرسکے مثلاً رقم نجف اشرف میں بینک میں جمع کروائے تاکہ بغداد میں وصول کرسکے یا شام و لبنان یا کسی اور ملک میں وصول کرسکے اور بینک اسی کام کے لئے کچھ پے سے زیادہ لے تو یہ بینک کا کام اور مذکورہ رقم کا لینا جائز ہے اور کچھ رقم زیادہ لینے کا صحیح ہونا اس اعتبار سے ہے کہ قرض میں حرام سود وہ اضافی رقم ہے جو قرض ہے اور جسے قرض دینے والا مقروض سے لیتا ہے لیکن اگر مقروض، قرضہ دینے والے سے اضافی رقم لے تو جائز ہے اور اگر وہ دونوں الگ الگ کرنسیاں ہوں مثلاً ایرانی تومان اور عراقی دینار تو بینک یہ بھی کر سکتا ہے کہ فارن کرنسی کو کچھ زیادہ قیمت پر لوکل کرنسی میں کو بیچ دے۔ client

۴) یہ کہ کوئی شخص بینک کی کسی ایک برانچ سے کوئی رقم لے اور بینک سے درخواست کرے کہ وہ کسی دوسری برانچ میں اس رقم کی ادائیگی کرے گا، جب کہ اس سلسلے میں بینک نے نہ درخواست کی تھی نہ ہی اسے ضروری قرار دیا تھا اور بینک اس درخواست کو قبول کرنے کے لئے ایک مخصوص رقم اس شخص سے لے تو اس اضافی رقم کا لینا ان دو طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے جائز ہے۔

الف) اگر وہ دو رقم دو جنس سے ہوں مثلاً یہ کہ کوئی شخص بینک سے ایرانی ریال لے اور اس کے عوض میں بینک اس سے ایرانی ریال کے علاوہ کسی دوسری کرنسی میں رقم وصول کرے۔ اس صورت میں بینک اس شخص سے اس فارن کرنسی کو ایک اضافی رقم کے ساتھ اس رقم سے تبدیل کرے گا جو اسے دی تھی۔

ب)چونکہ بینک پر شرعاً ضروری نہیں ہے کہ جو رقم اسے دی تھی وہ کسی دوسرے مقام پر اس سے وصول کرے اور بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ اس شخص کی درخواست کو قبول نہ کرے پس وصول کرسکتا ہے۔ comission بینک اپنے اس حق سے دستبرداری کے سبب اس شخص سے مسئلہ ۲۸۶۰ بینک ڈرافٹ کی مختلف اقسام اور ان کی فقہی موضوعات پر تطبیق کے سلسلے میں جو کچھ بیان ہوا وہ تمام احکام لوگوں کے بارے میں بھی جاری ہوں گے مثلاً یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کسی مقام پر رقم دے تاکہ کسی دوسرے مقام پر وہی رقم یا اس کے برابر رقم وصول کرسکے اور وہ دوسرا شخص کچھ رقم اضافی لے یا یہ کہ کسی شخص سے کسی مقام پر کچھ رقم لے اور اس کے برابر رقم اضافی رقم کے ساتھ کسی دوسرے شہر یا ملک میں ادا کرے۔

مسئلہ ۲۸۶۱ اس سلسلے میں فرق نہیں ہے کہ حوالہ کرنے والا جس شخص یا بینک کی طرف حوالہ کررہا ہو اس کے پاس اس کی رقم ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حوالہ کرنا صحیح ہے۔

بینک کے انعامات

a /c بعض اوقات بینک لوگوں کو اس بات کا شوق و ترغیب دلانے کے لئے کہ وہ بینک میں اپنا زیادہ مقدار میں رقم بینک میں جمع کروائیں، کسی انعام کا a /c holders کھولیں یا بینک کے موجودہ اعلان کرتے ہیں جو قرعہ اندازی کے ذریعے اس شخص کو دیتے ہیں جس کے نام قرعہ نکل آئے۔

مسئلہ ۲۸۶۲ بینک کے انعامات کی دو قسمیں ہیں:

۱) یہ کہ قرعہ اندازی بینک پر لازم نہ ہو بلکہ وہ فقط شوق دلانے کی خاطر قرعہ اندازی کررہا ہو۔ ایسی صورت میں یہ قرعہ اندازی والا طریقہ جائز ہے اور جس کے نام قرعہ نکل آئے وہ انعام لے سکتا ہے اگرچہ بینک کے سرکاری یا مشترکہ ہونے کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ حاکم شرع کی اجازت سے انعام لیا جائے۔

۲) یہ قرعہ اندازی شرط کے طور پر ہو اور بینک پر لازم ہو اور بینک اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے قرعہ اندازی کروائے کہ ایسی صورت میں قرعہ اندازی کا عمل جائز نہیں ہے اور جس کے نام قرعہ نکل آئے اس کے لئے انعام لینا بھی جائز نہیں ہے۔

بینک کا پرونوٹ (۱) کی وصولی اور اسے کے ش کرنا

کے پرونوٹ Clients یا Account Holders یہ بھی ہے کہ وہ اپنے service بینک کی ایک وصول کرتا ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ بینک ادائیگی کے مقررہ وقت سے پہلے پرونوٹ کی ادائیگی کرنے والے شخص کو بینک میں اس پرونوٹ کی موجودگی، اسکا سیریل نمبر اس کی رقم کی مقدار اور ادائیگی کے مقررہ وقت کے بارے میں اطلاع دیتا ہے تاکہ وہ

مقررہ وقت پر ادائیگی کے لئے کے اکاؤنٹ میں Client تیار ہوجائے اور بینک پرونوٹ کی وصولی کے بعد، اس میں موجود رقم اپنے کے لئے بینک service منتقل کردیتا ہے یا نقدکی صورت میں ا سے ادا کردیتا ہے اور اس وصول کرتا ہے۔ جوچیک بینک کے پاس رکھوائیں انہیں وصول clients یہ بھی ہے کہ Comission بینک service کی ایک کرتا ہے، اور بینک اس سروس کے عوض کمیشن لیتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۶۳ پرونوٹ کی وصولی اور Comission کی چند صورتیں ہیں: ۱) پرونوٹ کی ادائیگی کرنے والے شخص کی بینک میں رقم جمع ہے اور اس پرونوٹ میں لکھا ہوا ہے کہ قرض خواہ وقت مقررہ پر بینک سے رابطہ کرے گا اور بینک پرونوٹ کی رقم قرض دار کے اکاؤنٹ سے نکال کر قرض خواہ کو بصورت نقد ادا کرے گا یا قرض خواہ کے اکاؤنٹ میں منتقل کردے گا اور اس کام کا مطلب یہ ہے کہ پرونوٹ کی ادائیگی کرنے والے شخص نے اپنے قرض خواہ کو بینک کے حوالہ کردیا ہے اور چونکہ اس کی بینک میں رقم جمع ہے اور بینک اس کی مقروض ہے لہٰذا حوالہ صحیح ہے اور بینک کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس صورت میں جبکہ بینک قرض لینا جائز نہیں ہے۔ Comission کی رقم ادا کررہا ہے اس کے لئے ۲) پرونوٹ کی ادائیگی کرنے والے شخص کی بینک میں کوئی رقم جمع نہ ہو اور بینک اس کا مقروض نہ ہو اور وہ پرونوٹ کی رقم کو بینک کی طرف حوالہ کرے تو اس کام کا مطلب یہ ہے کہ یہ حوالہ بری الذمہ شخص یعنی وہ شخص جو حوالہ کرنے والا کا مقروض نہیں ہے، کی طرف ہے۔ یہ حوالہ جائز ہے اور بینک اس حوالہ کو قبول کرتا ہے اور اس کی رقم کی ادائیگی کرتا ہے اور حوالہ قبول کرنے کے عوض پرونوٹ کی ادائیگی کرنے والے شخص سے کےشن وصول کرتا ہے اور یہ لینا بھی جائز ہے۔ Comission خود اپنے پرونوٹ کو جو کسی جانب سے حوالہ نہیں ہوا ہے رقم کی Account Holder (۳ وصولی کے لئے بینک کے سپرد کرے اور اس کام کو جعالہ کے عنوان سے انجام دیا جاسکتا ہے اور جُعل یعنی وہ چیز جو جعالہ میں عوض کے طور پر قرار دی جاتی ہے کے عنوان سے کےشن کی وصولی بھی جائز ہے بشرطیکہ بینک کی مداخلت فقط قرضہ کی رقم کی وصولی کے لئے ہو لیکن اگر کو بھی قرار دیا گیا ہو تو بینک ایسا کام نہیں کرسکتا۔ down payment اس قرضہ پر سود اور

فارن کرنسی کی خریدوفروخت

مسئلہ ۲۸۶۴ فارن کرنسی کی خریدوفروخت مثلاً دینار کو تومان کے عوض بیچنا، خواہ قیمت خرید سے زیادہ، کم یا مساوی قیمت پر بیچا جائے، جائز ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سودا فوری نوعیت کا ہو یا مدت دار ہو۔

Current Account

جس شخص کا بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ ہو اور اُس نے اپنے اکاؤنٹ میں رقم جمع کروائی ہو، اسے بینک میں اپنی موجودہ رقم کی حد تک رقم نکالنے کا حق ہے، لیکن بعض اوقات بینک اپنے پر اعتماد کی وجہ سے اس کے حساب میں رقم نہ ہونے کے باوجود بھی ایک معین Account Holder کہا جاتا ہے اور بینک اس معین رقم کو قرض دے over draft رقم نکالنے کی اجازت دیتا ہے اور اسے کر منافع حاصل کرتا ہے۔ یہ قرض دینا اور فائدہ لینا جائز نہیں ہے۔

پرونوٹس (ھنڈی) کی خرید وفروخت

کسی بھی چیز کی مالیت دو میں سے کسی ایک سبب کی بنا پر ہوتی ہے:

۱)وہ چیز ایسے فوائد اور خصوصیات کی حامل ہو جس کے باعث عقلا اس کی طرف رغبت کریں جے سے کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی چیزیں۔

۲)کوئی ایسی ذات جو خود صاحبِ اعتبار ہو اس چیز کے لئے مالیت کا اعتبار کرے، جیسے جن کے لئے حکومتیں مالیت کا اعتبار کرتی ہیں۔ stamp کرنسی نوٹ اور مسئلہ ۲۸۶۶ بیع (خرید و فروخت) اور قرض میں موضوع اور حکم کے اعتبار سے چند فرق ہیں:

۱)موضوع کے اعتبار سے بیع یہ ہے کہ کسی عین کو اضافے میں عوض کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے، چاہے وہ اضافہ ملکیت ہو یا حق۔ جب کہ قرض یہ ہے کہ کسی عین کو مقروض کی ملکیت میں دے دیا جائے اور مقروض اس عین کے مثلی ہونے کی صورت میں اس کی مثل کا اور قیمی ہونے کی صورت میں اس کی قیمت کا ضامن ہوتا ہے۔

جبکہ احکام کے اعتبار سے بھی ان دونوں میں کچھ فرق ہیں جن میں سے چند کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے:

۱)بیع اور قرض میں سود کا معیار الگ ہے۔ قرض میں کسی طرح کے اضافے کی بھی شرط لگائی جائے وہ سود اور حرام ہے۔ جبکہ بیع میں سود یہ ہے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز ایک ہی جنس سے ہوں اور انہیں وزن یا پیمانے سے بیچا جائے، تو جو اضافہ ہوگا وہ سود اور حرام ہوگا۔

لہذا اگر ایک جنس سے نہ ہوں یا انہیں پیمانے یا وزن سے نہ بیچا جائے تو اضافی مقدار حرام نہ ہوگی، جیسے وہ اجناس جنہیں گن کر بیچا جاتا ہے۔

۲)اگر بیع میں سودی معاملہ ہو تو معاملہ باطل ہوجاتا ہے اور عین و عوض ایک دوسرے کی ملکیت میں منتقل ہی نہیں ہوتے جبکہ قرض میں سودی قرض کے باوجود قرض باطل نہیں ہوتا اور قرض لینے والا، قرض کے طور پر لی ہوئی مقدار کا مالک بن جاتا ہے۔ ہاں، قرض خواہ اس شرط شدہ اضافی مقدار کا مالک نہیں بنتا۔

مسئلہ ۲۸۶۷ تمام کاغذی نوٹ مثلاً عراقی دینار، امریکن ڈالر، روپیہ وغیرہ مالیت رکھتے ہیں ، اس اعتبار سے کہ ہر ملک کی طرف سے ان کے ملک میں رائج کرنسی نوٹو ںکے لئے مالیت کا اعتبار کر دیا گیا ہے جو پورے ملک میں قابل قبول اور رائج ہوتا ہے اور اسی لئے ان نوٹوں کو مالیت مل جاتی ہے ۔ جبکہ یہ ممالک جب چاہیں ان نوٹو ںکو مالیت اور اعتبار سے گرا سکتے ہیں ۔

یہ بھی طے ہے کہ یہ نوٹ وزن یا پیمانے سے فروخت نہیں ہوتے ہیں ۔ اسی لئے بعض فقہاء رضوان اللہ تعالی علیہم نے فرمایا ہے کہ:" ان نوٹوں کو انہیں کے جنس کی نوٹوں سے اضافے کے ساتھ عوض کرنا بھی جائز ہے ۔ اسی طرح ان نوٹوں کو جب کہ یہ کسی کے ذمے قرض کی صورت میں ہوں، کم یا زیادہ نقد پر بیچنا بھی جائز ہے "۔ لیکن اعتباری مالیت والی چیزو ںکا معاملہ جنہیں گن کر خرید و فروخت کیا جاتاہے ، اگر اسی کی جنس سے کم یا زیادہ پر بیچا جائے، محل اشکال ہے ۔

ھاں، اگرکم مقدار کا مالک زیادہ مقدار کے مالک سے اس بات پر مصالحت کرلے کہ زیادہ مقدار والا اپنی مقدار اسے بخش دے اور وہ بھی اپنی کم مقدارزیادہ مقدار والے کو بخش دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔ مثلاً نوسو روپے کا مالک مصالحت کی نیت سے ہزار روپے والے سے کہے:"میں تم سے اس بات پر مصالحت کرتا ہوں کہ تم ہزار روپے مجھے بخش دو اور میں نوسو روپے تمہیں بخش دوں"۔

مسئلہ ۲۸۶۸ ریال والے پرونوٹ جو لوگوں اورتاجروں میں رائج ہیں اور ان سے معاملہ بھی کیا جاتا ہے ، یہ کرنسی نوٹ کی طرح نہیں ہیں جن کے خود کے لئے مالیت کا اعتبار کیا گیا ہو، بلکہ یہ ایک طرح سے اس قرضے کی سند کے طور پر ہوتا ہے جو پرونوٹ پر سائن کرنے والے ذمہ دار شخص کے ذمے واجب الادا ہوتا ہے ۔ لہذا جب خریدار، بیچنے والے کو پرونوٹ دیتا ہے تو حقیقتاً اس نے خریدی ہوئی چیزکی قیمت نہیں دی ہوتی ہے ، اسی لئے اگر یہ پرونوٹ بیچنے والے کے پاس جل جائے یا گم ہوجائے تو بیچنے والے کا کچھ بھی مال ضائع نہیں ہوا ہے اور خریدار بھی بری الذمہ نہیں ہوجاتا۔

جبکہ اگر قیمت کے طور پر کرنسی نوٹ دئے ہوتے اور بیچنے والے کے پاس سے گم ہوگئے ہوتے تو یہی مانا جاتا کہ اسی کا نقصان ہوا ہے اور وھی اس کا ذمہ دار ہے ۔

مسئلہ ۲۸۶۹ پرونوٹ کی دو اقسام ہیں :

۱)وہ جو واقعی قرض کا ثبوت ہو۔ یعنی پرونوٹ پر سائن کرنے والا شخص پرونوٹ میں لکھی ہوئی مقدار کا واقعاً مقروض ہو اور پرونوٹ در حقیقت اس کے لئے ایک سند کی مانند ہو۔

۲)در حقیقت کوئی قرض نہ ہو بلکہ اس کی صرف ایک کاغذی حیثیت ہو۔

پہلی صورت میں جبکہ پرونوٹ کا مالک اس پرونوٹ کی بنیاد پر ایک مدت دار قرض کا قرض خواہ ہے ، وہ اس پرونوٹ کو اس صورت میں اس کی اصل مقدار سے کم یا زیادہ پر بیچ سکتا ہے کہ جب کہ کرنسی مختلف ہو یعنی روپے کو ڈالر میں بیچا جارہا ہو اور خود قیمت کو ادھار نہ رکھا جا رہا ہو۔ لیکن اگر کرنسیاں مختلف نہ ہوں مثلاً روپے کے پرونوٹ کو روپے اور ڈالر کے پرونوٹ کو ڈالر کے عوض بیچا جا رہا ہو تو اس کا جائز ہونا محل اشکال ہے۔ ھاں، اگر مسئلہ نمبر ۲۸۶۷ میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق مصالحت کا معاملہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

دوسری صورت میں جو کہ کاغذی پرونوٹ ہے ، پرونوٹ کا مالک اسے کسی اور کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا اس لئے کہ پرونوٹ سائن کرنے والے کے ذمے حقیقتاً کوئی قرض واجب الادا نہیں ہے ، بلکہ یہ پرونوٹ اس لئے دیا گیا ہے کہ پرونوٹ کا مالک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس طرح کے پرونوٹ سے شرعی اعتبار سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پرونوٹ سائن کرنے والا شخص اس شخص کو وکالت دے جسے اس نے پرونوٹ لکھ کر دیا ہے ، کہ پرونوٹ کی مقدار کو جو مثلاً ۵۰ امریکی ڈالر ہے اور جو ۳۰۰۰ روپئے کے برابر ہے ، اس کی مالیت سے کم مقدار مثلاً ۲۵۰۰ روپئے پر پرونوٹ سائن کرنے والے کے کھاتے میں بینک کو بیچ دے اور اس کے پاس یہ وکالت بھی ہو کہ ان ۲۵۰۰ پاکستانی روپوں کو اس سائن کرنے والے کی طرف سے اپنے آپ کو پھر سے ۵۰ امریکی ڈالر کے عوض بیچ دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پرونوٹ کا مالک ، پرونوٹ سائن کرنے والے کا اتنی مقدار میں مقروض ہوجائے گا جتنی مقدار میں پرونوٹ سائن کرنے والا بینک کا مقروض بنا ہے ، یعنی ۵۰ امریکی ڈالر۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بینک پرونوٹ کے مالک کو پرونوٹ میں لکھی ہوئی مقدار قرض دے دے اور پرونوٹ کے طور پر service charges کا مالک بینک کی جانب سے کسی پیشگی شرط کے بغیر کچھ مقدار بینک کے رجسٹر میں لکھی ہوئی مقدار کے مطابق اس وقت ادا کرے جب وہ یہ قرضہ لوٹائے گا۔ لیکن کی چاہے ضمنی طور پر ہی سہی شرط لگائی گئی ہو تو یہ سودی قرضہ بن service charges اگر ان جائے گا۔ وہ شخص جس نے پرونوٹ کی ذمہ داری لی تھی پرونوٹ سے فائدہ اٹھانے والے شخص سے رجوع کر سکتا ہے اور تمام پرونوٹ کی رقم لے سکتا ہے کیونکہ فائدہ اٹھانے والے شخص نے بینک کو پرونوٹ کی ذمہ داری والے شخص کے لئے حوالہ دیا ہے۔

Bank Service

بینکنگ کے کاروبار کی دو قسمیں ہیں :

۱) ایسے کام جن کا تعلق سودی معاملات سے ہے۔ ایسے کاموں میں حصہ لینا جائز نہیں ہے اور ین نوکری کر رہا ہے تو وہ اس کام کے لئے تنخواہ نہیں department اگر کوئی شخص کسی ایسے لے سکتا۔

۲)ایسے کام جن کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ان کاموں کے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے ۔

بیمہ کے احکام

بے مہ، در حقیقت کمپنی اور پالے سی ہولڈر کے مابین اس بات پر معاہدہ ہوتا ہے کہ پالے سی ہولڈر، بے مہ کمپنی کو مال کی ادائیگی کرے گا خواہ وہ خودِ مال ہو یا کسی چیز کی منفعت ہو یا کوئی کام کاج کی صورت میں ہو اور اسی طرح خواہ اس کی ادائیگی ے کمشت ہو یا اقساط کی صورت میں ہو اور اس کے عوض بے مہ کمپنی معاملہ کی طے شدہ صورت کے مطابق ا سے یا کسی اور کو پہنچنے والے نقصان کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۷۰ بے مہ کی کئی قسمیں ہیں جے سے زندگی کا بے مہ، سلامتی کا بے مہ، مال کا بے مہ اور چونکہ ان تمام قسموں کا حکم ایک ہے لہٰذا انواع و اقسام کے بیان کی ضرورت نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۸۷۱ بے مہ معاملات میں سے ہے اور ایجاب و قبول سے ثابت ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ بے مہ کرنے والا کہے:"میں اس بات کا پابند ہوں کہ اتنی مقدار میں مال کی ادائیگی کی صورت میں (تمہاری) جان یا مال کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کروں گا" اور وہ شخص جو بے مہ کروانا چاہتا ہے کہے کہ: "میں نے قبول کیا" یایوں کہ بے مہ کروانے والا کہے: "میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ جان و مال کے نقصان کے ازالہ کے بدلہ میں معین مقدار میں مال کی ادائیگی کروں گا" اور بے مہ کرنے والا قبول کرے۔

یہ معاملہ بھی دوسرے معاملات کی مانند قول و عمل، دونوں سے ثابت ہوجاتا ہے اور اس معاملے میں معاملات کے عمومی شرائط جے سے بالغ اور عاقل ہونا، ارادہ ہونا، زبردستی کا نہ ہونا، معاملہ کے طرفین کا سفیہ یا مفلس نہ ہونا، معتبر ہیں ۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کا بے مہ کیا جائے مثلاً جان یا مال اور جان یا مال کا بے مہ جن ممکنہ خطرات سے کیا جارہا ہو، معین ہوں۔ اسی طرح مال کی ادائیگی اگر اقساط کی صورت میں ہو تو ماہانہ یا سالانہ قسط اور بے مہ کی ابتدا اور انتہا کا وقت بھی معین ہو۔

مسئلہ ۲۸۷۲ بیمہ کی تمام قراردادوں کی اقسام کو بیمہ کرنے والے کی طرف سے اس بات کی ذمہ داری لینا کہ بیمہ ہونے والے کو نقصان کی صورت میں وہ ادائیگی کا پابند رہے گا کر سکتے ہیں گرچہ احتیاط یہ ہے کہ جو بیمہ ہوا ہے وہ معین مال کو بیمہ کرنے والے سے اس بات کی شرط کرتے ہوئے کہ نقصان کی صورت میں وہ ادائیگی کرے گا صلح کرے اور بیمہ کرنے والے پر نقصان کا جبران کرنا واجب ہوجائے گا، اور اسی طرح جب معین مال بیمہ کرنے والے کی طرف سے عین ہو بیمہ کی قرارداد کو نقصان کی صورت میں بیمہ کرنے والے کی ادائیگی کو ھبہ مشروط قرار دیا جاسکتا ہے کہ بیمہ کرنے والے پر اس شرط کی پابندی واجب ہے ۔

مسئلہ ۲۸۷۳ عقد بیمہ نقصان کی صورت میں صلح ہو یا ھبہ مشروط، خسارت کی صورت میں اگر بیمہ کرنے والا ادائیگی نہ کرے اور شرط پر عمل نہ کرے، تو بیمہ ہونے والا شرط کی مخالفت ہونے کی صورت میں اختیار رکھتا ہے کہ صلح یا ھبہ کو فسخ کرے اور جو کچھ پہلے بیمہ کی اقساط ادا کرچکا ہے واپس لے لے۔

مسئلہ ۲۸۷۴ بیمہ کی قرارداد کے مطابق بیمہ ہونے والا اگر قسطوں کو ادا نہ کرے تو بیمہ کرنے والے پر خسارت کا ازالہ کرنا واجب نہیں اور بیمہ ہونے والا جن اقساط کی ادائیگی کرچکا ہے ان کو واپس لینے کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۲۸۷۵ بیمہ کی قرارداد صحیح ہونے کے لئے معین مدت معتبر نہیں ہے کہ یک سالہ ہو یا دو سالہ بلکہ جو قرارداد ان دونوں کے درمیان ہوئی ہے مدت اسی کے تابع ہے۔

مسئلہ ۲۸۷۶ اگر چند سرمایہ گذار کسی کمپنی کی بنیاد رکھیں اور ان میں سے سب یا کوئی ایک سرمایہ گذار شرکت کی قرارداد کے ضمن میں دوسروں پر شرط رکھے کہ اگر اس کو جانی یا مالی معینہ خسارت ہو اور حادثہ کی نوعیت تعیین کرے، حادثہ کے وقوع کی صورت میں جب تک شرکت کی قرارداد باقی ہو واجب ہے کمپنی اس شرط پر عمل کرے اور اس کی خسارت کا ازالہ اپنے فائدہ سے کرے۔

پگڑی کے احکام

رائج معاملات میں سے ایک پگڑی ہے اور پگڑی یہ ہے کہ کرائے پر حاصل کی ہوئی چیز کو خالی کرنے اور اسے کسی اور کے حوالے کرنے کا حق مستاجر کے پاس ہو یا کرایہ زیادہ کرنے اور کرائے پر دی ہوئی چیز کو واپس لینے کا حق مالک کو نہ ہو۔

مسئلہ ۲۸۷۷ اس معاملہ کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ مستاجر کے لئے کوئی حق ثابت ہو اور یہ حق مکان اور دوکان کرائے پر لینے سے حاصل نہیں ہوتا ہے اگرچہ اجارے کی مدت طویل ہو یا کاروبار و کام کی نوعیت یا مستاجر کی شخصیت اس جگہ کی قیمت یا اس میں لوگوں کی توجہات کے اضافے کا باعث بنتی ہو اگرچہ عرف اور حکومتی قانون کی نگاہ میں مستاجر کو حقدار سمجھا جاتاہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس طریقہ سے اجارے پر لی ہوئی چیز میں اجارے کی مدت ختم ہونے کے بعد مستاجر کا ہر تصرف حرام ہے اور مستاجر کے ہاتھ میں یہ چیز اور اس کے تمام فائدے ظلم کے عنوان سے ہیں اور وہ اس کا ضامن ہے اور مستاجر کا اس جگہ کو کسی دوسرے شخص کو کرائے پر دینا فضولی ہے اور اگر مالک اس کی اجازت نہ دے تو فاسد ہے۔

البتہ شرط مشروع کے ذریعے اس حق کو مستاجر کے لئے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ جیسے عقد اجارہ کے ضمن میں شرط کردی جائے، چاہے اجارے پر دینے والا شرط قبول کرنے کے لئے رقم وصول کرے یا نہ کرے، کہ اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس جگہ کو اسی مستاجر کو یا جسے مستاجر معین کرے اور اسی طرح ہر اس مستاجر کو جسے اس پہلے والے مستاجر نے معین کیا ہو، کو پہلے والے کرائے پر اجارہ دے گا۔ تو اس صورت میں حق شرط کے تقاضے کے مطابق ہر کرائے دار پگڑی لے کر اس جگہ کو چھوڑ سکتا

ہے اور موجر کو شرط پوری کرنے کے وجوب کے تقاضے کے مطابق یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ پہلے مستاجر کو یا جس کو اس نے معین کیا ہو یا ہر وہ مستاجر جسے پہلے والے مستاجر نے معین کیا ہو، کو کرائے پر دینے سے روک لے۔

مسئلہ ۲۸۷۸ اگر عقد اجارہ میں شرط رکھی جائے کہ مستاجر پرانے کرائے پر اجارہ کی تجدید کرکے جب تک چاہے رہ سکتا ہے تو مستاجر گھر خالی کرنے کے لئے پگڑی لے سکتا ہے اگرچہ موجر پابند نہیں ہے کہ پگڑی دینے والے کو کرائے پر دے۔

قاعدہ الزام کی بعض فروعات

مسئلہ ۲۸۷۹ اہل سنت کے چند علما کے علاوہ اکثر کے نزدیک عقد نکاح کے صحیح ہونے کے لئے گواہوں کا حاضر ہونا شرط ہے اور حنفی، حنبلی اور شافعی صیغہ نکاح کے اجرا کے وقت کو گواہوں کے حاضر ہونے کا وقت مانتے ہیں اور مالکی نے اس وقت کو دخول سے پہلے تک وسعت دی ہے ، جب کہ یہ شرط علمائے امامیہ کے نزدیک معتبر نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی سنّی شخص جو اپنے مشہور علما کا تابع ہو، گواہوں کی غیر حاضری میں نکاح کرے تو اس کے مذہب کے مطابق یہ عقد باطل ہے اور وہ عورت اس کی بیوی نہیں بنی۔ اس صورت حال میں شیعہ مذہب رکھنے والا مرد قاعدہ الزام کی رو سے اس عورت سے شادی کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۰ اہل سنت کے علما کے فتوے کے مطابق کوئی شخص ایک وقت میں پھوپھی، بھتیجی اور خالہ، بھانجی کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا ہے اور وہ دونوں میں سے کسی ایک سے شادی کرسکتا ہے۔ لہٰذا اگر دونوں سے ایک ساتھ عقد کرے تو دونوں عقد باطل ہیں اور اگر ایک ساتھ نہ ہو تو دوسرا عقد باطل ہے لیکن علمائے امامیہ کے نزدیک پھوپھی یا خالہ کی اجازت سے دونوں کے ساتھ عقد صحیح ہے۔ لہٰذا اگر کوئی سنی پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی سے ایک ساتھ عقد کرے تو دونوں عقد باطل ہیں اور شیعہ قاعدہ الزام کی رو سے دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی عقد کرسکتا ہے اور اگر دونوں عقد ایک ساتھ نہ ہوں تو شیعہ دوسری سے عقد کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۱ اہل سنت کے نزدیک جس یائسہ عورت یا نابالغ لڑکی کے ساتھ اس کے شوہر نے جماع کیا ہو اگر اسے طلاق دی جائے تو اس پر عدت رکھنا واجب ہے اگرچہ نابالغ لڑکی کے بارے میں اہل سنت کے بعض علما تفصیل کے قائل ہیں لیکن مذہب تشیع میں یائسہ اور نابالغ لڑکی پر طلاق کی صورت میں عدت واجب نہیں ہے۔

اس بنا پر اہل سنت پابند ہیں کہ عدت کے احکام کی رعایت کریں پس اگر یائسہ عورت یا نابالغ لڑکی سنّی سے شیعہ ہوجائے تو اس پر عدت رکھنا لازم نہیں ہے اور اگر طلاق رجعی ہو تو جائز ہے کہ عدت کے ایام کا نفقہ سنّی شوہر سے مانگے اور جائز ہے کہ ان ایام میں دوسرے شخص سے عقد کرے۔ اسی طرح اگر سنی مرد شیعہ ہوجائے تو اس کے لئے طلاق شدہ یائسہ عورت اور نابالغ لڑکی کی بہن سے شادی کرنا جائز ہے جبکہ وہ مذہب اہل سنت کے مطابق ابھی تک عدت میں ہیں۔ اور اس پر عورت کے عدت کے احکام کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۲ اگر سنی مرد دو عادل گواہوں کی غیر موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے یا اپنی بیوی کے بدن کے کسی جزء مثلاً اپنی بیوی کی انگلی کو طلاق دے تو ان کے مذہب کے مطابق یہ طلاق صحیح ہے لیکن مذہب امامیہ کے مطابق باطل ہے اس بنا پر شیعہ مرد قاعدہ الزام کی رو سے اس طلاق یافتہ عورت کی عدت تمام ہونے کے بعد اس سے عقد کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۳ اگر سنی مرد اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے یا ان طہارت کے دنوں میں اسے طلاق دے جس میں اس سے جماع کیا ہو تو اس کے مذہب کے مطابق یہ طلاق صحیح ہے لیکن مذہب امامیہ کے مطابق باطل ہے لہٰذا شیعہ مرد قاعدہ الزام کی رو سے عدت تمام ہونے کے بعد اس عورت سے عقد کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۴ ابوحنیفہ اور اہل سنت کے بعض دوسرے فقہاء کے مطابق اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زبردستی دھمکی کی وجہ سے طلاق دے تو ان کے مذہب کے مطابق یہ طلاق صحیح ہے لیکن مذہب امامیہ کے نزدیک باطل ہے۔ لہٰذا جس عورت کو جبر و اکراہ کی وجہ سے طلاق دی گئی ہو اور وہ عورت ابوحنیفہ یا اس کے ہم نظریہ لوگوں کی پیروکار ہو تو شیعہ مرد قاعدہ الزام کی رو سے عدت تمام ہونے کے بعد اس عورت سے شادی کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۵ اگر کوئی سنی مرد قسم کھائے کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا اور انجام دیا تو میری بیوی مطلقہ ہوجائے گی تو اگر یہ کام انجام دے تو اس کے مذہب کے مطابق اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی اور شیعہ مذہب کے نزدیک طلاق والی قسم منعقد نہیں ہوتی۔ لہٰذا قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ مرد کے لئے عدت تمام ہونے کے بعد اس عورت سے شادی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح مذہب اہل سنت میں لکھ کر طلاق دینا جائز ہے اور شیعہ مذہب میں لکھ کر طلاق دینے سے واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا قاعدہ الزام کی رو سے جس عورت کو لکھ کر طلاق دی گئی ہو شیعہ مرد عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۸۶ ابن قدامہ کے نقل کے مطابق ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچنے والے کی جانب سے اس چیز کی خصوصیات سن کر خریدے جبکہ اس نے خود اس چیز کو نہ دیکھا ہو اور پھر بعد میں دیکھے تو اگرچہ وہ چیز ان خصوصیات کی حامل ہو جنہیں بیچنے والے نے بتایا تھا پھر بھی خریدار کے لئے خیار رویت ثابت ہے جبکہ مذہب امامیہ میں اس مورد میں خیار رویت نہیں ہے پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی ابوحنیفہ کے پیروکار بیچنے والے سے کوئی چیز اس طرح خریدے کہ وہ بیچنے والا اس کی خصوصیات کو بیان کرے اور یہ شیعہ دیکھے بغیر خریدے اور پھر بعد میں دیکھے تو قاعدہ الزام کی رو سے اس شیعہ کے لئے خیار رویت ثابت ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۸۷ کتاب المغنی میں ابن قدامہ نے نقل کیا ہے کہ حنفی اور شافعی مذہب میں اگر کسی کو معاملہ میں دھوکا ہوجائے تو وہ خیار غبن نہیں رکھتا پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی شافعی یا حنفی مذہب کے ماننے والے سے کوئی چیز خریدے اور بعد میں پتہ چلے کہ بیچنے والے کو دھوکا ہوا ہے تو قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ خریدار، بیچنے والے کو پابند کر سکتا ہے کہ وہ معاملہ کو پورا کرے۔

مسئلہ ۲۸۸۸ ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عقدِ سَلَم، جس میں ایک چیز کو کلی طور پر ایڈوانس میں نقد رقم لے کر بیچ دیا جاتا ہے، کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیز سودے کے وقت خارج میں موجود ہو، لیکن شیعہ مذہب میں معاملہ سَلَم کی صحت کے لئے یہ شرط معتبر نہیں ہے۔ پس اس بنا پر اگر کوئی شیعہ کسی حنفی سے معاملہ سَلَم کرے اور وہ جنس خارج میں موجود نہ ہو تو قاعدہ الزام کی رو سے وہ شیعہ حنفی بیچنے والے کو پابند کر سکتا ہے کہ یہ معاملہ باطل ہے اور یہی حکم اس وقت بھی رہے گا جب معاملہ کے وقت خریدار حنفی ہو اور بعد میں شیعہ ہوجائے۔

مسئلہ ۲۸۸۹ اگر کوئی سنّی شخص مرجائے اور پسماندگان میں فقط ایک سنّی لڑکی چھوڑ جائے اور اس مرنے والے کا ایک بھائی بھی ہو۔ پس اگر وہ شیعہ ہو یا اس کے مرنے کے بعد شیعہ ہوجائے تو قاعدہ الزام کی رو سے شیعہ بھائی کو یہ حق حاصل ہے کہ وارثوں کا حصہ نکال کر میت کے ترکہ میں سے جو کچھ بچ جائے وہ تعصیب کے عنوان سے لے لے گرچہ تعصیب مذہب شیعہ میں باطل ہے اور اسی طرح اگر مرنے والے کے ورثاء میں فقط ایک سنی مذہب بہن ہو اور پدری و مادری چچا بھی موجود ہوں پس اگر اس کا چچا شیعہ ہو یا بھتیجے کے مرنے کے بعد شیعہ ہوجائیں تو قاعدہ الزام کی رو سے جو کچھ تعصیب کے عنوان سے اُن تک پہنچ رہا ہو اسے لے سکتا ہے۔ یہی حکم دیگر تمام تعصیب کے موارد کے لئے ہے۔

مسئلہ ۲۸۹۰ سنّی مذہب میں مرنے والے کی بیوی مرنے والے کے تمام اثاثہ جات یعنی رقوم، سامان، زمین، باغات اور ان کے علاوہ دیگر تمام چیزیں میراث میں پاتی ہے جبکہ امامیہ مذہب میں مرنے والے کی بیوی کو زمین یا اس کی قیمت میراث میں نہیں ملتی ہے۔ لہٰذا اگر مرنے والا سنّی ہو اور اس کی بیوی شیعہ ہو تو قاعدہ الزام کی رو سے بیوی کو زمین سے میراث ملے گی۔

قاعدہ الزام کی رو سے ذکر شدہ مسائل میں سے یہاں بعض کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ دیگر موارد مثلاً وارث کے لئے وصیت، حالت احرام میں عقد، پڑوسی کے لئے حق شفعہ، خیار شرط، خیار تصریہ وغیرہ بھی ان موارد میں سے ہیں جہاں قاعدہ الزام جاری ہوتا ہے۔

پوسٹ مارٹم کے احکام

مسئلہ ۲۸۹۱ مسلمان مردے کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز نہیں ہے اور پوسٹ مارٹم کرنے والے پر مسلمان جنین والی دیت اس تفصیل کے مطابق جو کتاب دیات میں مذکور ہے، لازم ہے۔

مسئلہ ۲۸۹۲ غیر ذمّی کافر کے مردہ بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے ۔ البتہ کافرذمّی کا پوسٹ مارٹم جائز ہونا اور اس صورت میں کافرذمّی کے لئے جنین والی دیت کا ثابت نہ ہونا محل اشکال ہے ۔ ہاں، اگر ایسا کرنا ان کے دین میں جائز ہو تو اس صورت میں کوئی مانع نہیں ہے اور اگر میت کا مسلمان یا ذمّی ہونا مشکوک ہو تو اس کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے ۔

مسئلہ ۲۸۹۳ اگر کسی مسلمان کی زندگی کسی انسان کے پوسٹ مارٹم پر متوقف ہو اور کسی غیر مسلم یا مشکوک الاسلام کا پوسٹ مارٹم ممکن نہ ہو اور اس مسلمان کو بچانے کا کوئی اور راستہ بھی نہ ھو تو اس صورت میں فوت شدہ مسلمان کے بدن کا پوسٹ مارٹم جائز ہے ۔ البتہ اس صورت میں مسلمان جنین بچے والی دیت، دیّات کے مسائل میں بتائی جانے والی تفصیل کے مطابق، پوسٹ مارٹم کرنے والے پر واجب ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۸۹۴ کسی زندہ شخص کو لگانے کے لئے مسلمان میت کے آنکھ وغیرہ جے سے اعضاء کو نکالنا جائز نہیں ہے اور جدا کرنے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ اس عضو کی دیت ادا کرے جو کہ مسلمان جنین کے اعضاء والی دیت ہے ۔ لیکن اگر مسلمان کو زندہ رکھنا اس پر موقوف ہو کہ مسلمان میت کے اعضا جدا کرکے اُسے لگائے جائیں تو جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ جدا کرنے والا ان کی دیت ادا کرے اور پیوندکاری کے بعد جب وہ عضو زندہ بدن کا حصہ بن جائے تو اس پر زندہ بدن کے احکام جاری ہوں گے۔

اگر کوئی اپنی زندگی میں وصیت کرے کہ مرنے کے بعد اس کے اعضاء میں سے کسی عضو کو جدا کرکے دوسرے کو لگایا جائے تو اس وصیت کا صحیح ہونا محل اشکال ہے ۔

مسئلہ ۲۸۹۵ اگر کوئی شخص راضی ہوجائے کہ اس کی زندگی میں اس کا کوئی عضو کاٹ کر دوسرے کو لگایا جائے تو اگر یہ عضو اعضائے رئےسہ میں سے ہو کہ جن کو کاٹنے سے اس کی زندگی کو نقصان پہنچے یا اس میں نقص یا عےب پیدا ہوجائے تو اس عضو کو کاٹنا جائز نہیں ہے اور اگر اس عضو کا کاٹنا ضرر یا عےب کا باعث نہ بنے جےسے تھوڑی سی کھال یا ران کا گوشت جو دوبارہ آجاتے ہوں تو اس عضو کو اس کی رضایت سے کاٹنا جائز ہے اور وہ شخص اس عضو سے دست بردار ہونے کے عوض رقم وصول کرسکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۸۹۶ جو بےمار اپنے بدن میں خون منتقل کرنے کے محتاج ہوں انہیں خون کا عطیہ دینا جائز ہے اور خون کے عوض رقم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ہر صورت میں ضروری ہے کہ خون دینے سے خون دینے والے کی جان کو خطرہ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۸۹۷ جس کافر میت کا پوسٹ مارٹم جائز ہو یا جس میت کا مسلمان یا ذمی ہونا مشکوک ہو اس کے بدن سے کسی عضو کو کاٹ کر مسلمان کو لگانا جائز ہے اور جب یہ مسلمان کے بدن کا جزء بن جائے تو اس پر مسلمان کے بدن کے احکام جاری ہوں گے۔اسی طرح نجس العین حیوان کے اعضاء کو مسلمان کے بدن میں لگانا جائز ہے اور مسلمان کے بدن کا جزء بننے کے بعد اس عضو پر مسلمان کے بدن کے احکام جاری ہوں گے۔

مصنوعی ذریعہ تولید کے احکام

مسئلہ ۲۸۹۸ اجنبی مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل کرنا جائز نہیں ہے چاہے یہ عمل اجنبی شخص انجام دے یا شوہر اور مذکورہ فرض میں یہ عمل اگرچہ حرام ہے مگر زنا نہیں ہے اور جس عورت کے رحم میں نطفہ داخل کیا گیا ہو اگروہ بچہ جنے تو بچہ صاحبِ نطفہ کا ہے اور اس پر اولاد کے تمام احکام جاری ہوں گے اور جس عورت نے نطفہ منتقل ہونے کی وجہ سے بچہ جنا ہے وہ اس کی ماں ہے اور اس پر اولاد کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۹۹ مرد کا نطفہ لے کر بچہ پیدا کرنے کی خاطر مصنوعی رحم میں اس کی پرورش کرنا جائز ہے مگر یہ کہ یہ کام کسی حرام کام کے ارتکاب پر موقوف ہو تو پھر یہ کام حرام ہے ۔ جب اس طریقے سے بچہ پیدا ہو تو اگر اس میں عورت کا مادّہ تولید شامل نہ ہو تو یہ بچہ صاحبِ نطفہ کا ہے اور دونوں پر باپ بیٹے کے احکام جاری ہوں گے لیکن اس کی ماں کوئی نہ ہوگی اور جب عورت کا مادّہ تولید بھی شامل ہو تو یہ عورت بھی اس بچہ کی ماں ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۰۰ اگر شوہر مصنوعی طریقے سے اپنی بیوی کے رحم میں اپنی منی داخل کرے تو ایسا کرنا جائز ہے اور اگر شوہر کے علاوہ کوئی اور یہ کام کرے تو اگر اس کام کو انجام دینا حرام کام کے ارتکاب پر موقوف ہو تو یہ حرام ہے اور جو بچہ اس مصنوعی ذریعہ تولید سے پیدا ہو اس پر اولاد کے احکام مترتب ہوں گے۔

حکومت کی بنائی ہوئی سڑکوں کے احکام

مسئلہ ۲۹۰۱ وہ سڑکیں جن کے راستے میں لوگوں کے مکانات اور جائیداد موجود ہوں اور حکومت زبردستی انہیں منہدم کرکے وہاں سڑکیں نکالے اُن پر چلنا جائز ہے لیکن مالک کی اجازت کے بغیر ان جگہوں سے نکلنے والے ملبے کا استعمال جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۹۰۲ وہ مسجدیں جو سڑکوں کے راستے میں ہوں اور (اب) سڑکوں کا حصّہ بن گئی ہوں احتیاط واجب یہ ہے کہ ان جگہوں پر مسجد کے احکام کی رعایت کی جائے لیکن اگر وہ جگہیں نجس ہوجائیں تو ان کا پاک کرنا واجب نہیں ہے ۔ وقف شدہ املاک اگر سڑکوں کے راستے میں آجائیں تو ان کا وقف ہونا ختم نہیں ہوجاتا اور ان میں وقف کے لئے متعین شدہ خاص متولی یا حاکمِ شرع یا اس کے وکیل کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۹۰۳ عمومی وقف شدہ چیزیں مثلاً مسجد وغیرہ اگر سڑکوں کا حصّہ بن جائیں تو ان سے گذرنا جائز ہے لیکن خاص لوگوں کے لئے وقف شدہ چیزیں مثلاً اولاد اور مدرسوں کے لئے وقف شدہ مقامات سے گذرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ ۲۹۰۴ سڑک بنانے کے بعد مسجد کی زمین سے جو کچھ باقی رہ جائے اگر وہ اتنا ہو کہ نماز اور دیگر عبادات کے لئے اس سے استفادہ کیا جاسکے تو مسجد کے احکام اس باقی رہ جانے والی جگہ پر مترتب ہوں گے اور تمام وہ کام جو دین دار لوگوں کی نظر میں مسجد سے منافات رکھتے ہیں وہاں جائز نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۹۰۵ اگر مسلمانوں کا قبرستان سڑک میں آجائے اور سڑک کا جزء بن جائے پس اگر قبرستان کی زمین کسی کی ملکیت ہو تو اس زمین کا حکم ذاتی جائیداد کا حکم ہے کہ جس کا بیان مسئلہ اول میں گزر چکا ہے اور اگر زمین وقف شدہ ہو تو اس کا حکم دوسرے اورتے سرے مسئلہ میں بیان ہوا ہے مگر یہ کہ ان زمینوں سے گزرنا مسلمان میتوں کی بے حرمتی کا سبب بن رہا ہو کہ اس صورت میں وہاں سے گزرنا جائز نہیں ہے۔

اگر وہ زمین نہ ہی کسی کی ملکیت میں ہو اور نہ ہی وقف شدہ ہو تو اسے استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ میتوں کی بے حرمتی نہ ہو رہی ہو۔

پہلے فرض کی بنا پر اس زمین پر باقی ماندہ ملبے کا استعمال اس کے مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے اور دوسرے فرض کی بنا پر دیگر منفعتوں کے استعمال میں متولی خاص اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت ضروری ہے جب کہ تے سرے فرض کی بنا پر ان چیزوں کے استعمال میں کسی کی اجازت ضروری نہیں ہے۔

نماز و روزہ کے کچھ مسائل

مسئلہ ۲۹۰۶ اگر روزہ دار رمضان کے مہینے میں غروب آفتاب کے بعد ہوائی جہاز سے ایسی جگہ سفر کرے جہاں سورج غروب نہ ہوا ہو تو وہاں پہنچنے کے بعد غروب آفتاب تک امساک کرنا واجب نہیں ہے چاہے اس نے اپنی منزل پر افطار کیا ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۲۹۰۷ اگر مکلف اپنی منزل پر نماز پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفر کرے جہاں ابھی تک صبح نہ ہوئی ہو یا نماز ظہر و عصر پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفر کرے جہاں ظہر نہ ہوئی ہو یا نماز مغرب پڑھنے کے بعد ایسی جگہ سفر کرے جہاں ابھی تک مغرب نہ ہوئی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ پڑھی ہوئی نمازیں دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۹۰۸ اگر اپنی منزل پر نماز نہ پڑھی ہو مثلاً سورج طلوع ہوگیا ہو اور نماز فجر نہ پڑھی ہو یا سورج غروب ہوگیا ہو اور نماز ظہر و عصر نہ پڑھی ہو اور پھر ایسی جگہ سفر کرے جہاں ابھی تک فجر یا مغرب نہ ہوئی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر جو نمازیں اس سے قضا ہوگئی ہوں انہیں مَافِی الذِّمَہ کی نیت سے، ادا و قضا کی نیّت کے بغیر انجام دے۔

مسئلہ ۲۹۰۹ اگر کوئی ہوائی جہاز سے سفر کرے اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا چاہے تو اگر رو بقبلہ ہو کر تمام شرائط کے ساتھ انجام دینا ممکن ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر رو بقبلہ ممکن نہ ہو تو اگر نماز کے وقت میں گنجائش ہو کہ اترنے کے بعد رو بقبلہ نماز پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا باطل ہے اور اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ اترتے اترتے نماز قضا ہو جائے گی تو واجب ہے کہ ہوائی جہاز میں اُس طرف منہ کرکے نماز پڑھے جس کے بارے میں یقین ہو کہ قبلہ یہاں ہے اور اگر یقین پیدا نہ ہو تو جس طرف قبلہ کا گمان ہو وہاں نماز پڑھے اور اگر گمان بھی نہ ہو تو جس طرف چاہے نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ چاروں طرف منہ کرکے نماز پڑھے اور اگر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہی نہ ہو تو یہ شرط اس سے ساقط ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۰ اگر کوئی ایسے ہوائی جہاز میں سوار ہو جس کی رفتار زمین کی رفتار کے برابر ہو اور مشرق سے مغرب کی جانب حرکت کرے اور ایک عرصہ تک زمین کے گرد چکر لگاتا رہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ہر چوبیس گھنٹے میں اپنی پنجگانہ نمازیں پڑھے اور پھر ان نمازوں اور روزے کی قضا بھی کرے۔ اگر ہوائی جہاز کی رفتار زمین سے دگنا ہو تو واجب ہے کہ نماز صبح طلوع فجر کے وقت اور ظہر و عصر زوال آفتاب کے وقت اور مغرب و عشا غروب کے وقت پڑھے۔ اگر رفتار اتنی زیادہ ہو کہ مثلاً ہر ۳ گھنٹے میں ایک بار زمین کا چکر لگاتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر نمازوں کو طلوع فجر، زوال آفتاب اور غروب کے وقت پڑھے اور ہر چوبیس گھنٹے میں ایک بار دوبارہ پنجگانہ نمازیں پڑھے۔ اگر ہوائی جہاز مغرب سے مشرق کی جانب حرکت کرے اور اس کی رفتار زمین کی رفتار کے برابر یا کم ہو تو واجب ہے کہ نمازوں کو طلوع فجر، زوال آفتاب اور غروب کے وقت پڑھے۔ اور اگر ہوائی جہاز کی رفتار زمین کی حرکت سے اتنی زیادہ ہو کہ مثلاً ہر تین گھنٹے میں ایک بار زمین کے گرد چکر لگاتا ہو تو سابقہ احتیاط کی رعایت کی جائے۔

مسئلہ ۲۹۱۱ جس شخص کی ذمہ داری سفر میں بھی روزہ رکھنے کی ہو جیسے وہ اشخاص جن کا پیشہ سفر ہو اگر طلوع صبح اور روزہ کی نیت کے بعد ہوائی جہاز کے ذریعہ دوسری منزل کی طرف سفر کریں جہاں ابھی تک صبح نہ ہوئی تو اس کے لئے مفطرات انجام دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۲ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں ظہر کے بعد سفر کرے اور دوسرے شہر پہنچے کہ جہاں ابھی تک ظہر نہ ہوئی ہو تو واجب ہے کہ خود کو روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے بچائے اور روزہ مکمل کرے۔

مسئلہ ۲۹۱۳ اگر فرض کیا جائے کہ مکلف ایسی جگہ ہے جہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہوتی ہو تو اگر ایسے شہر کی طرف سفر کرسکتا ہو جہاں وہ اپنے نماز روزے اوقات شرعیہ کے مطابق انجام دے سکے تو ھجرت کرنا واجب ہے اور اگر ھجرت نہ کرسکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر چوبیس گھنٹے میں ایک بار پنجگانہ نمازیں انجام دے اور ان کی قضا بھی کرے اور ضروری ہے کہ روزے بھی قضا کرے۔

فقہی اصطلاحات

(الف)

اجرۃ المثل: کسی چیز یا کام کی معمول کے مطابق اجرت ممکن ہے یہ اجرت طے شدہ اجرت سے کم یا زیادہ یا برابر ہو۔

اجرۃ المسمّیٰ: طے شدہ اجرت، یعنی وہ اجرت ہے جو معاہدے طے کی گئی ہو۔

اجیر: وہ شخص جو کرائے کے معاہدے کے مطابق اجرت کے عوض کام انجام دیتا ہے احتلام: سوتے میں انسان سے منی کا خارج ہونا جو بلوغ کی نشانیوں میں سے ہے۔

احوط: احتیاط کے مطابق۔

استبراء: نجاست اور آلودگی سے تطہیر۔ چار مقامات پر استعمال ہوتا ہے۔

(۱۔پیشاب سے استبراء۔ وہ خاص فعل جو مرد پیشاب کرنے کے بعد انجام دیتے ہیں۔(مسئلہ ۷۳

۲۔منی سے استبراء: منی خارج ہونے کے بعد پیشاب کرنا۔

(۳۔نجاست کھانے والے حیوان کا استبراء۔(مسئلہ ۲۲۶

(۴۔عورت کا حیض کے ذریعے استبراء ہونا۔(مسئلہ ۲۴۶۳

استطاعت: قابلیت، یعنی حج کے کے اعمال کو انجام دینے کی صلاحیت و قابلیت رکھنا۔اس کی تفصیل مسئلہ ۲۰۵۳ بیان ہو چکی ہے۔

استمناء: مسئلہ ۱۵۸۰۔

استیفاء: حاصل کرنا۔

افلاس: مسئلہ ۲۳۰۶۔

وطن سے اعراض: انسان کا اپنے وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا ارادہ کرنا۔

افضاء: مسئلہ ۲۴۴۴۔

اسباب امالہ: حقنہ کے آلات۔

الزام کرنا: مجبور کرنا۔

امساک (پرہیز کرنا): اپنے آپ کو کسی کام کے انجام دینے سے روکنا جیسے روزے کی حالت میں روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے بچنا۔

اولی:: بہتر۔
اہل کتاب: مسئلہ ۱۰۷ ۔

(ب)
بالغ: شخص جو بلوغ شرعی کی عمر کو پہنچ گیا ہو۔ مسئلہ ۲۳۰۴ ۔
بعید نہیں ہے: یہ فتوی ہے ،مگر یہ کہ کلام میں اس کے بر خلاف کوئی قرینہ ہو۔

(ت)
تذکیہ: اُن اعمال کو انجام دینا جو پاک ہونے یا جانور کے حلال ہونے کے لئے شریعت نے معین کئے ہیں ۔
تطہیر: پاک کرنا۔
تعدّی: زیادہ روی ، تجاوز تفریط: کوتاہی کرنا۔
تمکّن: صلاحیت رکھنا، توانائی رکھنا۔
تقنّع: سر اور چہرہ کا بعض حصہ چھپنا۔
توکیل: وکیل بنانا۔
توریہ: اس طرح گفتگو کرنا کہ جھوٹ نہ ہو۔ مسئلہ ۳۷۳۹ ۔
تدلیس: کسی چیز کو خلاف واقع (بہتر) ظاہر کرنا۔ مسئلہ ۲۱۵۲ ۔
تکلیف الزامی؛ وہ ذمہ داری جو لازمی ہو جیسے واجب یا حرام ۔
تبرّع: اجرت کی غرض کے بغیر کسی کام کو انجام دینا۔

(ث)
ثمن: چیز یا مال کی قیمت۔

(ج)

جاہل قاصر: وہ جاہل جو عذر کو رکھتا ہو۔

جاہل مقصر: وہ جاہل جس کے پاس کوئی عذر نہ ہو۔

جماع: ھمبستری۔

جہر: بلند آواز، بلند آواز سے پڑھنا۔

(ح)

حاکم شرع: وہ مجتہد جو شرعا حکم کرنے کا حق رکھتا ہو۔

حدث اصغر: جو چیز فقط وضو کا سبب بنتی ہے۔ مثلاً پیشاب و پاخانہ کا خارج ہونا۔

حدث اکبر: جو چیز غسل کا سبب بنتی ہے جیسے جماع و حیض۔

حد ترخص: نماز مسافر کی آٹھ ویں شرط میں بیان ہو چکا ہے۔

حرج: ایسی سختی اور دشواری جو عام طور پر قابل تحمل نہ ہو۔

حضر: سفر کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

حق التحجیر: وہ حق جو کسی غیر آباد زمین کو کسی بھی طرح گھیر لینے کے ذریعے حاصل ہو۔

(خ)

خبرہ: ماہر فن۔

خوارج: وہ لوگ جو امام معصوم علیہم السلام پر خروج کریں جیسے خوارج جنگ نہروان۔

خیار: مسئلہ ۲۱۵۲۔

(د)

دائمہ: وہ عورت جو عقد دائم کے ذریعے کسی کی بیوی ہو۔ (احکام ازدواج)

دعای فرج: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

دبر: مقعد

(ذ)

ذمی: اہل کتاب کافر جیسے یہودی و عیسائی جو ذمہ کی شرائط کو مانتے ہوئے مسلمان حکومت کی پناہ میں آجائے۔

ذراع: بازو۔

(ر)

ربا: سود۔ مسئلہ ۲۱۰۰ و ۲۳۳۵۔

رضاعی: دودھ پلانے کے احکام۔ مسئلہ ۲۵۲۸۔

(س)

سال خمس: منافع کے حاصل ہونے کے بعد پورا ایک سال مسئلہ ۱۷۸۲۔

سال قمری: چاند کے بارہ مہینے۔

(ش)

شاخص: مسئلہ ۷۳۴۔

شارع مقدس: شریعت کو بنانے والا۔

شاہد: گواہ۔

(ص)

صغیرہ: وہ لڑکی جو بلوغ کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔ مسئلہ ۲۵۸۱ ۔

صیغہ: وہ جملہ جو کسی عقد (مثلاً خرید و فروخت) یا ایقاع (مثلاً طلاق) کا سبب بنے۔

(ط) طہارت ظاہری: جو چیزیں طہارت کے لحاظ سے مشکوک ہوں اس کے متعلق شارع کا طہارت کا حکم دینا ۔

(ع)

عدول: عادل کی جمع۔ مسئلہ ۲

کسی چیز سے پلٹنا جیسے جماعت کی نیت سے فرادیٰ کی نیت۔

عرف: عام لوگ۔ مسئلہ ۱۹۶ ۔

عمداً: جانتے بوجھتے کسی کام کو انجام دینا۔

عورت: شرمگاہ، جس کو چھپانا شریعت میں واجب ہے ۔

عیال: بیوی۔ وہ لوگ جن کے کھانے پینے کا بندوبست کیا جارہا ہو۔

(غ)

غائط: پیخانہ۔

غبن: کسی چیز کا اصلی قیمت سے بہت اختلاف کے ساتھ اس انداز سے معاملہ کرنا کہ قیمت کا یہ اختلاف عوام الناس کے نزدیک چھوڑا نہ جاتا ہو۔

غسالہ: مسئلہ ۱۶۱ ۔

(ف)

فرادیٰ: نماز جو انسان تنہا پڑھے۔

فرج: شرمگاہ۔

(ق)

قُبُل: آگے کی شرمگاہ۔

قصد اقامہ: کسی مسافر کا کسی مقام پر دس دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ۔

قرشیہ: سید عورت۔

قصد رجاء: کسی عمل کو انجام دینے یا ترک کرنے کا رادہ اس احتمال کے ساتھ کہ یہ کام خدا کی جانب سے حکم رکھتا ہے۔

قصد قربت: وضو کی آٹھ ویں شرط ملاحظہ کیجئے۔

قصد قربت مطلقہ: شارع کے حکم کی تعمیل خواہ یہ حکم در حقیقت واجب ہو مستحب۔

قضا: کسی کام کو انجام دینا جس کا وقت گذر چکا ہو۔

قیّم: سرپرست۔

(ک)

کافر حربی: وہ کافر جو شرائط ذمہ کو قبول نہیں کرتا اور مسلمانوں سے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔

کلی در معین: ایسی کلی جس کا انطباق کسی خاص و معین موردیا موارد سے باہر نہ ہو۔

(م)

ما بہ التفاوت: دوچیزوں کے درمیان قیمت کے فرق کی مقدار (دوچیزوں کی قیمت یا ایک چیز کی قیمت دو مختلف حالتومیں)

مال الاجارۃ: وہ مال کہ جو کرایہ دار، کرائے کے عنوان سے ادا کرے۔

ما فی الذمۃ: وہ چیز جو کسی شخص کی گردن پر ہو۔

ماہ ہلالی: قمری مہینہ۔ پچھلی ماہ کی رویئت ہلال سے لے کر اگلے ماہ کی رویئت ہلال کی مدت۔

موؤنۃ: اخراجات، مخارج۔

متعہ: وہ عورت جو عارضی عقد کے ذریعے مرد کے نکاح میں آئے۔

متنجس: وہ چیز جو بذات خود پاک ہے، لیکن نجس چیز سے ملنے کی بنا پر نجاست سے آلودہ ہو جائے۔

متولی:صاحب ولایت ،شرعی اختیار رکھنے والا۔

مجھول المالک:وہ مملوک کہ جس کا مالک معلوم نہ ہو اور اس کا حکم گمشدہ مال کے حکم کی مانند نہیں ۔

مجزی ہے :کافی ہے ،شرعی تکلیف کو ادا کردیتا ہے ۔

محتضر:وہ شخص جو جان دے رہا ہے۔

محتلم :وہ شخص جس کی سوتے میں منی خارج ہو جائے۔

محل اشکال :رجوع کیجئے مسئلہ ۷۔

محل تائل ہے :مسئلہ۔ ۷پر رجوع کیجئے۔

مد:تقریبا: ۱۰ چھٹانک۔

مذکی:تذکیہ شدہ، مسئلہ ۲۶۴۷ پر رجوع کیجئے۔

مرتد:مسئلہ ۲۵۱۱ -پر رجوع کیجئے مرتد فطری:مسئلہ ۲۵۱۱ رجوع کیجئے۔

مرتد ملی:مسئلہ ۲۵۱۱ پر جوع کیجئے۔

معصتم:وہ پانی جو نجس سے ملنے کے بعد نجس نہ ہو، جیسے آب کر،بارش کا پانی اور جاری پانی۔

مستھلک: ختم ہو چکا ہو، گھس چکاہو،نابود ہو چکا۔

مسکرات:نشے میں لانے والی اشیاء۔

مضمضہ:منہ میں پانی گھمانا، کلی کرنا۔

مطہر:پاک کرنے والی چیز۔

مظالم :وہ چیز جو انسان کی گردن اور ذمے پر ہواور اس چیز کا مالک (اگرچہ بعض معین افراد کے ضمن میں بھی) معلوم نہ ہو یا اس چیز کے مالک تک رسائی نہ ہو۔

مفلّس:جس کا دیوالیہ نکل چکاہو۔اور بحکم حاکم شرع اپنے مال و دولت میں تصرف نہیں کر سکتا۔

مفطر:روزے کو باطل کرنے والی چیز۔

ممیز:وہ بچہ جو اچھا اور بُرا سمجھ سکے۔

موالات :ایک کے پیچھے ایک پے در مستمرۃ الدم:وہ عورت جس کا خون مسلسل جاری ہو اور منقطع نہ ہو۔

موقوفہ:وقف شدہ۔

(موکل :وکیل بنانے والا ۔(مسئلہ ۲۳۱۱

معتنی بہ:قابل توجہ ،قابل اعتناء۔

(ن)

نصاب: حدیا معین مقدار۔

(و)

وطئ:نزدیکی اور ہمبستری کے معنی میں ہے ۔

ولایت :اختیار شرعی کا مالک ہونا۔

ولی:وہ شخص جو کسی شرعی سبب کی بناء پر صاحب اختیار ہو۔

(ی)

یائسہ:جس عورت کی عمر اتنی ہوگئی ہو۔کہ جس کے بعد اس کو ماہواری نہ ہوتی ہو۔

فہرست

تقلید کے احکام ٤
احکام طہارت ٨
مطلق اور مضاف پانی ٨
١۔ کرُ پانی ٨
٢۔ قلیل پانی ٩
٣۔ جاری پانی ١٠
۴۔ بارش کا پانی ١١
۵۔ کنویں کا پانی ١٢
پانی کے احکام ١٢
بیت الخلاء کے احکام ١٤
استبراء ١٦
رفع حاجت کے مستحبات اور مکروھات ١٧
نجاسات ١٨
١ ۔ ٢) پیشاب اور پاخانہ) ١٨
٣۔ منی ١٩
۴۔ مردار ١٩
۵۔ خون ٢٠
۶- ۔ ٧) کتا اور سوئر) ٢٠
٨۔ کافر ٢١

۹۔ شراب ۲۱
۱۰ ۔ فقاّع (جوَ کی شراب) ۲۲
نجاست ثابت ہونے کے طریقے ۲۲
پاک چیز کیسے نجس ہوتیہے ۲۳
احکام نجاسات ۲۵
مطہرات ۲۶
۱ ۔ پانی ۲۷
۲۔ زمین ۳۲
۳۔ سورج ۳۳
۴۔ استحالہ ۳٤
۵۔ انقلاب ۳٤
۶۔ انتقال ۳۵
۷۔ اسلام ۳٦
۸۔ تبعیت ۳٦
۹۔ عین نجاست کا دور ہونا ۳۷
۱۰ ۔ نجاست کھانے والے حیوان کا استبرا ۳۸
۱۱ ۔ مسلمان کا غائب ہوجانا ۳۸
۱۲ ۔ معمول کے مطابق ذبیحہ کے خون کا بہہ جانا ۳۹
برتنوں کے احکام ۳۹
وضو ٤۱

ارتماسی وضو... ٤٤

وضو کے وقت کی مستحب دعائیں... ٤٤

وضو صحیح ہونے کی شرائط... ٤٥

پہلی شرط: وضو کا پانی پاک ہو۔... ٤٥

دوسری شرط: وضو کا پانی مطلق ہو۔... ٤٥

تیسری شرط: یہ کہ وضو کا پانی مباح ہو اور احتیاط واجب کی بناپر جس فضامیں وضو کررہاہے وہ بھی مباح ہو۔ .. ٤٦

چوتھی شرط : یہ کہ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔... ٤٧

پانچویں شرط:وضو کے پانی کا برتن احتیاط واجب کی بنا پر سونے اور چاندی کا نہ ہو۔... ٤٧

چھٹی شرط:وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہوں اگرچہ یہ طہارت... ٤٧

ساتویں شرط:وضو اور نماز کے لئے وقت میں گنجائش ہو۔... ٤٨

آٹھ ویں شرط:وضو قصد قربت اور خلوص کے ساتھ کرے۔... ٤٨

نویں شرط:وضو کو بیان شدہ ترتیب کے مطابق انجام دے،... ٤٨

دسویں شرط:وضو کے افعال پے درپے انجام دے۔... ٤٩

گیارہویں شرط:انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کرے۔... ٤٩

بارہویں شرط:وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔... ٤٩

تیرہویں شرط:اعضائے وضو تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔... ٥٠

احکام وضو... ٥١

وہ چیزیں جن کے لئے حدث سے پاک ہونا ضروری ہے... ٥٣

مبطلات وضو... ٥٥

جبیرہ وضو کے احکام... ٥٥

جنابت کے احکام ٥٩
وہ چیزیں جو جنب پر حرام ہیں.. ٦٠
وہ چیزیں جو جنب شخص پر مکروہ ہیں.. ٦١
غسل جنابت ٦١
غسل ترتیبی.. ٦٢
غسل ارتماسی.. ٦٣
غسل کے احکام.. ٦٣
استحاضہ.. ٦٦
احکام استحاضہ.. ٦٧
حیض ٧٢
حائضہ کے احکام.. ٧٤
حائضہ عورتوں کی اقسام ٧٧
٢۔وقتیہ عادت والی عورت.. ٨١
٣۔عددیہ عادت والی عورت.. ٨٢
٤۔ مضطربہ.. ٨٣
٥۔مبتدئہ.. ٨٤
٦۔ ناسیہ.. ٨٥
حیض کے متفرق مسائل.. ٨٦
نفاس ٨٨
غسلِ مسِ میّت ٩٠

محتضر کے احکام............ ۹۱
مرنے کے بعد کے احکام............ ۹۲
غسل، کفن، نماز اور دفن میت کے احکام............ ۹۲
غسل میت کا طریقہ............ ۹٤
کفن کے احکام............ ۹٦
حنُوط کے احکام............ ۹۸
نمازِ میّت کے احکام............ ۹۹
نمازِ میّت کا طریقہ............ ۱۰۰
نمازِ میّت کے مستحبات............ ۱۰۲
دفن کے مستحبات............ ۱۰٤
نمازِ وحشت............ ۱۰۷
نبشِ قبر............ ۱۰۷
مستحب غسل............ ۱۰۸
تیمم............ ۱۱۰
تیمم کی پہلی صورت............ ۱۱۰
تیمم کی دوسری صورت............ ۱۱۳
تیمم کی تیسری صورت............ ۱۱۳
تیمم کی چوتھی صورت............ ۱۱٤
تیمم کی پانچویں صورت............ ۱۱٤
تیمم کی چھٹی صورت............ ۱۱٥

تیمم کی ساتویں صورت ۱۱۵
وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے ۱۱۶
وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ ۱۱۷
تیمم کے احکام ۱۱۸
نماز کے احکام ۱۲۲
واجب نمازیں ۱۲۴
روزانہ کی واجب نمازیں ۱۲۴
ظہر اور عصر کی نماز کا وقت ۱۲۴
مغرب و عشا کی نماز کا وقت ۱۲۵
صبح کی نماز کا وقت ۱۲۶
اوقاتِ نماز کے احکام ۱۲۶
وہ نمازیں جنہیں ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے ۱۲۹
مستحب نمازیں ۱۳۰
روزانہ کی نوافل کا وقت ۱۳۱
نمازِ غفیلہ ۱۳۲
قبلے کے احکام ۱۳۲
نماز میں بدن کا ڈھانپنا ۱۳٤
نمازی کے لباس کی شرائط ۱۳۵
پہلی شرط ۱۳٦
دوسری شرط ۱۳۸

تیسری شرط ۱۳۹
چوتھی شرط ۱۴۰
پانچویں شرط ۱۴۰
چھٹی شرط ۱۴۱
نمازی کے لباس میں مکروہ چیزیں ۱۴۵
نماز پڑھنے کی جگہ ۱۴۵
پہلی شرط ۱۴۵
دوسری شرط ۱۴۷
تیسری شرط ۱۴۸
چوتھی شرط ۱۴۸
پانچویں شرط ۱۴۸
چھٹی شرط ۱۴۹
ساتویں شرط ۱۴۹
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے ۱۵۰
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۱۵۰
مسجد کے احکام ۱۵۱
اذان اور اقامت ۱۵۳
اذان اور اقامت کا ترجمہ ۱۵۴
واجباتِ نماز ۱۵۷
نیت ۱۵۸

تکبیرۃالاحرام ۱۵۹
قیام(کھڑا ہونا) ۱۶۰
قرائت ۱۶۲
رکوع ۱۶۸
سجود ۱۷۱
سجدے کے مستحبات اور مکروھات ۱۷۷
قرآن مجید کے واجب سجدے ۱۷۸
تشہد ۱۷۹
نماز کا سلام ۱۸۰
ترتیب ۱۸۰
موالات ۱۸۱
قنوت ۱۸۲
نماز کا ترجمہ ۱۸۳
۲۔سورہ اخلاص کا ترجمہ ۱۸۳
۳۔رکوع، سجود اور دیگر اذکار کا ترجمہ ۱۸٤
۴۔قنوت کا ترجمہ ۱۸٤
۵۔تسبیحات اربعہ کا ترجمہ ۱۸٤
۶۔تشہد اور سلام کا ترجمہ ۱۸۵
تعقیباتِ نماز ۱۸۵
پیغمبر اکرم(ص) پر صلوات ۱۸۶

مبطلات نماز ۱۸۶
وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں ۱۹۱
وہ صورتیں جن میں واجب نماز توڑی جا سکتیہے ۱۹۱
شکیاتِ نماز ۱۹۲
وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں ۱۹۲
وہ شک جن کی پروا نہیں کرنی چاہیئے ۱۹۳
۱۔جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا ۱۹۳
۲۔سلام کے بعد شک کرنا ۱۹۵
۳۔ وقت کے بعد شک کرنا ۱۹۶
۴۔کثیر الشک کا شک کرنا ۱۹۶
۵۔پیش نماز اور مقتدی کا شک ۱۹۷
۶۔ مستحب نماز میں شک ۱۹۸
صحیح شکوک ۱۹۹
نماز احتیاط ۲۰۲
سجدہ سہو ۲۰۶
سجدہ سہو کا طریقہ ۲۰۸
بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا ۲۰۸
نماز کے اجزاء یا شرائط کو کم یا زیادہ کرنا ۲۰۹
مسافر کی نماز ۲۱۱
پہلی شرط ۲۱۱

دوسری شرط ۲۱۳
تیسری شرط ۲۱٤
چوتھی شرط ۲۱۵
پانچویں شرط ۲۱۵
چھٹی شرط ۲۱۷
ساتویں شرط ۲۱۷
آٹھ ویں شرط ۲۱۸
نماز مسافر کے مختلف مسائل ۲۲٤
قضا نماز ۲۲۶
باپ کی قضا نماز جو بڑے بیٹے پر واجب ہے ۲۲۹
نماز جماعت ۲۳۰
امام جماعت کے شرائط ۲۳۷
جماعت کے احکام ۲۳۸
نمازجماعت میں امام اور ماموم کا وظیفہ ۲٤۱
وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مستحب ہیں ۲٤۱
وہ چیزیں جو نمازجماعت میں مکروہ ہیں ۲٤۲
نماز آیات ۲٤۲
نماز آیات کا طریقہ ۲٤٤
عید فطر و عیدقربان کی نمازیں ۲٤۶
نماز کے لئے اجیر بنانا ۲٤۹

روزے کے احکام ۲۵۱
نیت............ ۲۵۱
مبطلاتِ روزہ............ ۲۵۴
۱۔ کھانا اور پینا............ ۲۵۵
۲۔ جماع............ ۲۵۶
۳۔ استمنا............ ۲۵۷
۴۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے جھوٹ منسوب کرنا............ ۲۵۷
۵۔ غبار حلق تک پہنچانا ۲۵۸
۶۔ سر کو پانی میں ڈبونا............ ۲۵۹
۷۔ جنابت، حیض اور نفاس پر اذان صبح تک باقی رہنا............ ۲۶۰
۸۔ حقنہ لینا ۲۶۳
۹۔ قے کرنا............ ۲۶۳
روزہ باطل کرنے والی چیزوں کے احکام ۲٦٤
وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں............ ۲٦٤
روزے کا کفارہ............ ۲٦٥
وہ مقامات کہ جن میں صرف روزے کی قضا واجبہے............ ۲٦٩
قضا روزے کے احکام............ ۲۷۰
مسافر کے روزوں کے احکام............ ۲۷۳
وہ افراد جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں............ ۲۷٤
مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ ۲۷٥

حرام اور مکروہ روزے ۲۷۶
مستحب روزے ۲۷۷
وہ صورتیں جن میں مبطلاتِ روزہ سے پرہیز مستحب ہے ۲۷۸
اعتکاف ۲۷۸
خمس کے احکام ۲۸۱
۱۔ کمانے سے حاصل ہونے والا منافع ۲۸۱
۲۔ معدنی کانیں ۲۸۸
۳۔ دفینہ ۲۸۹
۴۔ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے ۲۹۰
۵۔ غوطہ خوری کے ذریعے حاصل ہونے والے موتی ۲۹۱
۶۔ مال غنیمت ۲۹۲
۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے ۲۹۳
خمس کا استعمال ۲۹۳
زکات کے احکام ۲۹۶
زکات واجب ہونے کے شرائط ۲۹۶
گندم، جو، کھجور اور کشمش کی زکات ۲۹۷
سونے اور چاندی کا نصاب ۳۰۲
اونٹ، گائے اور بھیڑ کی زکات ۳۰۴
اونٹ کا نصاب ۳۰۵
گائے کا نصاب ۳۰۶

بھیڑ کا نصاب ۳۰۶
زکات کا مصرف ۳۰۸
مستحقین زکات کی شرائط ۳۱۱
زکات کی نیت ۳۱۲
زکات کے متفرق مسائل ۳۱۳
زکات فطرہ ۳۱۷
فطرے کا مصرف ۳۲۰
فطرے کے متفرق مسائل ۳۲۱
حج کے احکام ۳۲۲
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام ۳۲۵
خاتمہ: ۳۲۸
چند مقامات پر غیبت جائز ہے: ۳۳۰
خرید و فروخت کے احکام ۳۳۱
خرید وفروخت کے مستحبات ۳۳۱
مکروہ معاملات ۳۳۲
حرام اور باطل معاملات ۳۳۲
بیچنے والے اور خریدار کے شرائط ۳۳۷
بیچی جانے والی چیز اور اس کے عوض کے شرائط ۳۳۹
خرید وفروخت کا صیغہ ۳۴۰
پھلوں کی خرید وفروخت ۳۴۰

نقد اور ادھار ٣٤١

معاملہ سلف ٣٤٢

معاملہ سلف کے شرائط ٣٤٣

معاملہ سلف کے احکام ٣٤٣

سونے و چاندی کی سونے و چاندی کے عوض فروخت ٣٤٤

وہ مقامات جہاں انسان معاملہ فسخ (ختم) کر سکتا ہے ٣٤٥

خرید و فروخت کے متفرق مسائل ٣٤٩

شراکت کے احکام ٣٤٩

مصالحت کے احکام ٣٥٣

کرائے کے احکام ٣٥٥

کرائے پر دئے جانے والے مال کے شرائط ٣٥٧

کرائے پر دئے جانے والے مال سے فائدہ اٹھ انے کے شرائط ٣٥٨

کرایہ کے مختلف مسائل ٣٥٩

جعالہ کے احکام ٣٦٣

مزارعہ کے احکام ٣٦٤

مضاربہ کے احکام ٣٦٧

مساقات اور مغارسہ کے احکام ٣٧٠

وہ افراد جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے ٣٧٣

وکالت کے احکام ٣٧٤

قرض کے احکام ٣٧٦

حوالہ دینے کے احکام ۳۷۸
رہن کے احکام ۳۸۰
ضمانت کے احکام ۳۸۱
کفالت کے احکام ۳۸۳
امانت کے احکام ۳۸٤
احکام عاریہ ۳۸۷
ھبہ کے احکام ۳۸۹
نکاح کے احکام ۳۹۱
عقد کے احکام ۳۹۱
عقد دائمی پڑھنے کا طریقہ ۳۹۲
عقد غیر دائمی کے پڑھنے کا طریقہ ۳۹۲
عقد کے شرائط ۳۹۳
وہ عیوب جن کی وجہ سے عقد فسخ کیا جاسکتا ہے ۳۹٤
وہ عورتیں جن سے ازدواج حرام ہے ۳۹۵
دائمی عقد کے احکام ۳۹۹
متعہ (ازدواج موقت) ٤۰۰
نگاہ کرنے کے احکام ٤۰۲
شادی کے مختلف مسائل ٤۰۳
رضاعت (دودھ پلانے) کے احکام ٤۰٦
دودھ پلانے کے ذریعے محرم بننے کی شرائط ٤۰۸

دودھ پلانے کے آداب... ۴۱۱
دودھ پلانے کے مختلف مسائل... ۴۱۱
طلاق کے احکام... ۴۱۳
طلاق کی عدت... ۴۱۴
اس عورت کی عدت جس کا شوہر مر گیا ہو... ۴۱۶
طلاق بائن اور طلاق رجعی... ۴۱۶
رجوع کرنے کے احکام... ۴۱۷
طلاق خلع... ۴۱۸
طلاق مبارات... ۴۱۸
طلاق کے متفرق احکام... ۴۱۹
غصب کے احکام... ۴۲۰
گرا پڑا مال پانے کے احکام... ۴۲۳
جانوروں کو ذبح اور شکار کرنے کے احکام... ۴۲۶
جانوروں کے ذبح کرنے کا طریقہ... ۴۲۷
جانور ذبح کرنے کی شرائط... ۴۲۸
اونٹ نحر کرنے کا طریقہ... ۴۲۹
وہ چیزیں جو حیوان ذبح کرتے وقت مستحب ہیں... ۴۳۰
وہ چیزیں جو جانور کو ذبح کرنے میں مکروہ ہیں... ۴۳۰
اسلحہ سے شکار کرنے کے احکام... ۴۳۰
شکاری کتے کے ساتھ شکار کرنا... ۴۳۲

مچھلی کا شکار ٤٣٣
ٹڈی کا شکار ٤٣٤
کھانے پینے کی چیزوں کے احکام ٤٣٥
کھانے اور پینے کے مستحبات اور مکروھات ٤٣٨
نذر و عہد کے احکام ٤٤٠
قسم کھانے کے احکام ٤٤٤
احکام وقف ٤٤٥
وصیت کے احکام ٤٤٨
وراثت کے احکام ٤٥٥
پہلے گروہ کی میراث ٤٥٥
دوسرے گروہ کی میراث ٤٥٦
تیسرے گروہ کی میراث ٤٦٠
میاں بیوی کی میراث ٤٦٢
میراث کے متفرق مسائل ٤٦٤
ملحقات ٤٦٥
بینک سے مربوط مسائل ٤٦٥
ایل سی (لیٹر آف کریڈٹ) ٤٦٦
٢) برائے ایکسپورٹ L/C ایل سی ٤٦٦
L/C کا کھولنا اور بینک کے لئے ایل سی L/C کا کھولنا ٤٦٧
بینک کا مال کی حفاظت کرنا ٤٦٧

بینک گارنٹی... ٤٦٨
حصص کی فروخت (shares).. ٤٦٩
اندرونی اور بیرونی حوالے کے احکام) Drarft.. ٤٧٠
بینک کے انعامات... ٤٧٢
بینک کا پرونوٹ (ا)کی وصولی اور اسے کےش کرنا.. ٤٧٢
فارن کرنسی کی خریدوفروخت... ٤٧٣
Current Account.. ٤٧٤
پرونوٹس (ھنڈی) کی خریدوفروخت... ٤٧٤
Bank Service.. ٤٧٦
بیمہ کے احکام... ٤٧٧
پگڑی کے احکام... ٤٧٨
قاعدہ الزام کی بعض فروعات.. ٤٧٩
پوسٹ مارٹم کے احکام.. ٤٨١
مصنوعی ذریعہ تولید کے احکام... ٤٨٣
حکومت کی بنائی ہوئی سڑکوں کے احکام... ٤٨٣
نماز و روزہ کے کچھ مسائل.. ٤٨٤
فقہی اصطلاحات... ٤٨٦